تاریخ اسلام کی ۸۰۰ شخصیات کے احوال، اقوال اور مرویات پر مشتمل مستند و بے مثال کتاب

حلیۃ الاولیاء اردو

و

طبقات الاصفیاء

کعب احبار، اہل شام کے تابعین کرام، مشہور عبادت گذاروں

اور زاہدوں کا تذکرہ

کعب احبار ونوف البکالی تا سفیان الثوری رحمہما اللہ

امام حافظ علامہ ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی

مترجم

مولانا محمد اسلم بن قاری رحمت اللہ مرحوم شہداد پوری

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

حلیۃ الاولیاء

حصہ ششم

حضرت کعب احبارؒ کے باقیماندہ اقوال

۷۶۱۳- منصور بن احمد، محمد بن احمد اثرم، علی بن داؤد قنطری، ابن ابی مریم، ابن دراوردی، ابو سہیل بن مالک، والد..... کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ پر نازل شدہ قرآن پاک کی دو آیات تورات و انجیل کے تمام مضامین کو محیط ہیں۔ کیا تم نے قرآن کریم کی ان دو آیتوں میں غور نہیں کیا:

فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره، ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره (الزلزال ۷. ۸)۔

سو جو شخص ذرہ برابر بھی نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر بھی بدی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

حضرت کعب احبارؒ کے شرکاء مجلس نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ انسان کی وفات کے بعد عنداللہ اس کے اچھے یا برے مقام کے بارے میں سوال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ تم اس کی زندگی کے اعمال دیکھو اگر اس نے زندگی میں اعمال صالحہ کیے ہیں تو عنداللہ اس کے لئے اچھا مقام ہے۔ اگر اس نے اعمال سیئہ کیے ہیں تو عنداللہ اس کے لئے برا مقام ہے اور نیکی اور بدی انسان کے ہاتھ میں ہے، اگر انسان صالحین کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا اور اگر وہ برے لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ انہی کے ساتھ اس کا حشر کرے گا قیامت کے دن تم کو تمام امتوں پر گواہ بنایا جائے گا اور آپ تم پر گواہ ہوں گے اس کے بعد کعب احبار نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی:

وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيداً (البقرہ آیت ۱۴۳)

(ترجمہ) اور اس طرح ہم نے تم کو ایسی ہی ایک جماعت بنادی ہے جو نہایت اعتدال پر ہے تاکہ تم لوگوں کے مقابلے میں گواہ ہو اور تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ گواہ ہوں۔

۷۶۱۴- محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، صفوان بن صالح، رواد بن جراح، صدقہ بن یزید، عمرو بن عبداللہ..... حضرت کعب احبار کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے تورات میں بیت المقدس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تو میرا چھوٹا عرش ہے تیری وجہ سے میں نے زمین کو بچھایا اور تیری وجہ سے میں نے آسمان کو بلند کیا اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے بہنے والے میٹھے چشمے حقیقت میں وہ تیرے ہی نیچے سے بہہ رہے ہیں اور جس شخص کی تیرے اندر وفات ہوئی گویا اس کی آسمان میں وفات ہوئی اور جس شخص کی وفات تیرے اردگرد ہوئی گویا اس کی وفات تیرے اندر ہوئی۔

اور ہر روز میں تجھ پر آسمان سے آگ نازل کرتا ہوں جو لوگوں کے ہاتھ پاؤں کے نشانات ختم کر دیتی ہے اور عرش کے نیچے سے پانی اتار کر تجھے دھلواتا ہوں حتیٰ کہ آفتاب کی طرح تجھے صاف وشفاف بنا دیتا ہوں اور میں علامت کے طور پر بادلوں کی ایک چوڑی دیوار تیرے اردگرد بناتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے تجھ پر ایک گنبد بناتا ہوں اور تیرے اندر اپنی روح ڈالتا ہوں اور میرے فرشتے قیامت تک تیرے اندر میری تسبیح وتحمید کرتے رہیں گے وہ دور سے گنبد کی روشنی کو دیکھ کر کہتے ہیں بیت المقدس میں اللہ کی رضا کے لئے سجدہ کرنے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے۔

۷۶۱۵-عبداللہ بن محمد، ابوالعباس محمد بن احمد بن سلیمان ہروی، ابوعامر، ولید بن مسلم، اسماعیل بن عیاش، عتبہ بن ابی حکیم، ابی راشد حرانی حضرت کعب احبار نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مرغ کی شکل کا ایک فرشتہ ہے اور اس کے پاؤں زمین کی تہہ میں اور سر عرش کے نیچے ہے اللہ تعالیٰ ہر شب آسمان دنیا پر نزول فرما کر اعلان کرتا ہے: ہے کوئی سائل جس کا سوال پورا کیا جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کی جائے، ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا جس کی مغفرت کی جائے۔ وہ فرشتہ اللہ کی تسبیح وتحمید کرتا ہے پھر وہ اس قدر زور سے آواز نکالتا ہے کہ عرش کے اردگرد والے فرشتے اس کی آواز سے گھبرا جاتے ہیں اور وہ بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے، ساتویں آسمان کے فرشتے بھی ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ اہل زمین میں سے سب سے پہلے مرغ اس کی آواز کو سنتا ہے پھر وہ زور سے چند آوازیں نکالتا ہے، اس کی پہلی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے عابدین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ اور اس کی دوسری آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے اللہ کی تسبیح بیان کرنے والے لوگو اپنے بستروں کو چھوڑ دو۔ اور تیسری آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے مطیعین کی جماعت اپنا آرام ترک کر دو اور اس کی چوتھی آواز کا مطلب ہوتا ہے کہ اے نمازیو نیند سے اٹھ کھڑے ہوں اور اس کی پانچویں آواز کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اے ذاکرین کی جماعت نیند ختم کر دو۔ صبح ہونے کے بعد وہ اپنے پروں کو مارتا ہوا کہتا ہے اے غافلین کی جماعت نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ صبح ہونے سے قبل قرآن پاک کی دس آیات تلاوت کرنے والا شخص غافلین میں شمار نہیں ہوتا۔

اور قبل از صبح قرآن حکیم کی بیس آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام ذاکرین میں لکھا جاتا ہے۔ اور پچاس آیات تلاوت کرنے والا شخص نمازیوں میں شمار ہوتا ہے اور قرآن پاک کی سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کا نام قانتین میں لکھا جاتا ہے اور ڈیڑھ سو آیات تلاوت کرنے والے شخص کو اجر کا ایک قنطار دیا جاتا ہے اور ایک قنطار ایک سو رطل کا ہوتا ہے اور ایک رطل بہتر مثقال کا ہوتا ہے اور ایک مثقال چوبیس قیراط کا ہوتا ہے اور ایک قیراط احد کے پہاڑ کے برابر ہوتا ہے۔

۷۶۱۶-ابومحمد بن حیان، ابوخلیفہ، ابوولید طیالسی، حماد، ثابت، مطرف...... کعبؓ کہتے ہیں کہ ذاکر کے لئے عرش کے نیچے شہد کی مکھیوں کی طرح بھنبھناہٹ کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے وہاں پر ذکر کرنے والے کا تذکرہ ہوتا ہے۔

۷۶۱۷-ابومحمد، ابوالعباس خزاعی، قعنبی، مالک، حضرت کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ جب تم اللہ کے ہاں بندہ کا مقام ومرتبہ معلوم کرنا چاہو تو دیکھو اس نے پیچھے کیسے اعمال چھوڑے ہیں۔

۷۶۱۸-ابوبکر محمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، اور ابوحذیفہ اسحاق بن بشیر، سفیان ثوری، عباد بن کثیر، منصور بن معتمر مجاہد...... حضرت کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ اے موسیٰ جب تم غنیٰ کو آتے دیکھو تو سمجھو کہ کسی گناہ کی جلد سزا دیدی گئی ہے اور جب تم فقر کو آتے دیکھو تو اسے خوش آمدید کہو کیونکہ یہ صالحین کا شعار ہے۔ اے میرے کلیم تم رضا بالقضاء سے بڑھ کر کسی بھی نیک عمل کے ذریعے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہو اور ناشکری سے بڑھ کر کوئی عمل بھی تمہاری حسنات کو ختم کرنے والا نہیں ہے۔

اہل دنیا کی بے التفاتی کے وقت ان کے سامنے فروتنی مت اختیار کرو اور ان کی دنیا کے سامنے دین کو پست مت کرو ورنہ

میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کردوں گا، فقراء کی معیت اور ان کی ہم نشینی اختیار کرو اور اپنے اندر سے حب دنیا کو جڑ سے اکھاڑ پھینکو، اس لئے کہ یہ کبائر میں سے تمہارے لئے سب سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ اے موسیٰ بن عمران! گناہوں پر نادم ہونے والوں کو خوشخبری سنادو، اور متکبرین غافلین کو ہلاکت کی بشارت سنادو۔

۷۶۱۹- ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام...... حضرت کعبؓ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ خیر کی تعلیم حاصل کرو اور پھر دوسرے کو اس کی تعلیم دو۔ اس لئے کہ دونوں کی قبروں کو میں نور سے روشن کر کے ان کی قبروں کی وحشت کو دور کردوں گا۔

۷۶۲۰- ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابواسامہ، داؤد بن محبر، میسرہ بن عبدربہ، عمر بن سلیمان مکحول...... حضرت کعب احبار نے فرمایا کہ ایک شخص کو تم خوب اعمال صالحہ کرنے والا، شب بیدار اور دین کے بارے میں مشقتیں برداشت کرنے والا پاؤ گے لیکن عنداللہ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہوگی آپ سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا کہ کم عقلی اور کم فہمی کی بنا پر ایسا ہوگا۔ اور ایک شخص کو تم رات میں سونے والا، دن کو افطار کرنے والا اور بہت زیادہ اعمال خیر کرنے والا نہیں پاؤ گے لیکن امید ہے کہ وہ عنداللہ مقربین میں سے ہوگا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل تقسیم کرتے وقت اپنے بندوں پر اپنی معرفت و عبادت اور اطاعت لازم کی تھی لہٰذا اللہ کی مخلوق میں سے عاقل افراد ہی اس کی اطاعت و عبادت کرنے والے ہیں اور جاہل اپنی جہالت کی وجہ اللہ کی شناخت واطاعت اور عبادت سے محروم ہیں۔

۷۶۲۱- محمد، حارث، داؤد، حکم، احوص بن حکیم...... کعبؓ نے بیان کیا کہ جنت میں چمکدار موتیوں کا ایک شہر ہے جس کے ادراک سے آنکھیں قاصر ہیں، کسی نبی اور مقرب فرشتے نے بھی اسے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے اس کو اولوالعزم انبیاء، شہداء اور مجاہدین کے لئے تیار کیا ہوا ہے اس لئے کہ یہ لوگ عقل، بردباری اور سمجھ کے اعتبار سے تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

۷۶۲۲- ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ، ابوحذیفہ اسحاق بن بشر، ابن سمعان، مکحول...... کعبؓ کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹے! عاقل اور خاموشی اختیار کرنے والا بن، جاہل اور لایعنی باتیں کرنے والا نہ بن، کسی قوم کے ساتھ لایعنی گفتگو میں مشغول ہونے سے خاموش رہنا تیرے لئے بہتر ہے۔ ہر عمل کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور عقل کی دلیل غور و فکر کرنا ہے اور غور و فکر کی دلیل خاموشی ہے اور ہر چیز کے لئے ایک سواری ہوتی ہے اور عقل کی سواری تواضع ہے اور تیری جہالت کے لئے یہی کافی ہے کہ تو عقل کی سواری پر سوار نہ ہو اور تیری عقل مندی کے لئے یہی کافی ہے کہ لوگ تیرے شر سے محفوظ رہیں۔

۷۶۲۳- احمد، حسن، اسماعیل، ابوحذیفہ، ابن سمعان...... فقہاء میں سے ایک شیخ نے بیان کیا ہے کہ حضرت کعبؓ، حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں اسلام لائے۔ ان کے اسلام لانے کا واقعہ اس طرح پیش آیا کہ وہ ایک روز ایک صحابی کے پاس سے گزرے وہ صحابی قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کررہے تھے (ترجمہ) (اے وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے ہو تم اس کتاب پر ایمان لاؤ جس کو ہم نے نازل فرمایا ہے ایسی حالت پر کہ وہ سچ بتلاتی ہے اس کتاب کو جو تمہارے پاس ہے اس سے پہلے پہلے کہ ہم چہروں کو مٹا ڈالیں) (از نساء آیت ۴۷)۔

اس صحابی کی تلاوت سن کر حضرت کعبؓ اسلام لے آئے اس کے بعد کعبؓ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان سے رومیوں سے جہاد کے لئے اجازت طلب کی تو انہوں نے اجازت دے دی حضرت کعبؓ چلتے چلتے ایک راہب کے پاس پہنچے جو گرجا گھر میں چالیس سال سے گوشہ نشین تھا۔ حضرت کعبؓ نے اسے آواز دی اس نے گرجے سے کعبؓ کی طرف جھانک کر دیکھا اور ان سے پوچھا کہ تم کون

ہو؟ انہوں نے کہا کہ میں کعب احبار ہوں۔ پادری نے کہا کہ میں نے تمہارا جواب سن لیا ہے تمہیں مجھ سے کیا کام ہے؟

حضرت کعبؒ نے کہا میں تم سے حال واحوال کرنے آیا ہوں۔ اور میں تم کو خدا کا واسطہ دے کر تم سے سوال کرتا ہوں کہ تم نے اس گرجا گھر میں گوشہ نشینی اس وجہ سے کی ہے کہ تم نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ گرجوں میں گوشہ نشینی اختیار کرنے والے افراد قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بندوں میں سے بہترین لوگ ہوں گے راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ پھر حضرت کعبؒ نے کہا کہ اور میں تم کو خدا کی قسم دیکر یہ بھی پوچھتا ہوں کہ تم نے ان لوگوں کے لئے توراۃ میں نہیں پڑھا کہ وہ پراگندہ حال لوگ ہوں گے، ان کی اولاد ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے یتیم دکھائی دے گی حالانکہ وہ حقیقت میں یتیم نہیں ہوگی ان کی ازواج بیوہ دکھائی دینگی حالانکہ حقیقت میں وہ بیوہ نہیں ہوں گی وہ اپنے توشہ کے ہمراہ ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرینگے، اللہ کے راستے میں جہاد کریں گے لوگوں میں وہ بہترین شمار ہوں گے۔ راہب نے جواب دیا کہ بلاشبہ یہ ساری باتیں "توراۃ" میں میں نے پڑھیں ہیں۔

حضرت کعبؒ نے فرمایا وہ گرجوں میں رہنے والے افراد کے بجائے خیموں میں رہنے والے امت محمدیہؐ کے افراد ہیں جو راہ خدا میں قتال کرنے والے ہیں۔ راہب ان کی یہ باتیں سن کر گرجے سے نیچے اتر آیا اور اس نے اسلام قبول کرلیا اور اس نے ان کے ہمراہ رومیوں سے قتال کیا اور غزوہ سے فارغ ہو کر حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت عمرؓ نے دونوں کے اسلام قبول کرنے پر تعجب کیا لہٰذا رہبانیت انہی لوگوں سے شروع ہوئی۔

۷۶۲۴ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، ضمضم بن زرعہ، شریح بن عبید، یزید بن شریح کعبؒ کہتے ہیں کہ جب میں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) "یا ان پر ہم ایسی لعنت کریں جیسی لعنت ان ہفتہ والوں پر کی تھی" (از نساء آیت ۴۷) تو اس وقت میں گدی کی طرف چہرہ پھر جانے کے خوف سے اسلام لے آیا۔

۷۶۲۵ عبداللہ بن محمد، حسن بن علی بن نصر، محمد بن اسماعیل سلمی، نعیم بن حماد، ابوصفوان اموی، یونس بن یزید، زہری، سعید بن مسیب کعب کا قول ہے کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ میں تمام لوگوں سے بلندی پر ہوں اور میرا عرش تمام مخلوق سے اونچا ہے اور میں عرش پر مخلوق کے امر کا انتظار کرتا ہوں اپنے زعم میں اگر چہ وہ مجھ سے غائب ہو جائیں لیکن حقیقت میں وہ میرے علم سے پوشیدہ نہیں ہو سکتے، اور ہر شخص کو میرے پاس ہی آنا ہے پس میں ان کو ان کے اعمال کا بدلہ دوں گا جس کی چاہوں مغفرت کردوں اور جس کو چاہوں عذاب دوں۔

۷۶۲۶ سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، بکر بن سہیل، عبداللہ بن صالح، یحییٰ بن ایوب، خالد بن یزید، کعب احبار کا بیان ہے کہ خضر بن عامیل دوستوں کی ایک جماعت کے ساتھ سوار ہو کر اپنے وطن سے نکل کر بحر چین تک پہنچ گئے، پھر انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے پانی میں غوطہ دے دو، چنانچہ انہوں نے ان کو پانی میں غوطہ دے دیا چند روز کے بعد وہ پانی کے اوپر آئے تو لوگوں نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے پانی کی گہرائی میں آپ کی حفاظت فرمائی ہے آپ نے اس میں کیا دیکھا؟ خضر نے جواب دیا کہ اس وقت ایک فرشتہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا کہ آپ کا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس پانی کی گہرائی کی مقدار کا اندازہ کرنا چاہتا ہوں۔ فرشتے نے جواب دیا کہ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ حضرت داؤد کے زمانے کا ایک شخص اس بات کی جستجو میں لگا ہوا ہے اور وہ قیامت تک اس کے تہائی حصہ تک نہ پہنچ سکے گا اور وہ تین سو سال سے اس کام میں مصروف ہے۔

میں نے فرشتہ سے کہا کہ آپ مجھے اس دریا کے پانی کی زیادتی اور کمی کے بارے میں مطلع کیجئے، فرشتے نے جواب دیا کہ ایک مچھلی ہے جس کی پشت پر زمین قائم ہے جب وہ سانس لیتی ہے تو اس دریا کا سارا پانی اس کی ناک کے نتھنے میں چلا جاتا ہے، یہ اس کے پانی کی کمی کی مقدار ہے، پھر وہ مچھلی دوبارہ سانس لیتی ہے تو وہ سارا پانی باہر آجاتا ہے یہ اس کے پانی کی زیادتی کی مقدار ہے۔ پھر میں نے فرشتے سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ مچھلی کے پاس سے آیا ہوں، اللہ نے مجھے اس کو سزا دینے کے لئے

اس کی طرف بھیجا تھا کیونکہ دریا کی مچھلیوں نے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے کثرتِ اکل کی شکایت کی تھی۔ پھر میں نے اس فرشتے سے سوال کیا کہ زمین کس چیز پر قائم ہے آپ مجھے اس کے بارے میں آگاہ کیجئے اس فرشتے نے جواب دیا کہ ساتوں زمین پتھر کی ایک چٹان پر قائم ہیں اور وہ پتھر کی چٹان فرشتہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ فرشتہ مچھلی کے پروں پر کھڑا ہے اور اس مچھلی کا مسکن پانی ہے اور پانی ہوا پر قائم ہے اور ہوا فضا میں پھیلی ہوئی ہے جس کا وزن کسی چیز پر نہیں ہے جو صرف حکم الٰہی سے چلتی ہے۔

۷۶۲۷ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن ایوب، ابو یزید قراطیسی، سعید بن ابی مریم، عبدالرحمٰن بن ابی زناد، عباد بن اسحاق، سلیمان بن حکیم، کعبؒ نے فرمایا کہ جس مچھلی کی پشت پر زمین قائم ہے، شیطان اس کے دل میں یہ بات ڈالتا ہے کہ تیری پشت پر لوگوں، درختوں، جانوروں اور پہاڑوں کی ایک جماعت قائم ہے تو ایک پھونک کے ذریعہ ان سب کو اپنی پشت سے ایک طرف کر سکتی ہے وہ ابلیس کے مشورہ پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ ایک جانور اس کی طرف بھیجتا جو اس کی ناک کے ذریعے اس کے دماغ تک پہنچ جاتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتی ہے تو وہ جانور اس کی ناک کے راستے سے باہر آ جاتا ہے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں خدا کی قسم وہ دونوں آمنے سامنے ہوتے ہیں، جب بھی وہ مچھلی ابلیس کی بات پر عمل کرنے کی کوشش کرتی ہے تو وہ جانور اس کے دماغ میں پہنچ جاتا ہے۔

۷۶۲۸ سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان رقی، احمد بن عبداللہ بن مغیرہ، مجاشع بن عمرو، ثور بن یزید، خالد بن معدان، کعبؒ نے کہا ہے کہ اللہ کے ہاں صندیائیل ایک فرشتہ ہے، تمام دریاؤں کا نظام اس کے سپرد ہے۔

۷۶۲۹ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، عبداللہ بن ریاح انصاری، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ بنی اسرائیل کے تین شخص ایک روز ایک جنگل میں جمع ہوگئے ہر ایک کے پاس اسم اعظم تھا ان میں سے ایک نے کہا کہ تم مجھ سے کسی شئے کا سوال کرو تا کہ میں اللہ سے اس کو تمہارے لئے طلب کروں، اس کے ساتھیوں نے کہا تم اللہ سے ہمارے لئے یہاں پر جاری چشمہ، سرسبز و شاداب باغ اور عمدہ عمدہ اشیاء طلب کرو راوی کہتا ہے اس نے اللہ سے ان چیزوں کی دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے مذکورہ اشیاء کا ان کے لئے وہاں پر انتظام فرما دیا اس کے بعد دوسرے نے بھی وہی بات کی اس کے ساتھیوں نے کہا کہ تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے تازہ کھجوروں کا سوال کرو، چنانچہ اس نے اللہ تعالیٰ سے تازہ کھجوروں کے لئے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے تازہ کھجوریں اتار دیں انہوں نے ان کھجوروں میں سے ایک قسم کھائی تھی کہ اللہ نے باقی کھجوریں اٹھالیں بعدازاں تیسرے نے بھی وہی بات کی۔ اس کے ساتھیوں نے کہا کہ آسمان سے حضرت عیسیٰؑ پر دسترخوان نازل کیا جاتا تھا تم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لئے اس کو طلب کرو چنانچہ انہوں نے اس سے اپنی ضرورت پوری کی پھر وہ دسترخوان اٹھالیا گیا۔

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہم سب نے دعا کے ذریعے اپنا مقصود حاصل کرلیا آؤ اب ہم سب جمع ہوکر زندگی کے سب سے بڑے گناہ کا ذکر کریں۔ چنانچہ ایک نے کہا کہ ایک بار میں اپنے دوست کے ساتھ کہیں جا رہا تھا کہ راستہ میں درختوں کی کثرت کی وجہ سے ہم جدا ہوگئے اس وقت میں نے اس پر حملہ کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے وہ گھبرا گیا یہ میری زندگی کا سب سے بڑا گناہ ہے۔ دوسرے نے کہا کہ ایک بار میری والدہ نے مجھے بلایا دوری کی وجہ سے میں نے اس کی آواز نہ سنی اس بات پر ناراض ہوکر پتھروں سے دل بھر کر خوب میری پٹائی کی اس کے بعد میں عصا لے کر آیا جب اس نے اسے دیکھا تو وہ خوف زدہ ہوکر بھاگ گئی اسی اثناء میں درخت سے ٹکرا کر اس کا چہرہ زخمی ہوگیا یہ میری زندگی کا سب سے عظیم گناہ ہے۔

۷۶۳۰ عبداللہ بن محمد، احمد بن عبداللہ، سلمہ بن شبیب، ابوالمغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، علاء بن سفیان، کعبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آباء کے بددین ہونے کی وجہ سے اولاد پر ضرور نحوست نازل ہوتی ہے گناہ گاروں کے گناہ کا تین پشتوں تک اور صالحین کی نیکی کا دس پشتوں تک اثر رہتا ہے۔

۷۶۳۱ ابو محمد بن حیان، احمد بن روح، زکریا بن یحییٰ مدائنی، علی بن عاصم، جریری، ابو عطاء، کعبؒ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ کا ایک روز ایک سفید کھوپڑی پر گزر ہوا انہوں نے عرض کیا کہ باری تعالیٰ مجھے یہ کھوپڑی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت عیسیٰ کو حکم دیا کہ اے میرے نبی آپ تھوڑی دیر کے لئے اس سے اپنا چہرہ پھیر لیجئے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے رخ پھیر لیا۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت عیسیٰ نے دوبارہ اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہاں پر ایک شیخ سبزی کی ایک گڈی پر ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ اپنا حال بیان کیجئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ ایک روز کھیت سے بلا اجازت مالک میں نے یہ سبزی توڑ کر نہر میں اسے دھویا اس پر اللہ تعالیٰ نے میری بصارت زائل فرمادی پھر حضرت عیسیٰ نے ان سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا، اس کے جواب دینے پر معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور اس کی قوم کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

۷۶۳۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن بشر ابو حذیفہ، محمد بن عبداللہ بصری، عامر بن عبداللہ حضرت کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جمعہ کے روز عصر کے وقت وادی صخرہ کے پاس سے گزرے وہاں پر ایک بوسیدہ کھوپڑی پڑی ہوئی تھی جس کے صاحب کی وفات ہوئے ۹۴ سال ہو گئے تھے حضرت عیسیٰ نے حیرانگی کی حالت میں اس کے پاس کھڑے ہو کر اللہ کے حضور عرض کیا کہ اس صاحب کو مجھ سے گفتگو کی اجازت دیجئے تاکہ وہ اپنے احوال سے مجھے مطلع کرے۔ راوی کہتا ہے کہ آسمان سے ندا آئی اے روح اللہ اس سے سوال کیجئے آپ کو آپ کے سوال کا جواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھی پھر اس کھوپڑی کے قریب ہو کر اس پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا بسم اللہ و باللہ کھوپڑی نے کہا کہ بہترین نام سے آپ نے دعا کی اور بہترین ذکر سے آپ نے مدد طلب کی ان کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو مخاطب کیا تو اس نے کہا آپ مجھ سے سوال کیجئے۔ حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا کہ تیری وفات کو کتنا عرصہ گزر چکا ہے اس نے جواب دیا کہ یہاں پر حیات اور سالوں کو شمار کرنے والا کوئی نفس اور روح نہیں ہے یکایک ندا آئی اس کی وفات کو ۹۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بعد ازاں حضرت عیسیٰ نے اس سے سوال کیا تیری موت کس طرح آئی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ ایک روز میں بیٹھا ہوا تھا آسمان سے مجھے ایک تیر آ کر لگا اور وہ آگ کی طرح میرے پیٹ میں داخل ہو گیا اور میری حالت حمام میں داخل ہونے والے شخص کی طرح ہو گئی جو حمام کی تپش کی وجہ سے جان کی حفاظت کے لئے حمام سے نکلنے کا راستہ تلاش کر رہا ہو اس کے بعد ملک الموت اپنے معاون فرشتوں کے ساتھ جنکے چہرے کتوں کے چہروں کی طرح تھے ان کے بڑے بڑے دانت تھے اور آنکھیں نیلی تھیں کے ساتھ میرے پاس آئے ان کے ہاتھوں میں لوہے کے گرز تھے جو انہوں نے میرے چہرے اور پشت پر مارے۔ انہوں نے اذیت ناک طریقے سے میری روح نکالی پھر ملک الموت نے اس کو دوزخ کے کنارے رکھا پھر اس کو دوزخ کے ٹاٹ کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر آسمان کی طرف لے گئے لیکن ملائکہ نے آسمان کے دروازے بند کر کے ان کو داخل ہونے سے منع کر دیا۔ اسی وقت غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو اس کے ٹھکانے پر پہنچادو۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ قبر کی تنگی، تاریکی اور عذاب جہنم میں سے کون سا تمہارے نزدیک سخت تھا؟ اس نے جواب دیا کہ اے روح اللہ روح کے نکلنے کے بعد آنکھ کی بصارت جس کے ذریعے روشنی اور تاریکی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی نہیں رہتی اور نہ قلب کے لئے عقل جس کے ذریعہ تنگی اور کشادگی کا اندازہ کیا جاتا ہے باقی رہتی ہے۔ بہر حال قصہ مختصر میری روح کے نکلنے کے بعد مجھے قبر میں داخل کر دیا گیا بعد ازاں دو عظیم الشان فرشتے ہاتھوں میں لوہے کے گرز لئے میری قبر میں آئے انہوں نے مجھے بٹھا کر اس زور سے مجھے ضرب لگائی کہ مجھے یوں محسوس ہوا آسمان و زمین مجھ پر گرادئے گئے ہیں اور انہوں نے ایک تختی میرے حوالے کر کے کہا کہ اپنی زندگی کے کئے ہوئے تمام اعمال اس پر لکھو جب میں لکھ کر فارغ ہوا تو انہوں نے میری طرف دوزخ کا ایک دروازہ کھول دیا اس کے ذریعہ سے دوزخ کی آگ سے میری قبر بھر گئی اور بختی اونٹ کی گردن کی طرح لمبی لمبی گردنوں والے سانپ سے میری قبر میں آئے جنہوں نے میری ہڈیوں سے سارا گوشت نوچ لیا۔

اس کے بعد ایک فرشتہ ہاتھ میں لوہے کا گرز جس کے سر پر سانپ اور سیاہ خچروں کی طرح بچھو تھے اس گرز کے تین سو ساٹھ تنے تھے ہر تنے پر تین سو ساٹھ قسم کی آگ تھی اٹھائے ہوئے میرے پاس آیا انہوں نے وہ گرز مجھے مارا جس سے میرے جسم میں آگ لگ گئی علاوہ ازیں اژدہے اور بچھو میری طرف بڑھے اچانک ندا آئی کہ اس نافرمان نفس کو لے چلو چنانچہ چند ڈراونی شکل کے فرشتے جن کے دانت ہرن اور گائے کے سینگ کی مثل تھے اور آنکھیں بجلی کی طرح چمکیلی تھیں اور انگلیاں سینگ جیسی تھیں مجھے اٹھا کر کرسی پر جلوہ افروز ایک فرشتے کے سامنے لے گئے اس نے کہا کہ اس نافرمان نفس کو آگ کے ٹھکانے کی طرف لے جاؤ چنانچہ وہ مجھے لے کر دوزخ کے اول دروازے پر آئے وہاں پر تنگ راستہ، تیز ہوا، گرجنے والے بادل تھے وہاں کالی آگ تھی جو دنیا کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے دوسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ پہلے کی آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی، پھر وہ مجھے تیسرے دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ دوسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چوتھے دروازے پر لے گئے وہاں کی آگ تیسری آگ سے ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت بھی تھا جس سے سیاہ پتھر جھڑ رہے تھے ان پتھروں کے کناروں پر آگ تھی ایک قوم کو ان پتھروں کو کھانے کا حکم دیا گیا میں نے اس قوم کے بارے میں دریافت کیا مجھے بتایا گیا کہ یہ یتیموں کے مال کو ظلماً کھانے والے لوگ ہیں۔

اس کے بعد وہ مجھے پانچویں دروازہ پر لے گئے وہاں کی آگ تمام آگوں کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک درخت تھا جس پر سو سو گز لمبے لمبے کیڑے تھے کچھ لوگوں کو اس کے کھانے کا حکم دیا گیا تھا میں نے درخت اور اس کے کھانے والوں کے بارے میں پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زقوم کا درخت ہے اور اس کے کھانے والے سودخور لوگ ہیں اور اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے چھٹے آسمان پر لے گئے وہاں کی آگ بھی گذشتہ آگ کے مقابلہ میں ساٹھ گنا زیادہ تھی وہاں پر ایک بہت گہرا کنواں تھا اس میں چند افراد تھے جن کے چہروں سے پیپ رس رہی تھی اس پیپ کا ایک قطرہ زمین پر گر جائے تو ساری زمین کو بدبودار کردے میں نے اس کنویں اور ان لوگوں کے متعلق پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ یہ زمہریر ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زانی تھے۔ پھر وہ مجھے دوزخ میں کرسی پر بیٹھے ہوئے ایک شخص کے پاس لے گئے اس کے اردگرد فرشتے ہاتھوں میں آگ کے گرز لئے ہوئے کھڑے تھے اس نے پوچھا کہ یہ کس چیز کی عبادت کرتا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ بیل کی اس نے کہا کہ اس کو اس کے ساتھیوں کے پاس لے جاؤ۔ حضرت عیسیٰ نے سوال کیا کہ تم کس طرح بیل کی عبادت کرتے تھے اس نے کہا کہ ہم اس کو سجدہ کرتے تھے اسے کھلاتے پلاتے تھے۔ حضرت عیسیٰ نے پوچھا کہ تمہارا نبی کون تھا اس نے جواب دیا کہ الیاس، اس کے بعد وہ مجھے دوزخ کے ساتویں دروازے پر لے گئے وہاں پر آگ کے تین سو خیمے تھے ہر خیمے میں آگ کے تین سو محل تھے ہر محل میں آگ کے تین سو گھر تھے ہر گھر میں آگ کے تین سو کمرے تھے ہر کمرے میں تین سو قسم کے عذاب تھے جس میں سانپ بچھو اور اژدہے شامل تھے مجھے اس میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ باندھ کر ڈال دیا گیا، آگ ہمیں جلاتی تھی اژدہے ہمیں کھاتے تھے سانپ ہمارا گوشت نوچتے تھے فرشتے لوہوں کے گرز سے ہماری پٹائی کرتے تھے میں ۹۴ سال سے عذاب میں مبتلا ہوں جمعرات اور جمعہ کے علاوہ تھوڑی دیر کے لئے بھی مجھ سے عذاب میں تخفیف نہیں کی جاتی۔ اسی اثناء میں غیب سے ندا آئی کہ اس نافرمان کو اس کی کھوپڑی کے پاس لے جاؤ جو وادی صخرہ میں پڑی ہے اس لئے کہ حضرت عیسیٰ نے اس کے لئے سفارش کی ہے چنانچہ مجھے وہاں سے نکالا گیا اے روح اللہ اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے سفارش کریں راوی کا بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو رکعت نفل پڑھ کر اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور کہا کہ اے باری تعالیٰ اس نفس کو میرے سامنے زندہ کر دے راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کی دعا کی برکت سے اسے زندہ کر دیا اور حضرت یحییٰ کے بعد اس کی وفات ہوئی۔

۷۶۳۳ ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن تمیم، محمد بن حمید، زافر بن سلیمان، سفیان، اوزاعی، کعب کا قول ہے لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے

گا کہ رحمت اور امانت اٹھالی جائے گی اور سوال عام ہو جائیگا یہاں تک کہ ہر چیز سے برکت اٹھالی جائے گی۔

۷۶۳۴ ابومحمد، احمد بن جعفر بن فارس، محمد بن نعمان بن عبدالسلام، کثیر بن ہشام، عیسیٰ بن ابراہیم ہاشمی، معاویہ بن عبداللہ جعفری، کعبؒ نے فرمایا کہ درہم و دینار حضرت آدم کے دور سے شروع ہوئے اور معیشت کی اصلاح انہی پر موقوف ہے۔

۷۶۳۵ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، احمد بن کثیر، بقیہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؒ کہتے ہیں کہ یکم اپریل کو اللہ تعالیٰ زمین پر نزول فرماہوتے ہیں اور کھیتی کو پھل لانے کا حکم دیتے ہیں۔

۷۶۳۶ محمد بن احمد، محمد بن عثمان، ابوشاذان، حماد بن سلمہ، علی بن زید، ابوعثمان نہدی، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ دجال عرب کے پانیوں میں سب سے پہلے اس پانی پر آئے گا جو بصرہ میں جبل سنام کے قریب واقع ہے۔

۷۶۳۷ محمد، محمد، نصر بن عبدالرحمٰن، احمد بن بشیر، سعید، قتادہ، کعب کہتے ہیں کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قبر مقام ابراہیم، رکن یمانی اور زمزم کے درمیان ہے۔

۷۶۳۸ محمد، محمد، منجاب ابوعامر اسدی، سفیان اعمش، ابوصالح، کعبؒ کا بیان ہے کہ دنیا چھ ہزار سال تک باقی رہے گی۔

۷۶۳۹ محمد، محمد والد، شاذان، جریر بن حازم، زبید بن حارث، عکرمہ کعبؒ کا قول ہے کہ توراۃ کی سب سے پہلی نازل ہونے والی دس آیات سورۂ انعام کی آخری دس آیات ہیں۔

۷۶۴۰ محمد بن علی بن جیش، احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن یونس، مندل، اعمش، صالح کہتے ہیں کہ کعبؒ نے عمر سے کہا کہ ہم آپ کو شہید، امام عادل اللہ کے بارے میں ملامت سے خوف نہ کرنے والا پاتے ہیں۔

۷۶۴۱ سلیمان بن احمد، عمرو بن ابی طاہر بن سراج، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن عیاش، ابن عیاش قتبانی، یزید بن قودر، کعبؒ نے فرمایا کہ اخروی شرف کے خواہاں شخص پر کثرت تفکر لازم ہے۔

۷۶۴۲ ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس، ابوہاشم، ابن یمان، خارجہ بن زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ طلب علم کے سلسلہ میں خروج کرنے والے شخص کے لئے اللہ تعالیٰ ساتوں آسمان و زمین کو رزق کا ضامن بنا دیتا ہے۔

۷۶۴۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل والد، سیار، جعفر، عبدالجلیل، ابوعبدالسلام کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ خیر سیکھو اور پھر لوگوں کو سکھاؤ کیونکہ میں خیر کے معلم اور متعلم کی قبر کی وحشت کو اپنے نور کے ذریعہ دور کردوں گا۔

۷۶۴۴ محمد بن حسن مقری، عبداللہ بن عبدالوہاب محمد بن عمر بن نعامہ حمصی، بقیہ بن ولید، یحییٰ، بشر بن منصور، ابوعبدالسلام، کعب کا بیان ہے کہ اگر تم عذاب جہنم کی ایک قسم کو یاد کرو گے تو اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند کرے گا اور جسے کھانے پینے سے بدہضمی کا خطرہ ہو تو وہ قرآن کی یہ آیت (شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو) (از آل عمران ۱۸) پڑھتا رہے اس کی برکت سے انشاء اللہ اس مرض سے حفاظت پائے گا۔

۷۶۴۵ ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوربیع رشدینی، ابن وہب، ابن ابی ذئب، سعد بن ابی سعید مقبری، سلویٰ نے بیان کیا ہے کہ نوفل بن مساحق نے کعب احبار سے سوال کیا کہ قرآن میں والد کی نافرمانی کے کون کون سے اسباب بیان کئے گئے ہیں؟ کعب احبار نے مندرجہ ذیل اسباب بیان کئے (۱) یہ کہ جب والد اولاد کو کسی کام کے کرنے پر قسم دے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی اسے پورا نہ کرے (۲) والد اولاد سے کسی چیز کا سوال کرے لیکن اولاد اس کے باوجود بھی ان کا سوال پورا نہ کرے (۳) اولاد والد کی امانت کا پاس نہ کرے (۴) والد اولاد کے بارے میں اللہ سے شکوہ کرنے لگے

۷۶۴۶ ابراہیم، ابوربیع، ابن وہب، ابن لہیعہ، عمرو بن حارث، یزید بن ابی حبیب، ابوحماد عراقی، قتادہ، کعبؒ نے ایک بار ابوموسیٰ

اشعری سے سوال کیا کہ اہل جنت کی تعداد کتنی ہوگی؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا پھر کعبؒ نے ان سے اہل جنت کی صفوں کی تعداد اور ان کے درمیانی فاصلہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے نفی میں جواب دیا کعبؒ نے کہا کہ اہل جنت کی بارہ صفیں ہوں گی جن میں آٹھ صفیں امت محمدیہ کی ہوں گی دو صفوں کا درمیانی فاصلہ مشرق و مغرب کے فاصلہ کے برابر ہوگا۔

۷۶۴۷ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبادہ بن زیاد، قیس بن ربیع، عبداللہ بن محمد بن ابراہیم عیسیٰ بن ابراہیم، آدم بن ایاس، شیبان عاصم بن بہدلہ، ابوصالح، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ نے تمام مہینوں میں سے ماہ رمضان اور تمام شہروں سے شہر مکہ، تمام ایام سے یوم جمعہ اور تمام راتوں میں سے لیلۃ القدر اور تمام اوقات میں سے نمازوں کے اوقات کو پسند فرمایا ہے پس مومن ہمیشہ دو نیکیوں کے درمیان رہتا ہے ایک وہ نیکی جسے وہ ادا کر چکا دوسری وہ جس کے انتظار میں ہوتا ہے۔

۷۶۴۸ محمد، جریر، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابوالربیع الرشدینی، ابن وہب، عمر بن محمد، سہیل بن ابی صالح عن ابیہ السلولی، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک تمام شہروں میں مکہ زمانوں میں شہر حرم کا زمانہ مہینوں میں ذی الحجہ، ایام میں یوم جمعہ، راتوں میں لیلۃ القدر اوقات میں فرضوں کے اوقات اور کلام میں لاالہ الا اللہ و اللہ اکبر اور سبحان اللہ و الحمد للہ، سب سے زیادہ پسند ہے۔

۷۶۴۹ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب بن حارث علی بن مسہر، اسماعیل بن ابی خالد، مسیتب بن رافع، کعبؒ نے بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے دن ورات میں کچھ اوقات منتخب کر کے ان میں نمازیں فرض کیں اور زمانہ سے چار اشھر حرم منتخب کئے، اور مہینوں میں سے ماہ رمضان منتخب فرمایا، اور دنوں سے جمعہ کا دن اور راتوں میں سے لیلۃ القدر کا انتخاب کیا اور زمین سے مساجد کا حصہ پسند فرمایا۔

۷۶۵۰ حبیب بن حسن، عمر بن حفص سدوسی، عاصم بن علی، ابوہلال، عبداللہ بن بریرہ، کعبؒ کا قول ہے کہ دو عمروں سے حج اور بیت المقدس میں دو رکعت پڑھنے سے عمرہ افضل ہے اور بیت اللہ اور بیت المقدس میں سے ایک کی طرف سفر کرنا دوسرے کی طرف سفر کرنے کی مثل ہے کیونکہ دونوں کے نزدیک مقام اور میزاب ہے

۷۶۵۱ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابن نمیر، عبیداللہ بن عمر، سعید بن ابی سعید، عمر بن ابی بکر، کعب کا بیان ہے کہ میں نے کتاب اللہ میں پڑھا ہے کہ جو شخص صبح و شام خیر کی بات سیکھنے سکھانے یا اللہ کے ذکر کے لئے مسجد جائے تو وہ راہ خدا میں قتال کرنے والے کی مانند ہے عبدالعزیز نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ لوگوں سے باتیں کرنے کے لئے مسجد جانے والا شخص غیر متعلم اور غیر ذاکر کی مانند ہے۔

۷۶۵۲ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، محمد بن کثیر، سفیان ثوری، محمد بن عجلان، سعید مقبری، ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ اللہ کے ذکر یا خیر کی بات کے تعلیم و تعلم کے لئے مسجد میں آنے والا شخص راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی طرح ہے اور دنیاوی باتوں کے لئے مسجد میں آنے والا شخص دوسرے کی چیز پر خوش ہونے والے شخص کی طرح ہے اور اس کا ذاکرین وصالحین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

۷۶۵۳ عبداللہ بن محمد جعفر، قاسم بن فورک، عبداللہ بن ابی زیاد، سیار بن حاتم، موسیٰ بن سعید راسی، ہلال ابوجبلہ، ابوعبدالسلام، کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ بن عمران میں نے لوگوں پر ماہ رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اے موسیٰ قیامت کے روز جس کے نامۂ اعمال میں دس رمضانوں کے روزے ہوں گے وہ متواضعین میں شمار ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں بیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ ابرار میں سے ہوگا اور جس کے اعمال نامہ میں تیس رمضان کے روزے ہوں گے وہ میرے نزدیک شہداء سے افضل ہے۔ اے موسیٰ بن عمران ماہ رمضان کے آغاز پر میں حاملین عرش کو عبادت چھوڑ کر روزے داروں کی دعا پر آمین کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ روزے دار کی دعا کو رونہ کرنے کا میں نے عزم کیا ہوا ہے۔ اے موسیٰ ماہ رمضان میں آسمان و زمین درختوں، پہاڑوں اور چوپاؤں کو

روزے داروں کے لئے استغفار کا حکم دیتا ہوں۔اے موسیٰ ماہ رمضان کے صائمین میں سے تین شخصوں کو تلاش کر کے ان کی معیت اختیار کر اور اکل وشرب میں ان کے ساتھ شریک ہو،اس لئے کہ زمین کے جس حصہ پر ماہ رمضان کے تین روزہ دار ہوں وہ حصہ عذاب وغضب سے محفوظ رہتا ہے،اے موسیٰ کیا تم کو میرے مقرب شخص کے بارے میں معلوم ہے؟ غصہ کے وقت برداشت سے کام لینے اور والدین واقارب کے قطع تعلقی کے باوجود ان سے صلہ رحمی کرنے والا شخص مخلوق میں میرا سب سے زیادہ مقرب ہے۔ماہ رمضان میں پیاس برداشت کرنے والے شخص کے لئے قیامت کے روز میں نے سیرابی کا وعدہ کر رکھا ہے۔اے موسیٰ اگر تو مریض ہے تو رمضان کے صائمین کو حکم دے کہ وہ تجھے اٹھا کر لے جائیں،اگر تو مسافر ہے تو سفر سے واپس آ کر بوڑھے،بچوں اور حیض ونفاس والی عورت کو ساتھ لے کر اس جگہ پر چلا جا جہاں روزے دار ہیں اس لئے کہ اگر میں آسمان وزمین کو ان پر چھوڑ دوں تو ان کا کچھ بھی نقصان نہیں ہوگا اور میں ان کو ان کے انعامات کی خوشخبری سناؤں گا اور عید کی شب میں آسمان وزمین سے کہتا ہوں کہ تم گواہ رہو کہ میں روزے داروں سے راضی ہوگیا۔اب تم اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ روزوں کے بدلہ میں نے تم کو دوزخ سے آزاد کر دیا ہے اور قیامت کے روز تم پر حساب میں آسانی کروں گا اور دنیا میں تمہارے رزق میں فراخی کروں گا اور تمہاری لغزشوں کو معاف کر دوں گا میری عزت کی قسم آج کے بعد تم مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور ماہ رمضان کے روزے امر آخرت سے ہیں،لیکن اسے دنیا ہی میں میں نے تم کو عطا کر دیا۔

اگر تم امر دنیا کے بارے میں مجھ سے سوال کرو گے تو میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔اے موسیٰ بن عمران لوگوں سے کہہ دو کہ وہ مجھ سے دعا میں جلدی نہ کریں اور مجھ سے بخل نہ کریں کیا انہیں معلوم نہیں کہ بخل مجھے ناپسند ہے پھر میں کیسے بخیل ہوسکتا ہوں۔اے موسیٰ بن عمران افطاری کے وقت ہر دعا مجھ سے کرو اس لئے اس وقت میں کوئی دعا رد نہیں کرتا بڑی بڑی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے بخل سے کام مت لو اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کے سوال کرنے کے بارے میں مجھ سے حیا مت کرو کوٹنے کے اوزار اور بکری کے چارہ تک کے بارے میں مجھ سے سوال کرو۔اے موسیٰ تمہیں معلوم نہیں کہ رائی اور اس سے بڑی چیزوں کو میں نے ہی پیدا کیا ہے اور ہر شئے کو میں نے مخلوق کی ضرورت کے واسطے پیدا کیا ہے۔اور جو شخص مجھ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے اور اس کو معلوم ہے کہ میں اس کے عطا اور عدم عطا پر قادر ہوں تو میں اس کی مغفرت کے ساتھ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہوں پھر اگر وہ اس پر میرا شکر ادا کرے گا تو اس کا ٹھکانہ دارالحامدین ہے اور جسے میں سوال نہ کرنے کے باوجود کوئی شے عطا کروں،پھر وہ اس پر میری ناشکری کرے تو قیامت کے روز اس پر حساب میں سختی کروں گا۔

۷۶۵۴ ابو محمد بن حیان،املاءً محمود بن فرج،محمد بن حفص،رجاء بن عبداللہ بن عبداللہ،صالح بن صباح مقدسی،کعبؒ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تورات میں موسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا کہ امت محمدیہ کو رمضان کے ایک روزے کے بدلے دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دیا جائے گا اور انہیں ماہ رمضان میں نفل کا ثواب فرضوں کے برابر عطا کروں گا اور میں نے اس ماہ میں ان کے لئے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس میں صدق دل سے توبہ کرنے والے شخص کا اگر اسی شب یا ماہ میں انتقال ہوگیا تو اس کے لئے تیس شہیدوں کا ثواب ہے۔

اے موسیٰ امت محمدیہ کو حج کے ادا کرنے پر میں وہی کچھ عطا کروں گا جو میں نے حضرت آدم وابراہیم کو عطا کیا تھا۔اے موسیٰ میں زکوٰۃ کی ادائیگی پر امت محمدیہ کی عمروں میں زیادتی کروں گا اور آخرت میں انہیں مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا اے موسیٰ میں بہت کچھ عطا کرنے والا ہوں میں بندہ سے چھوٹی چیز کا مطالبہ کر کے اسے بڑی چیز عطا کرنے والا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ ہوں میں لوگوں سے قرض کا مطالبہ کر کے انہیں فرض عطا کرنے والا ہوں اور دنیاوی آقا اپنے ماتحتوں کے ساتھ مجھ جیسا سلوک نہیں کر سکتے،اے موسیٰ میرے کاموں کی صفت بیان سے بالاتر ہے۔اے موسیٰ میری رحمت محمد اور ان کی امت کے لئے خاص ہے۔اے موسیٰ امت محمدیہ میں ایسے افراد بھی ہیں کہ کلمہ شہادت کے کہنے پر ان کے لئے انبیاء کے ثواب کے برابر ثواب ہے،ان پر میری رحمت کا نزول

ہوتا ہے میرے غضب سے وہ محفوظ رہتے ہیں ان کو عذاب قبر نہیں ہوگا منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئیے جائیں گے، اے موسیٰ امت محمدیہ کے لئے میری رحمت خاص ہے۔ امت محمدیہ کے جس فرد کی زبان اور دل میں کلمہ شہادت ہوگا اس کی توبہ میں ضرور قبول کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ ان باتوں کے سننے کے بعد سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ تعالیٰ سے امت محمدیہ میں سے ہونے کی درخواست کی، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم آپ اس امت کے زمانہ تک زندہ نہیں رہیں گے، اے موسیٰ اگر قیامت کے روز تو میرا قرب چاہتا ہے تو یتیم و سائل کو ڈانٹ ڈپٹ مت کر۔ اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں قیامت کے روز تیری زندگی کی ہر دعا قبول کروں تو حسن اخلاق تجھ پر لازم ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یتیم کو رضاء الٰہی کے لئے کھانا کھلانے والے کے واسطے کیا اجر ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ میں ایک منادی کے ذریعہ اس کے لئے آگ سے آزادی کا اعلان کراتا ہوں۔

۷۶۵۵ ابو محمد بن حیان، ابو العباس ہروی، ابو عامر دمشقی، ولید بن مسلم، ابن لھیعہ، یزید بن ہاد، نافع، کعبؒ نے لیلۃ القدر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ لوگوں کے گناہ معاف کرتا ہے۔

۷۶۵۶ قاضی محمد بن احمد، ابو الحسن شیبانی، عباد بن احمد عرزمی، محمد بن سوقہ، عبد الواحد، کعبؒ نے بیان کیا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے بیٹے نماز قائم کر، اس لئے کہ دین میں نماز کی مثال خیموں کے ستونوں کی مانند ہے۔ بلاشبہ ستونوں کی درستگی میخوں اور رسیوں کی درستگی کا سبب ہوتی ہے اور ستونوں کی عدم درستگی میخوں اور رسیوں کی عدم درستگی کا سبب ہوتی ہے اور اپنے دوست سے فروتنی کا معاملہ کر وہ بھی تجھ سے فروتنی کا معاملہ کرے گا اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر ورنہ تو ان کی نظروں میں مبغوض ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی عطاء کردہ بہترین چیزوں میں سے صدقہ کر، اس سے تیرے مال میں برکت ہوگی اور غضب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔ مفلس پڑوسی، مسکین، غلام، قیدی پر رحم کھا، یتیم کو قریب کر کے اس کے سر پر ہاتھ پھیر کیونکہ اللہ کے بندوں پر رحم کرنے والے شخص پر اللہ رحم کرتا ہے۔

۷۶۵۷ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کا قول ہے کہ ضعیف و محتاج لوگوں کے لئے خوشخبری ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ انبیاء کی صحبت کے ذریعہ ان کا اکرام کرے گا۔

۷۶۵۸ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کا قول ہے کہ عمدہ آواز میں قرآن کی تلاوت کرنے والے شخص کو آخرت میں ایسی شیریں گفتار عطا کی جائے گی کہ اہل جنت اس سے کبھی بھی نہیں اکتائیں گے اور جید قاری آخرت میں اپنی ازواج و خادمین کے ساتھ عمدہ تلاوت کی وجہ سے ایک ہزار سال تک موتیوں کے محل میں قیام کرے گا۔

۷۶۵۹ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، یزید، جریری، عبد اللہ بن شقیق، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت موسیٰ یوں دعا کرتے تھے اے اللہ میرے دل کو توبہ کے ذریعہ نرم فرما دے اور میرے دل کو پتھر کی طرح سخت مت کر۔

۷۶۶۰ ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد الرحمن، سفیان، اعمش، سالم، کعبؒ نے فرمایا کہ حضرت نوح کے بعد زمین پر یکے بعد دیگرے چودہ ابدال رہیں گے جن کی وجہ سے اہل ارض پر عذاب نازل نہیں ہوگا۔

۷۶۶۱ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ نے زمین کی طرف نظر اٹھا کر فرمایا کہ اے زمین میں تیرے کچھ حصہ پر نزول کرنے والا ہوں اس کے بعد پہاڑ بلند ہو گئے اور پتھروں نے فروتنی ظاہر کرتے ہوئے اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا پھر اللہ نے اس پر قدم مبارک رکھ کر فرمایا یہ میری قیام گاہ ہے اور یہ میری مخلوق کے جمع ہونے کی جگہ ہے۔ یہ میری جنت اور دوزخ ہے اور یہاں پر قیامت کے روز جس کا میں مالک ہوں میرا میزان قائم ہوگا۔

۷۶۶۲۔ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن، قتیبہ، یزید بن خالد، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعد بن ابی ہلال ایک بار حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص نے حضرت کعبؒ سے علم نجوم کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ میرے

نزدیک یہ ناپسندیدہ ہے اس لئے کہ مجھے اس میں کوئی بھلائی نظر نہیں آئی۔

۷۶۶۳ اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، احمد بن منیع، عباد بن عباد، ابان، سالم مکی، عبداللہ بن رباح، کعب کا بیان ہے کہ مشرکین کے ہاتھوں قتل ہونے والے مسلمان کے لئے دونور ہیں اور حروریہ کے ہاتھوں قتل ہونے والے شخص کے لئے آٹھ نور ہیں۔

۷۶۶۴ ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، سلیمان بن ایوب، جعفر بن سلیمان، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، والد، سیار، جعفر ابوعمران، عبداللہ بن رباح، کعب کا قول ہے کہ شہید کے لئے دونور ہیں اور خوارج کے ہاتھوں قتل ہونے والے کے لئے آٹھ نور ہیں اور خوارج نے حضرت داؤد کے زمانہ میں ان کے خلاف بغاوت کی تھی۔

۷۶۶۵ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، یزید بن ہارون، جریری، عبداللہ بن شقیق، کعب کا قول ہے کہتے ہیں کہ بہترین عمل سبحۃ الحدیث اور بدترین عمل تخذیف ہے میں نے کعب سے سبحۃ الحدیث اور تخذیب کی تشریح کے متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ سبحۃ الحدیث یہ ہے کہ ایک شخص اللہ کی تسبیح میں اور پوری قوم باتوں میں مشغول ہو اور تخذیف یہ ہے کہ ایک انسان نیک صالح ہے اور جب اس کے بارے میں لوگوں سے سوال کیا جائے تو وہ اس کی برائی کریں۔

۷۶۶۶ اسحاق بن ابراہیم بن محمد، اسماعیل بن یزید، ابراہیم بن موسیٰ ابومعاویہ، اعمش، مجاہد، کعب فرماتے ہیں کہ جمعہ کے روز صدقہ کا ثواب دگنا ہو جاتا ہے۔

۷۶۶۷ ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، قتیبہ، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، کعب احبار نے کہا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والے شخص کو اگر گناہ کا علم ہو جائے تو اس کے نزدیک نمازی کے سامنے سے گزرنے سے زمین میں دھنس جانا بہتر ہوتا۔

۷۶۶۸ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم احمد بن سعد، ابن لھیعہ، عمار بن عزیہ، عبداللہ بن دینار، عطاء بن یسار، کعب فرماتے ہیں کہ دوزخ میں چار پل ہوں گے پہلے پر قطع رحمی کرنے والے کو، دوسرے پر مقروض کو، تیسرے پر خائنین کو، چوتھے پر متکبرین کو روک لیا جائے گا۔

۷۶۶۹ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عمرو بن حارث، سعید بن ابی ہلال، کعب کا بیان ہے کہ خدا کی قسم والدین کے نافرمان شخص کو جلد موت دے دی جاتی ہے اور والدین کے فرماں بردار شخص کی عمر میں برکت کی جاتی ہے۔ کعب کہتے ہیں کہ میں نے قرآن میں پڑھا ہے کہ والدین کی آواز پر لبیک نہ کہنے والی اولاد والدین کی نافرمان ہوتی ہے۔ نیز والدین جس اولاد کے لئے بددعا کریں تو وہ اولاد بھی والدین کی نافرمان ہوتی ہے اور والدین کی طرف سے سوال کے باوجود ان کا خیال نہ کرنے والی اولاد بھی نافرمان ہوتی ہے۔

۷۶۷۰ محمد بن علی، عبداللہ بن حسین بن معبد، ابوکریب محاربی، اعمش، سالم بن ابی الجعد، کعب کا قول ہے کہ قیامت کے روز سب سے بڑے گناہ گار مثلث لوگ ہوں گے ان سے مثلث کی تشریح پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ اس سے مراد جو بادشاہ کے پاس اپنے بھائی کی چغلی کرنے والا ہے ایسا شخص اپنی، بھائی اور بادشاہ کی ہلاکت کا سبب بنتا ہے۔

۷۶۷۱ ابوجعفر احمد بن محمد بن احمد عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، زعفرانی، ابومعاویہ، اعمش، زیاد، کعب نے بیان کیا ہے کہ قتل اور بغاوت چالیس روز تک باقی رہتی ہے بعد از ان شے اپنی اصلی حالت پر لوٹ آتی ہے۔

۷۶۷۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح انصاری، کعب کا بیان ہے کہ حضرت ابراہیم ہر دن حضرت لوط کے شہر سدوس کی طرف جھانک کر فرماتے تھے تمہارے لئے ہلاکت ہو کعب کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا۔

۷۶۷۳ محمد بن یحییٰ بن عیسیٰ بصری، حماد بن زید، یحییٰ، کعب نے کہا ہے کہ عنقریب فتنہ برپا ہوگا جس میں لوگوں کے خون، اموال اور

فروج کو حلال سمجھا جائے گا اور بعد ازاں فتنہ دجال واقع ہوگا۔

۷۶۷۴ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قعنبی مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے عراق جانے کا ارادہ کیا کعب احبار نے عمر سے فرمایا آپ عراق نہ جائیں اس لئے کہ وہاں پر جنات کے اثرات اور بڑے بڑے امراض ہیں۔

۷۶۷۵ ابراہیم بن عبیداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبیداللہ بن ابی جعفر، کعب احبار فرمایا کرتے تھے کہ حضرت عمر دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہیں جو آپ کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد کھل جائے گا۔

۷۶۷۶ ابراہیم بن عبیداللہ، محمد بن احمد، قتیبہ، لیث، یزید بن ابی حبیب، ابوالخیر، صنابحی، کعبؒ کہا کرتے تھے عنقریب چمڑے کے سکڑنے کی طرح عراق سکڑ جائے گا اور مینگنی کے ٹکڑوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا۔

۷۶۷۷ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، ابوعبدالرحمٰن مقری، سلیمان بن مغیرہ، حمید بن ہلال عدوی، ابوالضیف، کعب کا قول ہے کہ یاجوج وماجوج روزانہ کدال کے ذریعے دیوار کو منہدم کرنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ جب وہ منہدم ہونے کے قریب ہوتی ہے تو یاجوج ماجوج کہتے ہیں کہ کل ہم اس کو گرادینگے راوی کہتا ہے کہ کل جب وہ واپس آتے ہیں تو وہ دیوار بالکل صحیح وسالم کھڑی ہو جاتی ہے پھر یاجوج ماجوج اسے از سر نو گرانا شروع کرتے ہیں اور شام کو جب دیوار گرنے کے قریب ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن جب اس دیوار کے انہدام کے لئے حکم الٰہی ہوگا تو منجانب اللہ ان کی زبان سے کہلوایا جائے گا کہ انشاء اللہ کل ہم اس کو بالکل منہدم کردینگے۔ چنانچہ کل وہ آکر اس کے باقی ماندہ حصہ کو منہدم کردینگے۔

پھر یاجوج ماجوج کے اگلے حصے سے ایک شخص دریا پر آکر اس کا سارا پانی پی جائے گا اس کے بعد ان کے درمیانی حصہ سے ایک شخص آکر اس دریا کی مٹی کو چاٹ لے گا پھر ان کے آخری حصہ سے ایک شخص آئے گا اور وہ کہے گا یہاں پر پانی تھا بعد ازاں یاجوج ماجوج آسمان کی طرف تیر پھینک کر کہیں گے زمین والوں کو ہم نے زیر کردیا اور اہل آسمان پر ہم غالب آگئے پھر اللہ تعالیٰ ایک کیڑے کے ذریعے ان کو ہلاک کردے گا حتیٰ کہ روئے زمین پر ان کا تعفن پھیل جائے گا۔ بعد ازاں اللہ کے حکم سے ایک پرندہ ان کی نعشوں کو دریا میں پھینک دے گا اس کے بعد زمین میں بہ کثرت پیداوار ہوگی حتیٰ کہ ایک انار تمام اہل بیت کو کفایت کرے گا اسی اثناء میں کالے حبشی کے بارے میں خبر مشہور ہوگی کہ وہ اہل بیت سے قتال کے لئے آرہا ہے مسلمان ایک مختصر سا دستہ اس کے مقابلے کے لئے روانہ کریں گے لیکن حبشی سے ان کی ملاقات سے قبل ہی اللہ تعالیٰ ایک خوشگوار ہوا کے ذریعے تمام مسلمانوں کی روح قبض کرلے گا اس کے بعد صرف لوگوں کا غبار باقی رہ جائے گا۔

۷۶۷۸ ابوبکر بن عبداللہ بن محمد بن عطاء، عمر بن احمد سنی، ابوشرحبیل حمصی، ابومغیرہ، صفوان بن عمر، شریح بن عبید، کعبؒ نے بیان کیا کہ یاجوج ماجوج کو تین قسموں پر پیدا کیا گیا ہے (۱) ان کے اجسام مرغابی کی مانند ہیں (۲) ان کی لمبائی اور چوڑائی چار چار گز ہے (۳) ان کے بڑے بڑے کان ہیں۔

۷۶۷۹ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن حاتم مرادی، نعیم بن حماد، ابومغیرہ، اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم غسانی، کعبؒ کا قول ہے کہ تنین سانپ کی ایک قسم ہے جو اہل ارض کو ایذا دے گا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو خشکی سے دریا میں پھینک دے گا جب دریائی جانور اس کی ایذا رسانی سے چلائیں گے تو اللہ تعالیٰ دوبارہ یاجوج ماجوج کی غذا کے واسطے دریا سے خشکی پر پھینک دے گا۔

۷۶۸۰ سلیمان، عبدالرحمٰن، نعیم، بقیہ بن ولید، ابومغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم، ابوزاہریہ، کعب کا بیان ہے کہ یاجوج ماجوج کے بعد لوگ دس سال تک خوشحالی میں رہیں گے حتیٰ کہ دو شخص ایک انار اٹھا سکیں گے اسی طرح انگور کا ایک خوشہ دو آدمی اٹھا سکیں گے دس سال تک وہ اس حالت پر رہیں گے بعد ازاں اللہ کی طرف سے خوش گوار ہوا چلے گی جو کسی مسلمان کو زندہ نہ چھوڑے گی اس کے بعد بلا وجہ لوگ ایک

دوسرے کو قتل کریں گے حتیٰ کہ اسی اثناء میں قیامت قائم ہو جائے گی۔

۷۶۸۱ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، نعیم بن حماد، بقیہ، ابوالمغیرہ، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید، کعبؒ نے فرمایا کہ عنقریب زمین اہل زمین پر تنگ ہو جائے گی پھر وہ تم پر حرکت کرنے لگے گی حتیٰ کہ تمہیں اس کے ریزہ ریزہ ہو جانے کا خیال آئے گا اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد کر دینگے بعد ازاں ایک عرصہ تک زمین پر سکون رہے گی حتیٰ کہ اپنے غلاموں کو آزاد کرنے والوں کو افسوس ہو گا پھر ایک وقت کے بعد زمین دوبارہ حرکت کرے گی حتیٰ کہ بعض لوگ کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے آزاد کر دئے ہم نے اپنے غلام آزاد کر دئے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم جھوٹ بولتے ہو بلکہ میں نے آزاد کیا ہے۔

۷۶۸۲ سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرۃ، ابن شوذب، ابوالمنہال ابوزیاد، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل کی پشت سے بارہ محافظ پیدا کئے ان میں افضل ترین اور بہترین ابوبکر عمر اور عثمان ہیں۔

۷۶۸۳ سلیمان، عبدالرحمن، نعیم، ضمرۃ، ابن شوذب، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، کعب کا قول ہے کہ سب سے پہلے اس امت میں نبوت اور رحمت ہو گی پھر خلافت اور رحمت ہو گی بعد ازاں بادشاہت اور رحمت ہو گی پھر بادشاہت اور جباریت ہو گی اس وقت زمین کا باطن زمین کے ظاہر سے بہتر ہو گا۔

۷۶۸۴ سلیمان بن احمد، عبدالرحمن، نعیم عثمان بن کثیر محمد بن مہاجر، عباس بن سالم، عمر بن ربیعہ، مغیث، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر نے کعبؒ سے توراۃ میں اپنی صفت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ توراۃ میں آپ کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ ایک سخت خلیفہ ہو گا جو اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خیال نہیں کرے گا ان کے بعد منتخب ہونے والے خلیفہ کو ان کی قوم ظلماً قتل کرے گی اس کے بعد فتنے واقع ہوں گے۔

۷۶۸۵ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید بقیہ بن ولید محمد بن زیاد بانی کہتے ہیں کہ میں کعبؒ کی بیماری میں ان کی عیادت کے لئے گیا اور میں نے ان سے ان کی طبیعت کے بارے میں پوچھا انہوں نے فرمایا کہ تمہارے سامنے ایک جسم ہے جس پر گناہوں کی وجہ سے مواخذہ کیا گیا ہے اگر اسی حالت میں میری موت آ گئی تو میں رحمت الٰہی کا محتاج ہوں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے صحت یاب کر دیا تو بقیہ زندگی میں اس کی اطاعت میں گزار دوں گا۔

۷۶۸۶ حسین بن محمد بن علی، عبدالرحمن بن محمد بن ادریس، ہارون بن اسحاق، محمد بن عبدالوہاب، مسعر، مصعب، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت داؤدؑ صبح و شام تین بار یہی دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آج مجھے ہر اس مصیبت سے جو آسمان سے زمین پر نازل ہونے والی ہے خلاصی عطا فرما دے اے اللہ آج آسمان سے نازل ہونے والی تمام بھلائیوں سے مجھے حصہ عطا فرما۔

۷۶۸۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبیداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح کعبؒ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے اس بات سے بہت دکھ ہوتا ہے کہ زمین میں میرے علاوہ تیری عبادت کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا جو حضرت ابراہیم کے ساتھ نماز پڑھتے تھے اور ان کے ساتھ رہتے تھے۔

۷۶۸۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن سہل، عبداللہ بن عمر، عبدالرحمن بن مہدی، اسماعیل بن عیاش، ابوسلمہ صنعانی، کعبؒ کہتے ہیں کہ ضرورت کے مطابق بات کرنا حکمت ہے تم پر خاموشی لازم ہے اس لئے کہ وہ ایک اچھائی اور گناہوں سے بچنے کا سبب ہے۔ تم حکمت کے دروازے تلاش کرو، صبر حکمت کا دروازہ ہے اللہ تعالیٰ بلاوجہ ہنسنے والے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ اس حاکم سے خوش ہوتا ہے جو چرواہے کی طرح اپنی رعیت کا خیال رکھتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ حکمت مؤمن کا گم شدہ سرمایہ ہے علم کے اٹھائے جانے سے قبل اسے حاصل

علم کا اٹھنا اس کے ناقلین کا دنیا سے رخصت ہو جانا ہے۔

۷۶۸۹ ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن نائلہ، محمد بن ابی بکر مقدمی، معتمر، ابو سلیمان، کعب کا بیان ہے کہ جس آگ میں حضرت ابراہیم کو ڈالا گیا تھا اس آگ نے صرف ان کی رسیوں کو جلایا تھا۔

۷۶۹۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر مسلم بن سعید، مجاشع بن عمر، ابن لھیعہ یحییٰ بن میمون حضرمی، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جب اللہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو راتوں رات بنی اسرائیل کے لے جانے کا حکم دیا تو انہیں حضرت یوسف کی ہڈیاں بھی ساتھ لے جانے کے بارے میں حکم دیا لیکن حضرت موسیٰ کو ان کی جائے قبر معلوم نہیں تھی بنی اسرائیل کی سراج نامی ایک خاتون تھی جسے اللہ تعالیٰ نے دراز زندگی عطا فرمائی تھی حتیٰ کہ اس نے حضرت موسیٰ کا زمانہ پایا اس نے حضرت موسیٰ سے عرض کیا کہ میں آپ کے سامنے حضرت یوسف کی قبر کے بارے میں نشان دہی کروں گی اس شرط پر کہ آپ مجھ سے تین چیزوں کا وعدہ کریں۔

حضرت موسیٰ نے اس سے تین چیزوں کے بارے میں دریافت کیا اس نے کہا کہ (۱) آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میری جوانی دوبارہ لوٹا دیں (۲) آپ مجھے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے حضرت موسیٰ نے دونوں کا وعدہ فرمایا (۳) آخرت میں جنت میں مجھے آپ کی معیت حاصل ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ اس کی تیسری بات سن کر رونے لگے اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی کہ اے موسیٰ جنت میرے قبضے میں ہے میں اس کا سوال پورا کروں گا حضرت موسیٰ نے اس کی تیسری شرط بھی پورا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ اس عورت نے کہا کہ حضرت یوسف کی قبر اس جزیرہ میں ہے جس پر پانی غالب آچکا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے دو لکڑی کے پیالے لے کر ان پر اللہ کا نام لکھ کر اس کی دونوں جانبوں میں وہ پیالے ڈالے اس کے بعد اس کا پانی نیچے اتر گیا اس خاتون نے بتایا کہ اس جگہ حضرت یوسف کی قبر ہے نوجوان فوراً اس کی طرف لپکے تو انہوں نے سنگ مرمر کے تابوت میں حضرت یوسف کو پایا پھر وہ اسے اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ قارون ان دونوں پیالوں کو غور سے دیکھ رہا تھا اس کے بعد جس خزانے پر اس کا گزر ہوتا قارون زمین کے اس حصہ پر ان دونوں پیالوں کو رکھ دیتا جس سے زمین میں شگاف پڑ جاتا اور وہ وہاں سے خزانہ نکال لیتا اسی کی بابت قول باری تعالیٰ ہے : قارون کہنے لگا کہ مجھ کو یہ سب کچھ میری ذاتی ہنر مندی سے ملا ہے (از قصص ۷۸) حالانکہ ان پیالوں کی وجہ سے اسے علم ہوا تھا اس سے قبل اسے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔

۷۶۹۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابو عمران جونی، عبداللہ بن ابی رباح انصاری، کعبؒ کا قول ہے کہ حضرت ابراہیم مہمان نواز، مساکین اور مسافروں کا خیال رکھنے والے تھے۔ ایک روز ان کے پاس مہمان نہیں آیا جس کی وجہ سے وہ بہت پریشان ہوئے اور اسی حالت میں باہر نکلے اور مہمان کی جستجو میں راستہ میں بیٹھ گئے کچھ دیر بعد انسانی شکل میں وہاں سے ملک الموت کا گزر ہوا انہوں نے حضرت ابراہیم کو سلام کیا حضرت ابراہیم نے سلام کا جواب دے کر ان سے پوچھا تم کون ہو انہوں نے کہا کہ میں مسافر ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں آپ کے ہی انتظار میں بیٹھا تھا بعد ازاں حضرت ابراہیم ان کا ہاتھ پکڑ انہیں اپنے گھر لے گئے۔ حضرت اسحاق نے انہیں دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ ملک الموت ہے جس کی وجہ سے انہوں نے رونا شروع کر دیا حضرت سارہ نے حضرت اسحاق کو دیکھ کر رونا شروع کر دیا حضرت ابراہیم نے حضرت سارہ کو روتا دیکھ کو خود بھی رونا شروع کر دیا ملک الموت نے جب حضرت ابراہیم کو روتے دیکھا تو وہاں سے چلے گئے جب سب خاموش ہو گئے تو حضرت ابراہیم نے ناراض ہو کر گھر والوں سے فرمایا رونے کی وجہ سے میرا مہمان چلا گیا حضرت اسحاق نے فرمایا کہ مجھے ملامت مت کیجئے اے میرے والد جب میں نے آپ کے ساتھ ملک الموت کو دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کی رحلت کا وقت قریب آ گیا ہے لہذا آپ اپنے اہل کو وصیت کیجئے۔

حضرات ابراہیم نے عبادت کے لئے ایک کمرہ مخصوص کیا ہوا تھا باہر جاتے وقت اسے تالا لگا کر جاتے تھے اور ان کے علاوہ

کوئی ان کے کمرے میں نہیں جاتا تھا ایک بار حضرت ابراہیم نے عبادت کے لئے اسے کھولا تو اس میں ایک شخص کو بیٹھے ہوئے پایا حضرت ابراہیم نے اس سے دریافت کیا کہ تم کس کی اجازت سے داخل ہوئے اس نے کہا کہ گھر کے مالک کی اجازت سے داخل ہوا ہوں اس کے بعد حضرت ابراہیم نے ایک کونہ میں دو رکعت نفل پڑھ کر حسب سابق اللہ تعالیٰ سے دعا کی پھر ملک الموت آسمان پر چلا گیا اللہ نے اس سے پوچھا کہ تو نے ان میں کیا دیکھا ملک الموت نے کہا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کی مخلوق میں سے اس شخص کے پاس سے آیا ہوں جس نے سب کی بھلائی کے لئے دعا کی ہے۔ پھر اس کے کچھ دنوں کے بعد حضرت ابراہیم نے اسے کھولا تو اس میں وہی شخص بیٹھا ہوا تھا اس بار حضرت ابراہیم نے ان سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ اگر تو واقعی ملک الموت ہے تو کوئی علامت ظاہر کر۔ اس نے کہا کہ اے ابراہیم کچھ دیر کے لئے اپنا چہرہ پھیر لیجئے پھر کچھ دیر کے بعد اس نے کہا کہ اے ابراہیم میری طرف دیکھئے اس وقت حضرت ابراہیم نے ان کو اس حالت میں دیکھا جس حالت میں وہ مؤمنین کی روح قبض کرتا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم نے خوب نور اور حسن و جمال دیکھا۔ پھر ملک الموت نے حضرت ابراہیم سے فرمایا کہ کچھ دیر کے لئے دوسری جانب رخ کیجئے پھر حضرت ابراہیم نے ملک الموت کو اس شکل میں دیکھا جس شکل میں وہ کفار و فجار کی روح قبض کرتے ہیں اس بار حضرت ابراہیم ملک الموت کی شکل دیکھ کر ڈر گئے حتیٰ کہ ان کا پیٹ زمین سے لگ گیا اور قریب تھا کہ ان کی جان نکل جاتی حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ میں نے تجھے پہچان لیا اب من جانب اللہ جو تجھے حکم ہے اسے جا کر پورا کر چنانچہ وہ چلے گئے اللہ کی طرف سے ملک الموت کے لئے حکم ہوا کہ ابراہیم کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرو چنانچہ ملک الموت ایک بوڑھے کی شکل میں حضرت ابراہیم کے پاس آئے اس وقت حضرت ابراہیم انگور کے باغ میں تھے حضرت ابراہیم کو ان پر رحم آ گیا انہوں نے ایک ٹوکرا انگوروں سے بھر کر ان کے سامنے لا کر رکھ دیا اور ان سے کھانے کی درخواست کی راوی کہتے ہیں کہ وہ انہیں چبا چبا کر پھینک رہے تھے حضرت ابراہیم کو اس پر بڑا تعجب ہوا پھر حضرت ابراہیم نے ان سے سوال کیا کہ تیرے کتنے سال گزر چکے ہیں اس نے بتایا کہ اتنے حضرت ابراہیم نے بتایا کہ میری عمر کے بھی اتنے سال گزر چکے ہیں اور میں اسی انتظار میں تھا پھر حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور دعا کی کہ اے اللہ اب مجھے دنیا سے اٹھا لیجئے چنانچہ ملک الموت نے اسی حالت میں حضرت ابراہیم کی روح قبض کر لی۔

۷۶۹۲ ابو محمد بن احمد، احمد بن موسیٰ عدوی، اسماعیل بن سعیدؒ کسائی عبد العزیز بن دراوردی، محمد بن عبد اللہ بنؒ الزہری، ابن شہابؒ ابو بکر بن عبد الرحمٰن بن حارث جزء۔ بن جابرؒ خثعمی کعبؓ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ سے تمام زبانوں میں ہم کلام ہوئے اپنی زبان سے قبل حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اے اللہ یہ آپ کا کلام ہے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر یہ میرا کلام ہوتا تو تو زندہ نہ ہوتا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ مخلوق میں سے کوئی آپ کے کلام کے مشابہ ہے اللہ نے فرمایا کہ نہیں۔

۷۶۹۳ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبد اللہ بن وہب، عبد اللہ بن عیاش یزید بن قودر، کعبؓ کہتے ہیں کہ ابلیس اور اس کے معاونین پر مسلمان کی سجدہ کی حالت میں سے کوئی چیز گراں نہیں ہے۔ جب کوئی مسلمان سجدہ کرتا ہے تو شیاطین کہتے ہیں کہ سجدہ کی وجہ سے اس کے لئے جنت اور ہمارے لئے دوزخ ہے۔

۷۶۹۴ ابراہیم، احمد، ابن وہب، یحییٰ بن ایوب، زیادۃ بن فائد، سہل بن معاذ، کعبؓ نے بیان کیا ہے کہ سورۂ اخلاص دس بار تلاوت کرنے والے شخص کے لئے جنت میں ایک محل تیار کیا جاتا ہے اور سورۂ اخلاص تورات، انجیل اور فرقان کے برابر ہے۔ اور چاشت کی دو رکعتوں میں ام القرآن پڑھنے والے شخص کے لئے ہر بال کے بدلہ ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔

۷۶۹۵ ابراہیم، احمد، ابن وہب، عبد اللہ بن عیاش، یزید بن قودر کعب احبار کا قول ہے کہ قرآن پاک تلاوت میں مکمل کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ ایک لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور ہر حور کے لئے ایک لاکھ خادم اور باندیاں ہوں گی اور کچھ حصہ تلاوت کرنے والے

شخص کے لئے اسی کے حساب سے حوریں ہوں گی اور ہمیشہ قرآن پاک کو تلاوت میں پورا کرنے والے شخص کی اللہ تعالیٰ دس لاکھ حوروں سے شادی کرے گا اور اسی حساب سے اس کے لئے جنت میں موتیوں اور یاقوت کے محل ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ کعبؒ نے فرمایا کہ قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر سے زیادہ اللہ کے نزدیک کوئی شی محبوب نہیں ہے۔ ایک شخص کو قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے دیکھ کر کعب احبار نے کہا کہ اللہ کے بہترین بندوں کا کلام عمدہ ہوتا ہے اور اللہ کے نافرمانوں کا کلام ردی ہوتا ہے کعبؒ نے فرمایا کہ سورۂ اخلاص تلاوت کرنے والے شخص پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام فرمادیتا ہے۔

۷۶۹۶ محمد بن علی، ابوعروبہ حرانی، مسیتب بن واضح مخلد بن حسین ابومسعود جریری، کعبؒ نے قول باری تعالیٰ ''ان فی ھذا البلاغاً لقوم عابدین ''(از انبیاء ۱۰۶) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ اس (قوم عابدین) سے مراد صلوٰۃ خمسہ کی پابندی کرنے والے حضرات ہیں اللہ نے ان کا نام قرآن پاک میں عابدین رکھا ہے۔

۷۶۹۷ ابومحمد بن حیان، محمد بن عمران بن جنید، عبداللہ بن عاصم، حماد بن قیراط، مبارک بن مجاہد ابواز ہر جریری، ابوالعلاء کعبؒ نے فرمایا کہ جس شخص نے پانچ نمازیں وقت پر ادا کی گویا اس نے اپنے ہاتھوں کو عبادت سے بھرلیا۔

۷۶۹۸ ابومحمد، اسحاق بن احمد، ابن وارہ، حجاج، حماد، ابوعمران جونی، عبداللہ بن رباح، کعبؒ کہتے ہیں کہ میں نے توراۃ کو قرآنی آیت (الحمد للہ الذی لم یتخذ ولداولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن) (از اسراء ۱۱۱) پر ختم کیا۔

۷۶۹۹ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، ابن لھیعہ، وہب بن عبداللہ، کعبؒ کہتے ہیں کہ ہفتہ کے روز روزہ رکھنے سے پہلو سے افطار کرنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۷۷۰۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، عبیداللہ بن معاذ، عمران بن حریر، شمیط، کعبؒ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر زمانہ میں اہل زمانہ کے قلوب کے مطابق ان پر بادشاہ مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ جب مخلوق کی اصلاح کا ارادہ کرتا ہے تو صالح بادشاہ ان پر مقرر کردیتا ہے ورنہ ظالم بادشاہ ان پر مسلط کردیتا ہے۔

۷۷۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری یعلی، اعمش، شمر بن عطیہ، شہر بن حوشب، کعب احبار نے کہا کہ کاش میں گھر کا دنبہ ہوتا گھر والے مجھے ذبح کرکے خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

۷۷۰۲ عبداللہ، عبدالرحمٰن، ہناد، وکیع، اعمش، ابوصالح، عبداللہ بن ضمرۃ، کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جس شخص نے نماز قائم کی زکوٰۃ ادا کی سمع واطاعت اختیار کی اس کا نصف ایمان ہوگیا اور جس نے اللہ کے لئے محبت کی اللہ کے لئے بغض رکھا اللہ کے لئے دیا اور روکا اس کے ایمان کی تکمیل ہوگئی۔

۷۷۰۳ عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لھیعہ، ابن عجلان، ابوعبید کہتے ہیں کہ ایک بار کعبؒ کنیسہ میں گئے تو وہ انہیں بہت اچھا لگا انہوں نے کہا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن یہ قوم کی گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے اسے پسند کرنے والوں کا آخرت میں ٹھکانا فلق ہوگا ان سے پوچھا گیا کہ فلق کیا ہے جواب دیا کہ یہ دوزخ میں ایک گھر ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام اہل دوزخ اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۷۷۰۴ ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب عمر بن حارث سعید بن ابی ہلال عبداللہ بن ابوعبیدۃ راشد زہری، کعبؒ فرمایا کرتے تھے عمل اس شخص کی طرح کرو جو خیال کرتا ہے کہ بوڑھاپے کی حالت میں اس کی موت آئے گی اور خوف اس شخص کی طرح پیدا کرو جسے کل ہی موت کا خوف ہو۔

۷۷۰۵ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، عبداللہ بن عیاش، یزید بن قودر، کعبؒ کہتے ہیں کہ کبھی کھڑے

ہونے والا نواز دیا جاتا ہے اور کبھی سونے والے کی مغفرت کر دی جاتی ہے اس طرح کہ دو شخصوں کے درمیان اللہ کے لئے محبت ہوتی ہے ان میں سے ایک کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے پھر دعا کرتا ہے اللہ اس کی نماز و دعا کو قبول فرمالیتے ہیں وہ شخص دعا میں اپنے بھائی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ فلاں شخص جو سویا ہوا ہے اس کی مغفرت فرما دیجئے چنانچہ اس کی مغفرت فرما دی جاتی ہے۔

۷۷۰۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، عبداللہ بن ابی جعفر، عطاء بن یسار، کعبؒ کا قول ہے کہ راہ خدا میں ایک روزہ روزہ دار کو دوزخ سے ستر گز دور کر دیتا ہے راوی کہتے ہیں کہ جنت میں روزہ داروں کے لئے ریان نامی ایک نہر ہے اس سے صرف روزہ دار ہی سیراب ہوں گے۔

۷۷۰۷ ابراہیم، محمد، قتیبہ، یعقوب بن عبدالرحمٰن، ابو حازم عطاء بن یسار، کعب کا بیان ہے کہ ان سے والدین کی نافرمانی کے متعلق سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا کہ جب تمہارے والدین کسی کام کا تمہیں حکم دیں اور تم اسے پورا نہ کرو تو گویا تم نے ان کی نافرمانی کی اور جب وہ تمہیں بددعا دیں تو اس وقت بھی گویا تم نے ان کی نافرمانی کی ہے۔

۷۷۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابن ابو السریؒ ضمرہ، اوزاعیؒ عطاء، کعبؒ فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص اذان و اقامت کہہ کر نماز ادا کرتا ہے تو بے شمار فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جب صرف اقامت کہہ کر نماز پڑھتا ہے تو دو فرشتے اس کے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں۔

۷۷۰۹ قاضی ابو احمد محمد بن احمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن احمد بن موسیٰ بن محمد بن اسحاق اپنے والدؒ ابو ابراہیم ترجمانی، اسماعیل بن ابراہیم بن بسام عاصم بن طلیق، شیبان سدوسی، فرقد سنجی، ابان، کعبؒ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے توراۃ میں بذریعہ وحی حضرت موسیٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر دنیا میں میری مدح کرنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں آسمان سے بارش کا ایک قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین سے ایک دانہ بھی نہ اگاتا اے موسیٰ اگر زمین پر کوئی کلمہ گو نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ کو مسلط کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی مجھ سے دعا کرنے والا نہ ہوتا تو میں لوگوں کو اپنے سے دور کر دیتا اے موسیٰ اگر روئے زمین پر کوئی میری عبادت کرنے والا نہ ہوتا تو میں گناہ گاروں کو ایک لمحہ کے لئے بھی مہلت نہ دیتا اے موسیٰؑ کبر سے اجتناب کر اس لئے کہ قیامت کے روز اگر ساری مخلوق میں ذرہ بھر تکبر بھی پایا گیا اگرچہ آپ اور ابراہیم خلیل بھی ہوں تو میں سب کو دوزخ میں داخل کر دوں گا۔

اے موسیٰؑ فقراء سے ملاقات کے وقت اغنیاء کی طرح ان سے ملو اگر تو نے ایسا نہ کیا تو گویا تیرا سارا علم ناکارہ ہو گیا اے موسیٰ کیا تو یہ چاہتا ہے کہ میں ہر وقت تجھے یاد رکھوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر اے موسیٰ فقراء سے محبت کر، ان کی ہمنشینی اختیار کر گناہ گاروں کو میرے عذاب سے ڈرا اے موسیٰ دنیا و قبر میں تو میری رفاقت چاہتا ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ ہاں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے کثرت سے تلاوت قرآن پاک کر۔ اے موسیٰ تو قیامت کے روز عزت چاہتا ہے، موسیٰؑ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ پھر صبح و شام میرے ذکر سے زبان تر رکھ۔ اے موسیٰ تو جنت کا خواہش مند ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں۔ اللہ نے فرمایا کہ پھر میرے بندوں کو میرے قریب کر دے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے ہوگا اللہ نے فرمایا کہ میرے بندوں کے سامنے میرے انعامات اور نعمتوں کا تذکرہ کر و اے موسیٰؑ روز قیامت جو شخص اس حال میں مجھ سے ملاقات کرے گا کہ دنیا میں اس کو میری جانب سے نعمتیں ملیں اور ان پر اس نے اللہ کا شکر بھی ادا کیا ہوگا تو ایسے شخص کو مجھے عذاب دینے سے حیا مانع ہوگی۔ اے موسیٰ مشرک اور والدین کے نافرمان پر دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نافرمانی کیا ہے اللہ نے فرمایا میرے غضب کا سبب بننے والی نافرمانی یہ ہے کہ انسان کے والدین لوگوں کے سامنے اس کے بارے میں شکوہ کریں اور وہ اس کے باوجود ان کا خیال نہ رکھتا ہو اور اپنی مرغوب چیزیں کھاتا ہو لیکن والدین کو محروم رکھتا ہو۔

اے موسیٰ نافرمانی کے ایک کلمہ کا وزن تمام پہاڑوں کے وزن کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ وہ کون سا کلمہ ہے اللہ نے فرمایا کہ تم والدین کا جواب "لا لبیک" سے دو۔ اے موسیٰ میرا سایہ میری رحمت اور میرا عفو ان لوگوں پر نازل ہوتا ہے جو والدین کی خوشی پر خوش اور ان کی تکالیف پر غمگین اور ان کے رونے پر روئیں۔ اے موسیٰ جس سے والدین راضی ہوں اس سے میں بھی راضی ہوتا ہوں اور جس سے والدین ناراض ہوں اس سے میں بھی ناراض ہوتا ہوں اور جس کے لئے والدین استغفار کریں تو اس کے تمام گناہوں کے باوجود اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اور مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ اے موسیٰ روز قیامت تو پیاس کی شدت سے بچنا چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے لئے مؤمنین اور مؤمنات کے لئے اللہ سے مغفرت طلب کرو۔

اے موسیٰ لغزشیں کم کرو جو تجھ پر مال و آبرو کے لحاظ سے ظلم کرے اسے معاف کر جو تجھے بلائے اس کا جواب دے انشاءاللہ قیامت کے روز تو پیاس کی شدت سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ قیامت کے روز تمام مخلوقات کے برابر تو نیکیاں چاہتا ہے حضرت موسیٰ نے جواب دیا کہ اے باری تعالیٰ کیوں نہیں اللہ نے فرمایا کہ اس کے حصول کے لئے بیماروں کی عیادت کر فقراء کے لباس کا خیال رکھ چنانچہ حضرت موسیٰ نے ہر ماہ میں سات روز فقراء اور مریضوں کی خبر گیری کے لئے مخصوص کر لئے تھے اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس وقت تمام مخلوق کو تیرے لئے استغفار کا حکم دوں گا اور قیامت کے روز تیرے قبر سے نکلنے کے وقت فرشتوں کو تجھ پر سلام کرنے کا حکم دوں گا۔ اے موسیٰ جس قدر تیرے کلام اور زبان، وساوس قلب اور قلب، روح اور بدن، بصارت اور آنکھ کے درمیان فاصلہ ہے کیا تو چاہتا ہے کہ میرے اور تیرے درمیان اس سے بھی کم فاصلہ ہو حضرت موسیٰ نے اثبات میں جواب دیا اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کے حصول کے لئے محمد پر کثرت سے درود بھیجو اے موسیٰ تمام اسرائیلیوں کو خبردار کر دو کہ قیامت کے روز جو اسرائیلی مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس نے محمد کا انکار کیا ہوگا تو میں میدان محشر میں اس پر دوزخ کے داروغے کو مقرر کروں گا اور میں اس کے اور اپنے درمیان پردے حائل کر دوں گا وہ مجھے اور میری کتاب کو نہیں دیکھ سکے گا اور اس کو شفاعت حاصل نہ ہوگی اور فرشتے اس پر رحمت نہیں بھیجیں گے حتیٰ کہ فرشتے اسے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کر دیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل تک یہ بات پہنچا دو کہ احمد پر ایمان لانے والا مخلوق میں سب سے زیادہ میرے نزدیک مکرم ہے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے احمد اور ان کی کتاب کی تصدیق کرنے والے کو قیامت کے روز میں شفقت کی نظر سے دیکھوں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل میں سے جو بھی احمد کی لائی ہوئی تعلیمات سے ایک حرف کا بھی انکار کرے گا اس کو میں دوزخ میں داخل کروں گا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو احمد رحمت برکت اور نور ہے صرف ان کی تصدیق کنندہ کو چاہئے اس نے احمد کی زیارت کی یا نہیں کی زندگی میں، قبر میں اور قیامت کے روز میری معیت حاصل ہوگی حساب اور پل صراط کے موقع پر اس کے لئے آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ احمد کی تکذیب نہ کرنے والا اور ان سے بغض نہ کرنے والا مخلوق میں مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔ اے موسیٰ صدق دل سے کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لئے بہت پہلے میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کی موت سے ۲۰ گھنٹے قبل میں اس کی مغفرت کر دوں گا اور ملک الموت کو میں اس کے والدین اور دوستوں سے بھی زیادہ اس پر رحم کرنے کا حکم دوں گا اور قبر میں منکر نکیر کے سوالات اس پر آسان کر دوں گا اور قبر کی وحشت اس سے دور کر دوں گا اور قیامت کے روز ہر سوال اس کا پورا کروں گا۔

اے موسیٰ میری حمد و ثناء بیان کر اس لئے کہ میں نے تجھ سے ہم کلام ہو کر تیرے اوپر احسان کیا ہے اے موسیٰ احمد پر ایمان لا میری عزت کی قسم اگر تو احمد پر ایمان نہیں لایا تو جنت میں میری ہمسائیگی اور میری نعمتوں سے محروم ہو جائے گا۔ اے موسیٰ تجھ سے قبل تمام مرسلین احمد پر ایمان لائے اور ان کی تصدیق کی اور ان کے مشتاق ہوئے اسی طرح آپ کے بعد آنے والے مرسلین ان کی تصدیق

کریں گے اور ان پر ایمان لائیں گے۔اے موسیٰ گزشتہ انبیاء میں سے جو بھی احمد پر ایمان نہیں لائے گا ان کی تصدیق نہیں کرے گا اس کی تمام حسنات اکارت ہو جائینگی وہ میری امان سے خارج ہو گا میں اس کی قبر کو نور ہدایت سے خالی رکھوں گا اس کا نام نبوت سے مٹا دوں گا۔

اے موسیٰ اپنے نفس کی طرح احمد سے محبت کر اپنی امت کے لئے خیر کو پسند کرنے کی طرح امت محمدیہ کے لئے بھی خیر کو پسند کر پھر میں تیرے اور تیری امت کے لئے ان کی شفاعت میں حصہ مقرر کروں گا۔اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو اپنی مراد حاصل کرنے کا متمنی ہے تو مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کر اس لئے کہ محمد اور ان کی امت مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتے ہیں۔اے موسیٰ نماز فجر کے دو فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے اس روز کے گناہ معاف کر دوں گا اور وہ میری امان میں ہوں گے۔

اے موسیٰ میری عزت کی قسم جو شخص میری امان میں ہونے کی حالت میں دنیا سے جائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے موسیٰ محمد اور ان کی امت کے لئے ظہر کے چار فرض ادا کرنے پر بڑا ثواب ہے۔اس لئے کہ اول رکعت کے بدلہ میں ان کی مغفرت کروں گا دوسری رکعت کے بدلہ میں ان کے نامہ اعمال کو وزنی کر دوں گا تیسری رکعت کے بدلہ میں فرشتوں کو ان کے لئے استغفار کا حکم دوں گا چوتھی رکعت کے بدلہ میں ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دوں گا اور حوروں سے ان کی شادی کروں گا۔اے موسیٰ عصر کی نماز ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے تمام زمین و آسمان کے فرشتے استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا اے موسیٰ نماز مغرب کے تین فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے فرشتے شب و روز استغفار کرتے ہیں اور جس کے لئے فرشتے استغفار کریں اس کو میرا عذاب نہیں ہوگا۔

اے موسیٰ عشاء کے چار فرض ادا کرنے پر محمد اور ان کی امت کے لئے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور میں ان کی ہر مراد پوری کرتا ہوں اے موسیٰ غسل مسنون پر محمد اور ان کی امت کو پانی کے ہر قطرے کے بدلہ ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے اے موسیٰ رمضان کے ایک روزے کے بدلہ محمد اور ان کی امت کو دوزخ سے ایک ہزار سال کی مسافت کے برابر دور کر دوں گا اور اس ماہ میں نفل کا اجر فرض کے برابر عطا کروں گا اور لیلۃ القدر میں صدق دل سے توبہ کرنے والے کو ۳۰ شہیدوں کا ثواب عطا کروں گا۔اے موسیٰ حج بیت اللہ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کو حضرت آدم علیہ السلام کی شفاعت عطا کروں گا اے موسیٰ زکوٰۃ کی ادائیگی پر محمد اور ان کی امت کی عمروں میں برکت کروں گا اور آخرت میں ان کو مغفرت اور دائمی جنت عطا کروں گا۔اے موسیٰ میں بے حد عطا کرنے والا ہوں حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں بندے کا چھوٹے سے چھوٹا عمل قبول کر کے اسے بڑا ثواب عطاء کرتا ہوں اے موسیٰ میں بہترین مولیٰ اور بہترین مددگار ہوں میں بندوں کو قرض عطا کر کے ان سے قرض کا مطالبہ کرتا ہوں میرا بندوں کے ساتھ سلوک دنیاوی آقاؤں کے اپنے ماتحتوں سے مختلف ہے۔اے موسیٰ میرے افعال بیان سے بالاتر ہیں میری ساری رحمت احمدؐ اور ان کی امت کے لئے ہے۔حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ امت محمدیہ میں سے ایسے افراد بھی ہیں جو بلند مقامات پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے کلمہ شہادت کا ورد کرتے ہیں تو انبیاء کے مساوی ثواب عطا کیا جاتا ہے ان پر میری رحمت کا نزول ہوتا ہے میرا غضب ان سے دور کر دیا جاتا ہے قبر میں حشرات الارض سے محفوظ رہیں گے منکر نکیر کے سوالات ان پر آسان کر دئے جائیں گے۔

اے موسیٰ میں نے اپنی رحمت احمد اور ان کی امت کے لئے خاص کر دی ہے،حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کچھ اور بیان کیجئے۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امت محمدیہ میں سے صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کی میں توبہ ضرور قبول کروں گا۔حضرت موسیٰ

سجدہ ریز ہو گئے اور اللہ کے حضور درخواست کی کہ مجھے امت محمدیہ میں شامل فرما اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانہ تک دنیا میں نہیں رہے گا۔

کعبؓ کہتے ہیں کہ حضرت آدم وحواء ایک وقت تک اللہ کے حضور توبہ کرتے رہے اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی حضرت نوحؑ نے تین ماہ تک اللہ سے معافی طلب کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کردیا حضرت ابراہیمؑ نے گیارہ ماہ تک اللہ کے دربار میں استغفار کیا تو اللہ نے انہیں معاف فرمادیا۔ حضرت یعقوبؑ اور ان کی اولاد نے اللہ سے توبہ کے بیان کی درخواست کی، بیس ماہ کے بعد ان کے سامنے توبہ کا بیان واضح کیا گیا۔ اور موسیٰ بن عمرانؑ نے ایک سال تک اللہ کے سامنے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کرلی انہوں نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جب آپ نے میری مغفرت فرمادی اور مغفرت کے ذریعے میرے قلب کو خوش اور میری آنکھوں کو ٹھنڈا کردیا تو قیامت کے روز میرے خصم کو میرے سامنے مت لانا، اس کے بعد حضرت موسیٰؑ بیہوش ہو گئے جبرائیلؑ نے فرمایا اے موسیٰ مغفرت کی خوشخبری سننے کے بعد بھی آپ ناامید ہیں حضرت موسیٰؑ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میرا خصم قیامت کے روز نہیں کہے گا کہ اس نے مجھے قتل کیا تھا پھر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس کے بارے میں سوال کرے گا تو اگر میں انکار کروں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا میں نے اسے قتل کرتے ہوئے تجھے نہیں دیکھا تھا اگر میں اقرار کروں گا تو اللہ پوچھے گا تم نے اس کو کیوں قتل کیا؟ اس کے بعد زور سے حضرت موسیٰؑ چیخ مار کر بیہوش ہو گئے، اس کے بعد افاقہ ہوا تو غیب سے ندا آئی کہ اے موسیٰؑ میں اپنے نافرمان کو قیامت کے روز رسوا کروں گا اے موسیٰ کیا میں نے کتاب میں تجھ پر سلام نہیں بھیجا؟ کیا میرے تمام فرشتوں نے تجھے سلام نہیں کیا؟ اے موسیٰؑ مجھ پر تمام فرشتوں رسولوں اور فرائض پر ایمان لا کر پکا موحد بن جا اور جب تو کسی گناہ کے بعد استغفار کرے گا تو قیامت کے روز میں تجھے رسوا نہیں کروں گا اور تیرے دشمنوں کو خوش نہیں کروں گا۔ حضرت موسیٰؑ نے اللہ تعالیٰ سے قیامت کے روز اپنے دشمن کے بارے میں سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز ابلیس اور اس کا لشکر تیرا دشمن ہوگا۔ اے موسیٰ میں ارحم الراحمین ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز جو مجھے غفور الرحیم سمجھ کر مجھ سے ملاقات کرے گا میں اس کے صغائر معاف کر کے کبائر کے بارے میں اس سے تفتیش میں اس پر آسانی کر دوں گا۔

اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہو کہ وہ مجھ سے ڈریں کیونکہ ایسے لوگ مجھے محبوب ہیں۔ اے موسیٰ دنیا میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے اور لوگوں کو میری اطاعت کی طرف دعوت دینے والے شخص کو دنیا میں میری رفاقت اور قبر و قیامت میں میرا سایہ حاصل ہوگا۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو بتا دو کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد وہ خاشعین بن جائیں گے اے موسیٰ بنی اسرائیل سے کہدو کہ فرائض کے وقت دنیا کی کوئی چیز انکو فرائض سے غافل نہ کردے۔ اے موسیٰ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ کسی لمحہ بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں اس لئے کہ ایسے شخص کو میں قبل از موت ایسے خوف میں مبتلا کروں گا کہ اگر وہ خوف میں اہل دنیا پر اتاروں تو وہ سب اسی وقت ہلاک ہو جائیں۔ اے موسیٰ سب سے زیادہ میں نے آگ کو دہشتناک بنایا ہے اے موسیٰ ایک مخلوق کو پیدا کر کے ان کے قلوب میں میں نے اس بات کا رعب ڈال دیا کہ میں جو چاہوں کر سکتا ہوں لہذا ان میں میں نے اپنا خوف اور رعب بھر دیا۔ اے موسیٰ آگ اور اس کا سارا لشکر میرے تابع ہے اے موسیٰ فرشتوں کے قلوب اڑنے والے پرندوں کی طرح نرم و نازک ہیں۔ اے موسیٰ میں اللہ وحدہ لاشریک ہوں میری ہی عبادت کرو اور میرے لئے ہی نماز پڑھو اے موسیٰ تمام لوگوں میں سے میں نے آپ کو رسالت کے ذریعے منتخب کیا جو میں نے دیا اسے قبول کرلو اور میرا شکر ادا کرو۔

اے موسیٰ فقط میری عبادت کر میرا کسی کو شریک نہ بنا اے موسیٰ جھوٹی قسم کھانے والے پر میں رحم نہیں کرتا۔ اے موسیٰ جب تو لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے تو ان کے درمیان عدل سے فیصلہ کر، اے موسیٰ مجھ سے ڈرنے والا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے، اے

موسیٰ میرا اور والدین کا شکر یہ ادا کر میری ہی طرف تو نے لوٹ کر آنا ہے۔

۱۷۷۰ ابوبکر احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار اسحاق بن بشر قرشی ابوحذیفہ، سعید، قتادہ، کعبؒ کہتے ہیں کہ اللہ سے ہم کلام ہوتے وقت حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ذکر کرنے والے شخص کا میں ہمنشین ہوتا ہوں، حضرت موسیٰؑ نے پھر عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کس حالت میں یاد کروں؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جس حالت میں چاہو یاد کرو بعد ازاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو میرا قرب چاہتا ہے تو سائل و یتیم کو مت جھڑک ضعفاء کی ہمنشینی اختیار کر مساکین پر رحم کھا، مال کی زیادتی پر مت اترا کیوں کہ کثرت مال دل کو سخت کرتا ہے۔ اے موسیٰ اگر تو غنیٰ کو اپنی طرف آتے دیکھے تو سمجھ لے کہ کسی گناہ کی تجھے جلد سزا مل گئی اور اگر فقر کو آتے دیکھے تو خوش ہو جا اس لئے کہ یہ صالحین کا شعار ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ قیامت کے روز آسمان وزمین کے تمام فرشتے تجھ سے سلام و مصافحہ کریں تو میرا ذکر کثرت سے کر اے موسیٰ شب میں میرے سامنے توراۃ کی تلاوت کر کہ وہ آخرت میں تیرے لئے ذخیرہ ہو، اے موسیٰ اگر تو یہ چاہتا ہے کہ میں فرشتوں کے سامنے تجھ پر رشک کروں تو مسلمانوں کے راستوں سے تکلیف دہ چیزوں کو دور کر دے، اے موسیٰ میرے سامنے فروتنی اختیار کر اس سے تجھے رفعت حاصل ہوگی۔

اے موسیٰ تو چاہتا ہے کہ میں دنیا میں تیری دعا قبول کروں اور قیامت میں تیرا ہر سوال پورا کروں؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بالکل، اللہ نے فرمایا کہ پھر حسن خلق تجھ پر لازم ہے۔ اے موسیٰ جس طرح تو بچہ سے اختلاط رکھتا ہے اسی طرح لوگوں سے اختلاط رکھ۔ اے موسیٰ نرمی کا پہلو اختیار کر، اس لئے کہ متکبر اور سخت زبان و قلب والا شخص میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ہے اور اخلاق میں سے رحمت، نرمی اور مہربانی مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اے موسیٰ لوگوں کے سامنے نرم اور بہترین کلام کر۔

انسان کے شر کے لئے یہی کافی ہے کہ جب اس کو تقویٰ کی دعوت دی جائے تو وہ تکبر کرنے لگے، ایسے انسان پر میری اور فرشتوں کی لعنت کی جاتی ہے اور جس پر میری اور فرشتوں کی لعنت ہو ایسے شخص کی ہلاکت یقینی ہے اے موسیٰ ایسا شخص میری رحمت سے دور ہوتا ہے۔ اے موسیٰ میرے بندوں پر رحم کر میں تجھ پر رحم کروں گا۔ اے موسیٰ میں رحیم ہوں اور رحماء کو پسند کرتا ہوں۔ اے موسیٰ جس پر میری رحمت ہوتی ہے اسے میں جنت میں داخل کرتا ہوں۔ اے موسیٰ قیامت کے روز اگر تو آسانی چاہتا ہے تو اپنی اولاد کی طرح صغیر و کمزور پر رحم کھا، قوی کی مدد کر، چھوٹے پر رحم کھانے کی طرح بڑے پر رحم کھا اے موسیٰ خیر خود بھی سیکھ دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دے، اس لئے کہ ایسے شخص کو قبر میں وحشت نہیں ہوگی۔

اے موسیٰ اگر تو چاہتا ہے کہ تیرا علم کارآمد ہو تو اس کے ذریعہ شب کی تاریکی اور دن کے اجالے میں اللہ کے سامنے کھڑا ہو نیز اس کی وجہ سے تیری دنیا و آخرت کے مصائب دور کروں گا۔ اے موسیٰ لا الــہ الا اللہ کا ورد کثرت سے کر اس لئے کہ اگر دنیا میں لا الہ الا اللہ کہنے والا کوئی نہ ہوتا تو میں اہل دنیا پر دوزخ مسلط کر دیتا اے موسیٰ کثرت سے میری حمد بیان کر اس لئے کہ اگر لوگوں میں میری حمد بیان کرنے والے نہ ہوتے تو میں سب کو عذاب میں مبتلا کر دیتا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صدق دل سے کلمہ شہادت پڑھنے والے کی جزاء کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو میری رضا حاصل ہوگی جنت میں میرا قرب اور دیدار حاصل ہوگا پھر حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے رسول اور کلیم ہونے کی گواہی دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ موت کے وقت ملک الموت آسانی کے ساتھ اس کی روح قبض کرے گا۔ اے موسیٰ کثرت سے نماز پڑھ اس لئے کہ نمازی مجھ سے مناجات کرتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ نے پوچھا یا اللہ نماز پڑھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ نماز کی حالت میں میں فرشتوں کے سامنے اس پر فخر کرتا ہوں اور جس

پر میں فخر کروں وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔ اے موسیٰ مساکین کو کھانا کھلا حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کے ثواب کا سوال کیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ سب سے زیادہ میں اس پر رحم کروں گا اور اس کو دوزخ سے نجات دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ یتیم کا خیال رکھنے والے کا کیا اجر ہے۔ اللہ نے فرمایا قیامت کے روز اس کو میرا سایہ حاصل ہوگا اور میں اس کو جنت میں داخل کروں گا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے باری تعالیٰ غمزدہ کو تسلی دینے والے کی جزا کیا ہے؟ اللہ نے فرمایا اسے میں تقویٰ عطا کروں گا اور ایمان کی دولت سے نوازوں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ جنازہ کے ساتھ چلنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے میرے فرشتوں کی مشایعت حاصل ہوگی، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ بیمار کی عیادت کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور وہ میری رحمت میں داخل ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ خوف الٰہی سے رونے والے کا ثواب کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کو قیامت کی ہولناکی اور دوزخ سے نجات دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مسنون غسل و وضو کرنے والے کا کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کے لئے ہر بال کے بدلہ قیامت کے روز ایک درجہ اور نور ہوگا اور ہر نئے پانی کے استعمال پر مغفرت جدیدہ ہوگی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ والدین کے فرمانبردار شخص کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ کی طرف سے جواب آیا اسے اس کی مرضی کے مطابق اجر اور جنت عطاء کروں گا پھر حضرت موسیٰ نے پوچھا اے باری تعالیٰ صلہ رحمی کرنے والے شخص کو کیا اجر ملے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کی عمر و مال میں برکت کروں گا اور موت کی سختی سے اس کی حفاظت کی جائے گی اور قیامت کے روز ابواب جنت کی طرف اسے دعوت دی جائے گی حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کو تکالیف نہ پہنچانے والے اور راہ خدا میں مال خرچ کرنے والے اور ہمسایہ کا اکرام کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز دوزخ کی آگ سے اس کی حفاظت ہوگی۔ اے موسیٰ جو دوزخ کی آگ سے نجات چاہتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوستوں کے لئے پسند کرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لوگوں کی تکلیف پر صبر کنندہ کی کیا جزاء ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے قیامت کی ہولناکی ختم کردوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ لسان و قلب سے ذکر کنندہ کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ میں ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ اے رب العالمین قرآن حکیم کی تلاوت کرنے والے کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مصیبت پر صبر کنندہ کی جزا کیا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہر سانس کے بدلہ اس کے لئے جنت میں تین سو درجے ہوں گے ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ صابرین میں کون سا صابر آپ کو پسند ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ معاصی پر صبر کرنے والا مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اس کے بعد فرائض کی ادائیگی پر صبر کنندہ مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ حرام چیزوں پر صبر کنندہ کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں ہر شہوت کے بدلہ میں جنت میں سات سو شہوتیں عطاء کروں گا اور ہر سانس کے بدلہ میں جنت کے سات سو درجے عطا کروں گا ایک درجہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کے مطیع شخص کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دن میں ایسے شخص کو سورج کی ہر شعاع کے بدلہ نیکیاں عطا کروں گا اور رات کی تاریکی میں اطاعت کے بدلہ اسے قیامت کے روز دائمی نور عطا کروں گا اور دنیا میں اس کے قلب کو نور ہدایت عطا کروں گا اور آسمان میں اس کے لئے نور بناؤں گا جس کے ذریعے آسمان میں اسے پہچانا جائے گا

اور قیامت کے روز اسے اس حال میں اٹھاؤں گا کہ نور اس کے دائیں بائیں اور سامنے چمکتا ہوگا اور قیامت کے روز اس کے درجات بلند کروں گا اور اس کو حسنات عطا کروں گا، حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اپنے ماتحتوں سے حسن سلوک کرنے والے کو کیا جزا ملے گی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس کی سیئات کو معاف کر کے اس کی حسنات کو قبول کروں گا حساب میں اس پر آسانی کروں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے اللہ عمداً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ خطاءً گناہ کر کے توبہ کرنے والے شخص کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میرے بعض فرشتوں کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ یہ کس طرح؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اس لئے کہ اس نے بلا گناہ استغفار کیا ہے اور فرشتے بھی بلا گناہ میرے سامنے استغفار کرتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیسے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس لئے کہ خطا اور نسیان میں نے اس امت سے اٹھالیا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ نوافل کے ذریعے تیرا قرب حاصل کرنے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ وہ میری مخلوق میں محبوب بندہ بن جاتا ہے اور میں اس کی دو آنکھیں بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا ہے، پکڑتا اور چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو میں اس کی مغفرت کر دیتا ہوں اگر وہ مجھ سے دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں جس سے وہ محبت کرتا ہے اس سے میں محبت کرتا ہوں، جس سے وہ بغض رکھتا ہے اس سے میں بغض رکھتا ہوں جس سے وہ جنگ کرتا ہے اس سے میں جنگ کرتا ہوں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ گناہ کر کے توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اے موسیٰ اس کی دعا قبول نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کرتا قیامت کے روز اسے بھلا دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ سود کھا کر توبہ نہ کرنے والے کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے شجرۂ زقوم کھلاؤں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امانت ادا کرنے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے امان ہے اور اسے جنت میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ قیامت کے روز زانی کی کیا سزا ہوگی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تمام لوگ اس کی چیخ سے گھبرا جائیں گے اور اس کی بدبو سے ان کو تکلیف پہنچے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا الٰہی معاصی کے مرتکب کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ صالحین سے محبت کرنے والوں کو کیا انعام ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ان پر دوزخ کی آگ حرام کر دی جائے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ کثرت سے دعائیں کرنے والا اور انتہائی متواضع شخص کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دنیاوی بلائیں اس سے دور کر دوں گا اور اخروی شدائد اس پر آسان کر دوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ عمداً قاتل کی کیا سزا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں اس کے جرائم معاف نہیں کروں گا اور قیامت کے روز اس کی حاجت کا خیال نہیں کروں گا اور جنت کی خوشبو اس پر حرام کر دوں گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا رب العالمین کافر کو اسلام کی دعوت دینے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے روز اس کے لئے سفارش میں حصہ رکھوں گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے کو کتنا ثواب ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ قیامت کے روز اسے مسلمانوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ حضرت موسیٰ نے پوچھا یا اللہ کامل طور پر باوضو ہو کر وقت پر نماز پڑھنے والے کو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ میں اس کے لئے جنت مباح کر دوں گا اور اس کو اس کا سوال عطا کروں گا اور زمین کو اس کے رزق کا مالک بنا دوں گا۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ ثواب کی امید پر روزہ رکھنے والے کو کیا اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کو

بہت اونچا مقام عطا کروں گا حضرت موسیٰ نے سوال کیا کہ یا اللہ ریاء کے طور پر روزہ رکھنے والے کے لئے کتنا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزہ نہ رکھنے والے کے مساوی اسے اجر ملے گا حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ یا اللہ شرعی حکم کے مطابق زکوٰۃ دینے والے کے لئے کیا اجر ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسے ایسی جنت عطا کروں گا جس کی چوڑائی آسمان وزمین کے مساوی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ جس کا خاتمہ بالایمان ہو اس کے لئے کیا انعام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں ایسے انعام عطا کروں گا جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے ہوں گے نہ کسی کان نے سنے ہوں گے نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ شک کی حالت میں کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لئے کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ اسے میں دائمی دوزخ میں داخل کروں گا اور میری رحمت میں اس کا کوئی حصہ نہ ہوگا اور انبیاء، صدیقین، شہداء اور فرشتوں کی شفاعت سے اسے کچھ حاصل نہ ہوگا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ الٰہی معتکف کے لئے کیا انعام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے لئے مغفرت ہے۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ نے طویل خاموشی اختیار کی حتیٰ کہ منجانب اللہ ندا آئی اے موسیٰ اپنے دل کی بات کہہ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میرے دل کی بات سے آپ واقف ہیں۔

۱۱۷۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، وکیع، سفیان، عطا بن ابی مروان، کعب کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ قریب ہیں کہ میں آپ سے مناجات کروں یا آپ دور ہیں کہ میں آپ کو ندا دوں؟ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا آئی کہ اے موسیٰ میں ذکر کرنے والے کے ساتھ ہوتا ہوں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ بعض حالت میں آپ کا ذکر خلاف ادب سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے موسیٰ وہ کون سی حالت ہے؟ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ حدث اور جنابت کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ ہر حال میں میرا ذکر کرو۔

۱۲ ۷۷ محمد بن ابراہیم بن علی، محمد بن منصور بن ابی الجہم، نصر بن علی، یزید بن ہارون، زکریا بن ابی زائدہ، عطیہ عوفی کہتے ہیں کہ کعب احبار نے کھڑے ہو کر حضرت عباس کا ہاتھ پکڑ کر ان سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے قیامت کے روز شفاعت کے ضامن بن جائیں حضرت عباسؓ نے پوچھا کہ قیامت کے روز مجھے بھی حق شفاعت حاصل ہوگا؟ حضرت کعبؓ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اہل بیت میں سے ہر اسلام لانے والے کو قیامت کے روز شفاعت کا حق حاصل ہوگا۔

۱۳ ۷۷ محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، فریابی، اسرائیل، سعید بن مسروق، عکرمہ کہتے ہیں کہ کعبؓ کو ابن عباس سے کہتے سنا کہ جب تلوار میان سے باہر آجائیں خون ریزی شروع ہو جائے تو سمجھ لو کہ زمین پر کوئی اللہ کا حکم توڑا گیا ہے اور یہ اللہ کی طرف سے بعض کو بعض کے ذریعہ سزا ملی ہے اور جب بارش بند ہو جائے تو سمجھ لو کہ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنا چھوڑ دی ہے اور جب وبا عام ہو جائے تو سمجھ لو کہ زنا عام ہو چکا ہے۔

۱۴ ۷۷ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب، ابن لہیعہ، ابن عجلان کہتے ہیں کہ کعبؓ ایک بار کنیسہ میں داخل ہوئے تو اس کا منظر انہیں پسند آیا اس پر انہوں نے فرمایا کہ عمل تو بہت اچھا ہے لیکن قوم کے لئے گمراہی کا سب سے بڑا سبب ہے لیکن آخرت میں اس کے محبین کے لئے فلق ہوگا ان سے فلق کی تشریح پوچھی گئی تو فرمایا کہ فلق دوزخ میں ایک کمرے کا نام ہے جب اسے کھولا جائے گا تو تمام دوزخی اس کی تپش کی شدت سے چیخ اٹھیں گے۔

۱۵ ۷۷ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عمران، حسین بن حسن مروزی، بشر بن مفضل، ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد عطشی، ابراہیم بن جنید یحییٰ بن اسماعیل واسطی، عثمان بن عمر، ابن عون، محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ کعبؓ نے حضرت عمرؓ سے سوال کیا کہ آپ خواب میں آنے والے حالات کے بارے میں کچھ دیکھتے ہیں؟ حضرت عمر نے کعبؓ کو ڈانٹ دیا کعبؓ نے کہا کہ ہم میں ایسا شخص موجود ہے جسے آنے والے حالات کے

بارے میں باخبر کیا جاتا ہے۔

۷۷۱۶ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلم، کرز بن وبرۃ کہتے ہیں کہ شب میں تہجد پڑھنے والوں کو فرشتے ایسے دیکھتے ہیں جیسے تم ستاروں کو دیکھتے ہو۔

۷۷۲۴ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، ابوکریب، محاربی، بکر بن جیش، ابوداؤد، ہمام، کعبؒ فرماتے ہیں کہ چند آدمیوں پر اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے (۱) مجاہد پر (۲) قوم کے حملے کے وقت آگے بڑھنے والے پر (۳) قوم کے شکست ہونے کے وقت ان کی طرف سے مدافعت کرنے والے پر (۴) پوشیدہ طور پر نماز پڑھنے والے، روزہ رکھنے والے، صدقہ کرنے والے اور ہر عمل صالح کرنے والے پر۔

۷۷۱۷ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر بن ابی بکر، عبداللہ بن ابی بدر، اسماعیل بن ابراہیم، جریری، ابوالورد بن ثمامہ، عمرو بن مرداس کعبؒ نے فرمایا کہ جو شخص دنیا میں نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور اللہ کے سامنے فروتنی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کو اس کا نفع دیتا ہے اور جنت میں اس کا درجہ بلند کرتا ہے اور ناشکری کرنے والے کو اللہ دنیا میں نعمت کا فائدہ نہیں دیتا اور آخرت میں اس پر آگ کا دروازہ کھول دے گا۔

۷۷۱۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عمر بن عبداللہ بن محمد ابن عبید، سلم بن جنادہ، شیخ، مجالد، شعبی کہتے ہیں کہ حطیئہ اور کعبؒ حضرت عمر کے پاس تھے حطیئہ نے حضرت عمر کو ایک شعر سنایا، نیکی کرنے والے کو ضرور انعام ملتا ہے، اللہ اور لوگوں کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔ کعبؒ نے فرمایا کہ یہ دوسرا مصرعہ توراۃ میں اس طرح ہے اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان نیکی ضائع نہیں ہوتی۔

۷۷۱۹ ابوبکر بن محمد بن احمد مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حارث بن خلیفہ، دریدابوسلیمان، ابراہیم ابوعبداللہ الشامی کعبؒ کہتے ہیں کہ موت کی تیاری کرنے والے شخص پر دنیا کے مصائب اور اس کے غموم ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۷۷۲۰ ابوبکر، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، خالد بن خداش، حماد بن زید، ابن جریجؒ، ابن ابی ملیکہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے کعبؒ سے موت کے بارے میں سوال کیا، کعبؒ نے جواب دیا کہ اے امیرالمؤمنین موت ابن آدم کے پیٹ میں ایک کانٹے دار درخت کی طرح ہے، اس کے ہر جوڑ اور رگ میں کانٹا ہے۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔

۷۷۲۱ ابوبکر مؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، فضل بن اسحاق بن حیان، مروان بن معاویہ، عبدالرحمٰن بن سوید بن عطارد، ہمام کعبؒ نے بیان کیا ہے کہ جنت میں ایک شخص روئے گا اس سے وجہ پوچھی جائے گی وہ جواب دے گا میں اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے راہ خدا میں صرف ایک بار قتل کیا گیا ہے حالانکہ میری خواہش تھی کہ مجھے بار بار راہ خدا میں قتل کیا جاتا۔

۷۷۲۲ ابوبکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، زکریا بن عدی، زبیر ابوعبداللہ قصری، کعبؒ کہتے ہیں کہ موت کی تکلیف انسان سے جب تک وہ قبر میں رہتا ہے اس وقت تک ختم نہیں ہوتی اور وہ مؤمن کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے بڑی شدید اور کافر کی ذات کے اعتبار سے اس کے لئے ہلکی ہوتی ہے۔

۷۷۲۳ ابوبکر، ابوالحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، موسیٰ بن داؤد، عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کعبؒ سے لاعلاج مرض کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ موت لاعلاج مرض ہے۔ ابن زید بن اسلم، اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ موت کا علاج اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے۔

مؤلف حلیہ فرماتے ہیں مجھے میرے والد نے محمد بن احمد بن یزید، ابومسعود، ابوالیمان حکم بن نافع، صفوان بن عمرو، شریح بن عبید کی سند کے ساتھ حضرت کعب احبارؒ کی یہ روایت سنائی۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں بیت المقدس کی بربادی پر قسطنطنیہ شہر نے خوشی منائی بڑائی اور سرکشی کا اظہار کیا لہٰذا اس شہر کو متکبر و سرکش شہر کہا گیا قسطنطنیہ شہر نے یہ بھی کہا کہ اگر اللہ کا عرش پانی پر قائم ہے تو کون سی بڑی بات ہے میں بھی پانی پر کھڑا ہوں۔ تب اللہ پاک نے قسطنطنیہ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ قیامت سے قبل میں تجھے عذاب کا مزہ ضرور چکھاؤں گا نیز فرمایا تیرے زیورات، تیری ریشم و حریر کی رونقیں اور تیرے عمدہ عمدہ کھانے سب ختم کردوں گا اور تجھے ایسا کر چھوڑوں گا کہ تیرا مرغ اذان نہیں دے گا کوئی تیری کسی دیوار کے پاس کھڑا نہ ہوگا تجھے آباد کرنے کے لئے صرف لومڑیوں (اور درندوں) کو چھوڑوں گا پھول پودے اور درختوں کے بجائے تجھ میں صرف پتھر اور جنگلی خودرو گھاس اُگے گی تیرے اور آسمان کے درمیان کچھ حائل نہ رہے گا تجھ پر آسمان سے تین طرح کی آگ برساؤں گا زفت (شارکوں) کی آگ، قطران کول تار، جو بعض درختوں سے نکلتا ہے کی آگ اور لفظ (مٹی کے تیل) کی آگ، الغرض؟ تجھے کان ناک کٹا ہوا (لولہ لنگڑا) اور گنجا کردوں گا مجھے تیری چیخ و پکار پہنچے گی اور میں آسمان میں تیری آواز سنوں گا تیرے اندر میرے ساتھ شرک ہونا بند ہو جائے گا اور وہ باندیاں تیری منہ لگنا بند ہو جائیں گی جو اپنے حسن کے زور سے آفتاب کو خاطر میں نہیں لاتیں۔

حضرت کعب احبارؒ نے ارشاد فرمایا لہٰذا تم میں سے جس (قسطنطنیہ کے رہنے والے) کو یہ خبر ملے وہ اپنے ملک سے تمہارے وہ ایک وقت چلے گی گھوڑے اور گائیں جن کے سروں پر پانی چلتا ہوگا پائے گا اور تم طباقیں بھر بھر کر اور شیشے سے کاٹ کاٹ کر اس (شہر) کے خزانے تقسیم کرو گے۔ تم یونہی مال و دولت کی فراوانی میں رہو گے حتیٰ کہ وہ آگ آ جائے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پس اس وقت تم جس قدر اس کے خزانے اٹھا سکو اٹھا کر تقسیم کر لینا پھر تمہارے پاس ایک خبر آئے گی کہ دجال کا خروج ہو چکا ہے تم اس وقت اپنے ہاتھوں کو جھاڑ کر نکل پڑو گے پس تم لوگ جب شام پہنچو گے تو اس خبر کو جھوٹ کی ایک پھونک پاؤ گے۔ جبکہ دجال اس کے سات سال کے بعد نکلے گا چھ سال وہ ٹھہرا رہے گا ساتویں سال میں خروج کر دے گا اس کے ساتھ ایک سانپ لٹکا ہوا ہوگا اور سمندر کے ساحل ساحل چل پڑے گا شیخ ابونعیمؒ فرماتے ہیں وعظ ونصیحت اور (قیامت کی) نشانیوں سے متعلق کعب احبارؒ کی بہت سی روایات رہ گئی ہیں جو عقل مندوں کے لئے غور و فکر کی چیزیں ہیں، ہم نے چند ایک روایات پر اکتفا کیا ہے اور اکثر تحریر سے رہ گئیں ہیں ہم اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ جو روایات ہم کو پہنچیں اور جو ہم کو لکھوائی گئیں ان سب کے ساتھ بہرہ مند فرما۔ حضرت کعب احبارؒ نے اکابر صحابہ امیرالمؤمنین عمر فاروق سیدالمہاجرین، تاجر صہیب بن سنان اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے بھی روایات نقل فرماتی ہیں حضرت کعب احبارؒ نے حضرت عثمانؓ کی شہادت سے قبل وفات پائی۔ رحمہ اللہ ورحمنا، اللہم ارض عنا وارض عنہم۔

۷۷۲۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، صفوان بن عمرو، وسلیمان، یحییٰ بن عثمان، نعیم بن حماد، عبداللہ بن مبارک، صفوان بن عمرو، ابومخارق زہیر بن سالم کعبؒ، حضرت عمر نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے

ل کنز العمال ۲۹۰۴۲

زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے کعبؒ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم مجھے بھی اس امت کے بارے میں سب سے زیادہ گمراہ اماموں سے خطرہ ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صفوان متفرد ہیں اس حدیث کو بقیۃ بن ولید اور قدماء نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۵ محمد بن علی بن حبیش، اسماعیل بن اسحاق سراج، و ابو محمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرہ، موسیٰ بن عقبہ، عطاء بن مروان کعبؒ کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت صہیب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول جب بھی کسی بستی میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم رب السموات السبع وما اظللن و رب الارض السبع وما اقللن و رب الشیاطین وما اضللن و رب الریاح وما اذرین انا نسئلک خیر ھذا القریۃ و خیر اھلھا ونعوذ بک من شرھا و شر اھلھا و شر من فیھا۔ ا۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی حدیث سے ثابت ہے۔ عطاء اس سے متفرد ہیں عطا سے اس کو ابن ابی الزناد نے روایت کیا ہے۔

۷۷۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن ناجیہ، سوید بن سعید، حفص بن میسرۃ، موسیٰ بن عقبہ، عطا بن ابی مروان، کعبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے لئے دریا میں راستہ بنانے والے خدا کی قسم حضرت داؤد نماز کے بعد یہ دعا کیا کرتے تھے۔ اے باری تعالیٰ میرے دین کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے ذریعہ عصمت بنایا ہے اے خداوند کریم میری دنیا کی اصلاح فرما جسے آپ نے میرے لئے شفاعت کا ذریعہ بنایا اے وحدہ لاشریک میں آپ کی رضا کے ذریعہ آپ کی ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں۔ اور میں آپ کے عفو کے ذریعے آپ کے انتقام سے دوری طلب کرتا ہوں۔ جسے آپ نوازیں اسے کوئی محروم نہیں کرسکتا۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ بھی نماز سے فارغ ہونے کے بعد یہ دعا فرماتے تھے۔

۷۷۲۷ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم بغوی، عمرو بن حصین، فضیل بن سلیمان، موسیٰ بن عقبہ، عطا بن ابی مروان، عبدالرحمن بن مغیث، کعبؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے صہیب نے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم ﷺ ان الفاظ کے ذریعہ دعا فرماتے تھے: اے باری تعالیٰ تیری ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہے گی، آپ سے قبل کوئی خدا نہیں تھا جس کی پناہ پکڑیں اور نہ کوئی آپ کا معاون ہے جس کا ہم شریک ٹھہرائیں، آپ کی ذات بہت بلند و بالا ہے۔ حضرت کعبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی داؤد اسی طرح دعا کیا کرتے تھے۔

۷۷۲۸ سلیمان بن احمد، بکر بن سہیل، نعیم بن حماد، بقیہ بن ولید، عقبہ بن ابی حکیم، طلحہ بن نافع، کعبؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہؓ کے پاس آیا اور میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے اللہ کے رسول سے انسان کی صفت کے بارے میں کچھ سنا ہے اور میں آپ کے سامنے انسان کی صفت بیان کرتا ہوں، کیا یہ حضور اکرم ﷺ کے بیان کردہ صفت کے مطابق ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ بہت اچھا آپ میرے سامنے انسان کی صفت بیان کیجئے۔ کعبؒ نے فرمایا کہ انسان کی آنکھیں دیکھنے والی ہیں، اس کے کان سننے والے ہیں، اس کی زبان بولنے والی ہے، اس کے دونوں ہاتھ دو پروں کے مانند ہیں، اس کے دونوں پاؤں چلنے کے لئے ہیں، اس کا جگر رزم ہے، اس کا دل بادشاہ ہے جب وہ خوش ہوتا ہے تو تمام اعضاء خوش ہوتے ہیں جب وہ خراب ہوتا ہے تو تمام اعضاء خراب ہوتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول ﷺ نے انسان کی صفت اسی طرح بیان کی ہے۔

یہ حدیث موسیٰ بن عقبہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمرو بن حصین متفرد ہیں۔

ا: المستدرک ۱/۴۴۶. ۲/۱۰۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۹. والکلم الطیب ۱۷۸. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۵۱۸. ودلائل النبوۃ للبیھقی ۲۰۴/۴. وصحیح ابن خزیمۃ ۲۵۶۵. وانظر کذالک: سنن الترمذی ۳۵۲۳. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۴، ۱۳۵. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۰۰، ۱۰۹.

۷۷۲۹ سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم، عفان بن مسلم، حماد بن سلمہ علی بن زید، عبداللہ بن حارث کہتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے سامنے میری موجودگی میں کعبؓ نے اسرافیل کا تذکرہ کیا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اے کعبؓ مجھے اسرافیل کے بارے میں خبر دیجئے؟ حضرت کعبؓ نے کہا کہ تمہارے پاس اس کے بارے میں کچھ علم ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں، اس کے بعد کعبؓ نے کہا حضرت اسرافیل کے چار پر ہیں ان میں سے دو ہوا میں ہوتے ہیں اور ایک ان کے جسم پر پھیلا ہوا ہے اور ایک پر ان کی گردن پر ہوتا ہے اور عرش ان کی گردن پر اور قلم انکے کان پر ہے۔ جب وحی نازل ہوتی تو اسے قلم سے لکھا جاتا ہے پھر فرشتے اسے پڑھتے ہیں۔ اس حدیث کو کعب کے سوا عبداللہ بن حارث کے کسی نے بھی نقل نہیں کیا ہے۔

یہ حدیث کعب کی سند سے غریب ہے ان سے اس حدیث کو عبداللہ بن حارث نے روایت کیا ہے۔ نیز خالد حذاء نے اس حدیث کو ولید عن ابی بشر عن عبداللہ بن رباح عن کعب کی سند سے روایت کیا ہے۔

نوف بکالی[۱]

صاحب محاسن و معالی میں سے ایک نوف بن ابی فضالہ بکالی بھی ہیں آپ کتب کے پڑھنے والے، محامد کی طرف دعوت دینے والے اور برائیوں سے روکنے والے تھے بعض کا قول ہے کہ تصوف بلندی کی طرف دعوت دینے اور معاصی سے اجتناب کا نام ہے۔

۷۷۳۰ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلتی، اوزاعی، یحییٰ بن ابی عمرو شیبانی، نوف بکالی، نوف بکالی کا بیان ہے کہ عمرو بکالی وعظ و بیان کی ابتدا میں فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس خدا نے تمہارے بارے میں بہت پہلے گواہی دی اور تمہارا حصہ بچا کر رکھا اور تمہیں قوم کا امیر بنایا تم پر اس خدا کی حمد لازم ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے ان سے فرمایا میں نے تین جگہوں قبرستان حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری زمین کو تمہارے لئے مسجد بنایا، انہوں نے کہا کہ ہم صرف کنیسہ میں نماز پڑھیں گے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل میں نے پانی کے نہ ہونے کے وقت تمہارے واسطے تمام مٹی کو پاک کیا، انہوں نے کہا ہم صرف پانی سے پاکی حاصل کریں گے۔ اس کے بعد اللہ نے ان سے فرمایا کہ میں فرداً فرداً تمہاری نماز قبول کروں گا، انہوں نے جواب دیا کہ ہم صرف جماعت سے نماز پڑھیں گے۔

۷۷۳۱ عبداللہ بن محمد بن عمران، عمرو بن علی، معاذ بن ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، نوف بکالی کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ اللہ سے مناجات کے لئے بنی اسرائیل کے ایک وفد کے ساتھ اللہ کے پاس گئے اللہ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے لئے تین مقامات قبرستان، حمام، اور بیت الخلاء کے علاوہ پوری روئے زمین کو پاک کیا اور مسجد بنایا اور تمہارے قلوب کو سکون بخشا اور تلاوت کے لئے تمہیں توراۃ عطا کی، بنی اسرائیل نے کہا کہ کنیسہ میں نماز پڑھیں گے اور سکون کو ایک تابوت میں رکھیں گے اور توراۃ کو دیکھ کر پڑھیں گے اللہ نے فرمایا (تو وہ رحمت ان لوگوں کے نام تو ضرور ہی لکھوں گا جو کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو کہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں) (از اعراف ۱۵۶ تا ۱۵۸) حضرت موسیٰؑ نے عرض کیا اے باری تعالیٰ مجھے ان کا نبی بنا دیجئے، اللہ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی انہی میں

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۲، والتاریخ الکبیر ۸/ت ۲۴۵۱، والجرح /ت ۲۳۱۱، وتہذیب الکمال ۶۴۹۸، وتہذیب التہذیب ۱۰/۴۹۰۔

سے ہوگا۔ پھر حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ مجھے اس امت میں سے بنا دیجئے ؟ اللہ نے فرمایا کہ اے موسیٰ تو ان کے زمانے تک زندہ نہیں رہے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں بنی اسرائیل کا امیر ہوں آپ ان کا امیر کسی اور کو بنا دیجئے اللہ نے فرمایا ترجمہ: (قوم موسیٰ میں ایک جماعت ایسی بھی ہے جو دین حق کے موافق ہدایت بھی کرتے ہیں اور اسی کے موافق انصاف بھی کرتے ہیں (از اعراف ۵۹) نوف بکالی فرمایا کرتے تھے اے لوگو جس رب نے تمہاری غیر موجودگی میں تمہارے بارے میں خبر دی اور تمہارے لئے حصہ رکھا اور تمہیں امیر بنایا اس کی حمد تم پر لازم ہے۔ اس حدیث کو جریر نے بھی عن لیث بن ابی سلیم، عن شہر بن حوشب کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۷۳۲ محمد بن جعفر بن حفص ابوبکر مغازلی، محمد بن عباس اخرم، محمد بن عبدۃ، مصعب بن مقدام، سفیان ثوری، نسر بن ذعلوق، نوف نے اس آیت (ثم فی سلسلة ذرعها سبعون ذراعاً) میں ذراع کے بارے میں فرمایا کہ وہ ستر باع کا ہوتا ہے اور ایک باع مکہ و مدینہ کی درمیانی مسافت کے برابر ہے۔

۷۷۴۱ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، لیث بن سعد، خالد بن یزید، سعید بن ابی ہلال، قرظی، نوف کہا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ اس امت میں ایک قوم ہوگی جو دنیا کی وجہ سے دین میں حیلہ بازیاں کرینگے، ان کی زبان شہد سے زیادہ شیریں ہوگی لیکن ان کے قلوب ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، وہ لوگوں کے سامنے دنبے کے لباس میں ظاہر ہوں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیئے کی طرح ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا تم میرے سامنے جرأت کرتے ہو اور فریب دہی سے کام لیتے ہو میری ذات کی قسم میں تم کو سخت فتنے میں مبتلا کروں گا۔ قرظی نے فرمایا کہ قرآنی آیات میں غور کرنے سے مجھے معلوم ہوا کہ یہ منافقین کی جماعت ہے۔

۷۷۳۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل محمد بن عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، نوف بکالی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں تم پر نزول فرمانے والا ہوں، تمام پہاڑوں میں صرف جبل طور نے فروتنی اختیار کی اور کہا کہ میں فیصلہ خداوندی پر قائم ہوں چنانچہ خداوند کریم نے اس پر نزول فرمایا۔

۷۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ بن عمر قواریری، معاذ بن ہشام، ابی عامر الاحول، عبدالملک بن عامر، نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ روئے زمین پر میرے علاوہ کوئی آپ کی عبادت کرنے والا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تین ہزار فرشتوں کو اتارا، حضرت ابراہیم نے تین روز تک ان کی امامت فرمائی۔

۷۷۳۵ ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، ابی، ابوعمران نوف بکالی نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ کو جب ندا دی گئی تو انہوں نے پوچھا مجھے ندا دینے والے آپ کون ہیں، اللہ نے جواب دیا کہ میں آپ کا رب الاعلیٰ ہوں۔

۷۷۳۶ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ابوزبیر و محمد بن احمد بن حسین، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، منجاب، عبدالرحیم بن سلیمان، اسرائیل، سماک، نوف کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ جادوگروں پر غالب آنے کے بعد آل فرعون میں چالیس سال تک رہے، منجاب کہتے ہیں کہ بیس سال تک رہے اس عرصہ میں حضرت موسیٰ ان کو اللہ کی نشانیاں ٹڈی، جوئیں اور مینڈکوں کی صورت میں دکھاتے رہے۔

۷۷۳۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، جعفر ابوعمران جونی، نوف بکالی کہتے ہیں کہ اس امت کی مثال حاملہ خاتون کی مانند ہے کہ اس کے لئے اس سے نکلنے کا راستہ وضع حمل کے علاوہ کوئی نہیں ہوتا، اسی طرح یہ امت جب آزمائشوں میں پھنس جائے گی تو اس امت کے لئے ان آزمائشوں کا راستہ قیامت کے علاوہ کوئی نہیں ہوگا۔

۷۷۳۸ محمد بن احمد، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، عبداللہ بن حکم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی و ابوہارون عبدی، نوف بکالی نے بیان فرمایا کہ دنیا ایک پرندہ کی مانند ہے کہ اگر اس کے پر ٹوٹ جائیں تو وہ گر کر ہلاک ہو جائے، اسی طرح مصر اور بصرہ جب زمین کے اوپر یہ دونوں ویران

ہو جائیں گے تو پوری دنیا تباہ ہو جائے گی۔

۷۷۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد عبید بن حساب، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف فرماتے ہیں کہ حضرت عزیر نے بوقت مناجات اللہ کے سامنے عرض کیا کہ آپ ایسی مخلوق پیدا کر رہے ہیں جسے آپ چاہیں ہدایت عطا کر دیں اور جسے چاہیں نہ کریں اللہ کی طرف سے جواب آیا کہ اے عزیر اس قسم کا سوال نہ کرو ورنہ تیرا نام نبوت سے ختم کر دوں گا میرے فعل کے بارے میں کسی کو سوال کا حق نہیں ہے لیکن لوگوں کے فعل کے بارے میں مجھے سوال کا حق ہے۔

۷۷۴۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد عبید اللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی نوف کہتے ہیں کہ حضرت مریم ایک کنواری لڑکی تھی حضرت زکریا ان کے بہنوئی تھے اور وہی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے جس کی وجہ سے حضرت مریم ان کے ساتھ رہتی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس آتے اور انہیں سلام کرتے حضرت مریم گرمیوں میں سردیوں کے اور سردیوں میں گرمیوں کے پھلوں سے ان کی میزبانی کرتیں تھیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک روز حضرت زکریا حضرت مریم کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے حسب عادت حضرت زکریا کو اکرام کے طور پر کچھ پیش فرمایا جس کو دیکھ کر حضرت زکریا نے فرمایا (ترجمہ اے مریم یہ چیزیں تمہارے واسطے کہاں سے آئیں وہ کہتیں کہ اللہ تعالیٰ کے پاس سے آئیں بیشک اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں بے استحقاق رزق عطا فرماتے ہیں) (از آل عمران ۳۷) (ترجمہ) (اس موقع پر دعا کی زکریا نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے رب عنایت کیجئے مجھ کو خاص اپنے پاس سے کوئی اچھی اولاد (از آل عمران ۳۸)

راوی کہتے ہیں کہ حضرت مریم اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھیں کہ اچانک ان کے سامنے ایک شخص آ کر کھڑا ہو گیا حضرت مریم اسے دیکھ کر کہنے لگیں (ترجمہ) میں تجھ سے اپنے خدا کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو خدا ترس ہے (از مریم ۱۸) جب حضرت مریم نے رحمٰن کا ذکر کیا تو حضرت جبرائیل گھبرا کر کہنے لگے کہ (ترجمہ) میں تو تمہارے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں وہ کہنے لگیں کہ میرے لڑکا کس طرح ہو جائے گا حالانکہ مجھے کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا، اور نہ میں بدکار ہوں فرشتہ نے کہا کہ یوں ہی ہو جاوے گا تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے۔ اس خاص طور پر پیدا کریں گے تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور اس کو باعث رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (از مریم ۱۹-۲۱)۔ چنانچہ حضرت جبرائیل نے حضرت مریم کے سینہ میں پھونک ماری جس سے حضرت مریم حاملہ ہو گئیں حتیٰ کہ مدت پوری ہونے پر ان کو درد زہ شروع ہو گیا اس وقت حضرت مریم بیت نبوت میں تھیں بعد از اں قوم سے حیاء کرتی ہوئی وہ بیت نبوت سے نکل کر مشرق کی طرف چلی گئیں۔ ان کی قوم کو جب معلوم ہوا تو وہ حضرت مریم کی تلاش میں نکلی لیکن حضرت مریم کے بارے میں ان کو کوئی سراغ نہ مل سکا دوسری جانب حضرت مریم نے کھجور کے درخت سے ٹیک لگا کر کہا (ترجمہ) کاش میں اس سے پہلے مرگئی ہوتی اور ایسی نیست و نابود ہو جاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی (از مریم ۲۳) راوی کا بیان ہے کہ (ترجمہ) پس جبرائیل نے ان کے بائیں سے ان کو پکارا کہ تم مغموم مت ہو تمہارے رب نے تمہارے بائیں جانب نہر پیدا کر دی ہے اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ اس سے تم پر تر و تازہ کھجوریں جھڑیں گی پھر کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزہ کی منت مانی ہے سو میں آج کسی آدمی سے نہیں بولوں گی (از مریم ۲۵ ۲۶)

جب جبرائیل نے یہ باتیں کیں تو حضرت مریم کی پشت مضبوط ہو گئی اور ان کا دل خوش ہو گیا اس کے بعد حضرت مریم نے بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر اسے گود میں اٹھالیا، راوی کا قول ہے کہ حضرت مریم کی قوم (جو ان کی تلاش میں نکلی ہوئی تھی) کی ایک چرواہے سے ملاقات ہوئی قوم نے اس چرواہے سے حضرت مریم کے بارے میں سوال کیا اس نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہیں البتہ گذشتہ رات

میں نے اپنی گائے کو اس وادی کی طرف سجدہ کرتے ضرور دیکھا چنانچہ قوم اس وادی کی طرف گئی تو وہاں حضرت مریم بیٹھی ہوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دودھ پلا رہی تھیں قوم حضرت مریم کو دیکھ کر کہنے لگی اے مریم تو نے بڑے غضب کا کام کیا ہے (از مریم ۲۷) (ترجمہ) اے ہارون کی بہن تمہارا باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں (از مریم ۲۸) ابو عمران نے نوف کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت مریم نے قوم کو بچہ سے بات کرنے کا اشارہ کیا تو وہ از روئے تعجب کہنے لگے (ترجمہ) بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر بات کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے (از مریم ۲۹) نوف کہتے ہیں کہ آیت میں لفظ "مہد" کے معنی گود کے ہیں ان کی اس گفتگو کے بعد حضرت عیسیٰ بائیں جانب ٹیک لگا کر کہنے لگے (ترجمہ) میں اللہ کا خاص بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی اور اس نے مجھے نبی بنایا اور مجھ کو برکت والا بنایا میں جہاں کہیں بھی ہوں اور اس نے مجھ کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک میں زندہ رہوں۔ اور مجھ کو میری والدہ کا خدمت گذار بنایا اور اس نے مجھ کو سرکش بدبخت نہیں بنایا اور مجھ پر سلام ہے جس روز میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز میں زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا (از مریم ۳۰ تا ۳۳) راوی کا قول ہے کہ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا۔

۷۷۴۱ ابوبکر بن مالک عبدالرحمٰن بن مہدی، معاویہ بن صالح، سلیم بن عامر کہتے ہیں کہ ام درداء نے مجھے نوف اور ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا جو مسجد میں وعظ کرتا تھا ام درداء نے کہا کہ اللہ سے ڈرو لوگوں کو وعظ کرنے سے قبل اپنے نفسوں کو وعظ کرو۔

۷۷۴۲ ابوبکر، عبداللہ ابو ربیع زہرانی، ابو قدامہ حارث بن عبید عامر احول کہتے ہیں کہ نوف سے قرآنی آیت (و جعلنا بینهم موبقا) کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا یہ اہل ایمان اور اہل ضلالت کے درمیان ایک وادی کا نام ہے۔

۷۷۴۳ حسین بن محمد، محمد بن عبداللہ بن غیلان، حسین بن جنید مصعب بن مقدام سفیان، ابو اسحاق کہتے ہیں کہ نوف سے قول باری تعالیٰ وشروه بثمن بخس " کی تفسیر پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ بخس کے معنی ظلم کے ہیں اور ثمن کا اطلاق بیس درہم پر ہوتا ہے۔

۷۷۴۴ ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن ایوب، موسیٰ بن اسماعیل حماد بن سلمہ، ابو عمران جونی نوف کہتے ہیں کہ ایک نبی یا صدیق نے گائے کے بچہ کو اس کی والدہ کے سامنے ذبح کیا جس کی وجہ سے اس میں کمزوری پیدا ہو گئی ایک روز وہ اسی حالت میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھی تھی جس پر پرندوں کا ایک گھونسلا تھا جس میں پرندے کے بچے تھے ان میں سے ایک بچہ گھونسلے سے نیچے گر گیا اور چوں چوں کرنے لگا اس کو اس پر رحم آ گیا جس کی وجہ سے اس کو گھونسلہ میں لوٹا دیا اس رحم کھانے پر اللہ نے اس کی قوت بحال کر دی۔

۷۷۴۵ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، حماد بن سلمہ علی بن یزید، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار نوف اور عبداللہ بن عمرو جمع ہو گئے نوف فرمانے لگے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ اگر تمام آسمان و زمین اپنے چیزوں سمیت لوہے کی ایک تختی بن جائیں اس وقت اگر کوئی لا الہ الا اللہ کہے تو یہ کلمہ پھر بھی اس میں شگاف کر کے اللہ تک پہنچ جائے گا۔

۷۷۴۶ سلیمان بن احمد، ابو مسلم کشی، عبدالعزیز بن خطاب سبیل بن شعیب نہدی، ابو علی صیقل، عبدالاعلیٰ، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ آپ گھر سے نکل کر ستاروں کی طرف دیکھنے لگے پھر مجھ سے فرمایا کہ اے نوف سو رہے ہو یا جاگ رہے ہو میں نے عرض کیا کہ جاگ رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے التفاتی اور آخرت کی طرف اشتیاق ظاہر کرنے والی قوم کے لئے خوشخبری ہے حقیقت میں ان ہی لوگوں نے زمین کو فرش اور اس کی مٹی کو بچھونا اور اس کے پانی کو طیب اور قرآن و دعا کو اپنا شعار بنایا ہے انہوں نے حضرت مسیح کے طریقہ پر دنیا کو ترک کر دیا۔ اے نوف اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ بنی اسرائیل کو حکم دو کہ وہ پاکیزہ قلب پست نگاہوں اور پاکیزہ ہاتھوں کے ساتھ مسجد میں داخل ہوں اس لئے کہ ناپاکی کی حالت میں میں کسی کی دعا کو قبول نہیں کرتا، اے نوف شاعر، نقیب، شرطی، عشر وصول کنندہ مت بن، اس لئے کہ حضرت داؤد نے شب کی ایک گھڑی کے بارے میں فرمایا کہ اس گھڑی میں

نقیب، شرطی، شاعر، عشر وصول کنندہ اور باجے بجانے والے کے علاوہ ہر شخص کی دعا قبول کی جاتی ہے۔

۷۷۴۷۔ ابی محمد بن یحیٰی بن عیسیٰ بصری، ابوموسیٰ، ابوداؤد، سہل بن شعیب نہمی، عبدالاعلیٰ، نوف کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ اس کے بعد نوف نے گزشتہ حدیث بیان فرمائی۔

۷۷۴۸۔ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، قبیصہ، سفیان، اعمش، حکم نوف کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں چونٹیاں مکھیوں کی مانند تھیں۔

۷۷۴۹۔ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ نوف کے پاس عبداللہ بن عمرو آئے اور کہنے لگے کہ حدیث بیان کیجئے، نوف نے جواب دیا کہ میں صحابی رسول ﷺ کی موجودگی میں کیسے حدیث بیان کروں۔ اس کے بعد عبد اللہ بن عمرو نے بیان فرمایا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہجرت کے بعد عنقریب ایک اور ہجرت ہوگی جس میں اچھے لوگ حضرت ابراہیمؑ کی ہجرت گاہ کی طرف چلے جائیں گے اور خراب لوگ زمین پر رہ جائیں گے زمین انہیں پھینکے گی اللہ تعالیٰ ٹڈی اور خنزیروں کے ساتھ اس کا حشر فرمائے گا۔[1]

نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ مشرق کی طرف نکلیں گے وہ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن وہ تلاوت حلق سے تجاوز نہیں کرے گی۔ جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا سینگ نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا جب بھی ایک سینگ ٹوٹے گا تو دوسرا نکل آئے گا اس کے بعد بقیہ لوگوں میں دجّال کا خروج ہوگا۔[2]

۷۷۵۰۔ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، حجاج بن منہال، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ ثابت بنانی، ابوایوب ازدی، نوف، عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک روز نماز پڑھائی، جب نماز سے فارغ ہوکر جانے والے واپس چلے گئے تو آپ ﷺ گھبراہٹ کے عالم میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے کپڑوں کو سمیٹ کر شہادت کی انگلی سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا مسلمانوں کو خوشخبری سنادو کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے آسمان کا دروازہ کھول دیا ہے وہ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے فرشتو میرے ان بندوں کی طرف دیکھو جو میرے ایک حکم کو پورا کرکے دوسرے کے انتظار میں ہیں۔[3]

۳۲۷ حیلان بن فروہ

آپ بے مثال واعظ، ذہین، کتب سماویہ کے حافظ، انبیاء کے واقعات کو احسن انداز سے بیان کرنے والے اور ہمہ وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے تھے۔

۷۷۵۱۔ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ احکام خداوندی میں ٹال مٹول سے کام لینا ابلیس کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے جس نے مخلوق خدا میں سے بے شمار لوگوں کو ہلاک کیا ہے۔

۷۷۵۲۔ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، یونس، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں نے حکمت میں پڑھا ہے کہ اپنے

---

[1] سنن ابی داؤد ۲۴۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰۹. وفتح الباری ۱۱/۳۸۰. والترغیب والترھیب ۴/۲۱. وکنز العمال ۳۵۰۲۳، ۳۸۸۸۸. وتفسیر ابن کثیر ۶/۲۸۳.

[2] المستدرک ۲/۴۶۲. والمسند للامام أحمد ۴/۲۲۱. وکنز العمال ۳۱۴۲۶. وانظر کذالک: صحیح البخاری ۹/۲۲. وفتح الباری ۱۲/۲۹۰.

[3] سنن ابن ماجة ۸۰۱. ومسند الامام أحمد ۲/۱۸۶، ۱۸۷، ۲۰۸. والترغیب والترھیب ۱/۲۸۲. وکنز العمال ۱۸۹۲۶. واتحاف السادة المتقین ۱۰/۵۸۸. والأحادیث الصحیحة ۶۶۱.

نفس کو وعظ کرنے والے کے لئے منجانب اللہ ایک محافظ مقرر ہوتا ہے اور لوگوں میں عدل قائم کرنے والے کی عمر میں برکت کی جاتی ہے اور اطاعت الٰہیہ کی وجہ سے ذلیل ہونا معاصی کی وجہ سے عزت مند ہوئے سے بہتر ہے۔

۷۷۵۳ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، یزید، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے موسیٰ جب تو میرا ذکر کرے تو خشوع اطمینان اور صدق دل کے ساتھ میرا ذکر کر اور جب تو میرے سامنے کھڑا ہو تو ذلیل وحقیر بن کر کھڑا ہو، اور اپنے نفس کی مذمت بیان کر اس لئے کہ وہ قابل مذمت ہی ہے قلب خاشع اور لسان صادق کے ساتھ مجھ سے مناجات کر۔

۷۷۵۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ، روح بن عبدالمؤمن، مرحوم بن عبدالعزیز، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین آگ بن جائے گی تم نے اس دن کے لئے کتنی تیاری کی ہے؟ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی نہیں جس کا اس پر گزر نہ ہو، یہ آپ کے رب کے اعتبار سے لازم ہے جو پورا ہو کر رہے گا پھر ہم ان لوگوں کو نجات دینگے جو خدا سے ڈر کر ایمان لائے تھے اور ظالموں کو ایسی حالت میں رہنے دینگے کہ گھٹنوں کے بل گر پڑ ینگے (از مریم ۷۱)۔

۷۷۵۵ ابی، وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن عثمان، ابوغسان، حازم بن حسین، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ میں نے آسمانی کتب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ساری روئے زمین سے آگ کے شعلے بلند ہوں گے۔

۷۷۵۶ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، اسماعیل بن حارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا بوڑھوں کی ایک جماعت پر گزر ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا اے مشائخ کی جماعت تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی تیار ہونے اور پکنے کے وقت کٹنے کے قریب ہو جاتی ہے انہوں نے کہا کہ بلاشبہ ایسا ہی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا لہٰذا تمہاری موت کا وقت قریب آچکا ہے اس لئے تم پر اس کی تیاری کرنا لازم ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ کا گزر جوانوں کی جماعت پر ہوا آپ نے فرمایا اے جوانوں کی جماعت کیا تمہیں معلوم ہے کہ کھیتی کا مالک کبھی قبل از وقت بھی کھیتی کاٹ لیتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد حضرت عیسیٰ نے ان سے فرمایا کہ تم موت کی تیاری کرو اس لئے کہ نہ معلوم تمہاری موت کب آجائے۔

یہ حدیث قوی حدیثوں میں سے ہے اور اس حدیث میں موسیٰ کا عطاء سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۷۷۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن طوسی، سیار بن حاتم، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ صرف نمازیوں پر بلائیں نازل ہوں گی اور دیگر لوگ ان کے اردگرد آسودہ حال ہوں گے حتیٰ کہ اسے دیکھ کر بعض یہودی یا نصرانی بن جائیں گے۔

۷۷۵۸ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم بن قاسم، صالح مری، ابوعمران، ابوجلد کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ مجھ پر کوئی محکم آیت نازل کیجئے تاکہ میں اسے لے کر تیرے بندوں کے پاس جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا کہ تم قوم کی طرف جاؤ کیوں کہ ان کا تیری طرف آنا مجھے ناپسند ہے، چنانچہ حضرت موسیٰ ان کی طرف چلے گئے۔

۷۷۵۹ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ میں آپ کی نعمتوں کا شکر کیسے ادا کروں اس لئے کہ سب سے چھوٹی نعمت کے مقابلے میں بھی میرے تمام اعمال ہیچ ہیں۔ راوی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ اب تو نے میرے شکر کا حق ادا کر دیا۔

۷۷۶۰ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کا شکر کیسے ادا کروں؟ اور میں تو آپ کی نعمتوں کے ذریعے آپ کے شکر تک پہنچ سکتا ہوں اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کی طرف وحی

بھیجی کہ اے داؤد اب تک جو میں نے تم پر نعمتیں کیں ہیں وہ تمہیں معلوم نہیں ہیں؟ حضرت داؤد نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اس کے بعد اللہ نے فرمایا کہ اے داؤد پھر میں تم سے اس وقت راضی ہوں گا جب تم میری نعمتوں کا شکرادا کرو گے۔

۷۷۶۱ ابوبکر، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت داؤد نے بارگاہ الٰہی میں سوال کیا صرف اللہ کی رضا کی خاطر غم زدہ کو تسلی دینے والے شخص کی جزا کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس کی وفات کے روز فرشتے اس کے جنازہ کے ساتھ قبر تک جائیں گے اور عالم ارواح میں اس کی روح پر رحمتیں نازل کروں گا پھر حضرت داؤد نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ آپ کی رضا کے لئے یتیم ومحتاج کا خیال رکھنے والے کے لئے کیا ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ قیامت کے روز اسے اطمینان قلب حاصل ہوگا اور آخرت میں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

۷۷۶۲ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن حفص معدل، عبداللہ بن احمد بن سوادہ، یوسف بن بحر، ہیثم بن جمیل، صالح مری، ابوعمران جونی، ابوجلد کا بیان ہے کہ حضرت داؤد نے اللہ سے پوچھا کہ اے باری تعالیٰ خشیت الٰہی کی وجہ سے رونے والے کی کیا جزا ہے؟ اللہ کی طرف سے ندا آئی کہ قیامت کے روز اسے پریشانی نہیں ہوگی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب نہیں ہوگا۔

۷۷۶۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی ہاشم، صالح، ابوعمران جونی، ابوجلد کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اے داؤد میرے سچے بندوں کو تکبر کرنے اور اپنے اعمال پر بھروسہ کرنے سے ڈراؤ کیونکہ جس کو میں نے حساب کے لئے اپنے سامنے کھڑا کیا تو انصاف کے دائرے میں اسے عذاب دیکر رہوں گا اور میرے گناہ گار بندوں کو خوشخبری سنادو کہ میں ان کا بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف کردوں گا۔

۷۷۶۴ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، ابی، ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے منادی کے ذریعہ لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا، لوگ اس خیال سے جمع ہونا شروع ہوگئے کہ آج وعظ ونصیحت اور ادب کی باتیں ہوں گی پھر دعا ہوگی حضرت داؤد تشریف لائے اور آپ نے صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا اے باری تعالیٰ ہماری مغفرت فرما اس کے بعد حضرت داؤد واپس تشریف لے گئے بعد میں آنے والوں نے پہلے والوں سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضرت داؤد تشریف لائے تھے اور آپ نے صرف ایک جملہ "اللھم اغفرلنا" ارشاد فرمایا انہوں نے کہا کہ سبحان اللہ ہم نے تو خیال کیا تھا کہ آج عبادت وعظ ونصیحت اور دعا کا دن ہے لیکن حضرت داؤد نے دعا میں صرف ایک جملہ ارشاد فرمایا۔ اس کے بعد اللہ نے وحی کی کہ اے داؤد آپ کی قوم نے آپ کی دعا کو چھوٹا سمجھا ہے آپ انہیں بتادیجئے کہ جس کی مغفرت کردی گئی اس کی دنیا وآخرت سنور گئی۔

۷۷۶۵ احمد، عبداللہ، ابی، ہاشم، صالح ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے غور کیا تو جو لوگ پیدا نہیں ہوئے وہ میرے نزدیک پیدا ہونے والوں کے مقابلہ میں زیادہ قابل رشک تھے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں سے فرمایا خدا کی قسم دنیا جس کے تم حریص ہو اور آخرت تمہاری نہیں ہے، انہوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اس کا مطلب بیان کیجئے؟ اس لئے کہ ان میں سے ایک کا تو ہم ارادہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰ نے فرمایا اگر تم دنیا کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں رب الدنیا کھلاتا ہے جس کے قبضہ میں تمام خزانے ہیں اور اگر تم آخرت کا ارادہ کرتے ہو تو تمہیں آخرت کا رب کھلائے گا جو آخرت کا مالک ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ تم دنیا وآخرت کسی شئے کے مالک نہیں ہو۔

۷۷۶۶ احمد، عبداللہ، عن ابی، ھاشم، صالح، ابی عمران، ابی جلد کی سند سے مروی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے مخلوق میں غور وفکر کیا جو لوگ پیدا نہیں ہوئے ہیں میں نے ان کو زیادہ قابل رشک پایا ان لوگوں سے جو پیدا ہوچکے ہیں۔

۷۷۶۷ ابوبکر، عبداللہ، ابی ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے حواریوں کو وصیت فرمائی کہ ذکر الٰہی کے

علاوہ کلام کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائینگے اور سخت قلب والا شخص اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کے گناہوں کی طرف مت دیکھو، کیونکہ تم ان کے خدا نہیں ہو بلکہ تم اپنے جرائم کی طرف دیکھو کیونکہ تم اللہ کے غلام ہو اور تمام لوگ دو قسم پر ہیں (۱) مصائب میں مبتلا (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے بس تم مصائب زدہ لوگوں پر رحم کرو اور عافیت پر اللہ کی حمد و بیان کرو۔

۷۷۶۸ ابوبکر، عبداللہ ابی ہاشم، صالح، ابوعمران، ابوجلد کا قول ہے جب حضرت یونس کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو وہ سیاہ رات کے ٹکڑے کی طرح ان کے سروں پر چکر لگانے لگا قوم کے عقلمند افراد اس زمانہ کے علماء کبار کے پاس گئے اور انہوں نے ان سے دفع عذاب کے لئے دعا کا سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ تم یہ دعا کرو اے اس وقت زندہ رہنے والی ذات جس وقت کوئی زندہ نہیں رہے گا اے مردوں کو زندہ کرنے والے اے وحدہ لاشریک چنانچہ اس دعا کی برکت سے اللہ نے ان سے اپنا عذاب دور کر دیا۔

۷۷۶۹ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، اسحاق بن اسماعیل، ابواسامہ، ابوطاہر، مطر الوراق ابوجلد کا بیان ہے کہ خدا کی قسم آخری زمانہ میں ایسی قوم پیدا ہوگی جس کی زبان تر ہوگی لیکن قلوب خشک ہوں گے ان کی عمریں کم ہوں گی اور ان کے اخلاق خراب ہوں گے ان کے مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں گی ان کی زبانوں پر جھوٹ عام ہوگا اس وقت تم عذاب الٰہی کا انتظار کرنا۔

۷۷۷۰ ابی، ابوحسن،، ابوبکر، عباس بن یزید، معاذ بن ہشام، ابی، موسیٰ بن جمیل، ابوروح، ابوجلد کہتے ہیں کہ میں اس وقت سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جس وقت عمر رسیدہ امیدیں لگائینگے اور کم عمر لوگ دنیا سے رخصت ہو رہے ہوں گے اور آقا اپنے غلاموں کو آزاد نہیں کرینگے ، اس وقت ایسی قوم بھی ہوگی جو بلا خوف الٰہی پر امید ہوگی ان کی کوئی دعا قبول نہیں ہوگی اور ایسی قوم بھی ہوگی جن کے قلوب بھیڑیے کے قلب کی طرح سخت ہونگے۔

۷۷۷۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سفیان، محمد بن رجاء بن سندی، نضر بن شمیل، ابن عون، محمد ، ابوجلد کہتے ہیں کہ لوگوں کے اعمال کے مطابق ان پر بادشاہ مسلط کیے جاتے ہیں

۷۷۷۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن جعفر ورکانی، اسماعیل بن عیاش ابان بن ابی عیاش، ابوجلد حضرت معقل بن یسار کے حوالہ سے نقل کرتے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے سنا کہ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ قرآن اس امت کی اقوام کے سینوں میں پرانے کپڑے کے طرح ہو جائے گا اور وہ قرآن کو چھوڑ کر دیگر چیزوں کو پسند کریں گے اور وہ انتہائی حریص اور لالچی ہوں گے، خوف خدا بالکل ان کے قلوب سے نکل جائے گا معاصی پر ان کا نفس انہیں تسلی دے گا شرعی حدود پامال کرنے کے باوجود اللہ سے عفو کی امید رکھیں گے وہ دنبہ کا لباس پہنیں گے لیکن ان کے قلوب بھیڑیے کی طرح ہوں گے ان کا بہترین شخص مداہن ہوگا، آپ ﷺ سے مداہن کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے ﷺ نے فرمایا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرنے والا شخص مداہن ہے[۱]

شہر بن حوشب[۲]

آپ خطابت کے بہترین شہسوار اور قرآن و حدیث کے ذریعہ عوام الناس کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنے والے تھے۔

۷۷۷۳ بنتِ حسن بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم محمد بن ابی منصور، عمران بن عبدالمجید کہتے ہیں کہ ایک روز شہر بن حوشب نے بادشاہت کے خیال سے عمامہ باندھا پھر کچھ دیر کے بعد عمامہ اتارتے ہوئے فرمایا بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے بادشاہت جوانی کے بعد ہوتی ہے۔

۱۔ انظر الحدیث فی :المطالب العالیۃ ۴۵۴ ۳، وکنز العمال ۳۸۵۶۷.

۲۔ طبقات ابن سعد ۴۴۹/۷ . والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۳۰ . والجرح ۴/ت ۱۶۶۸ . والکاشف ۲/ت ۲۳۳۳ . والمیزان ۲/ت ۳۷۵۶ . وتہذیب التہذیب ۱۸۱/۴ .

۷۷۷۴ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، حمزہ بن عباس، عبدان بن عثمان، ابن مبارک، عبدالحمید بن بھرام، شہر بن حوشب، ابوہریرہ
قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب علی بن عثمان، وابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبیدۃ ابواسحاق ازدی، زید بن عوف، حماد بن سلمہ، داؤد بن ابی ہند
شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ ایک روز اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ایک خوبصورت پرندہ آیا جس کے پروں میں موتی اور یاقوت لگے ہوئے تھے وہ ان کے سامنے پھڑپھڑانے لگا حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے فرمایا اسے چھوڑ دو اس لئے کہ یہ تمہارے پاس نشانی کے طور پر بھیجا گیا ہے کچھ دیر کے بعد اس پرندے نے اپنی کھال اتاری تو وہ سرخ، گنجا اور بدشکل معلوم ہونے لگا پھر وہ حوض میں آکر اس کی مٹی میں لوٹ پوٹ ہوا جب وہ حوض سے باہر آیا تو وہ سخت سیاہ اور قبیح معلوم ہورہا تھا، اس کے بعد اس نے پانی میں غسل کرکے اپنی کھال پہن لی تو اس کا حسن و جمال لوٹ آیا اس ساری کارروائی کے بعد حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا بالکل یہی مثال مؤمن کی ہے جب وہ گناہوں کی دلدل میں پھنس جاتا ہے تو اس کا حسن و جمال جاتا رہتا ہے پھر جب وہ اللہ سے توبہ کرلیتا ہے تو اس کا حسن و جمال واپس لوٹ آتا ہے۔

۷۷۷۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبداللہ بن نمیر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سھل بن عثمان حفص بن غیاث، اعمش، حمزہ ابوعمارہ، شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ ملک الموت حضرت سلیمانؑ کے دوست تھے اور ان کے پاس آتے رہتے تھے، ایک روز حضرت سلیمانؑ کے عم زاد ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ملک الموت آکر انہیں غور سے دیکھنے لگے اس نے حضرت سلیمانؑ سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ حضرت سلیمانؑ نے جواب میں فرمایا کہ یہ ملک الموت ہے حضرت سلیمان کے عم زاد نے حضرت سلیمان سے فرمایا کہ ان کے دیکھنے سے میرے قلب میں ان کا خوف بیٹھ گیا اس لئے آپ ہوا کو حکم دیجئے کہ مجھے ہند پہنچادے چنانچہ حضرت سلیمان نے ہوا کو حکم دیدیا اس کے بعد پھر ملک الموت آگئے۔ حضرت سلیمانؑ نے ان کو اپنے عم زاد کا پورا واقعہ سنایا۔ ملک الموت نے کہا کہ مجھے ہند میں اس کی روح قبض کرنے کا حکم دیا گیا تھا اس وجہ سے میں اسے غور سے دیکھ رہا تھا۔

۷۷۷۶ ابومحمد بن حیان، بشر بن محمد بن محمد کوفی حسن بن علی حلوانی، حسین جعفی فضیل بن عیاض، ہشام بن حسان، عطاء عطار، شہر بن حوشب کا بیان ہے کہ اہل جنت جنت میں سورۂ طٰہٰ اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں گے۔

۷۷۷۷ ابوبکر طلحی، ابوحصین وادعی، احمد بن یونس، یعقوب قمی، جعفر بن ابی مغیرہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک ایسا بہترین درخت ہے کہ جنت کے سارے درختوں کا اس سے تعلق ہے اس کی ٹہنیاں جنت کی دیواروں سے باہر نکلی ہوئی ہیں۔

۷۷۷۸ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن عبداللہ بن اسماعیل بن عیاش، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب کا قول ہے کہ کھانے میں چار چیزیں جمع ہوجائیں تو وہ نہایت بابرکت اور قابل کفایت ہوتا ہے (۱) حلال آمدنی سے تیار کیا گیا ہو (۲) اللہ کا ذکر کرتے ہوئے تیار کیا گیا ہو (۳) کھانے والے زیادہ ہوں (۴) کھانے کے بعد دعا پڑھی گئی ہو۔

۷۷۷۹ ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، داؤد بن عمر ضبی، معتمر بن سلیمان، شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ ملک الموت بیٹھے ہیں دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ تختی جس پر لوگوں کی عمریں لکھی ہوئی ہیں ان کے ہاتھ میں ہے اور ان کے سامنے ایک فرشتہ کھڑا ہے جو انہیں تختی پیش کرتا رہتا ہے جب کسی کی موت کا وقت آجاتا ہے تو ملک الموت کہتا ہے کہ اس کی روح قبض کرلو اس کی روح قبض کرلو۔

۷۷۸۰ سلیمان بن احمد، محمد بن محمد تمار، ابوالربیع، یعقوب قمی، حفص بن حمید، شہر بن حوشب نے قول باری تعالیٰ "و البحر المسجور" (ازطور ۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا وہ تنور کی طرح ہوگا۔

۷۷۸۱ عبداللہ بن محمد جعفر بن محمد بن فارس، محمد بن حمید، عمر بن ہارون، عبدالجلیل بن عطیہ، شہر بن حوشب فرماتے ہیں کہ اللہ کا ایک

فرشتہ صدیق بھی ہے پوری دنیا کے سمندروں کا نظام اسی کے سپرد ہے۔

۷۷۸۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، مسلم بن خالد، ابن ابی حسین، شہر بن حوشب نے فرمایا قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ دی جائے گی اس کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے جن وانس کو جمع فرمائے گا پھر آسمان والے اتریں گے ان کے ساتھ بھی اتنے ہی جن وانس ہوں گے بعدازاں ان کی صف بندی کی جائے گی پھر اہل ارض سجدہ ریز ہو جائیں گے پھر ساتویں آسمان والے اتریں گے اور اس روز فرشتے کندھوں پر پوری قوت سے عرش الٰہی اٹھائے ہوں گے حتیٰ کہ عرش پر مستوی ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ پکارے گا آج کس کی بادشاہت ہے؟ جب کسی طرف سے جواب نہیں ملے گا تو اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا آج اللہ وحدہ قہار کی بادشاہت ہے آج بلاظلم ہر نفس کو اس کے کئے ہوئے کا بدلہ ملے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔

۷۷۸۳ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہوذہ ابن خلیفہ، عوف منہال، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز زمین چمڑے کی طرح کھینچ لی جائے گی اور زمین میں کشادگی کر دی جائے گی اور تمام لوگ ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں گے ایک ندا دینے والا ندا دے گا کہ عنقریب اہل کرام تمہارے سامنے آجائیں گے، پھر اعلان ہوگا کہ ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے اس کے بعد پھر ندا دی جائے گی ابھی اصحاب کرام سامنے ہوں گے پھر اعلان ہوگا شب بیدار کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ افراد کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں چلے جائیں گے پھر تیسری بار اسی طرح اعلان ہوگا جن کی تجارت احکام دین پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہیں بنتی تھی وہ لوگ کھڑے ہو جائیں چنانچہ کچھ لوگ کھڑے ہوں گے اور خوشی خوشی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

۷۷۸۴ ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن منیع، ابونصر تمار، حماد بن سلمہ، سیار بن سلامہ شہر بن حوشب کا قول ہے کہ جب کوئی شخص کسی قوم سے دینی بات کرتا ہے تو اس کے عمل کے مطابق اس کی بات کا اثر ہوتا ہے۔

۷۷۸۵ ابی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان، داؤد، شہر کہتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اے لڑکے علماء پر فخر کرنے، جاہلوں سے نزاع کرنے اور مجلسوں میں ریا کی نیت سے علم مت حاصل کر اور علم سے اعراض اور جہالت کی طرف رغبت مت کر جب تو لوگوں کی جماعت کو علم میں مشغول پائے تو تو بھی ان میں شمولیت اختیار کر اگر تو عالم ہے تو تیرا علم تیرے لئے کارآمد ہوگا۔ اگر تو جاہل ہے تو تجھے ان سے علمی فائدہ ہوگا اور امید ہے کہ ان میں منجانب اللہ نازل ہونے والی رحمت میں تیرا بھی حصہ ہوگا لیکن جب تو کسی قوم کو اللہ کے ذکر میں مشغول نہ پائے تو ان کے ساتھ مت بیٹھ کیونکہ اس سے تیرا علم ضائع ہوگا اور تیری جہالت میں اضافہ ہوگا اور اگر ان پر غضب الٰہی نازل ہوا تو اس میں تیرا بھی حصہ ہوگا۔

۷۷۸۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان، ابوبکر ہزلی شہر بن حوشب کا قول ہے قابیل کے قتل کے بعد حضرت آدم ایک سو سال تک مسکرائے نہیں پھر انہوں نے دو شعر کہے

(۱) شہر اور اہل شہر تبدیل ہو گئے زمین غبار آلود اور خراب ہوگئی

(۲) ہر شئے کا ذائقہ اور رنگ تبدیل ہوگیا لوگوں کی بشاشت میں کمی آگئی۔

۷۷۸۷ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، ابراہیم بن عبدالملک ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، یزید بن ابی مالک، شہر نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ آج میری ایک بہت طویل القد شخص سے ملاقات ہوئی اس نے مجھے کشتی کی دعوت دی چنانچہ میں نے اس سے کشتی کر کے اسے شکست دیدی اس کے بعد ایک بہت زیادہ کمزور کوتاہ قد شخص سے میری ملاقات ہوئی اس نے بھی مجھے کشتی کی دعوت دی۔ میں نے اس سے کہا کہ میں اس طویل القد شخص سے کشتی لڑ چکا

ہوں میں تجھ سے کشتی نہیں لڑ سکتا چنانچہ ہماری کشتی ہوئی اس نے مجھے اٹھا کر آگ میں پھینک دیا اس کے بعد اللہ کے رسول نے فرمایا طویل القد شخص تیرے کبیرہ گناہ تھے جو تجھے ہلاک کرنا چاہتے تھے لیکن ان پر تیری مدد کی گئی اور کوتاہ قد تیرے صغیرہ گناہ تھے وہ تجھ پر غالب آگئے اور انہوں نے تجھے دوزخ میں ڈال دیا اس لئے صغیرہ گناہوں سے اجتناب بھی تجھ پر لازم ہے۔

۷۷۸۸ عبداللہ بن محمد، علی بن اسحاق، حسین بن حسن، عبداللہ بن مبارک، صالح مری، حبیب بن محمد، شہر، ابوذر کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے جبرائیل میرے فلاں بندے کے قلب سے حلاوۃ ایمان ختم کردے، اس کے بعد اس پر سخت مصیبت نازل ہوتی ہے پھر جب وہ اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیل کو حکم دیتے ہیں کہ اس کی حلاوت ایمان دوبارہ لوٹادو، اس لئے کہ میں نے اس کو آزمائش میں مبتلا کیا تھا اور میں نے اسے صادق پایا اور عنقریب میں اس کی خوب مدد کروں گا لیکن جب بندہ اللہ کی طرف رجوع نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی طرف التفات نہیں فرماتے۔

۷۷۸۹ ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین بن عبدالجبار، ہیثم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن حیان کہتے ہیں کہ میں نے شہر کو کہتے سنا ہے کہ دوزخ میں غساق نامی ایک وادی ہے اس میں تین سو تیس گھاٹیاں ہیں، ہر گھاٹی میں تین سو تیس محل ہیں، ہر محل میں تین سو تیس کمرے ہیں، ہر کمرے میں چار کونے ہیں، ہر کونے میں ایک بہادر ہے، ہر بہادر کے سر پر تین سو تیس بچھو ہیں، ہر بچھو کے سر پر تین سو تیس زہر کے مٹکے ہیں، اگر ان میں سے ایک بچھو اہل دوزخ پر پھونک ماردے تو وہ ان سب کو کافی ہو جائے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے عافیت میں رکھے۔

۷۷۹۰ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، ہودہ ابن خلیفہ، عوف اعرابی، شہر نے بحوالہ ابوہریرۃ اللہ کے رسول کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ قیامت کی علامات سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ تم چرواہوں کو لوگوں کا سردار بنتے دیکھو گے، بکریاں چرانے والوں اور برہنہ لوگوں کو بلند عالیشان عمارتوں میں فخر کرتے دیکھو گے اور باندیوں کو آقاؤں کے لئے بچے جنتے دیکھو گے۔[1]

۷۷۹۱ ابوبکر، حارث، ہودۃ، عوف، شہر فرماتے ہیں کہ میں نے ابوہریرۃ کو کہتے سنا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا اگر علم ثریا ستارے پر بھی ہو تو فارس کے کچھ لوگ پھر بھی اس کو حاصل کرلیں گے۔[2]

یزید بن زریع اور ابوعاصم نے عوف کے حوالہ سے اسی حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۷۷۹۲ ابوعمران بن حمدان، حسن بن سفیان، جبارہ بن مغلس، عبدالحمید بن بھرام، شہر نے بحوالہ ابوہریرۃ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے کدو اور قیر کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا، مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تو اس کے علاوہ برتن نہیں ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جس میں چاہو پیو، ہر شخص کو اپنے کیے کا بدلہ ملے گا، میرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔[3]

یزید بن زریع نے خالد حذاء عن شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

۷۷۹۳ سلیمان بن احمد، عبدان بن احمد، خالد بن محمد ابووائل، عون بن عمارۃ، حفص بن جمیع، عبدالکریم، شہر بن حوشب نے بحوالہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل فرمایا ہے کہ انبیاء اور رسول اہل جنت کے سردار ہوں گے شہداء اہل جنت کے سالار ہوں گے اور قرآن کریم کی خدمت کرنے والے اہل جنت کے منتظم ہوں گے۔[4]

۷۷۹۴ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، عبدالحکم بن ذکوان، شہر کی سند سے مروی ہے ابوہریرۃ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل

۱۔ كنز العمال ۳۸۵۵۶.

۲۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۹۷، ۴۲۰، ۴۲۲، ۴۶۹. وصحيح ابن حبان ۷۳۰۹. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۶۴.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۵. وكنز العمال ۱۳۳۰۰. والضعفاء للعقيلي ۳/ ۴۳.

۴۔ اللآلئ المصنوعة للسيوطي ۱/ ۱۲۷.

کرتے ہیں کہ لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جو دوسرے کی دنیا کے بدلے اپنی آخرت کو ضائع کرے۔ (کنز العمال ۴۴۹۵۶)

۷۷۹۵ احمد بن اسحاق، عبدان بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش، عوام، شہر، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو تین کپڑوں میں غسل دیا گیا جن میں دو سفید اور ایک یمنی کپڑا تھا۔

۷۷۹۶ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم فریابی سفیان، نسلیمان بن احمد، سلیمان بن معافی بن سلیمان، ابی، موسیٰ بن اعین، سفیان، موسیٰ، موسیٰ بن مسیب، شہر، ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک چلو پانی اور ہوا یوم نوح وعاد کے علاوہ کبھی بھی بلا حساب نازل نہیں فرمائے جیسا کہ قرآن پاک سے ثابت ہے، البتہ یوم نوح اور یوم عاد کے موقع پر اللہ نے ان پر بے حساب پانی اور ہوا نازل فرمائے حتیٰ کہ پانی اور ہوا کا روکنا ان اقوام کی طاقت سے باہر ہو گیا۔[۱]

فریابی اور کچھ لوگوں نے اس حدیث کو سفیان پر موقوف کیا ہے۔ نیز موسیٰ بن اعین عن سفیان کے طریق سے یہ حدیث متفرد ہے۔ ابو زرعہ اور کچھ ائمہ نے اس حدیث کو معافی کی سند سے بیان کیا ہے۔

۷۷۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالغفار بن احمد حمصی، محمد بن مصفیٰ، یحییٰ بن سعید قطان، اسماعیل، احوص بن حکیم، شہر، ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے آپ ﷺ نے انہیں مجتمع دیکھ کر اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اللہ کے ذکر اور اس کی عظمت میں غور وفکر کیلئے جمع ہوئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہارے سامنے اللہ کی بڑائی بیان کروں؟ انہوں نے عرض کیا کہ بالکل اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حاملین عرش میں سے اللہ کا ایک فرشتہ اسرافیل بھی ہے جس کے کندھے پر عرش الٰہی کا ایک کنارہ قائم ہے اس کے قدم اسفل السافلین پر اور سر ساتویں آسمان پر لٹکا ہوا ہے ایسے عظیم فرشتے بھی تمہارے رب کی مخلوق میں سے ہیں۔[۲]

اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کا احوص عن شہر بن حوشب عن ابن عباس روایت کرنا تفرد ہے۔ جلیل بن عطیہ نے شہر عن عبداللہ بن سلام کی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۷۷۹۸ ابو احمد محمد بن احمد، سلیمان بن احمد، ابوخلیفہ، ابو ولید طیالسی، عبدالحمید بن بھرام شہر بن حوشب، عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک قریشی عورت حضرت سودہ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا ان کے پہلے شوہر سے ۵ یا ۶ بچے تھے اس وقت ان کے شوہر کا انتقال ہو چکا تھا آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں نکاح سے کیا مانع ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں کوئی چیز مانع نہیں صرف اتنی بات ہے کہ مجھے اپنی اولاد سے خطرہ ہے کہیں وہ آپ کے لئے تکلیف کا باعث نہ بن جائیں آپ ﷺ نے فرمایا صرف یہی وجہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ صرف یہی وجہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تم پر رحم فرمائے اونٹوں پر سوار ہونے والی قریش کی بہترین عورتیں ہیں جو احسن طریقے سے اولاد کی پرورش کرنے والی ہیں۔[۳]

عبدالحمید کا شہر کے حوالہ سے اس حدیث کو بیان کرنا تفرد ہے۔

۷۷۹۹ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد، زید بن حریش، عبداللہ بن خراش عوام بن حوشب، شہر نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس جنازہ کے ساتھ چلنے سے منع فرمایا جس کے ساتھ خلاف شریعت امور ہو رہے ہوں۔[۴]

۱۔ الدر المنثور ۶/۲۲۹. والحبائک فی أخبار الملائک للسیوطی ۹۳.

۲۔ الدر المنثور ۵/۳۴۷.

۳۔ مسند الامام أحمد ۱/۳۱۹. وفتح الباری ۹/۵۱۲.

۴۔ سنن ابن ماجة ۱۵۸۳. ومسند الامام أحمد ۲/۹۲.

۷۸۰۰ ابواحمد غطریفی، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، جریر، لیث، شہر بن حوشب، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا عنقریب ہجرت کے بعد ہجرت ہوگی حتیٰ کہ لوگ حضرت ابراہیم کی ہجرت گاہ کی طرف ہجرت کریں گے اس کے بعد زمین پر برے لوگ باقی رہ جائیں گے۔[1]

۷۸۰۱ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالجلیل بن عطیہ، شہر، عبداللہ بن سلام کہتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام اللہ کے خلق میں غور کررہے تھے۔ آپ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پوچھا کہ تم کس چیز میں غور کررہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہم خدا کے بارے میں غور کررہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بارے میں سوچنے کے بجائے اللہ کی مخلوق کے بارے میں سوچو اللہ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا فرمایا ہے کہ جس کے قدم ساتویں زمین پر ہیں اور اس کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کرگیا ہے۔ اس کے قدموں سے گھٹنوں تک چھ سو سال کی مسافت کا فاصلہ ہے اور اسی قدر ٹخنوں کے نیچے تک اور اللہ رب العزت مخلوق سے بے حد وحساب بڑے ہیں۔[2]

۷۸۰۲ حبیب بن حسن، فاروق، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، قاضی ابواحمد، ابراہیم بن زہیر، مکی بن ابراہیم، عبداللہ بن ابی زیاد، شہر بن حوشب، اسماء بنت یزید، کہتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بھائی کی غیبت سے بچنے والے کے لئے اللہ پر حق ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھے۔[3]

۷۸۰۳ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، خلاد بن یحییٰ داؤد اودی، شہر، اسماء بنت یزید کہتی ہیں کہ میں سونے کے دو کنگن پہن کر بیعت کے لئے حاضر ہوئی آپ نے کنگنوں کو دیکھ کر فرمایا اے اسماء تمہیں اس کا خوف نہیں کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تمہیں ان کنگنوں کے بدلے آگ کے دو کنگن پہنائے حضرت اسماء کا قول ہے کہ اس کے بعد میں نے وہ کنگن اتار دیئے۔[4]

حضرت مغیث بن سمی[5]

آپ وعظ ونصیحت کے ذریعہ لوگوں کو خدا ترسی کی طرف دعوت دینے والے اور انہیں جنت کی خوشخبری سنانے والے تھے۔

۷۸۰۴ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی کا قول ہے کہ دوزخ ہر دن دو بار زور سے چیخ مارتی ہے جو جن وانس کے علاوہ ہر شئے کو سنائی دیتی ہے۔

۷۸۰۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویحییٰ رازی، ہناد، ابومعاویہ، اعمش، مالک بن حارث، مغیث بن سمی نے بیان کیا ہے کہ جب انسان کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو اسے کہا جائے گا انتظار کرو ابھی تمہیں کچھ ہدیہ دیا جائے گا اس کے بعد سانپ اور اژدہے کے زہر سے بھرا ہوا پیالہ اس کی خدمت میں پیش کیا جائے گا جب وہ اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس کے جسم کا گوشت اور ہڈیاں جدا جدا ہوجائینگی۔

۱۔ سنن أبی داؤد ۲۴۸۲. ومسند الامام أحمد ۲/۲۰۹. والترغیب والترهیب ۴/۶۱. وفتح الباری ۱۱/۳۸۹. وکنز العمال ۳۵۰۲۳، ۳۸۸۸۸.

۲۔ اتحاف السادة المتقین ۲/۵۴۶. والدر المنثور ۲/۱۳۰. وکنز العمال ۵۷۱۴. والأحادیث الصحیحة ۱۷۸۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۶/۴۶۱. ومجمع الزوائد ۸/۹۵. والمصنف لابن أبی شیبة ۸/۳۸۸. والزهد لابن المبارک ۲۴۰. وشرح السنة ۱۳/۱۰۷، ومشکاة المصابیح ۴۹۸۱. واتحاف السادة المتقین ۷/۵۴۵. والترغیب والترهیب ۳/۵۱۷.

۴۔ مجمع الزوائد ۵/۱۴۸.

۵۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۰۲۰. والجرح ۸/ت ۱۷۹۲. والکاشف ۳/ت ۵۶۷۷. وتهذیب الکمال ۶۱۲۱. وتهذیب التهذیب ۱۰/۲۵۵.

۷۸۰۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن احمد، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، عبداللہ بن محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ اعمش، جامع، شداد، مغیث فرماتے ہیں کہ گزشتہ زمانہ میں ایک گناہ گار شخص تھا ایک روز اس نے معاصی پر نادم ہوکر اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میری مغفرت فرمادیجئے صرف اتنی بات پر اللہ نے اس کی مغفرت فرمادی۔

۷۸۰۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، ہناد بن سری، ابومعاویہ، اعمش، ابوسفیان، مغیث کا قول ہے کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص تھا ایک روز تنہائی میں اپنے گناہوں کو یاد کرکے کہنے لگا کہ اے اللہ میری مغفرت فرمادے اسی حالت میں اس کی روح نکل گئی اور اس کی مغفرت کردی گئی۔

۷۸۰۸ عبداللہ بن محمد ابوبکر، محمد بن ابی سھل، عبداللہ بن محمد بن عیسیٰ، ابومعاویہ، وکیع، اعمش، حسان بن ابی الاشرس، مغیث نے فرمایا کہ ''طوبیٰ'' جنت میں ایک درخت ہوگا اس کی ٹہنیاں ہر جنتی کے محل پر سایہ فگن ہوں گی اس پر رنگ رنگ کے پھل ہوں گے بختی اونٹ کی مثل اس پر سے ایک پرندہ کا گزر ہوگا جب کسی جنتی کو اس پرندے کی خواہش ہوگی تو وہ دعا کرے گا اسی وقت وہ پرندہ بھنا ہوا دسترخوان پر اس کے سامنے آجائے گا وہ جنتی اسے کھائے گا اس کے بعد وہ پرندہ اڑ کر واپس چلا جائے گا۔

۷۸۰۹ عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی سھل، عبداللہ بن محمد، محمد بن ابی عبیدہ، ابی، اعمش، مالک بن حارث، مغیث کہتے ہیں کہ جنت کا ایک محل سونے ایک چاندی، ایک یاقوت اور ایک زبرجد کا ہوگا پہاڑ مشک کے ہوں گے اور مٹی مشک اور زعفران سے مخلوط ہوگی۔

۷۸۱۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابومعاویہ، ابوسفیان، مغیث کا فرمان ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک راہب گرجے میں ساٹھ سال تک عبادت کرتا رہا ایک روز اس نے گرجے سے زمین کو دیکھا تو وہ اسے بہت اچھی لگی جس کی وجہ سے زمین پر چلنے کی اس نے تمنا ظاہر کی راوی کہتا ہے کہ راہب ایک روز ایک روٹی لے کر گرجے سے نیچے زمین پر اتر آیا اور زمین پر چلنے لگا اسی اثناء میں ایک خوبصورت لڑکی پر اس کی نظر پڑگئی حتیٰ کہ وہ اس خوبصورت وحسین وجمیل لڑکی پر عاشق وفریفتہ ہوگیا اور اسی حالت میں اس کی موت آگئی موت و حیات کی کشمکش میں ایک سائل نے اس سے سوال کیا تو اس راہب نے وہ روٹی اسے دے دی پھر اس کی ساٹھ سالہ عبادت اور اس کے ایک گناہ کا وزن کیا گیا تو وہ ایک گناہ ساٹھ سال کی عبادت پر غالب آگیا پھر اس کی آخری نیکی سائل کو روٹی دینے والی لائی گئی اور اسے اس کی ساٹھ سالہ عبادت کے ساتھ شامل کرکے اس کا وزن کیا گیا تو اس کی عبادت اس کے ایک گناہ پر غالب آگئی۔

۷۸۱۱ ابومحمد بن حیان، جبیر بن ہارون، علی بن محمد طنافسی، عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، اعمش، ابوسفیان نے مغیث سے اسی قسم کا قول روایت کیا ہے۔

۷۸۱۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، محمد بن حمید، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ، جریر، اعمش، جامع بن شداد، مغیث بن سمی فرماتے ہیں کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ اگر مجھے مسلمان کے فتنے میں واقع ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں کافر کو قبل از موت بہت کچھ عطا کرتا۔

۷۸۱۳ سلیمان بن احمد، طالب بن قرہ، محمد بن عیسیٰ طباع، قاسم بن موسیٰ، زید بن واقد، مغیث کا قول ہے کہ آپ ﷺ سے افضل الناس کے بابت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا گناہ، ظلم، دھوکہ اور حسد سے اجتناب کرکے دنیا سے جانے والا شخص لوگوں میں سب سے افضل ہے۔ پھر انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ یہ بات کس شخص میں پیدا ہوسکتی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا کو ناپسند اور آخرت کو پسند کرنے والے شخص میں، صحابہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اس کے مصداق تو صرف آپ کے غلام حضرت رافع ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر حسن اخلاق کا مالک اس شخص کا مصداق ہے۔

۷۸۱۴ محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہشیم بلدی، محمد بن کثیر صنعانی، عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسماعیل بن عبداللہ، یحییٰ بن عبداللہ حرانی

اوزاعی نہیک بن مریم مغیث بن کی کا بیان ہے کہ ایک روز میں نماز پڑھ رہا تھا ابن عمر میرے پہلو میں کھڑے تھے اور ابن زبیر نماز فجر روشنی میں پڑھاتے تھے، ایک روز انہوں نے نماز فجر تاریکی میں پڑھائی تو میں نے ابن عمر سے اس کی وجہ پوچھی؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ اور شیخین کے زمانہ میں نماز فجر اندھیرے ہی میں ہوا کرتی تھی حضرت علی کی شہادت کے بعد حضرت عثمانؓ کے دور میں فجر کی نماز روشنی میں شروع ہوئی۔

۳۳۰ حضرت حسان بن عطیہ[1]

آپ اعمال خیر میں سبقت لے جانے والے معاصی کی مذمت کرنے والے تھے۔ آپ اصلاً بصری تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۷۸۱۵ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، یزید بن عبدالصمد، ابو مسہر، عقبہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن عطیہ سے بڑا مرد صالح میں نے نہیں دیکھا۔

۷۸۱۶ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی، عمرو بن عثمانؒ عبدالملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کا قول ہے کہ حضرت حسان بن عطیہ عصر تا مغرب ذکر الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۷۸۱۷ سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان بن عطیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں طویل قیام اللیل کرنے والے شخص کے لئے یوم قیامت طویل قیام آسان ہو جائے گا۔

۷۸۱۸ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کا بکریوں کا ریوڑ تھا ایک روز انہوں نے آواز سن کر اسے چھوڑ دیا میں نے اوزاعی سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ایک دن ان کی بکریوں کا اور ایک دن ان کے پڑوسیوں کی بکریوں کا مقرر ہے۔

۷۸۱۹ محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ بعض لوگوں کے درمیان ایک ہی نماز میں شریک ہونے کے باوجود آسمان وزمین کا فرق ہوتا ہے کیونکہ ایک شخص خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اور دوسرا شخص اسی نماز میں غافل اور لاپرواہ ہو کر کھڑا رہتا ہے۔

۷۸۲۰ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن وزیر، سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ سجدہ کرنے والا شخص رحمٰن کے قدم پر سجدہ کرتا ہے ولید اوزاعی کے قول سے نقل کرتے ہیں کہ رسول کا یہ فرمان (بندہ حالت سجدہ میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے) اور اسی طرح (خوشی سے کیا گیا صدقہ رحمٰن کے ہاتھ میں پہنچ جاتا ہے) قرب الٰہی پر محمول ہے اسی طرح حسان کا یہ قول کہ بندہ رحمان کے قدم پر سجدہ کرتا ہے قرب الٰہی پر محمول ہے۔

۷۸۲۱ سلیمان بن احمد، ہاشم بن مرثد، صفوان، احمد، عبداللہ علی بن سھل، ولید اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ایمان کا فائدہ عمل کے وقت ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے (ترجمہ) ایمان والے تو وہی لوگ ہوتے ہیں کہ جب اللہ کا ذکر آتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب اللہ کی آیتیں ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ آیتیں ان کے ایمان کو اور زیادہ کر دیتی ہیں اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں اور جو کہ نماز کی اقامت کرتے ہیں اور ہم نے ان کو جو کچھ دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں سچے ایمان والے یہی لوگ ہیں (از انفال ۲ تا ۴)۔

---

[1] التاریخ الکبیر ۳/ت ۱۳۴. والجرح ۳/ت ۱۰۴۴. والکاشف ۱/۲۱۷. والمیزان ۱/۴۷۸. وتهذیب الکمال ۱۱۹۴. وتهذیب التهذیب ۲/۲۵۱.

۷۸۲۲ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، ابراہیم بن سعید جوہری، موسیٰ بن ابی ایوب، سعید بن کثیر بن دینار، سلمہ بن کلثوم اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ آج لوگوں میں خیر خواہی بہت کم رہ گئی ہے۔

۷۸۲۳ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ انسان کا گھر میں نماز ادا کرنا پوشیدہ اعمال سے ہے۔

۷۸۲۴ محمد بن معمر، سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ ذکر الٰہی کو ناپسند کرنا اللہ تعالیٰ سے سب سے بڑی دشمنی ہے۔

۷۸۲۵ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ خواتین کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، یونس، ابن کثیر، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ ہمارے زمانہ کے لوگ عورتوں کے ذکر اور مساجد میں فضول باتوں سے اجتناب کرتے تھے۔

۷۸۲۷ سلیمان بن احمد، عمر بن مقلاص، ابی، احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، ولید بن ابی طلحہ، ابن وہب، یونس بن یزید، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ تین شخصوں سے کھانے پینے کے اعتبار سے حساب نہیں ہوگا (۱) افطاری کے وقت کھانے والے سے (۲) سحری کھانے والے سے (۳) مہمان کو کھلانے سے۔

۷۸۲۸ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عمر بن عثمان، عبدالملک بن محمد صنعانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک کی خلافت میں غیلان قدری ہمارے پاس آئے غیلان چرب زبان تھا اس نے ہمارے پاس کچھ باتیں کیں پھر اس نے حسان سے اپنی کی ہوئی باتوں کے بارے میں سوال کیا حسان نے جواب میں کہا اے غیلان اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری باتوں کے جواب سے عاجز تھا، اس لئے کہ میرا قلب تیری باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔

۷۸۲۹ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، یونس بن حبیب، محمد بن کثیر اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان نے غیلان قدری سے کہا کہ خدا کی قسم اگر میں چرب زبان ہوتا تو پھر بھی تیری جیسی باتیں نہ کرتا کیونکہ تیری ساری باتیں غلط ہیں۔

۷۸۳۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر اوزاعی حسان بن عطیہ کا قول ہے کہ سنت کے بجائے بدعت کی طرف عوام بہت جلد مائل ہو جاتی ہے۔

۷۸۳۱ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی حسان نے فرمایا کہ جس قوم نے بدعت ایجاد کی اللہ نے اسی کی مانند سنت سے انہیں قیامت تک محروم کر دیا۔

۷۸۳۲ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، جعفر بن مسافر، بشر بن بکیر، اوزاعی نے گذشتہ قول کی مانند حسان کا قول نقل کیا ہے۔

۷۸۳۳ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، اوزاعی، حسان کا قول ہے علانیہ دعا سے سری دعا ستر درجہ افضل ہوتی ہے۔

۷۸۳۴ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عبدالجبار بن یحییٰ عقبہ بن علقمہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ حسان بن عطیہ کی ایک راہب سے ملاقات ہوئی راہب نے حسان کے لئے دعا کی حسان نے آمین کہی بعد میں لوگوں نے حسان سے کہا کہ آپ کو اس کی دعا کی قبولیت کا یقین ہے؟ حسان نے جواب میں فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعا میرے حق میں قبول فرمائے گا۔

۷۸۳۵ احمد، عبداللہ علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان نے بحوالہ عبدہ بن ابی لبابہ نقل کیا ہے کہ ابولبابہ شام کے وقت فرمایا کرتے تھے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جو دن کو ختم کر کے رات لایا جو کہ سکون کا باعث ہے۔ اے باری تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار

بندہ بنادے تمام تعریف اس ذات کے لئے ہیں جس نے آج کے روز تک ہمیں عافیت بخشی اس لئے کہ بہت سے افراد اس زمانہ میں آزمائش میں مبتلا کئے گئے اے باری تعالیٰ موت تک مجھے عافیت عطا فرما اور آخرت میں عذاب جہنم سے نجات عطاء فرما عبدہ بن ابی لبابہ صبح کے وقت یہی دعا کیا کرتے تھے

۷۸۳۶ احمد ،عبداللہ ،محمود بن خالد ،عمر بن عبدالواحد ،اوزاعی ،حسان کا قول ہے کہ جس مجلس میں لغو باتیں کی جائیں پھر اختتام مجلس پر شرکائے مجلس استغفار کرلیں تو وہ استغفار ان کے لئے کفارہ بن جاتا ہے۔

۷۸۳۷ سلیمان بن احمد ،احمد بن معلّی ،واحمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد ،عمر بن عبدالواحد ،اوزاعی فرماتے ہیں کہ حسان یہ دعا کیا کرتے تھے اے باری تعالیٰ تقدیر اور شیطان کے شر سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں اور غیر کے لئے مجھے عبرت بنانے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور غیر کو مجھ سے زیادہ نوازنے سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں رسوائی سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اور میں آپ کی مرضی کے خلاف بات کرنے سے آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں اے رب کریم میری مغفرت فرما بلاشبہ تو میرے گناہوں سے واقف ہے اور قدرت کے باوجود مجھے عذاب مت دینا۔

۷۸۳۸ سلیمان بن احمد ،احمد بن معلّی ،واحمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان محمود بن خالد ،عمر بن عبدالواحد اوزاعی حسان کا قول ہے جو شخص کسی وادی میں اللہ سے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس وادی کو خواہ وہ چھوٹی ہو یا بڑی حسنات سے پر کردیتا ہے۔

۷۸۳۹ سلیمان بن احمد ،احمد بن معلّی ،واحمد بن اسحاق ،عبداللہ بن سلیمان ،محمود بن خالد ،عمر بن عبدالواحد ،اوزاعی نے بحوالہ حسان بیان کیا ہے کہ جس شخص میں پانچ چیزیں جمع ہو جائیں تو وہ شخص کامل الایمان ہے (۱) اللہ اور اس کے رسول کے لئے خیر خواہی کرنا (۲) اللہ اور اس کے رسول کے لئے محبت کرنا (۳) لوگوں کو خوش کرنے والا شخص (۴) ذورحم محرم سے صلہ رحمی کرنے والا شخص (۵) جس کا ظاہر و باطن ایک ہو۔

۷۸۴۰ احمد بن اسحاق ،عبداللہ ،عباس بن ولید بن مزید ،ابی اوزاعی حسان کا قول ہے کہ حاملین عرش کی تعداد ۸ ہے جو شیریں آواز میں حمد الٰہی میں مشغول رہتے ہیں ان میں سے چار حمد الٰہی کرتے ہوئے کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات پاک ہے ہم آپ کے علم کے بعد آپ کے حلم پر آپ کی تعریف کرتے ہیں، دیگر چار کہتے ہیں اے باری تعالیٰ آپ کی ذات تمام عیوب سے پاک ہے۔ آپ کی قدرت کے بعد ہم آپ کے عفو پر آپ کی حمد خوانی کرتے ہیں۔

۷۸۴۱ احمد ،عبداللہ ،عباس ،ابی ،اوزاعی ،حسان فرماتے ہیں کہ علم میں اضافہ کے بقدر انسان کے لئے رحمت الٰہی اور قدرت الٰہی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

۷۸۴۲ احمد ،عبداللہ ،عباس ،ابی ،اوزاعی حسان کا قول ہے جو انسان کھانے کے حاضر ہونے پر کہے اے اللہ اسے میرے لئے پاکیزہ رزق بنادے جس پر مجھ سے کوئی حساب و کتاب نہ ہو تو گویا اس نے کھانا کھانے کا شکر ادا کردیا۔

۷۸۴۳ محمد بن معمر ،ابوشعیب حرانی ،یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی ،حسان کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ظالم کو ظالم کے ساتھ عذاب دے گا پھر دونوں کو دوزخ میں داخل کرے گا

۷۸۴۴ محمد ،ابوشعیب ،یحییٰ اوزاعی حسان نے کہا انسان جب شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان مسکرا کر کہتا ہے اے انسان تو لعنت و رسوا کردہ پر لعنت کرتا ہے حسان کہتے ہیں کہ شیطان بندہ کے لعنت کرنے کے وقت کہتا ہے تو مجھ پر لعنت کرتا ہے حالانکہ اللہ اس سے قبل مجھ پر لعنت کرچکا ہے۔

۷۸۴۵ محمد ،ابوشعیب ،یحییٰ اوزاعی ،حسان کا قول ہے کہ شیاطین بہت زیادہ ہیں ان کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو ایسے کھیت میں

داخل ہو جس میں ٹڈیاں بہت زیادہ ہوں جب وہ چلے تو اس کے دائیں بائیں بہت سی ٹڈیاں اڑیں اگر اللہ شیاطین کو انسان کی آنکھ سے پوشیدہ نہ رکھتا تو لوگوں کو ہر جگہ شیاطین نظر آتے۔

۷۸۴۶ محمد، سلیمان بن احمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ حاملین عرش فرشتوں کے پاؤں ساتویں زمین پر قائم ہیں اور ان کا سر ساتویں آسمان سے بھی تجاوز کر گیا ہے اور ان کے سینگ ان کے طول کے مساوی ہیں جن پر عرش قائم ہے۔

۷۸۴۷ محمد، سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ انسان کے گناہ کرنے کے بعد فرشتہ کافی دیر تک اس کی توبہ کا انتظار کرتا ہے اگر وہ توبہ نہیں کرتا تو فرشتہ اس کا گناہ لکھتا ہے ورنہ نہیں لکھتا۔

۷۸۴۸ ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ جمعہ کے روز مسافر کی مدد نہیں کی جاتی اور اس کی حاجت پوری نہیں کی جاتی۔

۷۸۴۹ محمد، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ عمرؓ کے مساوی نہیں ہیں؟ حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ تم مجھے اس شخصیت کے مساوی سمجھتے ہو جس نے اپنے دور خلافت میں شیاطین کو بیڑیوں سے جکڑ دیا تھا۔

۷۸۵۰ محمد، ابوشعیب، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ دو رکعت سنت کے مطابق ادا کرنا بلا سنت کے ستر رکعت ادا کرنے سے بہتر ہے۔

۷۸۵۱ سلیمان، ابوشعیب، اوزاعی حسان نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز ارشاد خداوندی ہوگا اے لوگو میں اب تک تمہارے بارے میں خاموش رہا اب تم خاموش رہو آج تمہارے اعمال نامے تمہارے سامنے پیش کئے جائینگے جو خیر کو پائے وہ اللہ کی حمد کرے جو برائی کو پائے وہ اپنے نفس کو ملامت کرے اس لئے کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جو آج تم پر پیش کئے گئے ہیں۔

۷۸۵۲ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ جب بھی کسی قوم پر آزمائش آئی تو وہ صرف ان کی خواہش کی وجہ سے آئی۔

۷۸۵۳ سلیمان، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی حسان نے قول باری تعالیٰ (و لا ینقص من عمرہ) کی تفسیر میں فرمایا ہر آنے والا دن انسان کی عمر کم کرتا ہے۔

۷۸۵۴ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، حسان نے فرمایا لوگ جب سائلوں محتاجوں اور فقراء کا خیال رکھنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں ان میں سے بعض کو بعض کے ذریعے دہشت زدہ کر دیتا ہوں۔

۷۸۵۵ احمد، عبداللہ، علی بن خشرم، عبداللہ بن سعید، وسلیمان بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن اسحاق بن راہویہ، ابی عیسیٰ بن یونس، اوزاعی، حسان کا قول ہے کہ ایک شخص گدھے پر سوار تھا گدھے کا پاؤں پھسل گیا سوار نے کہا کہ تو ہلاک ہو دائیں جانب والے فرشتے نے کہا کہ یہ نیکی نہیں ہے جسے میں لکھوں بائیں جانب والے فرشتے نے بھی یہی کہا من جانب اللہ صاحب شمال کو اس کے لکھنے کا حکم ہوا چنانچہ اس کا یہ قول اس کے گناہوں میں لکھ دیا گیا۔

۷۸۵۶ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان فرماتے ہیں کہ کچھ افراد غضب الٰہی کا مورد ہوتے ہیں (۱) لوگوں کو ناحق قتل کرنے والے (۲) متکبر لوگ (۳) قلوب میں کینہ رکھنے والے (۴) چغل خور (۵) لوگوں میں تفرقہ ڈالنے والے (۶) بغاوت کرنے والے

۷۸۵۷ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان کہتے ہیں کہ رات کے وقت مسلمانوں کی چوکیداری کرنے والے شخص کے لئے جنت واجب ہے۔

۷۸۵۸ سلیمان بن احمد، محمد، اوزاعی، حسان نے بیان کیا ہے کہ فتنہ دجال سے بارہ ہزار مرد اور ستر ہزار عورتیں محفوظ رہیں گے۔

۷۸۵۹ سلیمان بن احمد، ہشام بن مرثد، صفوان بن صالح، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، علی بن سھل، ولید بن مسلم، اوزاعی، حسان فرماتے ہیں کہ حضرت آدم جنت سے نکالے جانے پر ستر سال تک روئے اور اتنا ہی عرصہ اپنی خطا پر روئے اور اپنے بیٹے کے قتل پر

چالیس سال تک روئے اور ایک سو سال تک مکہ میں قیام فرمایا علی بن سھل کے قول کے مطابق ساٹھ سال تک مکہ میں قیام فرمایا۔

محمد بن مصعب نے اس روایت کو اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ اوزاعی کا اس روایت کو اسحٰق بن ابی طلحہ عن انس مرفوعاً روایت کرنا مشہور ہے۔

۸۶۰۷ محمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، یونس ابن حبیب، محمد بن کثیر، اوزاعی حسان انس بن مالک کا قول ہے کہ اصبہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی اتباع کریںگے جن کے سروں پر سبز چادریں ہوں گی۔

اوزاعی نے اس روایت کو اسی طرح حسان بن شداد کی سند سے نقل کیا ہے۔ نیز سوید نے اس روایت کو اوزاعی عن حسان عن مسلم بن مشکم عن شداد کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۶۱۷ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ، اوزاعی حسان کا قول ہے کہ ایک روز شداد نے ایک منزل پر اتر کر دستر خوان طلب کیا اور کھیل کود کا ارادہ کیا ان سے کہا گیا کہ یہ آپ کیسی بات کر رہے ہیں انہوں نے جواب دیا کہ اس ایک بات کے علاوہ میں نے کبھی بھی غیر ذمہ داری کی بات نہیں کی اس لئے تم اس کو چھوڑو میں تمہیں اللہ کے رسول کا قول سنا تا ہوں کہ جب لوگ مال جمع کرنے لگیں تو تم یہ دعا یاد کرواے باری تعالیٰ میں آپ سے ثابت قدمی، عزیمت، نعمت پر شکر، حسن عبادت قلب سلیم، لسان صادق کا سوال کرتا ہوں جو چیزیں تیرے علم میں ہیں تجھ سے ان کی بہتری کا طالب ہوں ان کے شر سے تیری پناہ کا سائل ہوں میرے جن گناہوں سے تو واقف ہے ان کے بارے میں تجھ سے تیری مغفرت کا خواستگار ہوں۔[1]

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے مشہور ہے۔

۸۶۲۷ عبداللہ بن جعفر، ابو مسعود، عبداللہ بن نمیر، محمد بن احمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق، ابو مسلم کشی، ابو عاصم، محمد بن احمد بن علی، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر صنعانی، سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، وابواسحاق بن حمزہ، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰی بن عبداللہ اوزاعی حسان، ابو کبشہ، عبداللہ بن عمر نے رسول اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ میری طرف سے اگر چہ ایک آیت ہی ہو لوگوں کو پہنچاؤ اور بنی اسرائیل سے احادیث بیان کرو اس میں کوئی حرج نہیں جس نے مجھ پر قصداً جھوٹ بولا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔[2]

یہ حدیث اوزاعی عن حسان کی سند سے غریب ہے۔

۸۶۳۷ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن حسن حلبی، محمد بن کامل بن میمون زیات، محمد بن اسحاق عکاشی، اوزاعی حسان بن عطیہ، ابو کبشہ، عمرو بن عاص کا قول ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے کہ گناہوں کے چھوٹا ہونے کو دیکھنے کے بجائے اس ذات کو دیکھو جس کے خلاف تم جرأت کر رہے ہو۔

یہ حدیث محمد بن منکدر کی سند سے غریب ہے۔ نیز اس حدیث کو حسان کا محمد بن منکدر کی سند سے بیان کرنے میں تفرد ہے۔

۸۶۴۷ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر، سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی، حسان بن عطیہ، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ایک شخص کو میلے کچیلے کپڑوں میں دیکھ کر فرمایا کیا اس کے پاس کپڑوں کو صاف کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور ایک شخص کو پراگندہ حال دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس کے پاس بالوں کو صاف اور درست کرنے والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الفتن ۱۲۴، والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۸۲۵، ومشکاۃ المصابیح ۱۸۷، ۵۴۹۰، وکنز العمال ۳۸۷۷۲.

۲۔ صحیح البخاری ۲۰۷/۴، وسنن الترمذی ۲۶۶۹، وسنن الدارمی ۱۳۶/۱، ومسند الامام احمد ۱۵۹/۲.

حسان اس حدیث کو محمد بن ابی عائشہ کی سند سے بیان کرنے میں متفرد ہیں۔

۷۸۶۵ محمد بن احمد، محمد بن یوسف، محمد بن مصعب، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابوہریرہؓ نے رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تشہد سے فارغ ہو کر تم چار چیزوں سے پناہ طلب کیا کرو (۱) عذاب قبر سے (۲) عذاب دوزخ سے (۳) زندوں اور مردوں کے فتنہ سے (۴) فتنۂ دجال سے[1]۔

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۶ ابوبکر آجری، عمر بن ایوب سقطی، ابواحمد محمد بن احمد جرجانی قاسم بن زکریا مقری ابوہمام، ابوالفضل، اوزاعی، حسان، محمد بن ابی عائشہ، ابودرداء نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس نے انشاء اللہ کہہ کر قسم اٹھائی پھر قسم توڑ دی اس پر قسم کا کفارہ نہیں ہے[2] (مسند الامام احمد ۲، ۶، السنن الکبریٰ للبیہقی ۱۰، ۴۶)

یہ حدیث اوزاعی اور حسان کی سند سے غریب ہے۔

۷۸۶۷ سلیمان بن احمد، ابوبکر بن سہل، عمرو بن ہاشم، اوزاعی حسان، نافع نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قسم کے ساتھ انشاء اللہ کہنے والا وہ حانث ہو گیا تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے[3]۔

عمر بن ہاشم بیروتی کا اس روایت کو مرفوعاً نقل کرنا تفرد ہے۔

۳۳۱ قاسم بن مخیمرہ[4]

آپ فضولیات سے اجتناب کرنے والے اور دنیاوی تفکرات سے کوسوں دور تھے، اصلاً کوفی تھے بعد میں شام منتقل ہو گئے تھے۔

۷۸۶۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن عمرو، ابوزرعہ، ابومسہر سعید بن عبدالعزیز، قاسم بن مخیمرہ کہتے ہیں کہ میرے دسترخوان پر کبھی دو قسم کے کھانے جمع نہیں ہوئے اور کبھی مجھے کوئی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۶۹ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن داؤد، محمود بن خالد، عمر اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ کبھی مجھے دنیاوی غم پیش نہیں آیا۔

۷۸۷۰ محمد بن احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، شریح بن یونس، ولید بن مسلم، ابوجابر کہتے ہیں کہ قاسم ولیموں کی دعوت میں شرکت کرتے تھے لیکن صرف ایک قسم کا کھانا تناول فرماتے تھے۔

۷۸۷۱ احمد، عبداللہ، ابوتمیر علی، حمزہ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم ہمارے پاس آتے تھے اور بحکم نص قرآنی واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتیٰ یستاذنوہ (النور ۶۲) اجازت طلب کر کے واپس جاتے تھے۔

۷۸۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بابلی، اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ [illegible]سلمان کی قبر کو روندنا میرے نزدیک سخت گناہ ہے۔

۷۸۷۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی ضمرہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ آگ کے شعلہ کو روندنا

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۳۰، وسنن الدارمی ۹۸۳. وسنن ابن ماجۃ ۹۰۹. ومسند الامام أحمد ۲/۲۳۷، وسنن الدارمی ۱/۳۱۰، وفتح الباری ۲/۳۲۲، ۱۱/۱۶۵.

[2] کنز العمال ۴۷۰۷.

[3] مسند الامام أحمد ۲/۶. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۱۰/۴۶. وتفسیر القرطبی ۶/۲۷۳.

[4] طبقات ابن سعد ۶/۳۰۳. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۷۴۳. والجرح ۷/ت ۶۸۴. والجمع ۲/۴۲۱. والکاشف ۲/ت ۴۵۹۹. وتھذیب الکمال ۴۸۲۵.

مجھے ایک مسلمان کی قبر کو روندنے سے زیادہ محبوب ہے۔

۷۸۷۴ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان کہتے ہیں کہ قاسم نے ارشاد خداوندی (اضاعو الصلاۃ و اتبعو الشھوت) (از مریم ۵۹) میں اضاعو الصلاۃ کے بارے میں فرمایا اس سے مراد نماز کے اوقات ہیں کیونکہ نماز کے چھوڑنے سے تو کفر لازم آتا ہے۔

۷۸۷۵ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ، اوزاعی قاسم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز فرمائے گا میں بہترین شریک ہوں جس نے میرے اور غیر کے لیے عمل کیا تو وہ عمل غیر کے لئے ہوگا۔

۷۸۷۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حجاج بن محمد، محمد بن عبداللہ البصری، قاسم نے اپنی ام ولد سے کہا مجھے کیا ہوگیا کہ میں قبل از موت موت کی خواہش کرتا ہوں لیکن اس کے آنے پر اسے ناپسند کرتا ہوں۔

۷۸۷۷ سلیمان بن احمد، محمد بن معمر، ابوشعیب، یحییٰ اوزاعی کہتے ہیں کہ قاسم کے سامنے قرآنی آیت (و لا تلقو ابایدیکم الی التھلکہ (البقرہ ۱۹۵) تلاوت کی گئی ایک شخص نے اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی قوم پر حملہ نہ کرے۔ قاسم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص دس ہزار افراد پر بھی حملہ کرے تو اس آیت کی رو سے کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وہ اس کا مصداق ہی نہیں ہے اس آیت کا مصداق تو راہ خدا میں مال خرچ نہ کرنے والے افراد ہیں۔

۷۸۷۸ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، عباس بن ولید، ابی، اوزاعی، قاسم نے قرآنی آیت (و لا تلقو الخ) کی مذکورہ تفسیر فرمائی۔

۷۸۷۹ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، ابوعمر اوزاعی، قاسم کہتے ہیں کہ غزوہ سے بلا اجازت امام لوٹنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی حتیٰ کہ وہ غزوہ کی طرف واپس چلا جائے اور جس شئے پر بھی اس کا گزر ہوتا ہے وہ اس پر لعنت کرتی ہے۔

۷۸۸۰ احمد، عبداللہ، محمود، ولید، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب تم کسی شخص کو جھگڑا کرتے اور تکبر کرتے دیکھو تو سمجھو کہ وہ بھلائی سے بالکل محروم ہوگیا ہے۔

۷۸۸۱ احمد، عبداللہ، کثیر بن عبید، عمرو بن عثمان، عقبہ بن علقمہ، اوزاعی، قاسم فرماتے ہیں کہ پرندہ کے انڈے دینے کے ایام میں اس کا شکار مکروہ ہے۔

۷۸۸۲ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمود بن خالد، محمد بن عمیر، اوزاعی، قاسم کا قول ہے کہ جب انسان صبح کے وقت مسجد میں جاتا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک گناہ معاف ہوتا ہے اور ایک درجہ بلند ہوتا ہے اور اس کے بعد ہر آنے والے انسان کے بدلے اس کے لئے ایک قیراط کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۷۸۸۳ عبداللہ، احمد بن ابی الحواری، ولید، اوزاعی قاسم نے بیان کیا ہے کہ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں اسلام کو بہت نقصان پہنچا۔

۷۸۸۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی اسید بن عبدالرحمٰن، خالد بن دریک ابوعبید حاجب نے قاسم سے قدریہ کے بارے میں سوال کیا قاسم نے جواب دیا کہ ان باتوں کو قلوب ناپسند کرتے ہیں۔

۷۸۸۵ سلیمان، احمد، ابومغیرہ، اوزاعی، و ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن ابی شیبہ، عیسیٰ بن یونس، موسیٰ بن سلیمان قاسم بن مخیمرہ کا قول ہے حضرت لقمان نے اپنے لڑکے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اے بیٹے شکم سیری سے اجتناب کر اس لئے کہ وہ دن رات ہر وقت انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۷۸۸۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، حکم، ھقل، سلیمان، ہاشم بن مرثد، صفوان بن صالح، ولید بن مسلم، اوزاعی سلیمان بن موسیٰ

قاسم نے گزشتہ قول کے مانند فرمایا۔

۷۸۸۷سلیمان، محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ اوزاعی، موسیٰ بن سلیمان، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کو ایک حدیث سنانے کے لئے گیا چنانچہ ان کے پاس پہنچنے کے بعد میں نے ان سے کہا مجھ تک یہ حدیث پہنچی ہے کہ جس بادشاہ نے لوگوں کی حاجت کا خیال نہیں رکھا تو قیامت کے روز اللہ اس کی حاجت کا خیال نہیں کرے گا۔[۱]

۷۸۸۸ابوعمرو عثمان بن محمد عثمانی عبداللہ بن شعیب، ابراہیم بن ہانی عبداللہ بن یوسف سعید بن عبدالعزیز، قاسم کہتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے انعامات عطا کئے پھر مجھ سے احادیث بیان کرنے کو کہا لیکن میں نے اس وقت احادیث بیان کرنا اچھا نہیں سمجھا۔

۷۸۸۹سلیمان بن احمد، ابوزرعہ، ابومسہر، سعید بن عبدالعزیز قاسم نے بیان کیا ہے کہ میں عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا انہوں نے مجھے ستر دینار دیئے اور سواری کے لئے خچر دیا اور پچاس دینار میرا وظیفہ مقرر کیا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے مجھے تجارت سے بے پرواہ کر دیا پھر انہوں نے مجھے حدیث بیان کرنے کو کہا لیکن اس حالت میں میں نے احادیث بیان کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عیاش نے ابی حسین وعاصم بن القاسم عن عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً بیان کیا ہے۔

۷۸۹۰ابواحمد، معاذ بن مثنیٰ، وابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی محمد بن کثیر، سفیان ثوری، علقمہ بن مرثد، قاسم، عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا جب بھی کسی مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ صحت کے زمانہ میں جو یہ اعمال صالحہ کرتا تھا وہ اس کے لئے لکھتے رہو۔

اس حدیث کو زبید بن حارث، زید بن ابی انیسہ، محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ، شعبہ، ادریس اودی، اجلح، حسن بن حر، عمرو بن قیس ملائی، ابوخالد دالانی، حجاج بن ارطاۃ، عبدالملک بن ابی عیینہ کی سند سے روایت کیا ہے۔

نیز ابواسحٰق سبیعی نے اس حدیث کو قاسم عن شریح کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۸۹۱ابوبکر طلحی، عبید بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، ابومعاویہ، محمد بن عبداللہ حاسب، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن عیسیٰ، احمد بن بشیر اعمش، حکم، قاسم، شریح بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے مسح علی الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا کہ اس کے بارے میں تم علیؓ سے سوال کرو چنانچہ میں نے علیؓ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے ہم کو حضر میں ایک دن ایک رات اور سفر میں تین دن تین راتوں تک موزوں پر مسح کی اجازت دی ہے۔

مفضل بن صدقہ نے اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ عن الحکم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۸۹۲ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبداللہ بن معاذ، ابی، شعبہ، حکم، قاسم، رواد، مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نماز سے فارغ ہو کر یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ الملک و لہ الحمد و ھو علی کل شیئ قدیر

اللھم لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا ینفع ذالجد منک الجد۔

بقیہ بن ولید نے اس روایت کو عبدالرحمٰن بن ثابت کی سند سے بیان کیا ہے، نیز زہیر بن معاویہ اور محمد بن عجلانؒ نے اس روایت کو حسن بن حر عن القاسم کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المصنف ابن ابی شیبۃ ۲۳/۳. وأمالی الشجری ۲۸۷/۲. وتاریخ بغداد ۲۰/۷. والدر المنثور ۱۰۴/۲. وکنز العمال ۶۷۲۳. ۶۷۲۴.

۷۸۹۳ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح ابن عبادہ، شعبہ، حکم، قاسم، عمرو بن شرحبیل، قیس بن سعد بن عبادہ کہتے ہیں کہ ہم زکوٰۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول سے قبل صدقہ فطر ادا کرتے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے پھر زکوٰۃ اور رمضان کے روزوں کی فرضیت کے نزول کے بعد اللہ کے رسول نے ہمیں نہ تو صدقہ اور عاشورہ کے روزے کا حکم دیا اور نہ ہی منع فرمایا۔

ولید وغیرہ نے اس روایت کو ابوبردہ کے بجائے اوزاعی عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے نیز قتادہ، یحییٰ اور دیگر چند لوگوں نے اس روایت کو اوزاعی عن محمد بن ابی موسیٰ عن القاسم عن ابی موسیٰ کی سند سے روایت کیا ہے۔ نیز اس سند میں بھی ابوبردہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۷۸۹۴ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عزیز موصلی، غسان بن ربیع، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، حسن بن حر، قاسم کہتے ہیں کہ علقمہ بن قیس نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے فرمایا کہ ابن مسعودؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے بیان کیا کہ رسول خدا ﷺ نے اسی طرح میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے تشہد سکھائی۔

حسن بن یحییٰ حسنی نے اس روایت کو زید عن القاسم عن ابی حبیب قاضی عمان کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۸۹۵ سلیمان بن احمد، ابوسیار احمد بن حمویہ تستری، عبدان بن محمد، حسن بن علی بن صالح اوزاعی، قاسم، ابوبردہ، ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جرنیش نبیذ کا پیالہ پیش کیا گیا آپ نے اسے دیوار پر مارنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا اسے بے ایمان شخص ہی نوش کرتا ہے۔

۷۸۹۶ سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم ابوعامر صوری نحوی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، سلمہ بن علی، زید بن واقد، قاسم، ام درداء کہتی ہیں کہ ایک روز ابودرداء نے مجھ سے فرمایا اس وقت امر دین سے لوگوں میں صرف نماز باقی رہ گئی ہے۔

۷۸۹۷ مخلد بن جعفر، احمد بن زنجویہ، ہشام بن عمار صدقہ بن خالد، زید بن واقد، قاسم، ابوحمید، ابوسعید خدری نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ مومن کے سر میں کوئی تکلیف نہیں پہنچتی اور اس کے پاؤں میں کوئی کانٹا نہیں لگتا مگر اس کے عوض قیامت کے روز اس کا درجہ بلند ہوگا اور اس کے گناہ معاف ہوں گے۔[1]

۱۳۴۲ اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجرؒ

آپ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے صدق سے کام لینے والے تھے۔

۷۸۹۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ بن ابی المہاجر کہتے ہیں کہ گریہ کی کثرت پر حضرت داؤد کو عتاب کیا گیا، انہوں نے فرمایا کہ مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس روز کی آمد سے قبل رولوں جس روز بہت رونا ہوگا ہڈیاں آگ میں جلیں گی اور اللہ کے فرمانبردار بیتنا ک فرشتوں کو مجھے سزا دینے پر مقرر کیا جائے گا۔

۷۸۹۹ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو عبدالرحمٰن بن یحییٰ بن اسماعیل، ابراہیم بن شیبان، اسماعیل بن عبید فرماتے ہیں کہ میرے والد کی وفات کے وقت انہوں نے اپنے لڑکوں کو جمع کر کے فرمایا اے بیٹو تم تقویٰ اور قرآن کو لازم پکڑ دو اور صدق کو اپنا ؤ حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی کسی کو قتل کر دے اور پھر اس سے اس کے بارے میں سوال کیا جائے تو وہ اس کا اقرار کر لے، میں نے جب سے قرآن پڑھا ہے اس وقت سے کبھی جھوٹ نہیں بولا اے بیٹو عامۃ المسلمین کے بارے میں اپنے قلوب کو صاف رکھو، خدا کی قسم میں جب بھی گھر سے نکلتا ہوں تو تمام لوگوں کی خیر خواہی سے میرا قلب بھرا ہوتا ہے۔

[1] :تاریخ ابن عساکر ۳/۲۶۰. و کنز العمال ۶۸۳۸.

اس حدیث کو ائمہ اور دیگر مشاہیر اہل علم نے ابواسامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۰۰ عبداللہ بن حسن بن بندار، محمد بن اسماعیل صائغ، ابواسامہ، عبدالرحمن بن یزید بن جابر، اسماعیل بن عبیداللہ، ابوصالح اشعری، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول خدا ﷺ ابوہریرہ کو لے کر شدید بخار میں مبتلا شخص کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اسے دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے مریض تجھے خوشخبری ہو اس لئے کہ اللہ نے فرمایا کہ بخار میری آگ ہے جسے میں دنیا میں دوزخ کی آگ کے عوض مؤمن بندہ پر مسلط کرتا ہوں۔[1]

۷۹۰۱ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن خالد ازرق، ولید بن مسلم، ابن جابر، اسماعیل، ام درداء، بحوالہ ابودرداء، رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ موت کے انسان کو تلاش کرنے کی طرح روزی بھی اسے تلاش کرتی ہے۔[2]

۷۹۰۲ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ہشام بن عمار، عمرو بن واقد، اسماعیل بن عبیداللہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان کا میرے پاس پیغام آیا کہ میرے بچہ کو تعلیم دو اس کا عوض میری طرف سے تمہیں ملے گا میں نے ان سے کہا کہ اس کا عوض میرے لئے کیونکر صحیح ہوگا جب کہ ابودرداء نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ ابودرداء نے ایک شخص کو تعلیم دی، اس نے ابودرداء کو اس کے عوض ایک کمان پیش کی جب رسول اللہ ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اگر تم آخرت میں دوزخ کی آگ کی کمان پسند کرتے ہو تو دنیا میں اسے قبول کرلو۔

۳۳۳ سلیمان اشدق[3]

آپ صادق، فقیہ حاذق تھے۔

۷۹۰۳ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، احمد بن سعد، محمد بن مصفیٰ، بقیہ، شعیب بن ابی حمزہ کہتے ہیں کہ مجھ سے زہری نے بیان کیا ہے کہ مکحول اور سلیمان بن موسیٰ ہمارے پاس آتے تھے اور دونوں میں سلیمان کا حافظہ قوی تھا۔

۷۹۰۴ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، اسحاق بن اسماعیل واسطی، سفیان، ابن جریج کہتے ہیں کہ شام سے آنے والوں میں سب سے زیادہ سلیمان بن موسیٰ دین کے بارے میں سوال کرنے والے تھے۔

۷۹۰۵ احمد بن اسحاق، ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ہشام بن عمار، یزید بن یحییٰ، سلیمان بن موسیٰ کا قول ہے کہ تین شخص تین شخصوں سے انصاف نہیں کر سکتے بردبار جاہل سے صالح فاجر سے اور شریف ذلیل سے۔

۷۹۰۶ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص، ابن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ نے فرمایا کسی شخص کا تجھ پر غالب آنا تیرے اس پر غالب آنے سے بہتر ہے۔

۷۹۰۷ ابومحمد بن حیان، ابن ابی عاصم، عباس بن ولید، عبدالاعلیٰ سعید، سلیمان بن موسیٰ نے کہا اسلام میں تیرا بھائی وہ ہے کہ اگر تو اس سے دینی معاملہ میں مشورہ کرے تو اس کو ذی علم پائے، اور اگر تو اس سے دنیاوی معاملہ میں مشورہ کرے تو تو اس کو صاحب رائے پائے۔

۷۹۰۸ ابومحمد، ابن ابی عاصم، نصر بن علی، عبدالاعلیٰ، برد کہتے ہیں کہ سلیمان ہمیشہ قبلہ رخ بیٹھتے تھے۔

---

[1] المستدرک ۱/۳۴۵ وسنن الترمذی ۲۰۸۸. وسنن ابن ماجة ۳۴۷۰.

[2] صحیح ابن حبان ۱۰۸۷. وموارد السنة لابن أبی عاصم ۱/۱۱۷. ومجمع الزوائد ۴/۷۲. ومشكاة المصابيح ۳۱۱۲. والترغيب والترهيب ۲/۵۳۵. وتنزيه الشريعة ۱/۲۶۲، ۲۷۹. والعلل المتناهية ۲/۳۱۵. واتحاف السادة المتقين ۹/۴۷۷.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۴۵۷. والتاريخ الكبير ۴/ت۱۸۸۸. والجرح ۴/ت ۶۱۵. والكاشف ۱/ت ۲۱۵۴. والميزان ۲/ت۳۵۱۸. وتهذيب الكمال ۲۵۷۱.

۷۹۰۹ عبداللہ بن محمد بن محمد جعفر، احمد بن اسحاق، احمد بن عمرو بن ضحاک، عبدالرحمٰن بن ابراہیم دحیم، ولید بن مسلم، سعید، سلیمان کہتے ہیں کہ جس شخص میں تم حجازی علم عراقی سخاوت اور شامی استقامت پاؤ تو کامل مرد خیال کرو۔

اس حدیث کو ثوری، ابن عیینہ اور ابن مبارک نے ابن جریج اور یعلیٰ بن عبید اور شجاع بن ولید نے یحییٰ بن سعید کی سند سے روایت کیا ہے۔

۷۹۱۰ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن علی بن جیش احمد بن یحییٰ حلوانی، احمد بن عبداللہ بن یونس زہیر بن معاویہ، یحییٰ بن سعید، ابن جریج، سلیمان، زہری، عروۃ، عائشہ فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے بلا اجازتِ ولی نکاح کرنے والی عورت کا نکاح حرام ہے اور عورت کی ملک بضع کے منافع کے بدلہ جو مال عورت کو ملا ہے وہ اسی کا ہوگا اگر وہ باہم نزاع کریں تو اس صورت میں حاکم وقت اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔[۱]

یہ حدیث سلیمان اور زہری کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن محمد خزاعی بلخی علی بن حسن بن شقیق، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، سلیمان، زہری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا راہ خدا میں لگنے والی غبار قیامت کے روز چہروں کی روشنی ہوگی۔

۳۴۴ ابوبکر غسانی[۲]

آپ موحد اور بہت بڑے عابد تھے۔

۷۹۱۲ محمد بن علی، عبدالصمد، سعید بن یعقوب حضرمی، محمد بن عوف، حیوہ، بقیہ کہتے ہیں کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم کے اقوال سننے کے لئے ان کی زمین پر گئے وہاں پر زیتون کے درخت بہت تھے ابوبکر کے اہل خانہ سے ایک نبطی نے آکر ہم سے سوال کیا تم کس سے ملنے آئے ہو؟ ہم نے کہا کہ ہم ابوبکر بن ابی مریم سے ملنے آئے ہیں اس نے کہا وہ ایسے ولی اللہ ہیں کہ اس بستی کے ہر زیتون کے درخت کے پاس کھڑے ہوکر انہوں نے اللہ کی عبادت کی ہے۔

۷۹۱۳ محمد بن ابراہیم، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب بھرانی کہتے ہیں کہ میں نے حسن بن علی بن مسلم سکونی کو کہتے سنا ہے کہ ابوبکر بن ابی مریم کے رخساروں پر خوف خدا کی بنا پر رونے کی وجہ سے آنسوؤں کی دو نالیاں بن گئیں تھیں۔

۷۹۱۴ محمد، عبدالصمد بن سعید، ابوایوب، یزید بن عبدربہ کہتے ہیں کہ میں صبح کو اپنے ماموں علی بن مسلم کے ساتھ ابوبکر بن ابی مریم کے پاس گیا اس وقت وہ حالت نزع میں تھے میں نے ان سے کہا کہ اللہ آپ پر رحم فرمائے ہم آپ کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیں؟ انہوں نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمادیا رات ہونے کے بعد پھر میں نے ان سے ان کے منہ میں پانی کا قطرہ ڈالنے کی اجازت طلب کی اس وقت انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی چنانچہ میں نے ان کے منہ میں پانی کا ایک قطرہ ڈال دیا اس کے بعد ہم نے ان کی آنکھیں بند کردیں اسی وقت ان کے جسم سے روح پرواز کرگئی۔

۷۹۱۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی محمد بن مصفی، بقیہ بن ولید فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن مبارک کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ابو بکر بن ابی مریم اور صفوان بن عمرو کی خدمت میں لے گیا جب وہ ان کے ملفوظات سن کر واپس آئے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا تم ان دونوں بزرگوں سے خوب استفادہ کرو۔

۱۔ مسند الامام احمد ۶/۶۶، ۱۶۶. وسنن الدارمی ۲/۱۳۷. وسنن سعید بن منصور ۵۲۸، ۵۲۹. ومسند الحمیدی ۲۲۸. وفتح الباری ۹/۱۹۱. وارواء الغلیل ۶/۲۴۳. ومجمع الزوائد ۴/۲۸۵.

۲۔ تھذیب الکمال ۷۲۴۱. والجرح ۲/ت ۱۵۹۰.

حدیث ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث میں منصور حرانی متفرد ہیں۔

۷۹۱۶ ابوبکر طلحی، محمد بن عبداللہ حضرمی، محمد بن عبدالرحمن قرقسانی، ابی منصور بن اسماعیل حرانی، ابوبکر بن ابی مریم، صفوان بن عمرو، عبداللہ بن بسر فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کو مونچھیں مونڈتے ہوئے دیکھا ہے۔

۷۹۱۷ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابو یمان، ابوبکر بن ابی مریم، سعید بن سوید، عرباض بن ساریہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس وقت حضرت آدم کا مٹی سے خمیر تیار ہو رہا تھا اس وقت سے ہی مجھے ام الکتاب میں عبداللہ اور خاتم النبیین لکھا گیا تھا تشریح اس کی یہ ہے کہ میں حضرت ابراہیم کی دعا، حضرت عیسیٰ کی بشارت اور اپنی والدہ کے رؤیا صالحہ (جو انہوں نے میرے پیدا ہونے سے قبل دیکھے تھے کہ ان سے ایک نور ظاہر ہوا جس نے شام کے محلات کو روشن کر دیا) کا ثمرہ ہوں [1]

یہ حدیث ہیثم عن عبدالرحمن کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو بقیہ بن ولید نے ابوبکر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۱۸ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابو یمان، ابوبکر بن ابی مریم، ہیثم بن مالک، عبدالرحمن بن عائذ اردی، ابوحجاج ثمالی، نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ میت کو قبر میں رکھتے وقت قبر میت کو مخاطب ہو کر کہتی ہے اے ابن آدم میرے بارے میں کس چیز نے تجھے دھوکہ میں رکھا؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ میں تنہائی، فتنہ، تاریکی اور کیڑوں مکوڑوں کا گھر ہوں روزانہ میرے پاس سے تیرا گزر ہوتا تھا اس کے باوجود بھی تو میرے بارے میں دھوکہ کھا گیا پھر اگر وہ اللہ کا فرمابردار بندہ ہوتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے کہ میں تیرے لئے جنت کا باغ اور روشنی کا گھر بن جاؤں گی اور اس شخص کی روح کو رب العالمین کے دربار میں پہنچایا جاتا ہے [2]

۷۹۱۹ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، ابوبکر بن ابی مریم ضمرہ بن حبیب، ابودرداء نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ غمزدہ قلب اللہ کو محبوب ہے۔ [3]

۷۹۲۰ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے ایام پر ایمان لانے والا ریشم سے فائدہ نہیں حاصل کرتا [4]

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۲۱ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، محمد بن حفص اصابی، محمد بن تمیر، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ میری امت کے کچھ افراد طرح طرح کے کھانے، مشروبات اور لباس استعمال کریں گے ان کا کلام شیریں ہوگا لیکن وہ میری امت کے بدترین افراد ہوں گے۔

یہ حدیث حبیب کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط محمد بن حمید کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۲۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عبداللہ بن سعید، عبدان بن احمد، محمد بن مصفیٰ، محمد بن تمیر، ابوبکر، عطاء بن ابی رباح، ابوسعید خدری

---

[1] مسند الامام أحمد ۱۲۸/۴. والمستدرک ۴۱۸/۲، ۶۰۰. ودلائل النبوة للبیهقی ۸۳/۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۵۲/۱۸، ۲۵۳. وطبقات ابن سعد ۹۲/۱/۱. والسنة لابن أبی عاصم ۱۷۹/۱. والدر المنثور ۱۳۹/۱، ۲۰۷/۵، ۲۱۳/۶. واتحاف السادة المتقین ۴۴۲/۷.

[2] تاریخ ابن عساکر ۶۷/۲. واتحاف السادة المتقین ۳۰۱/۶، ۳۹۵/۱۰ وکنز العمال ۴۲۵۴۲.

[3] المستدرک ۳۱۵/۴. والمطالب العالیة ۳۲۲۹. ومجمع الزوائد ۳۰۹/۱۰. والدر المنثور ۱۳۷/۵. وکشف الخفا ۲۸۷/۱. والدر المنتثرة ۴۵. ومسند الشهاب ۱۰۷۵. والأحادیث الضعیفة ۴۸۳.

[4] مسند الامام أحمد ۲۶۷/۵، والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲۶/۸. والترغیب والترهیب ۹۷/۳. ومجمع الزوائد ۱۴۱/۵.

کہتے ہیں کہ اسامہ بن زید بن حارثہ نے ایک ماہ کی ادھار پر سو دینار میں ایک باندی خریدی اس کے بارے میں میں نے رسول ﷺ کو کہتے سنا کہ کیا تمہیں اسامہ کے ایک ماہ کی ادھار پر باندی خریدنے پر تعجب نہیں؟ اسامہ لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان ہے خدا کی قسم مجھے آنکھ بند کر کے ان کے بند ہونے اور لقمہ اٹھا کر اس کے منہ میں جانے سے قبل موت کا خطرہ ہوتا ہے اے عقل مندو موت کی تیاری کرو خدا کی قسم قیامت ضرور آنے والی ہے اور تم اسے عاجز کرنے والے نہیں ہو۔[1]

یہ حدیث عطاء اور ابوبکر کی سند سے غریب ہے۔

علی بن ابی جملہ اور رجاء بن ابی سلمہ[2]

آپ دونوں ہم عصر، عابد حدیث کے راوی اور متبع شریعت تھے۔

۷۹۲۳ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن احمد بن معدان، عبداللہ بن ہانی بن عبدالرحمٰن بن ابی عبلہ، ضمرہ بن ربیعہ بن حبیب، علی بن ابی جملہ کہتے ہیں کہ زیاد بن صخر لخمی نے مجھ سے کہا جب تو کسی پر احسان کرے تو دیندار یا ذی حسب شخص پر احسان کر۔

اس حدیث میں محمد بن حمید متفرد ہیں۔

۷۹۲۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوہمام، ضمرہ علی بن ابی جملہ کا قول ہے کہ عبداللہ بن عباس یومیہ ہزار رکعت نفل پڑھتے تھے۔

۷۹۲۵ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن الولید بن برد، ضمرہ علی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن ابی راشد سے میری اس وقت ملاقات ہوئی جس وقت لوگوں کی ایک غزوہ سے واپسی ہو رہی تھی انہوں نے فرمایا کہ اے ابونصیر میں نے دین کو روٹی کی مانند مزہ دار پایا۔

۷۹۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی راشد، ابوعمر بن نحاس، ضمرہ، علی فرماتے ہیں کہ بیت المقدس میں ناقوس کے بجنے سے قبل ہی خلید بن سعید نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اسی طرح شہر میں ناقوس بجنے سے قبل ہی مالک بن عبداللہ خثعمی نماز میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۷۹۲۷ محمد بن عبدالرحمٰن بن مفضل، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفی، بقیہ، علی بن ابی جملہ، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ابوبکر کے کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا اگر اللہ تعالیٰ چاہتا کہ زمین پر میری نافرمانی نہ کی جائے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا۔

۷۹۲۸ عثمان بن محمد بن عثمان اموی، محمد بن یعقوب ابن یونس، ابوعتبہ، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ نے فرمایا بردباری عقل سے بھی بڑی چیز ہے اس لئے کہ حلیم اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ میں سے ہے۔

۷۹۲۹ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، ابوعمیر بن نحاس، ضمرہ رجاء بن ابی سلمہ کا قول ہے کہ اس دنیا کی طرف لالچی انسان ہی رغبت کرتا ہے۔

۷۹۳۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ولید بن شجاع، ضمرہ، رجاء بن ابی سلمہ، عتبہ بن ابی زینب نے بیان کیا ہے کہ "توراۃ" میں یہ بات لکھی ہے کہ انسان پر اعتماد مت کرو کیونکہ آخر ایک دن ختم ہونے والا ہے البتہ اللہ وحدہ لاشریک پر اعتماد کرو کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا ہے نیز توراۃ ہی میں لکھا ہوا ہے کہ موسیٰ کلیم اللہ جیسے دنیا سے چلے گئے پھر کون ہے جو ہمیشہ دنیا میں رہے گا۔

۷۹۳۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدالصمد بن ابی جراح مصیصی، محمد بن وزیر دمشقی، ضمرہ بن ربیعہ، رجاء بن ابی سلمہ، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آپ نے بلا گواہ نکاح سے منع فرمایا۔[3]

---

[1] الترغیب والترھیب ۴/۲۴۲. واتحاف السادۃ المتقین، ۱۰/۲۳۸. وتخریج الاحیاء ۴/۲۳۷. والدر المنثور ۳/۴۷. وتاریخ ابن عساکر ۲/۳۹۹.

[2] التاریخ الکبیر ۳/ت ۱۶۶۱. والجرح ۳/ت ۲۲۷۰. والکاشف ۱/۳۰۸. وتھذیب الکمال ۱۸۹۳.

[3] مجمع الزوائد ۴/۲۸۵.

یہ حدیث زہری عن حمید کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ضمرہ کا رجاء سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۳۳۷ ثور بن یزید[1]

آپ خداترس انسان تھے۔

۷۹۳۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ابو عاصم کہتے ہیں کہ ابن ابی رواد کا قول ہے کہ تمہارے پاس ثور (بیل) آ گیا ہے اس لئے تم اس کے سینگ مارنے سے ڈرو۔

۷۹۳۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق جوہری، ابراہیم بن موسیٰ، یحییٰ بن سعید کہا کرتے تھے کہ ثور کا ظاہر و باطن ایک ہے۔

۷۹۳۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالملک بن ابی عبدالعزیز ابونصر، معافا بن عمران، ثور کا قول ہے حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے علم وعمل کے جامع شخص کا فرشتوں کے ہاں بہت بلند مرتبہ ہے۔

۷۹۳۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمٰن، بشر بن منصور، ثور بن یزید نے حضرت عیسیٰ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ علم وعمل کا جامع شخص فرشتوں میں بہت بلند مرتبہ رکھتا ہے۔

۷۹۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، ابوعلی بن مسلم طوسیٰ علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، عبدالجبار بن محمد بن عبید خثعمی، ابی مؤمل، سیار بن حاتم، رباح بن عمرو قیسی، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ اللہ سے محبت رکھنے والے انسان کو اللہ کے سامنے عبادت کے لئے کھڑے ہونے میں بہت لطف آتا ہے۔

۷۹۳۷ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، بحر بن احمد، خلیل بن میمون عبادانی، ابن ابی اذینہ، ثور نے بیان کیا ہے کہ بعض کتب میں لکھا ہے کہ اصل چیز یہ ہے کہ انسان کو علم یقین حاصل ہو جائے اور وہ ہر وقت شہوات کو مغلوب رکھے۔

۷۹۳۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ میں نے کسی کتاب میں پڑھا ہے کہ نیکی کے حصول کے لئے بھوک پیاس برداشت کرنے والوں کو کہہ دو کہ انہی لوگوں کو اللہ جنت عطا فرمائے گا۔

۷۹۴۰ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید، عبدالوہاب، بشر بن منصور، ثور کہتے ہیں کہ بشر شامی فرمایا کرتے تھے اللہ کا فرمانبردار انسان نوزا جاتا ہے اور عاصی محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور دنیا میں غمزدہ نیک شخص کو قیامت کے روز بہت بڑی خوشی حاصل ہوگی، تمام انسان قصد کنندہ ہیں پھر بعض نیکی کا اور بعض گناہ کا ارادہ کرنے والے ہیں۔

۷۹۴۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار، رباح بن عمرو قیسی، ثور فرماتے ہیں کہ میں نے توراۃ میں حضرت عیسیٰ کا ارشاد پڑھا ہے کہ اے میرے حواریو ذکر الٰہی کثرت سے کرو دنیاوی باتیں کم کرو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے ذکر کا طریقہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے مناجات کرو اس سے دعا کرو۔

۷۹۴۲ عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل علی بن مسلم، سیار، رباح قیسی، ثور کا بیان ہے کہ میں نے ''توراۃ'' میں پڑھا ہے کہ نیک لوگ اگر بگڑ جائیں تو وہ مخلوق خدا میں سب سے بدترین لوگ ہوتے ہیں۔

۷۹۴۳ عبداللہ بن محمد، محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، رباح، ثور کا فرمان ہے کہ میں نے توراۃ میں پڑھا ہے کہ زانی اور چور قیامت کے روز نیکیوں کے ثواب کو دیکھنے کے وقت ان جیسا ہونے کی خواہش کریں گے لیکن ایسا نہیں ہوگا۔

۷۹۴۴ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، بقیہ، سلمہ بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے ثور کو کہتے سنا کہ شیر عاصی بندہ پر

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۴۶۷. والتاریخ الکبیر ۲/۱/۱۸۱. والجمع ۱/۶۷. وتهذیب الکمال ۸۶۲. والمیزان ۱/۳۷۴.

حملہ کرتا ہے۔

۷۹۴۵ محمد بن علی، ابوعروبہ، ابوتقی حمصی بقیہ بن ولید، ولید بن کامل، ثور کا قول ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ اینٹ گارے یا سیمنٹ کے بغیر تعمیر نقصان دہ ہوتی ہے اسی طرح بے عمل زندگی بھی انسان کے لئے نقصان دہ ہے۔

۷۹۴۶ عبداللہ بن محمد، محمد بن عبداللہ، محمد بن عبداللہ بن رستہ، شیبان بن فروخ، طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ لوطی شخص پر اگر پورا دریا کا پانی بھی ڈال دیا جائے تو پھر بھی وہ پاک نہیں ہوتا۔

۷۹۴۷ محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، احمد بن سعید، ہارون بن عمر مخزومی کہتے ہیں کہ ثور سجدہ کر کے سجدہ کی جگہ کو بوسہ دیتے تھے

۷۹۴۸ قاضی ابواحمد، عبداللہ بن محمد بغوی، محمد بن زیاد بن فروہ، ابوشہاب طلحہ بن زید، ثور کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ مؤمن قلب کی آنکھ سے اور منافق ظاہری آنکھوں سے روتا ہے۔

۷۹۴۹ ابومحمد بن حیان، احمد بن محمد بن مصقلہ، ابراہیم بن جنید، موسیٰ بن عبدالرحمٰن انطاکی، بقیہ بن ولید، عباس بن اخنس، ابوخالد رحبی، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے سیکھنے کی مانند تم یقین بھی سیکھو اس لئے کہ میں بھی اسے سیکھتا ہوں [۱]

۷۹۵۰ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن جمیل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، رجل، ثور نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے کہ جب کسی دروازہ پر سائل آتا ہے تو رحمت الٰہی بھی اس کے ساتھ آتی ہے بعض لوگ سائل کو دیکر رحمت حاصل کرتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں مسکین کی طرف دیکھنے والے کو اللہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے، نماز میں طویل قیام کرنے والے کے لئے اللہ قیامت کا قیام آسان کر دے گا کثرت سے دعائیں مانگنے والے کے لئے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ جانی پہچانی آواز ہے اس کی دعا قبول ہوگئی ہے اس کی حاجت پوری کر دی گئی ہے۔

۷۹۵۱ فاروق خطابی، حبیب بن حسن، محمد بن احمد بن حسن، سلیمان بن احمد، ابومسلم کشی، سعید بن سلام عطار، ثور، خالد بن معدان، معاذ بن جبل کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو تم خفیہ طریقہ پر اپنی حاجات پوری کرو اس لئے کہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے [۲]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۵۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن نصیر، اسماعیل بن عمر بجلی سلام الطویل، ثور، خالد بن معدان، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقویٰ اختیار کرو کوشش اور تجارت کے بغیر تمہیں رزق ملے گا [۳]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔

۷۹۵۳ فاروق، ابومسلم کشی، عصمہ بن سلیمان، الخزار، حازم مولیٰ بنی ہاشم، لمازۃ، ثور، خالد، معاذ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ایک صحابی کی جائیداد کا ذکر کیا گیا آپ ﷺ نے اس کے لئے خیر اور رزق کی کشادگی کی دعا کرتے ہوئے اس کے سامنے دف

۱۔ اتحاف السادۃ المتقین ۱/ ۴۰۹. وتخریج الاحیاء ۱/ ۷۲.

۲۔ تاریخ أصبهان للمصنف ۲/ ۲۱۷، ومجمع الزوائد ۸/ ۱۹۵. والمعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۱۴۹. ومیزان الاعتدال ۳۱۹۵. ولسان المیزان ۳/ ۱۰۷. والمجروحین ۱/ ۳۱۲. وکشف الخفا ۱/ ۱۳۵. وتنزیه الشریعة ۲/ ۱۳۵. والفوائد المجموعة ۷۰، ۲۱۱. وتذکرة الموضوعات ۲۰۵. والدر المنتثرة ۱۴. وتاریخ بغداد ۸/ ۵۷. واللآلی المصنوعة ۲/ ۴۳. واتحاف السادة المتقین ۸/ ۵۳. والموضوعات لابن الجوزی ۲/ ۱۲۵، ۱۶۶.

۳۔ مسند الفردوس للدیلمی ۸۱۵۴. ومجمع الزوائد ۷/ ۱۲۵. واتحاف السادة المتقین ۴/ ۱۵۷ وکشف الخفا ۱/ ۳۷. وکنز العمال ۵۷۶۶.

بجانے کا حکم دیا چنانچہ دف لا کر اس کے قریب بجایا گیا اس کے بعد تشتریوں میں میوے اور نبیذ پیش کی گئی لیکن صحابہ کرام نے اس سے اپنے ہاتھ روک لئے آپ ﷺ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ آپ نے اس سے منع فرمایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا لیکن خوشیوں کے موقع پر اس کی اجازت ہے چنانچہ اللہ کے رسول ﷺ سمیت سب نے اسے تناول فرمایا۔[1]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس کو حازم عن المازۃ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عمرو بن عثمان حمصی، بقیہ بن ولید، ثور، خالد، حضرت معاذ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بدعتی کی تعظیم کے لئے چلا اس نے اسلام کے منہدم کرنے میں مدد کی۔[2]

اس حدیث کو بقیہ نے اسی طرح روایت کیا ہے نیز اس حدیث کو عیسٰی بن یونس نے ثور عن خالد عن عبداللہ بن بسر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۷۹۵۵ ابوحسن سھل بن عبداللہ تستری، حسن بن عبدالعزیز مجوز، ابوعاصم نبیل، ثور، خالد، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کے کھانے کے حاضر ہونے کے وقت فرماتے ''الحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا فیہ غیر مکفی ولا مودع ولا مستغن عنہ ربنا''[3]

ثوری نے اس حدیث کو ثور کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۵۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن معروف، محمد بن قاسم ثور، خالد، ابوامامہ فرماتے ہیں کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا زمین پر اللہ کے کچھ لوگ خاص برتن ہیں جو صالحین کے قلوب ہیں۔[4]

یہ حدیث ثور کی سند سے ضعیف ہے۔ ہم اس حدیث کو محمد بن قاسم کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۵۷ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عباس بن ولید بن صبح، عبدالسلام بن عبدالقدوس، ثور، خالد، ابوامامہ نے رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ آخری زمانہ میں لوگ شراب کا نام تبدیل کر کے اسے نوش کریں گے۔[5]

ہم نے اس حدیث کو ابوامامہ کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے نیز یہ حدیث ثور عن خالد عن ابی ہریرہؓ کی سند سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۷۹۵۸ سلیمان بن احمد، خطاب بن سعید دمشقی، ہشام بن عمار، محمد بن شعیب، ثور، خالد، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ صبح کو تعلیم و تعلم کے لئے مسجد جانے والے شخص کو ایک حج تام کا ثواب ملتا ہے۔[6]

۷۹۵۹ عبدالملک بن حسن سقطی معدل، احمد بن ابی عوف، احمد بن عبدالصمد، ابوسعید، ثور بن یزید، خالد بن معدان، ابودرداء کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے جماعت کے فوت ہونے کے خوف سے اس کے لئے جلدی کرنے والے کے لئے من جانب اللہ جنت

۱۔ الموضوعات لابن الجوزی ۲/۲۶۵. واللآلی المصنوعة ۲/۹۱. ومجمع الزوائد ۴/۵۶، ۲۹۰. وکنز العمال ۴۵۵۷۱.

۲۔ مجمع الزوائد ۱/۱۸۸. واللآلی المصنوعة ۱/۱۳۱. وکنز العمال ۱۱۲۳.

۳۔ صحیح البخاری ۷/۱۰۶. والمستدرک ۱/۵۲۸. ۴/۱۳۶. ومسند الامام احمد ۲/۲۵۲، ۲۵۶، ۲۶۱، ۲۶۱، ۲۶۷. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۲۸۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۱۰. وفتح الباری ۹/۵۸. والترغیب والترهیب ۲/۴۴۳. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۴۳۸، ۴۶۲، ۴۷۸.

۴۔ کنز العمال ۱۲۲۵.

۵۔ فتح الباری ۱۰/۵۱، ۵۲. وکنز العمال ۱۳۱۹۸.

۶۔ تاریخ ابن عساکر ۵/۱۷۰. (التهذیب)

واجب ہو جاتی ہے کاہلی کی وجہ سے چھوڑنے والا ایک سال تک کسی عمل کے ذریعہ بھی اس کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتا۔[۱]
یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے روایت کرتے ہیں۔
۷۹۶۰ ابوبکر بن خلاد، سعید بن نصیر طبری، محمد ابن ابان بلخی ابو ہمام اہوازی، ثور، خالد، ابوزہیر انماری فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ بوقت آرام یہ دعا (اللّٰھم اغفرلی ذنبی واخسأ شیطانی وفک رھانی وتقل میزانی واجعلنی فی الندا الاعلیٰ) پڑھتے تھے۔[۲]
۷۹۶۱ سلیمان بن احمد، مقدان بن داؤد، اسد بن موسیٰ، ابوبکر داہری، ثور، خالد عن مجاہد کی سند سے مروی ہے عمر بن خطاب حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں:
اے ابن آدم جو تیرے پاس ہے وہ تجھے کافی ہے جب کہ تو اس کی تلاش میں ہے جو تجھے سرکش بنا دے۔ ابن آدم! نہ تو تھوڑے پر قناعت کرتا نہ زیادہ سے تیرا پیٹ بھرتا۔ ابن آدم جب تیرا بدن تندرست ہو اور تجھے کوئی خوف نہ ہو اور تیرے پاس دن بھر کی روزی ہو تو دنیا کے خزانے تیرے لئے بیکار ہیں۔ الکامل ابن عدی ۱۴۵۸/۴ .تاریخ ابن عساکر ۹۴/۵ .
یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابوھمام متفرد ہیں۔
۷۹۶۲ سلیمان بن احمد، محمد بن حسن خثعمی، اسماعیل بن موسیٰ سدی، (دوسری سند) عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن مسقرہ، رزق اللہ بن موسیٰ، دونوں سند) محمد بن یعلیٰ، عمر بن صبیح، ثور، مکحول، شداد بن اوس کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرمان قدسی عزوجل ہے:
میری عزت کی قسم میں اپنے بندے پر دو امن جمع کرتا ہوں اور نہ دو خوف۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں پر امن رہا تو میں اس کو اس دن ڈراؤں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے دنیا میں خوف زدہ رہا تو میں اس کو اس دن امن میں رکھوں گا جس دن میں اپنے بندوں کو جمع کروں گا۔ صحیح ابن حبان ۲۴۹۴ .الاحادیث الصحیحہ ۷۴۲ .
۷۹۶۳ علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، ابوتوبہ، ربیع بن نافع، یحییٰ بن حمزہ، ثور، بشر بن عبیداللہ، ابوادریس خولانی کی سند سے مروی ہے ابودرداءؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سو رہا تھا کہ میں نے دیکھا میرے سر کے نیچے سے کتاب نکلی اور بلند ہونے لگی، مجھے ڈر لگا کہ اسے اٹھا نہ لیا جائے۔ میں نے اس کے پیچھے نگاہیں دوڑائیں تو دیکھا کہ وہ ملک شام جا کر اتری۔ خبردار! ایمان وہیں ہے جہاں فتنے واقع ہوں گے یعنی ملک شام میں۔ (مسند احمد ۱۹۹/۵ .البدایہ والنہایہ ۲۵۱ .)
۷۹۶۴ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، حسن بن علی فسوی، احمد بن حاتم طویل، عمر بن ہارون، ثور بن یزید بن شریح، جبیر بن نصیر، نواس بن سمعان کا قول ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرا اپنے مسلمان بھائی سے اس طریقہ پر بات کرنا کہ وہ تیری بات کی تصدیق کرنے والا ہو اور تو اس کی تکذیب کرنے والا ہو سب سے بڑی خیانت ہے۔[۳]
یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں عمر بن ہارون بلخی متفرد ہیں۔
۷۹۶۵ ابوقاسم عبدالرحمٰن بن عباس بن عبدالرحمٰن، ابوحنیفہ محمد بن حنیفہ بن ماہان واسطی، عمی، ابی طلحہ ابن زید، اوزاعی، ثور، راشد بن سعد، ابوادریس۔ معاویہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کفر پر موت اور ناحق خون کے علاوہ انسان کے ہر گناہ کے معاف کئے جانے کی امید ہے۔[۴]
ہم اس حدیث کو فقط طلحہ عن اوزاعی عن ثور کی سند سے روایت کرتے ہیں۔
۷۹۶۶ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، مسعود، یحییٰ بن سعید، ثور، حبیب بن عبید، مقدام بن معدی کرب نے محمد عربی ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جب تم کسی سے محبت کرو تو اسے تعلیمات رسول کا سبق دو۔[۵]
یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے، ہم اس حدیث کو فقط یحییٰ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۱۔ کنز العمال ۱۹۲۶۸
۲۔ عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۷۱۰ وفتح الباری ۱۲۷/۱۱ . وکنز العمال ۱۸۲۳۶ .
۳۔ سنن أبی داؤد ۴۹۷۱ . ومسند الامام أحمد ۱۸۳/۴ . والسنن الکبری للبیھقی ۱۹۹/۱۰ . ومجمع الزوائد ۱۴۲/۱ ، ۹۸/۸ . والأدب المفرد ۳۹۳ . ومشکاۃ المصابیح ۴۸۴۵ . واتحاف السادۃ المتقین ۵۱۱/۷ . والکامل لابن عدی ۱۴۲۲/۴ . وتخریج الاحیاء ۱۳۱/۳ .
۴۔ سنن أبی داؤد ۴۲۷۰ . وسنن النسائی ۸۱/۷ . ومسند الامام أحمد ۹۹/۴ . والسنن الکبری للبیھقی ۲۱/۸ ، ۳۳۵/۲ ، ۳۵۹ . والمستدرک ۳۵۱/۴ . وصحیح ابن حبان ۵۱ . ومجمع الزوائد ۲۹۶/۷ .
۵۔ المستدرک ۱۷۱/۴ . ومسند الامام أحمد ۱۳۵/۵ ، ۱۷۳ . وعمل الیوم واللیلۃ ۱۹۳ . والأدب المفرد ۵۴۲ . وصحیح ابن حبان ۲۵۱۴ . وتاریخ بغداد ۵۹/۴ . واتحاف السادۃ المتقین ۲۲۱/۶ .

۷۹۶۷ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، بقیہ بن ولید، ثور، عبدالرحمن بن جبیر بن نضیر کا قول ہے کہ کسی کی تعریف کرنا اس کے حلق پر استرہ چلانے کے مترادف ہے۔ جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر کے سامنے ان کی تعریف کی ابن عمر نے فرمایا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ تعریف کرنے والے کے چہرے پر مٹی ڈال دو اس کے بعد حضرت ابن عمر نے ہاتھ میں مٹی لے کر اس تعریف کنندہ کے منہ پر ماری۔[1]

یہ حدیث ثور کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط بقیہ کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۷۹۶۸ ابراہیم بن عبداللہ، عبداللہ بن محمد بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، عیسیٰ بن یونس، ثور، ابومنیب کہتے ہیں کہ ایک بار ابن عمر نے ایک شخص کو طویل نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھا ایک شخص نے کہا کہ میں اس شخص سے واقف ہوں۔ ابن عمر نے فرمایا کہ اگر میں اسے پہچانتا تو میں اس کو کثرت سجود ورکوع کا حکم دیتا، اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نماز کی حالت میں نمازی کے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دئے جاتے ہیں تو پھر وہ جب رکوع یا سجدہ کرتا ہے تو وہ گناہ ساقط ہو جاتے ہیں۔[1]

یہ حدیث ابومسیب اور ثور کی سند سے غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو فقط عیسیٰ بن یونس کی سند سے روایت کرتے ہیں۔

۳۳۸ ابوزاہریہ حدیر بن کریب[2]

آپ لوگوں کو خوف خدا کی دعوت دیکر ان کو معاصی سے باز رہنے کی طرف بلاتے تھے۔

۷۹۶۹ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حمد بن سعید، ابن وہب، معاویہ صالح، ابوزاہریہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں آخری زمانہ میں علم نازل کروں گا جسے اس زمانہ کے مرد وعورت، آزاد وغلام چھوٹے، بڑے سب حاصل کریں گے اس وقت میں اپنے حق کے ضائع کرنے پر ان سے مؤاخذہ کروں گا۔

۷۹۷۰ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عبداللہ بن وہب، معاویہ بن صالح، ابوزاہریہ نے بیان کیا ہے کہ دعا کے بغیر کھانا کھانا چوری کر کے کھانے کے مترادف ہے۔

۷۹۷۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، لیث بن سعد، معاویہ بن صالح نے بحوالہ ابوہریرہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ ہر دن ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ اے لوگو سنبھل کر چلو، سنبھل کر چلو کیونکہ اللہ کو پوری قدرت اور دسترس حاصل ہے اور تمہارا خون بہنے والا ہے، اگر خاشعین، دودھ پینے والے بچے اور چرنے والے جانور نہ ہوتے تو عذاب الٰہی کے ذریعہ تمہیں پیس دیا جاتا۔[3] اس حدیث کو ابوزاہریہ نے عن ابی درداء وحذیفہ کی سند سے مرسلاً روایت کیا ہے۔

۷۹۷۲ ابوبکر بن محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمن واسطی، یزید بن ہارون، اصبغ بن زید، ابوبشر، ابوزاہریہ، کثیر بن مرۃ حضرمی نے بحوالہ ابن عمر محمد عربی ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ چالیس روز تک کھانے کی ذخیرہ اندوزی کرنے والا اللہ اور اس کے رسول سے بری الذمہ ہے اسی طرح جس کے قریب میں بھوکا زندگی گزار رہا ہو اس سے بھی اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ بری ہے۔[4]

۷۹۷۳ سلیمان بن احمد، بکر بن سھل، نعیم بن حماد، بقیہ، سعید بن سنان، ابوزاہریہ، کثیر بن مرۃ نے بواسطہ عمر نقل کیا ہے کہ اللہ کے رسول

۱۔ السنن الکبری للبیہقی ۳/۱۰. ومجمع الزوائد ۱/۳۰۱. الدر المنثور ۳/۳۵۵. وشرح السنة ۳/۱۵۰. وتاریخ ابن عساکر ۵/۴۳۸. وکنز العمال ۱۸۹۰۸. والأحادیث الصحیحة ۱۲۱۳. ۱۳۹۸.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۰. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۴۰. والجرح ۳/ت ۱۳۱۳. والجمع ۱/ت ۴۵۹. وتہذیب الکمال ۱۱۴۴.

۳۔ تلخیص الحبیر ۲/۹۷. وکنز العمال ۴۳۷۳۲.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲/۳۳. والمستدرک ۲/۱۲. والمصنف لابن أبی شیبة ۶/۱۰۴. والترغیب والترهیب ۲/۵۸۲، واتحاف السادة المتقین ۵/۴۷۸. ومشکاة المصابیح ۲۸۹۶. وفتح الباری ۴/۳۴۸.

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ نے پوری دنیا اٹھا کر میرے سامنے کردی میں نے اپنے ہاتھ کی طرح اسے تا قیامت اس میں ہونے والے واقعات کا مشاہدہ کیا ہے اللہ نے انبیائے سابقین کے سامنے دنیا واضح کرنے کی طرح میرے سامنے بھی اسے واضح کردیا۔[1]

۹۷۴ ۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یعقوب، ابو یمان، ابو مہدی، سعید بن سنان، ابو زاہریہ، کثیر بن مرہ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے ایک بدکار عورت ایک ہزار فاجر مردوں کے برابر ہے اور ایک صالح عورت ستر صدیقوں کے برابر ہے۔[2]

۹۷۵ ۔ ابی، مریم بن محمد، محمد بن یعقوب، ابو یمان، ابو مہدی، ابو زاہریہ، کثیر بن مرۃ نے بحوالہ ابن عمر نقل کیا ہے کہ محمد عربی ﷺ نے فرمایا بدنظری اول بار غلطی سے ہوتی ہے دوسری بار بالقصد ہوتی ہے اور تیسری بار ہلاکت کا ذریعہ بنتی ہے، مؤمن انسان کی بدنظری ابلیس کے زہریلے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔ خوف الٰہی اور ثواب کی امید پر بدنظری سے اجتناب کرنے والے کو آخرت میں اس کے عوض لذت حاصل ہوگی۔[3]

۹۷۶ ۔ ابو احمد جرجانی، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، بقیہ، سعید بن سنان، ابو زاہریہ نے بواسطہ ابو درداء آپ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ فتنہ آتے وقت غیر واضح اور جاتے وقت واضح ہوتا ہے فتنہ بلاد خدا میں چکر لگاتا ہے اس لئے کسی کو اس کی نکیل پکڑنے کی اجازت نہیں ہے اس کی نکیل پکڑنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔[4] یہ جملہ تین بار ارشاد فرمایا۔

۳۳۹ حبیب بن عبید[5]

آپ اولیاء اللہ میں سے تھے۔

۹۷۷ ۔ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابو مغیرہ، جریر بن عثمانؒ حبیب بن عبید کا قول ہے علم دین حاصل کرو اسے سمجھو اس سے نفع حاصل کرو زیب و زینت کے لئے علم مت حاصل کرو عنقریب لوگ علم دین اسی نیت سے حاصل کریں گے۔

۹۷۸ ۔ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، یحییٰ بن عثمان، احمد بن سعید کندی، بقیہ بن ولید، ابن ابی مریم، حبیب بن عبید، نے بیان کیا ہے کہ دلیجہ کے چلتے وقت عبادت کی وجہ سے پاؤں کانپتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ شوق کی وجہ سے ہے۔ کہا گیا: آپ کو خوشخبری ہو امیر نے مسلمانوں کے لشکر کی طرف ایک پیغام بھیجا ہے اور ان کو بلایا ہے۔ امیر کہتے ہیں دلیجہ میرا شوق نہیں ہے میرا اشتاق وہ شخص ہے جو اس کو برانگیختہ کرے۔ فیقول دلیجة لیس شوقی الیٰ ذالک ان شوقی الی من یحثھا. آخری عبارت اس عربی عبارت کا ترجمہ ہے واللہ اعلم بالصواب۔

حبیب بن عبید۔ نے معاذ بن جبل، عمر بن عبسہ، ابی امامہ، ابی درداء، مقدام، عرباض، اور عائشہ ؓ سے روایت کی ہے۔

۹۷۹ ۔ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، مغیرہ۔ سلیمان بن احمد، احمد بن خلید، ابو یمان، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ معاذ بن جبل سے نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا آخری زمانہ میں لوگ ظاہرا آپس میں بھائی بھائی ہوں گے لیکن حقیقت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا یہ کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا بعض کے بعض کی طرف رغبت اور بعض کے بعض سے خوف کی وجہ سے ایسا ہوگا۔[6]

۱۔ مجمع الزوائد ۸/۲۸۷. والأحاديث الضعيفة ۱۴۵۷. والجامع الكبير ۴۸۴۹. وكنز العمال ۳۱۸۱۰، ۳۱۹۶۹.

۲۔ كنز العمال ۴۵۰۸۹.

۳۔ كشف الخفا ۲/۴۵۵.

۴۔ كنز العمال ۳۱۰۷۱. والجامع الكبير للسيوطي ۵۷۶۳.

۵۔ التاريخ الكبير ۲/۲۶۱۸. والجرح ۳/۴۸۸. والجمع ۱/ت ۳۸۲. والكاشف ۱/۲۰۳. وتهذيب الكمال ۱۰۹۴.

۶۔ كنز العمال ۳۸۴۵۶.

۷۹۸۰ سلیمان بن احمد، احمد بن محمد بن حارث، محمد بن عبدالرحمن بن عرق حمصی، ابی، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید، مقدام بن معدیکرب کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ جس کے پاس زرد یا سفید نہیں ہوگا اس کی زندگی خراب ہوگی۔

۷۹۸۱ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، کثیر بن عبید، بقیہ، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عرباض بن ساریہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ اللہ کا فرمان ہے جب میں اپنے بندہ سے اس کی محبوب چیز چھین لیتا ہوں تو اس کے عوض میرے پاس اس کے لئے جنت کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہوتی۔[1]

۷۹۸۲ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر، یحییٰ بن حمزہ، ثور بن یزید، حبیب بن عبید نے عتبہ بن عبدالسلمی کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار میری موجودگی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آیا اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آپ سے سنا ہے کہ جنت میں ایک کانٹے دار درخت ہے میری مراد اس سے طلح نامی درخت ہے جس کی مثل دنیا میں کوئی درخت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس کے کانٹے بڑے بڑے ہوں گے اور اس میں ستر قسم کے کھانے ہوں گے۔[2] اس حدیث کو عبداللہ بن مبارک نے یحییٰ بن حمزہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۷۹۸۳ احمد بن یعقوب بن مہرجان، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ بابلی، ابوبکر بن ابی مریم، حبیب بن عبید نے بحوالہ عائشہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ برے اخلاق والا شخص منحوس ہوتا ہے۔[3] ان احادیث میں حبیب ابوبکر بن ابی مریم اور ثور بن یزید کی سند سے تفرد ہے۔

۳۴۰ ضمرۃ بن حبیب[4]

آپ صوفی باصفا انسان تھے۔

۷۹۸۴ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید حمصی، بقیہ ارطاۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ نماز پڑھتے وقت سب سے بڑے زاہد اور دنیاوی کام کرتے وقت سب سے بڑے دنیادار معلوم ہوتے تھے۔

۷۹۸۵ ابی، ابراہیم بن محمد، احمد، بقیہ، عتبہ بن ضمرہ بن حبیب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ دو جگہوں پر مسکرانا نامناسب ہے (۱) مُردوں کو دیکھتے وقت (۲) احوال قبر پر مطلع ہونے کے وقت۔

۷۹۸۶ ابی، ابراہیم، احمد، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ قبر کے جوان تین ہیں (۱) انکر (۲) ناکور (۳) رومان۔

۷۹۸۷ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، عثمان بن سعید، عتبہ بن ضمرۃ کہتے ہیں کہ ضمرۃ بن حبیب کا قول ہے کہ میری پھوپی کی وفات کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا، میں نے ان سے حال احوال لئے، انہوں نے کہا اے بھتیجے میں خیریت سے ہوں اللہ تعالیٰ نے میرے اعمال کا بدلہ مجھے دیا ہے۔

۷۹۸۸ ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن عبداللہ بن ابی مریم ضمرہ کا قول ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو گھر کے داخلی معاملات کی اور حضرت علی کو گھر کے خارجی معاملات کی ذمہ داری سپرد فرمائی۔

---

[1] : اتحاف السادة المتقين ٦/ ٣٦١.

[2] مجمع الزوائد ١٠/ ٤١٤، ٨/ ٢٥.

[3] : مسند الامام أحمد ٦/ ٨٥. ومجمع الزوائد ٨/ ٢٥. والترغيب والترهيب ٣/ ٤١٣. وكشف الخفا ٢/ ٦١. والدر المنثور ٢/ ٧٣. والفوائد الجموعة ٢٥٣. والأحاديث الضعيفة ٧٩٣.

[4] طبقات ابن سعد ٧/ ٤٦٤. والتاريخ الكبير ٤/ ٣٠٤٣. والجرح ٤/ ٢٠٥١. والميزان ٢/ت ٣٩٥٨. وتهذيب الكمال ٢٩٣٢.

۹۸۹ے ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومغیرہ، عتبہ بن ضمرہ بن حلیب بن صہیب کہتے ہیں کہ تم کسی شخص کی نماز اور روزہ سے متاثر مت ہو بلکہ اس کے تقویٰ سے متاثر ہوا گر وہ عابد ہونے کے ساتھ ساتھ متقی بھی ہے تو وہ حقیقت میں اللہ کا بندہ ہے۔

۹۹۰ے ضمرہ نے بحوالہ ابی درداء، عبداللہ بن عمر، شداد بن اوس، نعمان بن بشر اسے سنداً روایت کیا ہے۔

۹۹۱ے سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، عبدالوہاب بن ضحاک اسماعیل بن عیاش، ابوبکر بن ابی مریم، ضمرہ نے بحوالہ ابودرداء آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ من جانب اللہ تمہیں وفات کے وقت صدقہ کا حکم دیا گیا ہے۔[1]

یہ احادیث ضمرہ کی سند سے غریب ہیں نیز ابوبکر بن ابی مریم کا ضمرہ سے روایت کرنا تفرد ہے۔

۹۹۲ے احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حکم بن نافع ابن ابی مریم نے بحوالہ ضمرہ ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار مجھے اللہ کے رسول ﷺ نے چھری لانے کا حکم دیا چنانچہ میں چھری لے آیا پھر آپ نے اسے تیز کروا کر میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کل صبح اسے علی کے حوالے کر دینا چنانچہ میں نے آپ کا فرمان پورا کر دیا حضرت علی اپنے رفقاء کے ہمراہ بازار تشریف لے گئے جہاں شام سے شراب کی بوتلیں آئی تھی حضرت علی نے اس چھری سے شراب کی تمام بوتلیں توڑ دیں اس کے بعد آپ نے چند ساتھی مجھے معاونت کے طور پر دے کر فرمایا کہ بازار چلے جاؤ اور شراب کی تمام بوتلیں توڑ دو چنانچہ میں نے ان کو ساتھ لے کر شراب کی بوتلیں توڑ دیں۔

۹۹۳ے سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق، سلیمان بن سلمہ خبائری بقیہ، ابوبکر ضمرہ عطیہ بن قیس نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے انگور کے دو خوشے ایک میرا اور میری والدہ کا عطا کئے اتفاقاً رسول اللہ ﷺ کی میری والدہ سے ملاقات ہوگئی آپ نے ان سے انگور کے خوشے کے متعلق دریافت فرمایا تو انہوں نے نفی میں جواب دیا اللہ کے رسول نے میرا کان پکڑ کر فرمایا اے دھوکہ باز۔

۹۹۴ے ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہیثم بن خارجہ، معافا بن عمران ابن ابی مریم، ضمرہ کا قول ہے کہ عبداللہ کی والدہ اور شداد بن اوس کی بہن نے افطاری کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا آپ نے واپس کرتے ہوئے فرمایا یہ دودھ تم کہاں سے لائے انہوں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ میری بکری کا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے پاس بکری کہاں سے آگئی؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے خریدی ہے شداد بن اوس کی بہن دوسرے دن خود آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے اتنی محنت سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا لیکن آپ ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا انبیاء سابقین کو پاکیزہ مال اور اعمال صالحہ کا حکم دیا گیا اور یہی مجھے حکم دیا گیا ہے۔[2]

۳۴۱ ربیعہ جرشی[3]

آپ کا تعلق جماعت صحابہ سے تھا۔

۹۹۵ے عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن علی الخزاعی، محمد بن کثیر عبدی، حماد بن سلمہ، ثابت، بشیر بن عدوی، ربیعہ معاویہ کے زمانہ

۱۔ مسند الامام أحمد ۶/ ۴۴۱. ومجمع الزوائد ۴/ ۲۱۲. وسنن الدار قطنی ۴/ ۱۵۰. وتلخيص الحبير ۳/ ۹۱. والمطالب العالية ۱۴۲۵. ولسان الميزان ۱۲۳۱. وكشف الخفا ۱/ ۳۸۸. والكامل لابن عدى ۲/ ۶۹۴. ونصب الراية ۴/ ۳۹۹. ۴۰۰. واللآلي المصنوعة ۲/ ۶۸.

۲۔ المستدرک ۴/ ۱۲۵. ۱۲۲. والتاريخ الكبير ۶/ ۱۳۳. ۱۳۹. ۳۳۹. ومجمع الزوائد ۱۰/ ۲۹۱. وتفسير ابن كثير ۵/ ۴۷۱. والدر المنثور ۵/ ۱۰. وكنز العمال ۹۲۵۰. ۱۶۹۹۰.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۴۳۸. والتاريخ الكبير ۳/ت ۹۶۳. والجرح ۳/ت ۲۱۱۶. والكاشف ۱/ ۳۰۷. والاستيعاب ۲/ ۴۹۳. وتهذيب الكمال ۱۸۸۵. والاصابة ۱/ ۵۱۰.

میں کہتے ہیں کہ قیامت کے روز تمام لوگوں کو ایک کھلے میدان میں جمع کیا جائے گا پھر منادی اعلان کرے گا کہ عنقریب اہل عزت اور اہل کرامت لوگ تمہارے سامنے آجائیںگے، اس کے بعد وہ کہے گا وہ لوگ کہاں ہیں جن کے بارے میں قرآنی آیت نازل ہوگئی ہے (ترجمہ) ان کے پہلو بچھوں سے الگ رہتے ہیں (اور) وہ اپنے پروردگار کو خوف و امید سے پکارتے اور جو (مال) ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں) از سجدہ ۱۵ تا ۱۶۔ چنانچہ اس اعلان پر ایک مختصر سی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک مدت کے بعد یہی اعلان ہوگا کہ وہ لوگ بھی کھڑے ہو جائیں جن کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیںگے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیںگی) ڈرتے ہیں (از نور ۳۶ تا ۳۷) اس اعلان پر گزشتہ جماعت سے کچھ بڑی جماعت کھڑی ہوگی پھر ایک زمانہ کے بعد اعلان ہوگا کہ ہر وقت اللہ کو یاد کرنے والے کھڑے ہو جائیں راوی کہتا ہے کہ اس اعلان پر گزشتہ دونوں جماعتوں کے مقابلہ میں ایک بڑی جماعت کھڑی ہوگی۔

۷۹۹۶ ابوجعفر محمد بن محمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، عبدالرحمن بن سلام، محمد بن حسن بن علی یقطینی، علی بن عبدالحمید حبلی، مجاہد بن موسیٰ ریحان بن سعید، عباد بن منصور، ایوب، ابوقلابہ، عطیہ، ربیعہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ آپ کی آنکھیں سوتی ہیں، کان سنتے ہیں اور قلب بیدار رہتا ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا بعض کا قول ہے کہ ایک سردار نے محل تیار کروا کر اس پر دسترخوان لگوایا پھر ایک شخص کے ذریعے تمام لوگوں کو اس دسترخوان پر مدعو کیا گیا ظاہر ہے کہ جو دعوت قبول کرے گا وہ گھر میں داخل ہو کر دعوت کھالے گا اور جو قبول نہیں کرے گا وہ محروم رہے گا اور سردار بھی اس سے ناراض ہو جائے گا اسی طرح اللہ سردار ہے اور محمد عربی ﷺ داعی ہیں اور دین اسلام بمنزلہ گھر ہے اور جنت بمنزلہ دسترخوان ہے۔

۳۴۲ ابوعمرو شیبانی [۱]

آپ خداترس انسان تھے۔

۷۹۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد، عبداللہ بن ہانی ضمرہ، شیبانی کا قول ہے کہ توراۃ میں لکھا ہے کہ نیکی کرنے والے کا ثواب ضائع نہیں ہوتا نیکی اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ضائع نہیں ہوتی۔

۷۹۹۸ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، عبداللہ بن ہانی ضمرہ نے بحوالہ شیبانی نقل کیا ہے کہ کتب سماویہ میں لکھا ہے کہ بیت المقدس اس سونے کے گلاس کی مانند ہے جو بچھوؤں سے بھرا ہوا ہو۔

۷۹۹۹ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ابوعمیر نحاس، ضمرہ، شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے شام میرے سامنے اور یمن میری پشت کی طرف کر کے فرمایا اے محمد میں نے تیرے سامنے مال غنیمت، رزق، اور تیرے پیچھے مدد کو کیا اور اللہ مسلسل اضافہ کرتا رہے گا اسلام اور اہل اسلام کو ذی عزت اور شرک اور اہل شرک کو رسوا کرتا رہے گا حتیٰ کہ مسافر بے خوف وخطر پرامن سفر کرے گا [۲]

یہ حدیث شیبانی کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں حمزہ بن ربیعہ کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۸۔ ولتاریخ الکبیر ۸/ت ۳۰۴۸۔ والجرح ۹/ت ۵۳۵۷۔ والکاشف ۳/ت ۶۳۲۸۔ ومیزان الاعتدال ۴/۹۵۹۶۔ وتھذیب الکمال ۷۸۹۳۔

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۱۷۱۔ وتاریخ ابن عساکر ۱/۸۸۔ ومجمع الزوائد ۱۰/۶۰۔ والأحادیث الصحیحة ۳۵۔ وکنز العمال ۳۱۷۸۱۔ ۳۵۴۰۷۔

۸۰۰۰ ابوعمرو، حسن، ابوعمیر، ضمرہ، یحیٰ بن ابوعمرو شیبانی، عمرو بن عبداللہ حضرمی، ابوامامہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشادفرمایا کہ میری امت میں حضرت عیسیٰ کا نزول ہوگا جو امام عادل ہوں گے، عدل کے تحت فیصلے فرمائینگے، صلیب کو توڑ دینگے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ قائم کریں گے، صدقہ قبول نہیں کریں گے، بکری اور اونٹ پر کسی کو ظلم کی ہمت نہیں ہوگی بخل اور حسد اٹھالیا جائے گا ہر جانور باحمیت ہوگا حتیٰ کہ بچہ کو سانپ کے منہ میں ہاتھ رکھنے سے کوئی نقصان نہیں ہوگا، اسی طرح اگر بچہ شیر کے سامنے ڈال دیا جائے گا، تو وہ اس سے محفوظ رہے گا، بکریوں میں بھیڑیا حفاظتی کتے کا کام دے گا پورے روئے زمین پر عدل اور اسلام کا دور دورہ ہوگا، کفار کی سلطنت کا خاتمہ ہوجائے گا، زمین چاندی کے دسترخوان کی مانند ہوگی، زمین کی پیداوار حضرت آدمؑ کے دور کی پیداوار کی طرح ہوگی، انگور کے ایک خوشہ یا ایک انار سے متعدد افراد شکم سیر ہوجائیں گے، بیل اور گھوڑے چند درہموں میں فروخت ہوں گے۔ ۱

۸۰۰۱ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن مصفیٰ، بقیہ بن ولید، اوزاعی، یحیٰ بن ابی عمرو شیبانی، ابومریم بحوالہ ابوہریرۃ کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشادفرمایا اے لوگو! اقراد سے بچو، ہم نے رسول ﷺ سے اس کی تشریح پوچھی آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص امیر یا عامل ہوگا اس کے پاس محتاج و یتیم اور مساکین اپنی حاجتوں کے سلسلہ میں آئینگے، وہ انہیں تسلی دیتے ہوئے بیٹھنے کا حکم دے گا لیکن ان کی حاجت پوری نہیں کرے گا اس کے بعد ایک شریف مالدار آکر اس مسکین کے نزدیک بیٹھ جائے گا پھر وہ اس سے اس کی حاجت کے بارے میں دریافت کرے گا وہ اس کے سامنے اپنی حاجت بیان کرے گا جسے سن کر غنی کہے گا اس کی حاجت پوری کرو۔

۳۴۳ عثمان بن ابی سودہؒ ۲

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدۂ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کردیا۔

۸۰۰۲ محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحیٰ بن عبداللہ و احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، عبداللہ بن سعید، عیسیٰ بن یونس، اوزاعی کہتے ہیں کہ عثمان بن ابی سودہ نے ارشاد باری تعالیٰ '' والسابقون السابقون اولئک المقربون '' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا '' والسابقون '' سے اول اول مسجد جانے والے اور اول اول راہ خدا میں نکلنے والے افراد مراد ہیں۔

۸۰۰۳ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، و عبداللہ بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، ولید بن مسلم، عمر بن عبد الواحد، اوزاعی عثمان بن ابی سودۃ کا قول ہے کہ پہلے لوگ میت کو دفن کر کے قبرستان سے یہ دعا پڑھتے ہوئے لوٹتے تھے اے باری تعالیٰ اس کے اجر سے ہمیں محروم نہ فرما اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ فرما۔

۸۰۰۴ سلیمان، ابوشعیب، یحیٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عثمان بن ابی سودہ نے بیان کیا ہے کہ جب بھی کوئی قافلہ شام سے زیتون لے کر لوٹتا تو عبداللہ بن زبیر اس سے ملاقات کر کے سر پر زیتون لگاتے، چنانچہ ایک بار انہوں نے اسی طرح کیا اسی حالت میں اچانک ان کی حضرت عمر سے ملاقات ہوگئی حضرت عمر نے ان کی گدی پکڑ کر فرمایا سر کے بال خشک ہونے کے باوجود تیل لگاتے ہو پھر اپنے حلہ کو دیکھ کر تکبر کرتے ہو؟ آج میں تمہارے بال صاف کر کے تمہیں جانے دوں گا۔

۸۰۰۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی داؤد، علی بن خشرم عیسیٰ بن یونس، رجل، عثمان بن ابی سودہ کا قول ہے '' صلاۃ الاوابین '' یہ ہے کہ انسان گھر سے نکلتے اور اس میں داخل ہوتے وقت دو رکعت نفل پڑھ لے۔

۸۰۰۶ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق، عمرو بن ہشام دورقی عثمان بن عبدالرحمٰن، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان، یزید بن ابی سودہ بحوالہ اپنے بھائی عثمان بن ابی سودہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن

۱۔ مسند الامام احمد ۲/ ۲۹۰. والدر المنثور ۲/ ۲۴۲.

۲۔ التاریخ الکبیر ۶/ رت ۲۲۴۱. والجرح ۶/ رت ۸۴۱. والکاشف ۲/ رت ۳۷۵۴. والمیزان ۳/ رت ۵۵۱۷. وتہذیب الکمال ۲/ ۹۲۱.

صامت کو اس دیوار پر سینہ پر ہاتھ رکھ کر گریہ کناں دیکھا میں نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ اس جگہ کے متعلق ہمیں اللہ کے رسول نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے اس جگہ دوزخ کو دیکھا ہے۔

۳۴۴ ابوزید غوثی

۸۰۰۷ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، محمد بن خالد، فریابی، اوزاعی، ابوزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کون سی موت افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قتل فی سبیل اللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد سرحد کی حفاظت کرتے ہوئے دنیا سے چلے جانا، اس کے بعد حج یا عمرہ کی حالت میں دنیا سے کوچ کرنا افضل ہے لیکن تم تاجر ہو کر دنیا سے مت جاؤ۔

۳۴۵ عبدالرحمٰن بن میسرہ[۱]

۸۰۰۸ ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب اخرم، جعفر بن محمد بن فضیل، ابومغیرہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ کا نام روبیل ہے اس کا نصف حصہ برف اور نصف حصہ نور کا ہے وہ کہتا رہتا ہے کہ اے باری تعالیٰ اس برف اور نور کے درمیان الفت ومودت پیدا کرنے کی مانند مؤمن بندوں کے درمیان بھی الفت ومودت قائم فرما۔

۸۰۰۹ حبیب بن حسن، علی بن ہارون، احمد بن حسن بن عبدالجبار، ہاشم بن خارجہ، اسماعیل بن عیاش، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی، عرباض بن ساریہ کہتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ مجھے میرے جلال کی قسم محتاج ومساکین لوگ قیامت کے روز میرے عرش کے سایہ تلے ہوں گے۔[۲]

۸۰۱۰ ابوعمرو بن حمادان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ دمشقی، بقیہ، صفوان بن عمرو، عبدالرحمٰن بن میسرہ حضرمی، عمرو بن عبسہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شیطان اور کفار کے علاوہ ہر شئے اللہ کی حمد بیان کرتی ہے۔[۳]

۳۴۶ عمرو بن قیس کندی[۴]

۸۰۱۱ ابواحمد، محمد بن احمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، حاجب بن ولید، زید بن حازم، ثور بن یزید، عمرو بن قیس کا قول ہے کہ موت کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے دنیا سے محبت کرنے والا انسان ذلیل ہوتا ہے دین کی خاطر ذلت برداشت کرنے والے انسان کو اللہ قیامت کے روز عزت دیں گے ذکر الٰہی کے بغیر خوش عیشی میں زندگی گزارنے والا جسم عند اللہ سب سے زیادہ مبغوض ہے۔

۸۰۱۲ علی بن ہارون، جعفر فریابی، سلیمان بن عبدالرحمٰن، اسماعیل بن عیاش عمرو بن قیس سکونی، عبداللہ بن بسر مازنی کہتے ہیں کہ دو بدو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک نے خیر الناس کے بابت دریافت کیا؟ آپ نے فرمایا کہ لمبی عمر پا کر اعمال حسنہ کرنے والا انسان سب سے افضل ہے دوسرے نے خیر العمل کے بارے میں سوال کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر الٰہی میں مشغول رہتے ہوئے دنیا سے رخصت ہونا سب سے افضل عمل ہے۔[۵]

۱۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۵۷. والجرح ۵/ت ۱۳۶۲. والکاشف ۲/ت ۳۳۶۹. والمیزان ۲/ت ۴۹۸۶. وتهذیب الکمال ۳۹۷۳.

۲۔ مسند الامام أحمد ۵/۲۳۳، ۳۲۸. وصحیح ابن حبان ۲۵۱۰. والترغیب والترهیب ۴/۱۸.

۳۔ الدر المنثور ۴/۱۸۳. وعمل الیوم واللیلة لابن السنی ۱۳۶. والأذکار ۸۱. وکنز العمال ۱۹۳۶۴.

۴۔ طبقات ابن سعد ۴۵۹. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۶۴۵. والجرح ۶/ت ۱۴۰۵. والمیزان ۳/ت ۶۴۲۶. وتهذیب الکمال ۴۴۳۵.

۵۔ مشکاة المصابیح ۲۲۷۰. واتحاف السادة المتقین ۷/۳۳۸، ۱۰/۱۲۰. وشرح السنة ۵/۱۱۶. والزهد لابن المبارک ۴۷۲. والاسرار المرفوعة ۲۲۶. والاحادیث الصحیحة ۱۸۳۶.

اس حدیث کو معاویہ بن صالح نے عمرو بن قیس کی سند سے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۴۷ محمد بن زیاد الہانی [1]

۸۰۱۳ سلیمان بن احمد، موسیٰ بن عیسیٰ بن منذر حمصی، ابی، بقیہ کہتے ہیں کہ محمد بن زیاد نے مجھے ایک دینار دے کر فرمایا اس کے زیتون خرید کر لاؤ لیکن قیمت کم مت کرانا اس لئے کہ میں نے ایک قوم کو ایسا کرتا دیکھا ہے۔

۸۰۱۴ ابی، ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سوید کندی، بقیہ، محمد بن زیاد کہتے ہیں کہ چند اللہ والوں نے جمع ہو کر موت کا تذکرہ کیا ان میں سے ایک نے کہا کہ اگر موت کا وقت مقرر نہ ہوتا تو میں تم سب سے پہلے لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے دنیا سے چلا جاتا۔

۸۰۱۵ ابو عمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، ولید بن عتبہ، بقیہ، محمد کا قول ہے کہ ابو امامہ میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کی طرف چل دیئے راستہ میں ہر مسلمان، نصرانی اور چھوٹے بڑے کو انہوں نے سلام علیکم سلام علیکم کہا، جب گھر پہنچے تو میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے اللہ کے رسول نے ہمیں سلام عام کرنے کا حکم دیا ہے۔

۳۴۸ عبدہ بن ابولبابہ [2]

۸۰۱۶ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابو مغیرہ، اوزاعی عبدۃ کا قول ہے کہ لوگوں میں ریا کے سب سے زیادہ قریب اس کے لئے ہی ایمان لانے والا شخص ہے۔

۸۰۱۷ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ نے بیان کیا ہے کہ دن میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے رات تک اور رات میں قرآن پاک مکمل کرنے والے شخص پر فرشتے صبح تک رحمت بھیجتے ہیں۔

۸۰۱۸ سلیمان بن احمد، احمد، ابو مغیرہ، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ابن زبیر کے فتنہ کی مدت ۹ سال ہے اس عرصہ میں شریح بالکل غیر جانبدار رہے۔

۸۰۱۹ محمد بن معمر، ابو شعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی، عبدۃ فرماتے ہیں کہ جنتی جب ایک بار اپنی بیوی کے پاس سے آئے گا تو ستر گنا محبت بڑھنے کے بعد دوبارہ اس کے پاس جائے گا۔

۸۰۲۰ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود مقدسی، عمرو بن ابی سلمہ اوزاعی نے بحوالہ عبدہ نقل کیا ہے کہ شریح اپنی اہلیہ کے پاس جاتے وقت برکت کی دعا فرماتے اس کے بعد اسے کہتے میرے ساتھ رکوع کر ان کے رکوع سے فارغ ہونے کے بعد ان کی اہلیہ کھڑی ہو جاتی حتیٰ کہ ان کے پہلو میں بیٹھ جاتی پھر ان سے ان کی اہلیہ کہتی کہ تقدیر الٰہی نے ہم دونوں کو جمع کر دیا اس لئے آپ جو چاہیں مجھے حکم دیں اس کے بعد شریح کی اہلیہ شریح سے کہتی شاید تم میری والدہ کے میرے پاس آنے سے خوش نہیں ہو؟ شریح کہتے کہ ایسا ہی ہے اس کے بعد ان کی اہلیہ نے ان کو دو سال تک آنے سے منع کر دیا چنانچہ وہ دو سال تک نہیں آئی دو سال گزرنے کے بعد جب ان کی والدہ ان کے پاس آئی تو انہیں بڑی مشکل سے پہچانا، شریح نے کہا کہ یہ تمہارے لڑکے کی بیوی کی لڑکی ہے۔

۸۰۲۱ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمود بن خالد، عمر بن عبدالواحد، اوزاعی، عبدہ نے کہا کہ دنیا کی آگ بھی دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے۔

۱ـ التاريخ الكبير ١/ت ٢٢٣. والجرح ٧/ت ١٤٠٨. والكاشف ٣/ت ٤٩٢٦. والميزان ٣/ ٧٥٤٤.

٢ـ طبقات ابن سعد ٦/ ٣٢٨. والتاريخ الكبير ٦/ت ١٨٧٧. والجرح ٦/ت ٥٥. والكاشف ٢/ ٣٥٧٥. وتهذيب الكمال ٣٦١٨.

۸۰۲۲ احمد، عبداللہ، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے ابلیس کہتا ہے کہ انسان مجھے دو چیزوں میں عاجز نہیں کر سکتا (۱) مال کو حلال وحرام طریقوں سے حاصل کرنے میں (۲) اسے صحیح اور غلط کاموں پر لگانے میں۔

۸۰۲۳ احمد، عبداللہ، عباس، ابی، اوزاعی، عبدہ کہتے ہیں کہ ہر روز سورج کو قبل از طلوع دو بار ضرب لگائی جاتی ہے جس کے بعد وہ سمٹ کر اعلان کرتا ہے کہ کچھ بے وقوف لوگ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے ہیں۔

۸۰۲۴ احمد، عبداللہ عباس، ابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ عبدہ سے یاجوج ماجوج کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک ہزار ان میں سے اور ایک ہم میں سے ہوگا۔

۸۰۲۵ احمد، عبداللہ حسن بن احمد بن ابی شعیب، مسکین بن بکیر، اوزاعی، عبدہ کا قول ہے کہ جنت میں ایک درخت ہے جس کے پھل زبرجد، یاقوت اور موتیوں کے ہیں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جس سے بہت سریلی آواز نکلے گی۔

۸۰۲۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالسلام بن عتیق، عقبہ بن علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا کہ عبدہ مسجد میں دنیاوی باتیں بالکل نہیں کرتے تھے۔

۸۰۲۷ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی محمد بن ابی اسامہ، ضمرہ رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ کاش دنیا میں مجھے یہ چیز حاصل ہوتی کہ دنیا والے نہ مجھ سے کوئی سوال کرتے اور نہ میں ان سے کوئی سوال کرتا۔

۸۰۲۸ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق بن رافع، زید بن حباب، رجاء بن ابی سلمہ کہتے ہیں کہ عبدہ سے ایک شخص نے کسی مسئلہ میں ان کی رائے معلوم کی انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو یہ بات پسند ہے کہ میں ان سے اور وہ مجھ سے کوئی سوال نہ کریں۔

۸۰۲۹ ابوحامد بن جبلہ، محمد، عبداللہ بن عمر قرشی، ابواسامہ نے اوزاعی کا قول نقل کیا ہے کہ ہمارے پاس عبدہ بن ابولبابہ اور حسن بن حر سے افضل کوئی شخص نہیں آیا۔

۸۰۳۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کمزوری کی حالت میں طواف کرتے دیکھ کر ان سے نفس کے ساتھ نرمی کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مؤمن تو طاقت سے زیادہ مشقت برداشت کرتا ہے۔

۸۰۳۱ ابوبکر، عبداللہ، ابی ابومغیرہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ مؤمن کو چالیس روز میں ایک بار ضرور خوف لاحق ہوتا ہے۔

۸۰۳۲ قاضی ابواحمد، ابوعبدالرحمٰن احمد بن علی، عیسیٰ بن احمد عسقلانی، بقیہ بن ولید، مطعم بن مقدام کہتے ہیں کہ میں نے عبدہ کو کہتے سنا ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ فجر کی دو رکعتیں زمانہ کی تمام اشیاء سے افضل ہیں اور فرض نماز کا ایک حصہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

۸۰۳۳ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، سلیمان، عبداللہ بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی عبدہ نے ابن عمر کا قول نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا ابن عمر اللہ کی عبادت ایسے کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اور دنیا میں اجنبی مسافر کی طرح رہ[۱]

اس حدیث کو فریابی نے اوزاعی مجاہد ابن عمر کی سند سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۸۰۳۴ حبیب بن حسن، احمد بن عبید، محمد بن مسروق طوسی، محمد بن حسان سمی، عبداللہ بن ابوعثمان حمصی، اوزاعی، عبدہ، ابن عمر کہتے ہیں کہ

[۱] مسند الامام أحمد ۲/۱۳۲. ومجمع الزوائد ۲/۴۰، ۴/۲۱۸. والمطالب العالية ۳۰۹۶. ۳۰۹۷. والترغيب والترهيب ۱/۲۶۸. ۳/۵۹۲. ۴/۲۴۷. وفتح الباری ۱۱/۲۳۴. واتحاف السادة المتقين ۲/۱۲۴. ۷/۴۵۳. ۱۰/۵۹. وكنز العمال ۵۲۵۰. ۵۲۵۱. ۵۲۵۶. ۵۲۷۹. ۴۱۵۴.

رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے نفع کے لئے کچھ بندوں کو خاص طور پر نعمتیں عطا کیں ہیں جب تک وہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچاتے ہیں تو اللہ وہ نعمتیں انہیں عطا کرتا رہتا ہے لیکن جب وہ ان نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچانا چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ وہ نعمتیں ان سے چھین کر دوسروں کو عطا کر دیتا ہے۔[۱]

ابوعثمان کا پورا نام عبداللہ بن زید کلبی ہے۔ اس حدیث میں یہ اوزاعی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں اس حدیث کو احمد بن یونس ضبی نے ابوعثمان سے روایت کیا ہے اور اس کو معاویہ بن یحییٰ کا نام دیا ہے

۸۰۳۵ابومحمد بن حیان، احمد بن احمد بن معدان، احمد بن یونس معاویہ بن یحییٰ، ابوعثمان نے بحوالہ اوزاعی گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۳۶عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ محمد بن عبید، خطاب بن عثمان، یوسف بن سفر، اوزاعی، عبدہ، شقیق بن سلمہ نے بحوالہ عبداللہ بن مسعود رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ تم کسب رزق میں ایک دوسرے سے نہیں بڑھ سکتے اس لئے کہ اللہ نے موت اور مصیبت لکھ دی ہے اور معیشت اور عمل تقسیم فرما دیا ہے لوگوں کو ان چیزوں کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔[۲]

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۷محمد بن مظفر، عبداللہ بن محمد بن جعفر، اسد بن محمد مصیصی، سعید بن مغیرہ، ابواسحاق فزاری، اوزاعی، عبدہ، زر بن حبیش، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے کہ ذی الحجہ کے ابتدائی دس دنوں میں قربانی کا عمل کرنا عنداللہ سب سے افضل عمل ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے آپ ﷺ نے فرمایا (اس شخص کے علاوہ جو مال و جان لے کر راہ خدا میں قتال کے لئے گیا اور پھر شہادت کے بغیر واپس نہیں لوٹا) راہ خدا میں جہاد کرنے سے بھی افضل ہے۔

یہ حدیث اوزاعی اور عبدہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۳۸سلیمان بن احمد، ابوزنباع روح بن فرج، اسحاق بن ابراہیم بن رزیق، ابویمان، اوزاعی عبدہ، زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے حذیفہ کو کہتے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے اللہ نے بذریعہ وحی مجھ سے فرمایا اے مرسلین و منذرین کے بھائی اپنی قوم کو حکم دیجئے کہ وہ میرے گھر میں قلب کا تزکیہ کر کے داخل ہوں اس لئے کہ اس کے بغیر داخل ہونے والے پر میں اس کے نماز میں مشغول رہنے تک اس پر لعنت کرتا ہوں تا آنکہ وہ اپنا قلب صاف کر لے، پھر جب وہ اپنے قلب کا تزکیہ کر لیتا ہے تو میں اس کا کان، آنکھ بن جاتا ہوں جن کے ذریعے وہ دیکھتا اور سنتا ہے اور وہ میرے اولیاء اور اتقیاء میں سے بن جاتا ہے اور وہ جنت میں انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ میرا پڑوسی ہوگا۔[۳]

یہ حدیث اوزاعی عن عبدہ کی سند سے غریب ہے اس حدیث کو علی بن معبد نے اسحٰق بن ابی یحییٰ عن اوزاعی کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱/۳۸۵. واتحاف السادۃ المتقین ۸/۱۷۵. وتاریخ أصبھان ۲/۲۷۲. وتخریج الاحیاء ۳/۲۳۹.

۲۔ کنز العمال ۵۰۳.

۳۔ تفسیر القرطبی ۲/۱۱۵.

۳۴۹ راشد بن سعد[1]

احمد بن جعفر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو ہمام، عثمان بن سعید، جریر بن عثمان کہتے ہیں کہ راشد بن سعد سے نعیم کے بابت سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا نعیم ''طیب نفس'' کا نام ہے پھر ان سے غناء کی تعریف پوچھی گئی تو انہوں نے جواب میں فرمایا کہ غناء جسم کی صحت کا نام ہے۔

۸۰۳۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابو یمان، جریر نے راشد کے حوالہ سے گزشتہ قول کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۰۴۰ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، محمد بن سھل، عبداللہ بن صالح، راشد بن سعید کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ چالیس روز کے بعد جب اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے لئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیری قوم بچھڑے کی وجہ سے فتنہ میں مبتلا ہو گئی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ یہ کیونکر ممکن ہے جب کہ آپ نے ان کو فرعون کے ظلم اور دریا میں غرق ہونے سے نجات دی اور آپ نے اس کے علاوہ بھی ان پر انعامات کئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تیرے بعد انہوں نے بچھڑے کی پرستش شروع کر دی ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اس میں روح کس نے ڈالی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ پھر تو خود آپ نے انہیں فتنہ میں مبتلا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے میرے کلیم میں نے ان کے قلوب کو اس کی طرف مائل پایا جس کی وجہ سے میں نے ان کے لئے یہ کام آسان کر دیا۔

۸۰۴۱ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو ابو یمان، وابو ابوبکر بن ابی مریم، راشد، سعد کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ میری امت کے بارے میں ضرور میری سفارش قبول فرمائے گا۔[2]

۸۰۴۲ سلیمان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ثور بن یزید، راشد، معاویہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تو لوگوں کے عیوب تلاش کرے گا تو تو ان کو خراب کر دے گا۔[3]

۸۰۴۳ ابوبکر محمد بن حسن، محمد بن شاذان جوہری، زکریا بن عدی، بقیہ صفوان بن عمر، راشد، ثوبان کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دس افراد پر بھی بننے والے حاکم کو قیامت کے روز گردن کے ساتھ بندھے ہوئے ہاتھ کی شکل میں لایا جائے گا اس کے بعد اس کا عدل اسے آزاد کرائے گا یا اس کا ظلم اسے ہلاک کر دے گا۔[4]

۸۰۴۴ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، حکیم بن یوسف علی بن مجر، عیسیٰ بن یونس، ابوبکر بن ابی مریم، راشد، ثوبان نے بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ ایک جنازہ میں تشریف لے گئے چند شرکاء جنازہ کو آپ نے سواری پر چلتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم اس بات سے حیاء نہیں کرتے کہ فرشتے پیادہ پا چل رہے ہیں اور تم سواری پر سوار ہو۔[5]

۸۰۴۵ سلیمان بن احمد، بکر بن سہل، عبداللہ بن صالح، معاویہ بن صالح، راشد، ابوامامہ نے بیان کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے آسمان تلے غیر اللہ کی عبادت کرنے والا سب سے بڑا خواہش پرست ہے۔

---

[1] طبقات ابن سعد ۴۵۶/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۹۴. والجرح ۳/ت ۲۱۸۷. والمیزان ۲/ت ۲۰۶۷. وتهذیب الکمال ۱۸۲۶.

[2] کنز العمال ۳۴۴۷۰.

[3] شرح السنة ۱۰۶/۱۳. ومشکاة المصابیح ۳۷۰۹.

[4] اتحاف السادة المتقین ۳۱۴/۸. وتخریج الاحیاء ۳۱۵/۳. واللآلی المصنوعة ۲۴۸/۱. وکنز العمال ۱۴۷۲۸.

[5] سنن ابن ماجة ۱۴۸۰. وسنن الترمذی ۱۰۱۲. والسنن الکبری للبیهقی ۲۳/۴.

۸۰۴۶ ابوعمرو، حسن، حیان بن موسیٰ، ابن مبارک، ابوبکر بن ابی مریم، راشد حبیب، ابوامامہ کا قول ہے کہ آپ ﷺ نے کھانا کھانے کے بعد مجھے یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا اے باری تعالیٰ آپ ہی نے مجھے کھانا کھلایا سیر کیا اور سیراب کیا لہٰذا تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔
ان احادیث میں راشد کی سند سے تفرد ہے، چنانچہ سعد کی حدیث میں ابن ابی مریم، معاویہ کی حدیث میں ثور ثوبان کی حدیث میں صفوان نیز ثوبان کی حدیث فی الجنازۃ میں ابوبکر، ابوامامہ کی حدیث فی الفراسۃ میں معاویہ بن صالح، نیز امامۃ کی حدیث فی متابعۃ الھویٰ میں عیسیٰ بن ابراہیم اور امامہ کی حدیث فی الدعاء میں ابن ابی مریم کی سند سے تفرد ہے۔

۳۵۰ ہانی بن کلثوم[۱]

آپ کم گو اور عاشق حدیث تھے۔ عمر بن عبدالعزیز نے آپ کو عہدۂ قضاء پیش کیا تو آپ نے اسکی قبولیت سے انکار کردیا۔
۸۰۴۷ ابی وابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن عیسیٰ بن خالد، ابویمان، اسماعیل بن عیاش، اسید بن عبدالرحمٰن خثعمی، ہانی بن کلثوم کا قول ہے کہ مؤمن فقیر اس مریض کی مانند ہے جس کے مرض کی تشخیص کرکے ڈاکٹر اسے چند اشیاء (سے) روک دے اسی طرح اللہ نے مؤمن کو دنیا سے روک دیا ہے۔
۸۰۴۸ سلیمان بن احمد، عبدالرحمٰن بن ابراہیم بن رحیم، ابی محمد بن شعیب بن شابور، خالد بن دہقان، ہانی بن کلثوم کہتے ہیں کہ میں نے محمود بن ربیعہ سے بحوالہ عبادہ بن صامت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد سنا ہے کہ مؤمن ناحق خون سے قبل آزاد صالح رہتا ہے لیکن اس کے ارتکاب کرنے کے بعد خراب ہو جاتا ہے۔
۸۰۴۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ، ابومسہر، صدقہ بن خالد، خالد بن دہقان نے اسی کی مثل روایت کیا ہے۔

۳۵۱ عروہ بن رویم[۲]

۸۰۵۰ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب بن نجرہ، ابومغیرہ وابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، وکیع، اوزاعی، عروہ بن رویم لخمی کا قول ہے کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے میری امت کے بہترین لوگ اللہ کی وحدانیت اور اس کے رسول کی رسالت کی گواہی دینے والے ہیں جو اچھائی کرکے خوش ہوتے ہیں اور برائی کرکے استغفار کرتے ہیں اور میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جو صبح وشام نعمتوں میں پلنے والے ہیں اور ان کی خواہش قسم قسم کے کھانے اور کپڑوں کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور وہ لایعنی باتوں میں مشغول ہونے والے ہیں۔
۸۰۵۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن سعید عسکری، یعقوب دورقی، ہشام بن مفضل فزاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز تنوخی، عروہ کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی وفات کے وقت ان کی اہلیہ نے ان سے کہا میں چالیس سال سے آپ کے ساتھ ہوں لہٰذا آپ مجھے اپنا ایک دیدار کرا دیجئے کیونکہ حضرت موسیٰ اللہ کی تجلی کے بعد اپنا چہرہ ڈھانپ کر رکھتے تھے اور جب بھی آپ اپنا چہرہ کھولتے تھے لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی تھی چنانچہ آپ نے اپنی اہلیہ کے لئے چہرہ کھولا تو آپ پر غشی طاری ہوگئی اس نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ جنت میں آپ سے میری شادی کردے حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ اگر تو یہ چاہتی ہے تو میرے بعد کسی سے شادی نہ کرنا، صفراء کہتی ہیں کہ حضرت موسیٰ نے مجھے دوسری وصیت یہ کی کہ لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کرنا۔
۸۰۵۲ احمد بن سندی، حسن بن علویہ قطان، اسماعیل بن عیسیٰ عطار، اسحاق بن وہب، اوزاعی، ابوبکر، ہزلی، محمد بن فضل، سلیمان اعمش

۱۔ التاریخ الکبیر ۸/ت ۲۸۲۳. والجرح ۹/ت ۴۲۴. والکاشف ۳/ت ۶۰۳۶. وتهذیب الکمال ۷۵۴۷. ۲

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۶۰. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۳. والجرح ۶/ت ۲۲۱۱. والکاشف ۲/ت ۳۸۲۶. وتهذیب الکمال ۳۹۰۴.

عروۃ خالد بن یزید قرشی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے جزیرہ میں کام تھا اس لئے میں خفیہ راستہ سے جزیرہ کے ارادہ سے چلا اسی اثناء میں ایک راہب اور خادم سے میری ملاقات ہوگئی راہب عاقل اور ذی رائے شخص تھا میں نے ان سے جمع ہونے کی وجہ پوچھی انہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے ایک شیخ ہیں سال میں ایک بار ہم ان کی زیارت کے لئے جمع ہوتے ہیں اور دینی معاملات میں ہم ان کے مشوروں کے مطابق عمل کرتے ہیں میں نے کہا کہ میں ان کے قریب ہو کر ان سے کچھ مفید باتیں سن لوں تا کہ مجھے بھی فائدہ حاصل ہو چنانچہ میں ان کے قریب ہوا انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ سے ہے میں نے کہا کہ ہاں پھر اس نے دریافت کیا کہ تمہارا تعلق امت محمدیہ کے علماء سے ہے یا جہال سے میں نے کہا کہ کسی سے نہیں پھر اس نے کہا کہ تمہاری کتاب میں ہے کہ جنتی لوگ کھائیں گے پئیں گے لیکن بول و براز نہیں کریں گے میں نے اثبات میں جواب دیا انہوں نے کہا کہ ہم بھی یہی کہتے ہیں پھر انہوں نے دنیا میں مجھ سے اس کی مثال دریافت کی میں نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال ماں کے پیٹ میں بچہ کی ہے جو بول و براز کے بغیر کھاتا پیتا ہے۔اس کے بعد اس نے کہا کہ تم یہ نہیں کہتے کہ جنتی اشیاء میں کھانے سے کوئی کمی واقع نہیں ہوگی میں نے کہا کہ بالکل اس نے کہا کہ دنیا میں اس کی مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال اس ماہر عالم کی مانند ہے جس کے علم سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن اس سے اس کے علم میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی، پھر اس نے کہا کہ کیا تم نماز میں یہ نہیں کہتے ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو میں نے کہا کہ اسی طرح ہے اس کے بعد وہ اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ سب سے زیادہ امت محمدیہ کو خیر سے نوازا گیا ہے اس لئے کہ امت محمدیہ کے ایک شخص کے السلام علینا و علیٰ عباداللہ الصالحین کہنے پر روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد اس نے مجھ سے کہا کیا تم مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار نہیں کرتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر اس نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا امت محمدیہ کا جب کوئی فرد مؤمنین اور مؤمنات کے لئے استغفار کرتا ہے تو آسمان پر موجود تمام فرشتوں اور روئے زمین کے تمام مؤمنین کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اس کے بعد وہ مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ اس کی کوئی دنیا میں مثال پیش کرو میں نے کہا کہ اس کی مثال دنیا میں اس شخص کی مانند ہے جو کسی چھوٹی یا بڑی جماعت کے پاس سے گزرتے ہوئے اسے سلام کرے اور وہ اس کے سلام کا جواب دیں راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد اس کے غصہ میں کمی واقع ہوگئی۔پھر اس نے کہا کہ میں نے امت محمدیہ میں تجھ سے بڑا عالم کوئی نہیں دیکھا مجھ سے جو سوال کرنا چاہتا ہے کر میں نے کہا میں اللہ کے لئے اولاد کا عقیدہ رکھنے والے شخص سے کیا سوال کروں میری بات سن کر اس نے چہرہ سے نقاب اٹھا کر ہاتھوں کو بلند کرتے ہوئے کہا ایسے شخص کی اللہ مغفرت نہ کرے ہم اس قسم کے عقیدے سے برائت کا اظہار کرتے ہیں پھر اس نے مجھ سے کہا میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے اس کا جواب دو گے؟ میں نے کہا کہ کیوں نہیں اس نے کہا کہ کیا تمہاری ایسی حالت ہوگئی ہے کہ تم میں بچہ بے دھڑک گالی دینا شروع کردے میں نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ اس وقت تمہارے نزدیک دین کی وقعت ختم ہو کر دنیا کی وقعت بڑھ جائے گی۔

۸۰۵۳ ابو محمد بن حیان، عبدان بن احمد، ابن الطباع، احمد بن مفضل ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز عروۃ بن رویم کا قول ہے کہ حضرت موسیٰ کی اہلیہ نے ان سے کہا کہ میرے والدین آپ پر قربان ہوں جب سے آپ اللہ سے ہم کلام ہوئے ہیں اس وقت سے میں آپ سے جدا ہوں کیونکہ حضرت موسیٰ نے اللہ سے ہم کلام ہونے کے بعد سے اپنی بیویوں سے جدائی اختیار کرلی تھی اور اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر رکھتے تھے اور وفات تک آپ کو کسی نے نہیں دیکھا البتہ حضرت موسیٰ نے ایک بار اپنا چہرہ اپنی اہلیہ صفرأ کے لئے کھولا تو ان پر غشی طاری ہوگئی اور وہ سجدہ ریز ہوگئی۔

۸۰۵۴ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالوہاب، ابومغیرہ، اوزاعی عروۃ کا قول ہے کہ فجر کی دو رکعت سنت مؤکدہ پڑھ کر فرض ادا کرنے والے شخص کی نماز مقبول ہوتی ہے اور اس کا نام متقین کی فہرست میں لکھا جاتا ہے۔

۸۰۵۵ قاضی ابواحمد، موسیٰ بن اسحاق، محمد بن بکار، فرج بن فضلہ، عروۃ کہتے ہیں کہ ایک روز حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے سوال کیا کہ اے باری تعالیٰ شیطان انسان کی کس جگہ پر حملہ کرتا ہے، فوراً پردہ ہٹا حضرت موسیٰ کیا دیکھتے ہیں کہ شیطان کا سانپ کی مثل سر ہے جسے وہ انسان کے قلب پر رکھتا ہے جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ اسے دور کر لیتا ہے اور جب ذکر چھوڑ دیتا ہے تو پھر وہ اپنا سر انسان کے قلب پر رکھ دیتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ قول باری تعالیٰ ''ومن شر الوسواس الخناس'' کی یہی تشریح ہے۔

۸۰۵۶ احمد بن اسحاق، عبداللہ بن سلیمان، محمد بن خلف عسقلانی، فریابی، اوزاعی، کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اولین وآخرین عمدہ افراد ہوں گے، اس لئے کہ اولین میں میں خود اور آخرین میں عیسیٰ بن مریم ہوں گے، البتہ دونوں کے درمیان کے افراد خراب ہوں گے۔[1]

۸۰۵۷ ابوبکر آجری، احمد بن یحییٰ حلوانی، شیبان بن فروخ، مسرور بن سعید تمیمی، اوزاعی، عروہ، علی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے تم اپنی پھوپھی درخت کھجور کا اکرام کرو اس لئے کہ وہ تمہارے والد کی باقیماندہ خاک سے پیدا کیا گیا ہے جس درخت کے نیچے حضرت مریم نے بچہ جنا وہ درخت عنداللہ سب سے زیادہ مکرم ہے لہٰذا تم اپنی عورتوں کو رطب (کھجوریں) کھلاؤ اگر رطب نہ ہوں تو تمر کھلاؤ۔[2]

یہ حدیث اوزاعی عن عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں مسرور بن سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۸ سلیمان بن احمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن عقال الحرانی، ابوجعفر نفیلی، عباد بن کثیر رملی، عروۃ، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میری امت پانچ اعمال میں مبتلا ہوگی تو ان کی ہلاکت یقینی ہے (۱) ایک دوسرے پر لعنت کرنا (۲) شراب نوشی (۳) ریشم کا استعمال (۴) گانے والیوں کو اپنے پاس رکھنا (۵) مرد مردوں کو اور خواتین خواتین کو کافی ہوں۔[3]

یہ حدیث عروہ عن انس کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عباد بن کثیر کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۵۹ علی بن محمد بن اسماعیل طوسی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن ابان، یونس بن بکیر، ابی فروہ یزید بن سنان، عروۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابوثعلبہ خشنی کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ رسول خدا ﷺ ایک غزوہ سے واپسی پر مسجد تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا کی اور غزوہ سے واپسی پر آپ کا ہمیشہ یہی معمول رہا، اس کے بعد آپ ﷺ حضرت فاطمہ کے ہاں تشریف لے گئے حضرت فاطمہ آپ کے چہرہ کو بوسہ دے کر رونے لگیں، رسول خدا ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ دریافت فرمائی حضرت فاطمہ نے فرمایا کہ آپ کے چہرہ مبارک کے متغیر ہونے کی وجہ سے رو رہی ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے فاطمہ تیرے باپ کو ایسا دین دے کر بھیجا گیا ہے جو ہر کچے پکے گھر میں پہنچ کر رہے گا۔[4]

یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں ابوفروہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۰۶۰ ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالوہاب بن ضحاک، ابن عیاش، عاصم بن رجاء بن حیوۃ، عروۃ، قاسم، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ بائیں جانب والا فرشتہ چھ گھنٹے تک انتظار کرتا ہے اگر وہ اس مدت میں توبہ کر لیتا ہے تو

۱۔ کنز العمال ۳۲۲۵۶، ۳۸۸۵۔

۲۔ الموضوعات لابن الجوزی ۱/۱۸۴۔ والضعفاء للعقیلی ۴/۲۵۶۔ والکامل لابن عدی ۶/۲۴۲۴۔ والدر المنثورۃ للسیوطی ۴۲۔ والبدایۃ والنہایۃ ۲/۶۲۔

۳۔ کنز العمال ۴۴۰۱۳۔

۴۔ المستدرک ۱/۴۸۹۔ وکنز العمال ۳۴۱۶۴۔

فیہا ورنہ اس کا گناہ لکھتا ہے[1]
یہ حدیث عروہ کی سند سے غریب ہے۔

۳۵۲ سعید بن عبدالعزیز کے اقوال زرین

۸۰۶۱ احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت داؤد دعا میں مایا کرتے تھے پاک ہے وہ ذات جس نے عطا کے ذریعہ شکر کا درواز کھولا اور دعاؤں کے ذریعے بلاؤں کو دور کیا۔
۸۰۶۲ احمد، عبداللہ، ابی، حکم بن نافع، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم کا قول ہے کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان عند اللہ کاذب ہونے کے باوجود اپنے بارے میں صادق ہونے کا دعویٰ کرے۔
۸۰۶۳ احمد، عبداللہ، ابی، ابومغیرہ، عبدالعزیز کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو مسکین کہا جانا سب سے زیادہ محبوب تھا۔
۸۰۶۴ حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ میرے ارادے اور مشیت کے بجائے اللہ کا ارادہ اور مشیت چلے گی۔
۸۰۶۵ ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عمران بن موسیٰ طرسوی، موسیٰ بن ایوب، عقبہ ابن علقمہ، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ دنیا آخرت کی غنیمت ہے۔
۸۰۶۶ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، کہتے ہیں کہ میں نے ابومسہر کو کہتے سنا کہ ایک شخص نے سعید بن عبدالعزیز سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کی زندگی دراز کرے سعید بن عبدالعزیز نے ناراض ہو کر جواب دیا یوں کہو کہ اللہ مجھے جلد اپنی رحمت کی طرف بلالے۔
۸۰۶۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، مروان، سعید بن عبدالعزیز کا قول ہے حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے سامنے احکام بیان کرنے کے لئے بیعہ جاتے وقت حضرت یوشع کے ہمراہ جاتے تھے، بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ احکام بیان کرنے کے لئے بیٹھ جاتے اور یوشع ان کے نزدیک کھڑے ہوتے پھر حضرت موسیٰ کی وفات سے ایک سال قبل وحی کا سلسلہ بند ہوگیا حضرت جبرائیل نے حضرت یوشع کے پاس آمدورفت شروع کردی اور بیعہ پہنچنے کے بعد حضرت یوشع آگے ہوتے حضرت موسیٰ ان کے نزدیک کھڑے ہوتے اس وقت حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں اس ذلت کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا آپ مجھے اپنے پاس بلالیں۔
۸۰۶۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مصفی، محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں کہ میں نے سعید بن عبدالعزیز کو جماعت فوت ہونے کی وجہ سے اپنی ریش پکڑ کر روتے دیکھا۔
۸۰۶۹ ابومحمد بن حیان، عیسیٰ بن عبدالملک، داؤد ابن رشید، ولید، سعید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے سے کہا اے میرے لخت جگر علم میں غور کرنے سے میرے ارادے میں اور حکمت میں غور کرنے سے میری عمر میں اضافہ ہوا ہے۔ اور میں نے غور کیا تو مجھے صحت کے ساتھ بیماری جوانی کے ساتھ بڑھاپا حیات کے ساتھ موت نظر آئی، اور میرے اور بے وقوف کے درمیان توبہ کے اعتبار سے مساوات ہے۔
۸۰۷۰ عبداللہ بن محمد جعفر، ابوعبیدہ شعرانی، عباس بن ولید بن مزید کا قول ہے کہ سعید بن عبدالعزیز سے کفاف رزق کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا ایک روز شکم سیری اور ایک روز غیر شکم سیری کفاف رزق ہے۔
۸۰۷۱ عبداللہ بن محمد، اسحاق بن ابی حسان، احمد بن ابی الحواری، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا کہ کاہلی دین دشمنی کی

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۱۸. والاحادیث الصحیحۃ ۱۲۰۹.

علامت ہے۔

۸۰۷۲ سلیمان بن احمد، محمد بن ابراہیم صوری، ابو عامر نحوی، سلیمان بن عبدالرحمٰن دمشقی، عبداللہ بن کثیر طویل قاری سعید بن عبدالعزیز نافع، ابن عمر کا قول ہے کہ میں یوم عاشورہ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس روز اہل جاہلیت روزہ رکھتے تھے اس لئے تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے رکھ لے ورنہ افطار کر لے۔[۱]

اس حدیث کو عدۃ نے نافع سے روایت کیا ہے۔

۸۰۷۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن احمد بن سعید واسطی و اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، ہشام بن خالد بن مروان ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ہشام بن عبدالملک نے زہری کی طرف سے سات ہزار دینار قرض ادا کئے اور انہیں آئندہ قرض نہ لینے کی تاکید کی زہری نے ہشام کے سامنے حدیث بیان کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن کو ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جا سکتا۔[۲]

اس حدیث کی سند میں ولید کے سعید سے روایت کرنے میں تفرد ہیں۔

۸۰۷۴ ابوالحسن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، عمرو بن یزید بصری، سیف بن عبداللہ بن سلمہ عیار، سعید بن عبدالعزیز زہری سعید بن مسیب، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے سامنے ہم نے عرض کیا کہ کیا ہم اللہ کو دیکھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم بادل نہ ہونے کے روز سورج کو دیکھتے ہو؟ کیا تم بادل نہ ہونے کی رات چاند کو دیکھتے ہو؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم عنقریب اللہ کو دیکھو گے حتیٰ کہ تم میں سے ایک شخص اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا اللہ اس سے فرمائے گا اے میرے بندے تو نے فلاں فلاں گناہ نہیں کیا وہ کہے گا کہ اے باری تعالیٰ کیا آپ نے میرا وہ گناہ معاف نہیں کر دیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے معاف کرنے کی وجہ سے تو تو یہاں تک پہنچا ہے۔[۳]

یہ حدیث سعید اور سلمہ کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۵ ابو احمد محمد بن احمد، عبداللہ بن شیرویہ، اسحاق بن ابراہیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز زہری، سعید بن مسیب نے بحوالہ ابو ہریرہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ سبقت کے خوف سے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا داخل کرنا قمار میں شامل نہیں ہے۔[۴]

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں ولید کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۷۶ محمد بن علی، محمد بن عبداللہ طائی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، سعید بن عبدالعزیز، زید بن اسلم نے بحوالہ ابن عمر رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ تعریف کرنے والے کے منہ میں مٹی ٹھونس دو۔

اس حدیث میں سعید کی سند سے تفرد ہے۔

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام باب ۱۹۔ وسنن ابن ماجۃ ۱۷۳۷۔ وفتح الباری ۲۴۶/۴۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۳۹۸۲، ۳۹۸۳۔ وسنن ابی داؤد ۴۸۶۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۳۲۰/۶، ۱۲۹/۱۰۔ والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۷۸/۱۲، ۱۹/۱۷۔ وسنن الامام احمد ۱۱۵/۲۔ ومجمع الزوائد ۹۰/۸۔ وفتح الباری ۵۲۰/۱۰۔ والدر المنثورۃ ۷۸/۱۔

۳۔ السنۃ لابن ابی عاصم ۱۹۳/۱، ۲۸۲۔ والدر المنثور ۲۹۱/۶۔ وکنز العمال ۳۹۲۱۷۔

۴۔ سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد باب ۶۹۔ وسنن ابن ماجۃ ۲۸۷۶۔ ومسند الامام احمد ۵۰۵/۲۔ والمستدرک ۱۱۴/۲۔ والسنن الکبری للبیہقی ۲۰/۱۰۔ والمعجم الصغیر للطبرانی ۱۶۹/۱۔

۸۰۷۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، مسکین بن بکیر، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، عروہ. حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کو تین یمنی چادروں میں غسل دیا گیا۔

۸۰۷۸ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عمر بن سعید تنوخی، سعید بن عبدالعزیز، مکحول، محمد بن سوید فہری، حذیفہ بن یمان کہتے ہیں کہ ایک بار میں عشاء کے بعد آپ ﷺ کے پاس گیا میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آج شب مجھے ساتھ گزارنے دیجئے؟ اس کے بعد میں آپ ﷺ کے ساتھ ایک کنویں پر گیا ہم نے ایک دوسرے کی آڑ لے کر غسل کیا اس کے بعد آپ مسجد تشریف لے گئے آپ نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا اور نماز میں سورۂ بقرہ پوری پڑھی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا پھر دوسری رکعت میں سورہ آل عمران مکمل کی پھر اسی قدر رکوع اور سجدہ کیا۔ پھر اس کے بعد اذان فجر ہوگئی حضرت حذیفہ فرماتے ہیں کہ آج شب کی عبادت مجھ پر سب سے زیادہ سخت تھی۔

یہ حدیث سعید اور محمد کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۷۹علی بن احمد مصیصی، عمر بن سعید بن سنان منبجی، دحیم، ولید بن مسلم، سعید بن عبدالعزیز نے متعدد طرق سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس امت میں کمزور کا حق مارا جائے گا اس امت کے لئے ہلاکت ہے[۱]

اس حدیث کو بقیہ نے سعید عن یونس بن میسرہ عن معاویہ عبداللہ کی سند سے اسی طرح مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۰۸۰سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، یحییٰ بن صالح وحاظی، سعید بن عبدالعزیز، عبدالرحمٰن بن سلمہ جمحی، عبداللہ بن عمرو، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کفاف رزق پر قناعت کرنے والا شخص کامیاب ہے[۲]

یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۱عبداللہ بن جعفر اسماعیل بن عبداللہ، عبدالاعلیٰ بن مسہر سعید بن عبدالعزیز، زیاد بن ابی سودہ کہتے ہیں کہ عبادہ بن صامت کو بیت المقدس کی مشرقی جانب روتا ہوا دیکھ کر لوگوں نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی، انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسی جگہ ہمیں خبر دی کہ میں دوزخ دیکھ کر آیا ہوں۔

یہ حدیث سعید کی سند سے غریب ہے۔

۸۰۸۲ابوبکر بن خلاد حارث بن ابی اسامہ، عمر ابن سعید تنوخی دمشقی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ عبدالاعلیٰ بن مسہر، سعید بن عبدالعزیز، سلیمان بن موسیٰ نافع کا قول ہے کہ میں ایک بار عبداللہ بن عمر کے ساتھ جا رہا تھا انہوں نے بانسری کی آواز سن کر اپنے کانوں میں انگلیاں دے لیں اور فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۱: كنز العمال ٥٦٠٨. والمعجم الكبير للطبراني ٣٨٨/١٩. والمصنف لابن أبي شيبة ٥٩٢/٦. والترغيب والترهيب ٢١١/٣.

۲: صحيح مسلم، كتاب الزكاة ١٢٥. ومسند الامام أحمد ١٦٨/٢، ١٧٣. والسنن الكبرى للبيهقي ١٩٦/٤. والترغيب والترهيب ٥٨٩/١. ١٦٩/٤.

۳۵۴ عبداللہ بن شوذب[۱]

۸۰۸۳ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن معروف محمد بن علی، ابوالعباس بن قتیبہ، ابوعمر رملی ضمرہ، ابن شوذب نے قول باری تعالیٰ "یفجرونھا تفجیرا" کے بارے میں فرمایا کہ جنتیوں کے پاس سونے کی ٹہنی ہوگی جس کے ذریعہ ان کے لئے جنت میں چشمہ جاری ہوگا۔

۸۰۸۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حکم بن موسیٰ ضمرہ، عبداللہ بن شوذب فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ عمدہ لباس قلبی کبر کی علامت ہے۔

۸۰۸۵ ابوبکر، عبداللہ، حسن بن عبدالعزیز جروی ضمرہ، شوذب کا قول ہے کہ حضرت سلیمان سر کا حلق کرایا کرتے تھے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے فرمایا اصل زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔

۸۰۸۶ محمد بن علی، احمد بن علی بن مثنیٰ، ابومسلم مؤدب، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ سے فرمایا اے موسیٰ! میں نے رسالت اور اپنے سے ہم کلامی کے ذریعہ تمہیں کیوں نوازا ہے حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ تواضع کی وجہ سے میں نے تم کو اس شرف سے نوازا ہے۔

۸۰۸۷ محمد، عبداللہ بن ابان بن شداد عسقلانی بکیر بن نصر عسقلانی، ضمرہ بن ربیعہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ سلیمان نے حجاج کی وفات کے بعد خلیفہ بننے کے بعد لوگوں کے نام اراضی الاٹ کیں اور لوگوں نے بخوشی اس سے وہ حاصل کیں ابن الحسن نے بھی اس کے بارے میں اپنے والد سے بات چیت کی ان کے والد نے فرمایا کہ خاموش ہو جاؤ زمین کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی ملنا مجھے پسند نہیں۔

۸۰۸۸ محمد، عبداللہ بن ابان، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ مسلم بن یسار اپنے گھر میں نماز پڑھنے کے وقت گھر والوں سے کہتے کہ تم باتوں میں مشغول رہو اس لئے کہ میں تمہاری باتیں نہیں سنتا۔

۸۰۸۹ محمد، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب فرماتے ہیں کہ میں ۱۰۶ھ میں طاؤس کے جنازہ میں حاضر ہوا تھا اس وقت میں نے لوگوں کو کہتے سنا اے ابوعبدالرحمن اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے چالیس حج کئے۔

۸۰۹۰ محمد، عبداللہ، بکیر، ضمرہ، ابن شوذب، مطرف نے قول باری تعالیٰ (انی متوفیک ورافعک الی) (از عمران ۵۵) کے بارے میں فرمایا اس وفات سے موت کے بجائے عالم دنیا سے آسمانوں پر اٹھانا مراد ہے۔

۸۰۹۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی ضمرہ، ابن شوذب کا قول ہے کہ ایک جماعت نے جمع ہو کر آپس میں مذاکرہ کیا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت افضل ہے۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ کی نعمتوں میں سے سب سے زیادہ افضل نعمت یہ ہے کہ اللہ نے لوگوں کے عیوب کو ایک دوسرے سے پوشیدہ رکھا ہوا ہے بقیہ تمام لوگوں نے اس کی تصدیق کی۔

۸۰۹۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن احمد بن راشد، ابوعمیر رملی، کثیر بن ولید کہتے ہیں کہ ابن شوذب کو دیکھ کر مجھے اللہ کے فرشتے یاد آجاتے تھے۔

۸۰۹۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان بن صالح، سعید بن اسد بن موسیٰ ضمرہ بن ربیعہ ابن شوذب حسن فرماتے ہیں کہ ایک بار حجاج نے حضرت انس کو بلوا کر پوچھا کہ رسول اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ سخت سزا کیا تھی؟ حضرت انس نے جواب دیا کہ ایک بار اللہ کے رسول

۱۔ التاریخ الکبیر ۵/ت ۳۵۰. والجرح ۵/ت ۳۸۲. والکاشف ۲/ت ۲۸۰۶. والمیزان ۲/ت ۴۳۸۲. وتھذیب الکمال ۳۳۳۵.

نے لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر ان کی آنکھوں میں سلائی پھر کر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا اور ان کو کھلایا پلایا بھی نہیں حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی حجاج نے سن کر کہا کہ یہ لوگ ہم پر سزا کے بارے میں اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں جب کہ اللہ کے رسول نے سزا دی ہے۔ حجاج کی یہ بات حضرت حسن کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا حضرت انس نے حجاج جیسے شیطان کے سامنے اس قسم کی باتیں کر کے نادانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۸۰۹۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسن ابن رافع ضمرہ ابن شوذب، ثابت بنانی بحوالہ انس نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک قاتل کو لایا گیا اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا گیا آپ ﷺ نے ولی مقتول سے فرمایا اسے معاف کر دو یا دیت لے لو لیکن اس نے ان دونوں چیزوں سے انکار کر دیا، آپ نے فرمایا جا اسے قتل کر دے تم دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے، اس کے بعد ولی مقتول کو رسی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے دیکھا گیا، ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات عبداللہ بن قاسم کے سامنے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا یہ بات اسی ولی مقتول کے ساتھ خاص تھی[1]۔

گزشتہ اور اس حدیث کی سند میں ابن شوذب کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۰۹۵ محمد بن حسن بن علی، محمد بن ابراہیم محمد بن حسن، احمد بن زید خزاز ایوب بن سوید، ابن شوذب، ابی التیاح بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ امانت امانت دار کے حوالے کر دو اور خیانت کرنے والے سے خیانت مت کرو[1]۔

۸۰۹۶ سلیمان بن احمد، احمد بن اسماعیل سکونی، احمد بن مسعود مقدسی، محمد بن کثیر، معمر، عبداللہ بن شوذب، محمد بن زیاد بحوالہ ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اے لوگو جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنو اور نکالتے وقت پہلے بائیں پاؤں کا جوتا اتارو[2]۔

۸۰۹۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید ابی، ابن شوذب، مطر الوراق، عقبہ بن عبدالغافر، ابو سعید خذری فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول کریم ﷺ نے فرمایا گزشتہ زمانہ میں ایک بہت بڑا مالدار شخص تھا وفات کے وقت اس نے اپنے لڑکوں کو بلا کر اپنے بارے میں سوال کیا اولاد نے کہا کہ آپ ہمارے لئے بہترین والد ہیں، اس کے بعد اس نے اپنے لڑکوں سے کہا موت کے بعد مجھے اللہ کے عذاب کا خطرہ ہے اس لئے میری وفات کے بعد مجھے جلا کر راکھ بنا کر ہوا میں اڑا دینا چنانچہ اس کے لڑکوں نے اس کی وفات کے بعد اس کی وصیت پر عمل کیا لیکن اللہ نے اس کی راکھ کو زندہ ہونے کا حکم دیا چنانچہ وہ زندہ ہو کر اللہ کے سامنے کھڑا ہو گیا اللہ نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ آپ کی سزا کے خوف کی وجہ سے اسی پر اللہ نے اس کی مغفرت کر دی[3]۔

۸۰۹۸ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، ابو عمیر نحاس، ضمرہ، ابن شوذب، مطر الوراق، حمید بن ہلال، عبداللہ بن صامت، ابوذر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گدھا، عورت اور کالا کتا نماز کو فاسد کر دیتے ہیں، عبداللہ بن صامت کہتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے سرخ و زرد کتے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا میں نے بھی یہ سوال آپ ﷺ سے کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ اصل میں سیاہ کتا شیطان ہوتا ہے[4]۔

۸۰۹۹ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، حسن بن رافع رملی ضمرہ، ابن شوذب، تو بۃ العنبری، سالم بن عبداللہ، ابی، ابن عمر کہتے ہیں

۱۔ سنن أبي داؤد ۳۵۳۴. وسنن الترمذي ۱۲۶۴. ومسند الامام أحمد ۴۱۴/۳. والسنن الكبرى البيهقي ۲۷۱/۱۰. والمستدرک ۴۶/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۴/۱. ۱۵۰/۸. وسنن الدارقطني ۳۵/۳. والمعجم الصغير للطبراني ۱۷۱/۱. ومجمع الزوائد ۱۴۵/۴. وكشف الخفا ۷۵/۱. والكنى للدولابي ۶۳/۱. والأحاديث الصحيحة ۴۲۴.

۲۔ صحيح البخاري ۱۹۹/۷. وصحيح مسلم، كتاب اللباس، ۶۷.

۳۔ كنز العمال ۱۰۴۵۸.

۴۔ صحيح مسلم، كتاب الصلاة باب ۵. وسنن النسائي، كتاب القبلة باب ۷. وسنن الترمذي ۳۳۸ وسنن أبي داؤد كتاب الصلاة باب ۱۱۰. وسنن ابن ماجة ۹۵۲. ومسند الامام احمد ۱۴۹/۵. ۱۵۱. ۱۵۶. ۱۶۰. والسنن الكبرى للبيهقي ۲۷۴/۲. وصحيح ابن خزيمة ۸۳۰، ۸۳۱.

کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اے باری تعالیٰ ہمارے صاع اور مد میں برکت عطا فرما آپ ﷺ نے تین بار یہ الفاظ ارشاد فرمائے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ عراق کے لئے بھی دعا فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا وہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[1]

۸۱۰۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن جامع حلوانی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، ابن شوذب عبداللہ بن قاسم، مطر، کثیر، ابو سہل، تو بہ سالم اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ ہمارے لئے صاع اور مد میں برکت عطا فرما ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ عراق کے لئے بھی دعا کر دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کرتے ہوئے فرمایا یہاں پر فساد اور فتنے رونما ہوں گے یہیں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔[2]

۸۱۰۱علی بن محمد نصر الوراق، یوسف بن یعقوب واسطی، زکریا بن یحیٰ رحمویہ، عمر بن ہارون بلخی، عبداللہ بن شوذب، عبداللہ بن قاسم، کثیر عبدالرحمٰن بن سمرہ کہتے ہیں کہ جیش العسرہ کے موقع پر میری موجودگی میں حضرت عثمان نے ایک ہزار دینار رسول خدا ﷺ کی خدمت میں پیش کئے آپ ان دینار کو الٹ پلٹ کرتے ہوئے فرما رہے تھے آج کے بعد عثمان کو اس کا کوئی عمل نقصان نہیں دے گا۔[3]

۸۱۰۲عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، نعیم بن حماد، ابن السبارک، ابن شوذب، عامر بن عبدالواحد، عبداللہ بن بریدہ، عبدالرحمٰن بن عمرو فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ، مال غنیمت تقسیم کرتے وقت حضرت بلال کے ذریعہ لوگوں میں اعلان کرواتے تھے، ایک بار مال غنیمت کی تقسیم کے بعد ایک آدمی رسول کریم ﷺ کے پاس کوئی چیز لے کر آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ مال غنیمت میں سے میرے پاس رہ گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تو نے بلال کا اعلان نہیں سنا، اس نے کوئی عذر پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اسے کبھی بھی قبول نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو قیامت کے روز اس کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔[4]

۸۱۰۳سلیمان بن احمد، عبداللہ بن حصین، محمد بن کثیر صنعانی، ابن شوذب، ابو ہارون عبدی، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے نبیذ الجر سے منع فرمایا۔[5]

۸۱۰۴محمد بن علی، محمد بن حسن بن قتیبہ، ابراہیم ابن محمد بن یوسف ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن عمرو، ابو سلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے جب تم میں کوئی اپنے بھائی کی طرف لوہے سے اشارہ کرتا ہے تو فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں اگر چہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہو۔[6]

۸۱۰۵محمد بن علی، محمد بن حسین، ابراہیم بن محمد، ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن ابی سلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو شخصوں کو

---

[1] صحیح البخاری ۳/۳۰، ۴/۲۲، ۸/۹۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج ۴۷۶.

[2] کتاب الحج ۴۷۴، ۴۷۶، وسنن ابن ماجۃ ۳۳۲۹، والسنن الکبریٰ للبیہقی ۴/۱۲۸، ۵/۲۰۱. ومسند الامام أحمد ۲/۱۲۴. والأدب المفرد ۳۹۲. ومجمع الزوائد ۳/۳۰۵.

[3] تاریخ ابن عساکر ۱/۱۱۱.

[4] صحیح ابن حبان ۱۶۷۷. وتفسیر القرطبی ۴/۲۵۷.

[5] سنن الترمذی ۱۸۶۷. وسنن النسائی ۸/۳۰۳. ومسند الامام أحمد ۱/۲۸۸، ۲/۲۹، ۵۲، ۱۵۳، ۳/۷۸، ۴/۶، ۹۶، ۹۹، ۲۳۵، ۲۴۴، ۳۰۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲، ۴۳، ۴۳، ۲۱۲، ۲۱۲، ۳۹۳.

[6] السنن الکبریٰ للبیہقی ۸/۲۳. واتحاف السادۃ المتقین ۹/۱۲۸. وکنز العمال ۴۰۱۱۹.

ایک دوسرے کو تلوار دیتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کیا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا تھا ایسے شخص پر اللہ کی لعنت ہوا۔

۸۱۰۶سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن حنبل، یونس بن عبدالرحیم عسقلانی، ضمرہ، ابن شوذب، محمد بن عمرو ابوسلمہ، ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کے بابت نزاع کفر ہے۔۲

۳۵۴۔ابوعمرواوزاعی۳

آپ یکتائے زمانہ، امام العصراور فقط اللہ کا خوف رکھنے والے تھے۔

۸۱۰۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد اسحاق بن ابراہیم، سلمہ بن جنادہ، ابوسعید ثعلبی کہتے ہیں کہ ابراہیم اور محمد کے ابوجعفر منصور کے خلاف بغاوت کے بعد ابوجعفر نے اہل سرحد سے مدد لینے کی کوشش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا اسی اثنا میں اتفاق سے رومی بادشاہ کے ہاتھوں مسلمانوں کی ایک بڑی جمعیت قیدی بن گئی رومی بادشاہ قیدیوں کا تبادلہ چاہتا تھا لیکن امیر المومنین ابوجعفر کی رائے اس کے خلاف تھی جس کی وجہ سے اوزاعی نے ابوجعفر کو اپنی رائے تبدیل کرنے کے بارے میں ایک خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا ''امابعد'' اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کا امیر بنایا ہے تا کہ ان میں عدل قائم کریں اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کے رحم وکرم کی مانند ان پر رحم وکرم کریں میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اس امت کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں رکھے اور وہ آپ کے دل کو نرم کرنے اس لئے کہ گزشتہ سال مشرکین کی جماعت مسلمانوں پر غالب آ گئی انہوں نے مسلمانوں کی بے حرمتی کی اور ان کو انکی اولاد سمیت پناہ گاہ اور قلعوں سے نیچے اتار لیا اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے گناہوں کی بدولت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے متعدد جرائم تو معاف فرما دیئے، اسی وجہ سے مسلمان بے یار و مددگار رہ گئے ہیں ان کا کوئی پرسان حال نہ تھا، وہ برہنہ سروپا تن تنہا رہ گئے اور یہ سب کچھ ہماری آنکھوں کے سامنے ہوا، لہٰذا امیر المومنین کو خوف خدا رکھتے ہوئے کفار کے نرغہ سے مسلمانوں کو آزاد کرانا چاہیے تا کہ وہ روز قیامت اللہ کے سامنے سرخ رو ہو سکے جیسا کہ قرآن میں رسول خدا ﷺ کے لئے ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) (اور تم کو کیا ہوا کہ خدا کی راہ میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے پروردگار ہم کو اس شہر سے جس کے رہنے والے ظالم ہیں نکال کر کہیں اور لے جا اور اپنی طرف سے کسی کو ہمارا حامی بنا اور اپنی ہی طرف سے کسی کو ہمارا مددگار مقرر فرما (ازنساء ۷۵) اسی طرح دوسرے مقام پر ارشاد خداوندی ہے ترجمہ: ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے بے بس ہیں کہ نہ تو کوئی چارہ کر سکتے ہیں اور نہ راستہ جانتے ہیں۔ (از نساء ۹۸) نیز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جب نماز میں بچہ کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو اس کی والدہ کی تکلیف کے خوف سے نماز کو مختصر کر دیتا ہوں، اے امیر المومنین مسلمانوں کو کیسے کفار کے پاس چھوڑ دیا جائے کہ وہ ان کی اہانت اور بے حرمتی کرتے رہیں آپ اللہ کی طرف سے اس کی رعیت پر نگہبان ہیں اور ایک دن ضرور اللہ کی بارگاہ میں آپ کی پیشی ہوگی اور آپ کو آپ کے اعمال کا پورا پورا بلا ظلم بدلہ دیا جائے گا جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور ہم قیامت کے دن انصاف کی ترازو کھڑی کریں گے تو کسی شخص کی ذرا بھی حق تلفی نہ کی جائے گی اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کسی کا کوئی عمل ہوگا تو ہم اس کو لا موجود کریں گے اور ہم حساب کرنے کو کافی ہیں (ازانبیاء ۴۷) جب اوزاعی کا یہ خط امیر المومنین ابوجعفر کو ملا تو اس نے اپنی رائے تبدیل کرتے ہوئے قیدیوں کے تبادلہ کا حکم دے

۱۔ علل الحدیث لابن أبی حاتم ۲/۲۷۵.

۲۔ المستدرک ۲/۲۲۳. والدر المنثور ۲/۸. وکشف الخفا ۱/۳۹۷. وکنز العمال ۲۸۳۷.

۳۔ طبقات ابن سعد ۷/۴۸۸. والتاریخ الکبیر ۵/ت ۱۰۳۴. والجرح ۵/ت ۱۲۵۷. والمیزان ۲/۴۹۲۹. وتهذیب الکمال ۳۹۱۸.

دیا۔

۸۱۰۸۔سلیمان بن احمد، احمد بن یزید حوطی، محمد بن مصعب قرقسانی، عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی، محمد بن محمد بن سلیمان، محمد بن مخلد، احمد بن عبید بن ناسح، محمد بن مصعب قرقسانی، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ایک روز ساحل پر تھا کہ امیر المؤمنین ابوجعفر نے مجھے بلایا چنانچہ میں اس کے پاس گیا اور میں نے اسے سلام کیا اس نے میرے سلام کا جواب دے کر مجھے اپنے پاس بیٹھنے کا حکم دیا پھر اس نے مجھے تاخیر سے آنے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ امیر المؤمنین میں نے اسی وجہ سے تاخیر کی جس کا آپ ارادہ کر رہے ہیں اس نے کہا کہ اے اوزاعی میں تو آپ سے کچھ حاصل کرنا چاہتا ہوں اوزاعی نے کہا کہ اے امیر سوچ کر بات کیجئے اور میری بات سے بے اتفاقی مت کیجئے ابوجعفر نے کہا کہ میں آپ کی بات سے بے اتفاقی کیونکر کرسکتا ہوں جب کہ میں نے تو آپ کو بلوایا ہے اور میں آپ سے علم کے بارے میں سوال کر رہا ہوں اوزاعی نے کہا کہ میرا مقصد یہ ہے کہ آپ سنتے تو ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے، راوی کہتا ہے کہ ربیع نے میری طرف تلوار سے اشارہ کیا منصور نے اسے ڈانٹ کر کہا یہ سزا کی مجلس نہیں ہے اس لئے خبردار دوبارہ ایسا مت کرنا اس کے بعد میری جان میں جان آئی میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین مکحول نے بحوالہ عطیہ مجھ سے بیان کیا ہے کہ اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس من جانب اللہ دین کے بارے میں کوئی نصیحت آئے تو وہ اسے اللہ کی نعمت تصور کرے، اگر اس نے شکر ادا کرتے ہوئے اسے قبول کیا تو فبہا ورنہ وہ اس کے خلاف حجت ہوگی جس سے اس کے گناہوں میں اضافہ ہوگا، اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے بواسطہ عطیہ بن بسر نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا، رعیت کی طرف سے غفلت کی حالت میں رات گزارنے والے حاکم کے لئے من جانب اللہ جنت حرام ہے۔

اے امیر المؤمنین حق کو ناپسند کرنے والا عند اللہ ناپسند ہے اے امیر رسول اللہ ﷺ کی قرابت کی وجہ سے اللہ نے عوام کے قلوب کو تمہارے لئے نرم کیا ہے کہ انہوں نے آپ کو اپنا حاکم بنایا، لہٰذا اب آپ پر لازم ہے کہ آپ ان میں حق قائم کریں اور ان کے بارے میں عدل و انصاف سے کام لیں اور ان کی خواتین کی حفاظت کریں اور ان کی خوشحالی سے آپ خوش اور ان کی تکلیف سے آپ بے چین ہوں اے امیر المؤمنین تمام لوگوں کے حاکم بننے کے باوجود آپ کو صرف اپنی فکر لاحق ہے حالانکہ ہر ایک سے عدل و انصاف سے پیش آنا آپ پر لازم ہے۔ اس وقت آپ کا کیا حال ہوگا جب کہ تمام لوگ آپ کی طرف سے تکلیف اور زیادتی کی شکایت کرنے لگیں گے۔

اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے عروہ رویم کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ایک ٹہنی تھی جس سے آپ مسواک کر رہے تھے اور منافقین کو ڈرا رہے تھے حضرت جبرائیل آپ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد اس ٹہنی کے ذریعے آپ کی امت کے سینگ ٹوٹ رہے ہیں اور ان کے قلوب مرعوب ہو رہے ہیں لیکن اس وقت کیا حال ہوگا جب آپ کی امت کے لوگ ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں گے اور گھروں کو ویران کریں گے اور ان کو ان کے شہروں سے جلاوطن کیا جائے گا، اے امیر المؤمنین مجھ سے مکحول نے بحوالہ زیاد بن جاریہ عن حبیب بن مسلمہ نقل کیا ہے کہ رسول خدا ﷺ نے ایک اعرابی کو بلا قصد زخمی کر دیا تو آپ نے اسے بلوا کر کہا کہ مجھ سے بدلہ لے لے اعرابی نے کہا کہ میں نے آپ کو معاف کر دیا اگر آپ مجھے قتل بھی کر دیں تو پھر بھی میں آپ سے قصاص نہیں لوں گا آپ نے اس کے لئے خیر کی دعا فرمائی۔

اے امیر المؤمنین خواہش نفس کی پیروی مت کیجئے نفس کے بجائے اللہ کو راضی کیجئے اور اس جنت کے بارے میں رغبت کیجئے جس کا عرض آسمان و زمینوں سے کہیں زیادہ ہے اور جس کی بابت اللہ کے رسول نے فرمایا جنت میں تم سے کسی ایک کی کمان کا قبضہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے، اے امیر اگر حکومت گزشتہ بادشاہوں کے پاس رہتی تو آپ کو نہ ملتی اسی طرح آپ کے پاس بھی نہیں رہے گی۔ اے امیر المؤمنین آپ کو اس قرآنی آیت (مالھذا الکتاب لایغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصاھا) (از کہف ۴۹) کے بارے

میں معلوم ہے کہ آپ کے دادا نے اس کی کیا تشریح فرمائی ہے؟ انہوں نے فرمایا اس آیت میں صغیرہ سے تبسم اور کبیرہ سے ہنسی مراد ہے تو ہاتھوں اور زبان سے صادر ہونے والے اعمال کا تو کیا حال ہوگا۔ اے امیر المؤمنین مجھ تک حضرت عمر کا یہ قول پہنچا ہے کہ اگر دریائے فرات کے کنارے ایک بکری کا بچہ بھی مر گیا تو مجھے اس کے بارے میں قیامت کے روز سوال کئے جانے کا خطرہ ہے تو آپ اپنے دور حکومت میں ظلم کا شکار بننے والے افراد کے بارے میں اللہ کے حضور کیا جواب دیں گے۔

اے امیر المؤمنین آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے دادا حضرت عباس نے قرآن کی اس آیت (یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس بالحق و لا تتبع الھوٰی) کی کیا تشریح کی ہے؟ انہوں نے اس آیت کی تشریح کے بارے میں فرمایا اے داؤد جب خصمین آپ کے سامنے آکر بیٹھ جائیں اور کسی ایک کی طرف آپ کا دل مائل ہو تو آپ یہ مت سمجھیں کہ وہ حق پر ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے ساتھی پر غالب آجائے گا اگر آپ ایسا کرو گے تو یاد رکھو پھر میں تمہارا نام نبوت کی فہرست سے نکال دوں گا پھر تم میرے خلیفہ نہیں رہو گے اے داؤد میں نے اپنے رسولوں کو اپنے بندوں کا اونٹ کے نگہبان کی مانند نگھبان بنایا ہے تا کہ وہ شکستہ قلوب کو جوڑیں اور محتاجوں کے لئے سہارا بنیں۔

اے امیر المؤمنین آپ کو ایسے امر عظیم کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا گیا ہے کہ اگر اسے آسمانوں اور زمین پر پیش کیا جاتا تو وہ اس کے بارے میں ڈر جاتے اے امیر المؤمنین متعدد طرق کے ذریعہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے ایک انصاری شخص کو صدقہ پر عامل مقرر کیا چند روز کے بعد حضرت عمر کو اس کے اپنی ڈیوٹی پر نہ جانے کا معلوم ہوا تو اسے بلوا کر فرمایا کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے کام کا ثواب اللہ کے راستے میں جہاد کرنے کی مانند ہے اس کے باوجود تو نے اپنی ڈیوٹی کیوں نہیں انجام دی، اس نے کہا کہ اے خلیفہ مجھے آپ کا ارشاد معلوم ہوا ہے کہ حاکم کو قیامت کے روز دوزخ کے پل پر کھڑا کیا جائے گا اس وقت اس کے تمام اعضا جدا جدا ہو جائیں گے پھر دوبارہ اسے صحیح وسالم کھڑا کیا جائے گا بعد ازاں اس کا حساب ہوگا جس کے بعد وہ حسنات کی وجہ سے نجات پائے گا یا گناہوں کی بدولت ہلاک ہو جائے گا حضرت عمر نے فرمایا کہ یہ حدیث تو نے کس سے سنی ہے اس نے کہا کہ ابو ذر اور سلیمان سے حضرت عمر نے ایک شخص کے ذریعے سے ان دونوں سے اس کی تصدیق کروائی تو انہوں نے اس کی تصدیق کر دی حضرت عمر نے فرمایا کہ اب کون ہمت کرے گا کہ وہ اس قسم کے کاموں کا والی بنے۔

اس کے بعد ابو جعفر نے رومال منگوایا اور وہ بہت رو رہا تھا حتیٰ کہ اس نے ہمیں بھی رلا دیا میں نے کہا کہ اے امیر المؤمنین آپ کے دادا حضرت عباس نے آپ ﷺ سے مکہ اور طائف کی امارت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا محکوم کی قلیل زندگی حاکم کی طویل زندگی سے بہتر ہے گویا آپ نے اپنے چچا کو نصیحت فرمائی کیونکہ آپ ﷺ ان سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتے تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے (ترجمہ) اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو) (از شعرا ۲۱۴) آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے چچا میں آپ سے عذاب الٰہی دفع نہیں کر سکتا، میرے اعمال میرے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہوں گے نیز حضرت عمر نے فرمایا مضبوط العقل ذی رائے شخص ہی حاکم بن سکتا ہے۔[1]

نیز حضرت عمر نے فرمایا حاکم چار قسم کے ہوتے ہیں (۱) اپنی اور اپنے عمال کی گناہوں سے حفاظت کرنے والا ایسا حاکم راہ خدا میں جہاد کرنے والے شخص کی مانند ہے (۲) خود تو گناہوں سے دور رہا لیکن عمال کی حفاظت نہیں کی ایسا حاکم ہلاکت کے دہانہ پر کھڑا ہے الا یہ کہ اللہ اس پر رحم فرما دے (۳) عمال کی تو گناہوں سے حفاظت کی لیکن خود گناہوں میں مبتلا ہو گیا یہ حاکم وہی حطمہ ہے جس کے لئے

۱۔ مسند الامام احمد ۲۴/۵ . والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۸ . واتحاف السادة المتقین ۷/۷۷ . وتخریج الاحیاء ۲/۳۴۴ . وکنز العمال ۱۴۷۰۷ .

اللہ کے رسول نے فرمایا سب سے برا حاکم حطمہ ہے جو صرف خود ہلاک ہونے والا ہے (۴) حاکم اور عمال سب گناہوں میں مبتلا ہو گئے یہ سب ہلاک ہونے والے ہیں۔

اے امیر المومنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک بار حضرت جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جبکہ اللہ نے چند کارندوں کو روز قیامت تک آگ بھڑکانے کا حکم دیا اللہ کے رسول نے فرمایا اے جبرائیل میرے سامنے کچھ دوزخ کا حال بیان کیجئے، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اولاً اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی آگ روشن کرنے کا حکم دیا، چنانچہ وہ ایک ہزار سال تک جلتی رہی حتیٰ کہ وہ سرخ ہو گئی پھر بعد ازاں ایک ہزار سال تک وہ جل کر زرد ہو گئی پھر ایک ہزار سال تک جل کر وہ سیاہ ہو گئی اب وہ ایک سخت سیاہ ہے اس کا کوئی شعلہ اور انگارہ روشن نہیں ہے۔

خدا کی قسم اگر دوزخ کا ایک کپڑا بھی اہل ارض کے لئے ظاہر ہو جائے تو روئے زمین کے تمام افراد ہلاک ہو جائیں اور اگر دوزخ کے پانی کا ایک قطرہ بھی زمین کے پانی میں مل جائے تو سارا پانی کڑوا ہو جائے اور اگر ایک دوزخی باہر آجائے تو روئے زمین کے تمام لوگ اس کی بدبو سے ہلاک ہو جائیں نار دوزخ کا یہ حال سن کر رسول اللہ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ ﷺ کی وجہ سے حضرت جبرائیل پر گریہ طاری ہو گیا، حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اگلے پچھلے گناہوں کے معاف ہونے کے باوجود بھی آپ ﷺ پر گریہ طاری ہو گیا آپ نے فرمایا اے جبرائیل کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ روح الامین ہونے کے باوجود آپ پر کیوں گریہ طاری ہو گیا حضرت جبرائیل نے جواب میں فرمایا اس چیز میں مبتلا ہونے کے خوف سے جس میں ہاروت و ماروت مبتلا ہو گئے تھے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اسی چیز نے روح الامین کے مرتبہ پر اعتماد کرنے سے مجھے روک دیا آپ ﷺ اور حضرت جبرائیل دونوں پر مسلسل گریہ طاری رہا حتیٰ کہ آسمان پر سے ندا آئی اے محمد و جبرائیل آپ دونوں کو اس چیز سے محفوظ رکھا ہے کہ آپ اللہ کی نافرمانی کرو جس کی وجہ سے آپ دونوں کو من جانب اللہ عذاب ہو، اسی وجہ سے جبرائیل کے افضل الملائکہ ہونے کی مانند آپ ﷺ بھی افضل الانبیاء بن گئے۔

نیز اے امیر المومنین مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگر فیصلہ کے وقت خصمین میں سے کسی کی طرف مائل ہو جاؤں تو مجھے اسی وقت ہلاک کر دینا اے امیر کسی کے حق کے بدلہ میں بارگاہ الٰہی میں حاضری سب سے زیادہ سخت چیز ہے اور عنداللہ سب سے زیادہ مکرم چیز تقویٰ ہے اللہ اپنی اطاعت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ بلند اور اپنی معصیت کے ذریعے طالب عزت کو اللہ لوگوں کے سامنے ذلیل کرتا ہے یہ تمام باتیں میں نے نصیحت کے طور پر آپ سے عرض کر دیں فقط والسلام اس کے بعد میں نے اس سے واپسی کی اجازت طلب کی تو اس نے پوچھا کہاں کا ارادہ ہے میں نے کہا کہ با جازت امیر المومنین واپسی کا ارادہ ہے اللہ ہی خیر کی توفیق دینے والا اور مددگار ہے، محمد بن مصعب کا قول ہے کہ اس موقع پر ابو جعفر نے اوزاعی کو کچھ رقم ہدیہ کے طور پر پیش کی تو اوزاعی نے اس کے قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ میں اپنی نصیحت کو دنیاوی مال ومتاع کے بدلے فروخت نہیں کرنا چاہتا اس کے بعد منصور نے اس کے قبول کرنے پر اوزاعی سے اصرار نہیں کیا۔

۸۱۰۹ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن صالح عجلی، یحییٰ بن عبدالملک بن ابی غنیۃ کہتے ہیں کہ امام اوزاعی نے اپنے بھائی کو ایک خط لکھا اما بعد اے برادرم چاروں طرف سے آپ کا گھیراؤ ہو چکا ہے جس میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اس لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرو ہو سکتا ہے کہ میری یہ آپ سے آخری ملاقات ہو فقط والسلام۔

۸۱۱۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، عبدالرحمن بن علی، ہقل کہتے ہیں کہ اوزاعی نے حکم بن غیلان قیسی کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور وہ کسی معاملے میں آپ کو اپنے سامنے نہ کھڑا کرے اور آپ کے دشمن کو نا کام کرے اور غیر کو آپ پر ترجیح نہ دے آپس میں جدال سے احتراز کرو کیونکہ یہ قلوب کو مردہ کرنے اور فتنہ میں ڈالنے والی چیز ہے اور قول وفعل میں

کمزوری کا باعث ہے میں اللہ تعالیٰ سے پاکیزہ رزق اور علم نافع کا خواستگار ہوں اور قیامت کے روز وحشت سے امن کا خواہاں ہوں بلاشبہ وہی ارحم الراحمین ہے والسلام علیک۔

۸۱۱۱اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن الحواری، محمد بن یوسف فریابی، اوزاعی کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن علی اور مسودہ نے سوال کیا کہ خلافت رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت نہیں تھی پھر اس کے باوجود حضرت علی نے جنگ صفین پر قتال کیوں کیا میں نے ان سے کہا اگر یہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے وصیت ہوتی تو حضرت علی حکمین مقرر نہ فرماتے اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

۸۱۱۲ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی نے بیان کیا ہے کہ حضرت سلیمان نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا خشیت الٰہی کو لازم پکڑو کیونکہ وہ ہر چیز پر غالب آنے والی ہے نیز فرمایا اے متکبرین کی جماعت جب تم جبار کو دیکھو گے تو تمہارا کیا حال ہوگا جب فیصلہ کے لئے میزان قائم کردی جائے گی تو تمہارا کیا حال ہوگا نیز فرمایا برائی کرنے والا شخص اپنا ہی نقصان کرتا ہے، نیز فرمایا ہر ائی دل کا امّی نہیں ہوتا، نیز فرمایا علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۳ابوحامد غطریفی، ابونعیم بن عدی، عباس بن ولید بن مزید، ابی، اوزاعی کا قول ہے کہ علماء کا لہو جہلاء کی حکمت سے بہتر ہے۔

۸۱۱۴ابی، ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، عباس بن ولید، ابی اوزاعی فرماتے ہیں کہ غیر رضائے الٰہی کی خاطر نصیحت کرنا بے کار ہے، نیز فرمایا قیامت کے روز ایک ایک گھڑی کے بارے میں باز پرس ہوگی، نیز فرمایا قیامت کے روز دنیا میں بلاذکر الٰہی گزرنے والی ایک ایک گھڑی پر ندامت ہوگی، تو جن لوگوں کے گھنٹے یا ایام یا سال ذکر الٰہی کے بغیر گزرے ہوں گے ان کا کیا حال ہوگا۔

۸۱۱۵گزشتہ اسناد کے ساتھ اوزاعی کا قول ہے کہ مؤمن بات کم اور عمل زیادہ کرتا ہے لیکن منافق کا حال اس کے برعکس ہوتا ہے۔

۸۱۱۶محمد بن معمر، ابوشعیب حرانی، یحییٰ بن عبداللہ، اوزاعی کہتے ہیں کہ ہر دن آسمان پر ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے اے لوگو تم نے ایک دن دنیا سے جانا نہیں ہے اس وقت تمہیں اپنا مقصد زندگی معلوم ہوگا۔

۸۱۱۷محمد بن عمر بن مسلم، جعفر بن محمد فریابی، مسیب بن واضح، ابواسحاق فزاری اوزاعی کہتے ہیں کہ اصحاب رسول اور تابعین کا پانچ چیزوں پر دوام تھا (۱) لزوم جماعت (۲) اتباع سنت (۳) مساجد کو آباد کرنا (۴) تلاوت قرآن کریم (۵) جہاد۔

۸۱۱۸ابوبکر بن ملاک، عبداللہ بن احمد، حسن بن عبدالعزیز، عمرو بن ابی سلمہ تنیسی، اوزاعی فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ دو فرشتے مجھے اٹھا کر اللہ کے سامنے لے گئے اللہ نے فرمایا تو ہی میرا بندہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا عبدالرحمٰن ہے میں نے عرض کیا کہ آپ زیادہ جانتے ہیں اس کے بعد ان فرشتوں نے مجھے اٹھا کر اپنی جگہ پر پہنچا دیا۔

۸۱۱۹ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن سلم قاینی، محمد بن ابن منصور بھرونی، عبداللہ بن عروۃ، یوسف بن موسیٰ قطان، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اللہ کی زیارت کی اللہ نے فرمایا تو ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا میرا بندہ ہے میں نے عرض کیا کہ آپ کے فضل سے میں ہی ہوں پھر میں نے درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ اسلام پر میرا خاتمہ فرما اللہ نے فرمایا کہ یوں کہو سنت پر میرا خاتمہ فرما۔

۸۱۲۰احمد بن علی بن حارث موہبی، محمد بن علی بن حبیب، سلیمان بن عمر، ابی، موسیٰ بن اعین کہتے ہیں کہ مجھ سے اوزاعی نے کہا اے ابوسعید اب تک ہم آزاد تھے لیکن مقتدیٰ بننے کے بعد ہم تبسم سے بھی احتراز کرتے ہیں۔

۸۱۲۲ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص عمرو بن ابی سلمہ، اوزاعی کا قول ہے موت کو کثرت سے یاد کرنے والا شخص کم پر کفایت کرے گا اور زبان کے بارے میں حساب سے ڈرنے والا شخص کم بات کرے گا، ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے سعید کو کہتے سنا ہے کہ ہم نے اوزاعی کی اس بات سے زیادہ کوئی عجیب بات نہیں دیکھی۔

۸۱۲۳احمد بن علی بن حارث، محمد بن علی بن حبیب، ابراہیم بن سعید جوہری، بشیر بن ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو اس حد تک خشوع

وخضوع کرتے ہوئے دیکھا گویا وہ خشوع کی وجہ سے پست ہو کر چلتے ہیں۔ خود اوزاعی کا قول ہے کہ میرے والد نے مجھ سے فرمایا اگر ہم عوام کی ہر چیز قبول کرلیں تو ہمیں بھی انہیں ہدیہ پیش کرنا پڑے گا۔

۸۱۲۴ اسحاق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری کا قول ہے کہ ایک شخص نے اوزاعی کو شہد کا ڈبہ ہدیتاً پیش کرتے ہوئے ان سے کہا کہ میرے لئے والی بعلبک کے نام ایک سفارش لکھ دیجئے اوزاعی نے کہا کہ اس صورت میں میں تمہارا یہ ہدیہ قبول نہیں کروں گا ورنہ میں سفارش نہیں لکھوں گا، راوی کہتا ہے کہ اوزاعی نے شہد کا ڈبہ واپس کر کے بعلبک حاکم کے نام اس کے لئے سفارش لکھ دی جس کی وجہ سے بعلبک کے حاکم نے اس شخص کے تیس دینار معاف کر دیئے۔

۸۱۲۵ سلیمان بن احمد، ابراہیم بن محمد بن عرق حمصی محمد بن مصفیٰ، عمرو بن عثمان، عبدالملک بن محمد کہتے ہیں کہ اوزاعی نماز فجر کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے اگر کوئی بات کرتا تو اس کی بات کا جواب دے دیتے ورنہ خاموش رہتے۔

۸۱۲۶ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، معاویہ بن عمرو، ابواسحاق فزاری کہتے ہیں کہ اوزاعی کا قول ہے کہ اپنے نفس کو سنت کے مطابق چلاؤ تفردمت اختیار کرو سلف کی راہ پر چلو۔ اس لئے کہ جوان کو کافی ہوا تھا تجھے بھی کافی ہو جائے گا، سلف کے نزدیک ایمان، ایمان اور عمل دونوں کے مجموعہ کا نام تھا، لہٰذا جس شخص نے زبان سے اقرار اور قلب سے تصدیق کی اسی کا ایمان قابل قبول ہے وگرنہ صرف زبان سے ایمان قابل قبول نہیں اور آخرت میں یہ شخص خاسرین میں سے ہوگا۔

۸۱۲۷ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن علی، بن مخلد، محمد بن یوسف بن طباع، محمد بن کثیر مصیصی، عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، محمد بن معمر، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن سندی، ابوشعیب حرانی، یحییٰ ابن عبداللہ حرانی، اوزاعی، محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب، ابوجعفر، سعید بن مسیب ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا صدقہ کر کے رجوع کرنے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کھا کرتے کر لے پھر اسے کھالے۔[1]

۸۱۲۸ محمد بن علی، محمد بن عبداللہ طائی، محمد بن ابی عوف، ابوالیمان، ابن عیاش، عبدالرحمٰن بن عمرو، زہری، سعید بن المسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ ہبہ کر کے رجوع کرنے والا شخص اس کتے کی مانند ہے جو قے کر کے کھالے۔

۸۱۲۹ سلیمان بن احمد، حسن بن جریر صوری، اسماعیل بن ابی الزناد، ابراہیم، اوزاعی کہتے ہیں کہ میں مدینہ آیا وہاں پر محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے میں نے قول باری تعالیٰ (یمحو اللہ مایشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب) کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا اسی آیت کے بارے میں میرے دادا نے آپ ﷺ سے سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا کہ اے علی میرے بعد میری امت کو خوشخبری سنا دینا صدق دل سے صدقہ کرنا، نیکی کرنا، والدین سے حسن سلوک کرنا اور صلہ رحمی شقاوۃ کو سعادت میں تبدیل کرنے والی عمر میں زیادتی کرنے والی دفع بلاء کا سبب ہے۔[2]

یہ حدیث غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں ابوزناد اور ابراہیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۱۳۰ حبیب بن حسن عبداللہ بن محمد، عمر بن حسن ابوحفص قاضی حلبی، محمد کامل بن میمون بن زیات، محمد بن اسحاق عکاشی اوزاعی کہتے ہیں کہ میں ہشام کے دور خلافت میں مدینہ آیا وہاں پر موجود لوگوں سے میں نے پوچھا کہ یہاں پر کوئی عالم دین موجود ہے؟ انہوں نے کہا محمد بن منکدر، محمد بن کعب قرظی، محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس اور محمد بن علی بن حسین بن فاطمہ بنت رسول موجود ہیں میں نے کہا کہ خدا کی قسم یہ تو تم سے پہلے کے موجود ہیں اس کے بعد میں مسجد گیا وہاں پر موجود ایک شخص سے میں نے سلام کیا اس نے میرا ہاتھ پکڑ کر...

۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۳۵۲۔ ومعناہ فی صحیحی البخاری ومسلم۔

۲۔ امالی الشجری ۲/۱۴۳۔

اپنے قریب بٹھایا پھر اس نے کہا کہ برادرم تم کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا کہ شام سے اس نے کہا کہ شام کے کون سے علاقے سے تمہارا تعلق ہے؟ میں نے کہا کہ دمشق سے اس نے کہا بہت اچھا پھر اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھے بتایا کہ ان کے والد نے رسول کریم ﷺ کو کہتے سنا لوگوں کے لئے تین جائے پناہ ہوں گی (۱) دمشق (۲) فتنہ دجال کے وقت بیت المقدس (۳) یاجوج ماجوج کے وقت طور سینا۔[۱]

۸۱۳۱ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن محمد بن علی بن حبیش، ابوشعیب حرانی، ابی، مسکین بن بکیر، اوزاعی، زہری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی نوش فرمایا۔

اس حدیث کی سند میں مسکین بن بکیر عن الاوزاعی کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۲ ابوعبداللہ بن احمد بن علی بن مخلد، یوسف بن طباع محمد بن مصعب، اوزاعی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول سے مقبول حج کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کھانا کھلانا حسن اخلاق اختیار کرنا۔[۲]

۸۱۳۳ احمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، محمد ابن ایوب بن سوید، اوزاعی، ابن المنکدر، ثوبان فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا انسان کی وفات کے بعد نماز اس کے سر کے پاس صدقہ دائیں جانب اور روزہ سینہ کے پاس ہوگا۔[۳]

یہ حدیث اوزاعی اور ابن المنکدر کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں محمد بن ایوب عن ابیہ کی سند سے تفرد ہے۔

۸۱۳۴ سلیمان بن احمد، احمد بن مسعود دمشقی، عمرو بن ابی سلمہ، صدقہ بن عبداللہ، اوزاعی، ابوزبیر، جابر نے فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا باطل سے مزین انسان جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی مثل ہے۔[۴]

صدقہ نے اس حدیث کو اوزاعی عن ابی زبیر کی سند سے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ان کی سند میں تفرد ہے۔ اصل یہ حدیث ایوب بن سوید عن الاوزاعی عن محمد بن منکدر عن جابر کی سند سے مشہور ہے۔

۸۱۳۵ ابوعبداللہ بن محمد بن احمد بن علی، ابراہیم بن ہیثم بلدی محمد بن کثیر، اوزاعی، محمد بن عجلان، سعید، ابی، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے ایمان کے ستر سے کچھ زائد درجے ہیں سب سے بڑا درجہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا اور سب سے کم درجہ تکلیف دہ چیز کا راستہ سے دور کردینا ہے۔[۵]

۸۱۳۶ حبیب بن حسن، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، اوزاعی، محمد بن موسیٰ، قاسم بن مخیمرہ نے بحوالہ ابوموسیٰ نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ کے سامنے پانی میں جوش دی ہوئی نبیذ لائی گئی آپ نے فرمایا اسے دیوار پر دے مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا اسے نوش کرتا ہے۔

۸۱۳۷ محمد بن حمید بن سھل، محمد بن ہارون، حوثرہ بن محمد مقری، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، اوزاعی، محمد بن ابی موسیٰ، قاسم بن مخیمرہ، ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نبیذ لائی گئی تو آپ نے فرمایا اسے دیوار پر مارو اس لئے کہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ لانے والا شخص اسے نوش کرتا ہے۔

۱۔ کنز العمال ۳۸۲۴۹.

۲۔ المستدرک ۴۸۳/۱. والسنن الکبری للبیھقی ۲۶۲/۵. واتحاف السادۃ المتقین ۳۳۴/۴. والدر المنثور ۲۲۰/۱.

۳۔ کنز العمال ۴۲۳۰۲

۴۔ الکامل لابن عدی ۳۵۶/۱. وکنز العمال ۸۲۷۳. والعلل للرازی ۲۳۲۸. ۲۴۴۸.

۵۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۵۷. وسنن النسائی ۱۱۰/۸. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۰/۲. ۵۱۲/۸.

۸۱۳۸احمد بن اسحاق، عبداللہ بن ابی داؤد، محمد بن بشار بن بندار، یحییٰ بن سعید قطان، اور محمد بن علی بن حبیش، علی بن اسحاق بن زاطیا، محمد بن حسان، روح بن عبادۃ، اوزاعی نے بحوالہ محمد بن ابی موسیٰ گذشتہ روایت کی مثل نقل کیا ہے۔

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ یہاں تک صحابہ تابعین اور تبع تابعین کے طبقے عمروں اور شہروں کی ترتیب پر بیان کئے گئے ہیں، اس کے بعد مشہور و معروف اولیاء اللہ، عابدوں اور زاہدوں کی جماعت کا بیان کیا جائے گا۔ صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے طبقے معادن اور جواہر کی مانند ہیں جن کے مقام سے صرف مستنبطین ہی واقف ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ دین کے ستون ہیں۔

طبقہ عابدین اور زاہدین کا بیان

۳۵۵ حبیب الفارسی

آپ بصرہ کے ساکن، صاحب کرامات، مستجاب الدعوات تھے، حسن بن ابی حسن کی مجالس میں شرکت کی وجہ سے آپ کی زندگی میں یکسر انقلاب آ گیا تھا، ایک روز چار دفعات میں چالیس ہزار دینار صدقہ کیا شروع دن میں دس ہزار صدقہ کر کے دربار خداوندی میں عرض کیا کہ اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو ان کے عوض میں خرید لیا پھر اس کے دس ہزار مزید صدقہ کر کے کہا اے اللہ! یہ جو آپ نے مجھے توفیق دی اس کے شکر کے طور پر کیا ہے پھر مزید دس ہزار نکال دیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! اگر آپ نے پہلے اور دوسرے والے صدقے کو قبول نہ کیا ہو تو اس کو قبول فرمالیں پھر دس ہزار مزید صدقہ کیا اور عرض کیا کہ اے اللہ! یہ اس تیسرے صدقے کی قبولیت کے شکر کے طور پر صدقہ کرتا ہوں۔

۸۱۳۹ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی یونس کہتے ہیں کہ میں نے مشائخ کو کہتے سنا کہ ہر روز حسن کی مجلس وعظ ہوتی تھی جس میں دیندار لوگ شریک ہوتے تھے اور حبیب ابو محمد کی مجلس بھی ہوتی تھی جس میں دنیا دار اور تاجر لوگ شریک ہوتے تھے، حبیب حسن کی باتوں پر بالکل توجہ نہیں دیتا تھا بالآخر ایک روز حبیب نے حسن کی مجلس کے بارے میں سوال کر ہی لیا اسے بتایا گیا کہ حسن کی مجلس میں جنت، دوزخ، آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے اعراض کی باتیں ہوتی ہیں، اس نے کہا کہ پھر مجھے بھی ان کی مجلس میں لے چلو چنانچہ لوگ حبیب کو مجلس میں لے گئے حسن کی مجلس کے شرکاء نے کہا اے ابوسعید یہ ابو محمد حبیب ہیں آپ کے پاس آپ کی نصیحانہ باتیں سننے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ حسن نے ان کے سامنے جنت و دوزخ کا تذکرہ کیا، آخرت کی طرف شوق اور دنیا سے زہد کی ترغیب دی اور پھر حبیب نے وہاں سے واپسی کی اور گھر آ کر ساری جائیداد اور مال و دولت و متاع راہ خدا میں خرچ کر دیا۔

۸۱۴۰احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یونس کہتے ہیں کہ ایک شخص حبیب ابو محمد کے پاس آیا اور ان سے قرض چڑھنے کی درخواست کی، حبیب نے اس سے کہا کہ جاؤ کسی سے قرض لے لو میں ضامن ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ اس نے ایک شخص سے پانچسو درہم قرض لئے اور کہا کہ ابو محمد میرا ضامن ہے کچھ روز کے بعد قرض دینے والے شخص نے ابو محمد سے اپنے قرض کا مطالبہ کر دیا، حبیب ابو محمد نے اسے کل دوبارہ آنے کے لئے کہا اس کے بعد حبیب مسجد تشریف لے گئے اور وضو کر کے دو رکعت صلوٰۃ الحاجہ پڑھی اور اس سلسلے میں اللہ سے دعا کی۔ کل دوبارہ وہ شخص آیا اور اس نے حبیب سے اپنی رقم کا مطالبہ کیا حبیب نے اسے کہا کہ مسجد چلے جاؤ اگر وہاں کوئی چیز ملے تو اسے اٹھا لو چنانچہ وہ شخص مسجد گیا اور اسے وہاں ایک تھیلی ملی جس میں پانچ سو درہم تھے وہ شخص اس کو اٹھا کر لے گیا۔ دوسرے روز اس نے اس تھیلی کو دیکھا تو رقم میں اضافہ ہو گیا وہ شخص دوبارہ حبیب کے پاس آیا اور اس کے سامنے رقم کی زیادتی کا بیان کیا حبیب نے کہا کہ چلے جاؤ یہ سب تمہارے لئے ہے۔

۸۱۴۱محمد بن ابراہیم، محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن مزید خزاز، ضمرۃ، سری بن یحییٰ، حبیب ابو محمد کہتے ہیں کہ ایک بار لوگ سخت بھوک میں مبتلا ہو گئے میں نے ادھار پر آٹا اور ستو خرید کر لوگوں میں تقسیم کر دیا اور اپنے تھیلے کا منہ بند کر کے اسے اپنے بستر کے نیچے رکھ دیا، پھر میں نے اللہ سے دعا کی کچھ روز کے بعد قرض خواہ آ گئے اور انہوں نے اپنے حق کا مجھ سے مطالبہ کیا میں نے وہ تھیلا نکال کر اس کا منہ کھولا تو وہ اشرفیوں سے بھرا ہوا تھا میں نے ان کو اس کے وزن کے لئے کہا انہوں نے وزن کیا تو اس کا وزن ان کے حقوق کے مطابق تھا۔

۸۱۴۲ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، حسن بن سفیان، غالب بن وزیر غزی، ضمرہ، سری بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص خراسان سے اپنا مکان فروخت کر کے سکونت کی غرض سے بصرہ آیا اس کے پاس دس ہزار درہم تھے اس نے حج پر جانے کا ارادہ کیا اور لوگوں سے پوچھا کہ یہ رقم وہ کس کے پاس امانت رکھے لوگوں نے اسے حبیب ابو محمد کے بارے میں مشورہ دیا چنانچہ وہ حبیب کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ میرے پاس دس ہزار درہم ہیں جو میں نے مکان خریدنے کے لئے رکھے ہوئے ہیں اب میرا حج پر جانے کا ارادہ ہے اور یہ رقم میں آپ کے پاس امانت کے طور پر رکھنا چاہتا ہوں، اگر آپ کو کوئی مناسب مکان مل جائے تو میرے لئے اسے خرید لینا ورنہ میری رقم حفاظت سے رکھنا میں حج سے واپسی پر اپنی رقم آپ سے وصول کرلوں گا حبیب نے کہا کہ بہت اچھا۔

اس کے بعد وہ شخص اپنی اہلیہ کے ہمراہ حج پر چلا گیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو فاقہ کی نوبت آ گئی حبیب نے اس رقم سے آٹا خرید کر صدقہ کرنے کے بارے میں اپنے رفقاء سے مشورہ کیا انہوں نے کہا کہ یہ رقم تو آپ کے پاس مکان خریدنے کے لئے ہے حبیب نے کہا کہ میں اس رقم کو صدقہ کر کے اس شخص کے لئے اللہ سے جنت میں مکان خرید لیتا ہوں اس کا مالک حج سے واپسی پر اگر اس پر راضی ہو گیا تو فبہا ورنہ میں اسے دراہم دیدوں گا چنانچہ حبیب نے وہ رقم صدقہ کر دی، کچھ روز کے بعد اس خراسانی کی حج سے واپسی ہوئی تو اس نے حبیب سے اپنی رقم کے بارے میں سوال کیا حبیب نے کہا کہ اس رقم سے میں نے تمہارے لئے ایک محل خریدا ہے جس میں درخت، پھل اور نہریں ہیں وہ خراسانی اپنی اہلیہ کے پاس گیا اور اسے صورتحال سے آگاہ کیا دوسرے روز کے بعد وہ خراسانی پھر حبیب کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ وہ مکان میرے حوالے کر دیجئے اس وقت حبیب ابو محمد نے اس شخص سے کہا کہ میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت میں ایک محل خرید لیا ہے اس نے اپنی بیوی کو یہ بات بتائی اس نے کہا کہ زندگی کا کوئی معلوم نہیں اس لئے تم جا کر حبیب سے اس بارے میں ایک تحریر لکھوا کر لے آؤ چنانچہ اس شخص نے حبیب سے تحریر کا مطالبہ کیا تو حبیب نے اسے ایک تحریر لکھ دی جس کا حاصل یہ تھا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ تحریر حبیب نے لکھ کر دی ہے اس نے خراسانی کے لئے جنت میں ایک مکان خریدا ہے لہذا میں اللہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ایک محل خراسانی کے حوالہ کر کے مجھے اس سے بری کر دے۔

وہ خراسانی تحریر اپنی اہلیہ کے پاس لے گیا اس کے سوا ماہ کے بعد اس خراسانی کا انتقال ہو گیا انتقال کے وقت اس خراسانی نے اپنی اہلیہ کو اس تحریر کو اپنے کفن میں رکھنے کے بارے میں وصیت کی چنانچہ اس کے اہل خانہ نے اس کی وصیت کے مطابق اسے دفن کر دیا کچھ روز کے بعد لوگوں کو قبر پر ایک تحریر ملی جس کا حاصل یہ تھا حبیب نے جو محل خراسانی کے لئے خریدا تھا وہ محل اللہ نے اس کے حوالے کر دیا ہے اب حبیب بری الذمہ ہے حبیب نے اس تحریر کو لے کر پڑھا اسے بوسہ دیا اور اس پر انہیں رونا آ گیا بعد ازاں انہوں نے وہ تحریر اپنے رفقاء کو دکھائی۔

۸۱۴۳ابوبکر عبداللہ بن محمد، ابو طالب عبداللہ بن محمد بن نواده عیسیٰ بن ابی حرب، ابی، رجل، نے بحوالہ دادا نقل کیا ہے کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص حبیب کے پاس آیا اس نے ان کے سامنے اپنے پاؤں میں درد کی شکایت کی حبیب نے اسے کہا کہ بیٹھ جاؤ لوگوں کے چلے جانے کے بعد حبیب نے ایک تعویز اس کے گلے میں باندھ دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اے باری تعالیٰ مجھے لوگوں کے سامنے رسوا مت کیجئے اے اللہ اس کی گھر واپسی سے قبل اسے شفا عطا فرما چنانچہ اللہ نے اسے شفا عطا فرما دی اور اس کے بعد اسے یاد بھی نہیں رہا کہ کون سے پاؤں میں درد تھا۔

۸۱۴۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا ہمارے پاس ایک سائل آیا عمرۃ نے آٹا گوندھا پھر وہ اس کو پکانے کے لئے آگ کی تلاش میں نکلی میں نے سائل سے کہا کہ یہ آٹا اٹھا لو چنانچہ اس نے اٹھا لیا کچھ دیر کے بعد عمرۃ آئی اور اس نے آٹے کے بارے میں سوال کیا میں نے کہا کہ ذرا انتظار کر و اس کی روٹیاں پک کر آ رہی

ہیں لیکن جب اس نے حد سے اصرار کیا تو میں نے حقیقت حال سے اسے آگاہ کر دیا اس نے کہا کہ اب تم پر ہمارے کھانے کا انتظام کرنا لازم ہے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص روٹی اور گوشت سے بھرا ہوا ایک پیالہ لایا عمرۃ نے کہا کہ آپ نے بہت جلد ہمارے کھانے کا انتظام فرمادیا۔

۸۱۴۵احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبدا بن ابی بکر مقدمی، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا کہ ہمارے پاس ایک قوم کا سردار آیا ہم نے اس کے لئے مچھلی تیار کی اس نے آنے میں دیر کی جب وہ آ گیا تو میں نے عمرۃ سے کہا جلد کھانا لے آؤ تا کہ ہم کھائیں چنانچہ وہ مچھلی تیار کر کے لائی تو وہ ایک جمے ہوئے خون کی مانند تھی ہم نے اسے گھاس پر پھینک دیا۔

۸۱۴۶ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، نیسار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے حبیب کو کہتے سنا شیطان قراء کے ساتھ بچوں کے اخروٹ سے کھیلنے کی مانند کھیلتا ہے اگر اللہ نے قیامت کے روز مجھ سے پوچھ لیا کہ اے حبیب تو کوئی صحیح عبادت لایا ہے تو میرے لئے اثبات میں جواب دینا مشکل ہوگا نیز فرمایا اے لوگو اطمینان سے مت بیٹھو اس لئے کہ موت آنے والی ہے۔

۸۱۴۷ابوبکر بن مالک نے متعدد طرق سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ آخرت میں اللہ کے سامنے صحراء میں زیر سایہ رہنا مجھے جنت سے زیادہ محبوب ہوگا۔

۸۱۴۸ابوبکر نے متعدد حوالوں سے حبیب کا قول نقل کیا ہے کہ انسان کا گناہوں سے پاک ہو کر دنیا سے جانا اس کی سعادت کی نشانی ہے۔

۸۱۴۹ابومحمد نے متعدد واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب کے پاس ایک عورت نے آکر اپنی حاجت کا ان سے سوال کیا حبیب نے اس سے اس کے بچوں کی تعداد کے بارے میں سوال کیا اس نے اپنے بچوں کی تعداد بتائی حبیب نے وضو کر کے اس کے لئے دعا کی اس کے بعد حبیب کی چادر کے نیچے سے پچاس درہم نکلے جو انہوں نے اس عورت کو دے دیئے۔

۸۱۵۰عبداللہ بن محمد نے متعدد حوالوں سے نقل کیا ہے کہ حبیب تاجروں سے سامان خرید کر لوگوں پر صدقہ کرتے تھے ایک بار تاجر کو دینے کے لئے حبیب کے پاس رقم نہیں تھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں اپنی حاجت کا سوال کیا تو اللہ نے ان کی حاجت پوری فرمادی۔

۸۱۵۱ابوبکر محمد بن جعفر مؤدب نے مختلف واسطوں سے نقل کیا ہے کہ ایک روز حبیب نے حاضرین مجلس کو صدقہ کرنے کے بارے میں خوب ترغیب دی اس کے بعد کھڑے ہو کر انہوں نے بارگاہ الٰہی میں خوب دعائیں کیں دعا سے فارغ ہونے کے بعد حبیب نے حاضرین میں سے مساکین پر صدقہ کیا۔

۸۱۵۲ابومحمد بن حیان، محمد بن عباس بن ایوب، عبدالرحمن بن واقد، ضمرہ، سری بن یحییٰ کا قول ہے کہ حبیب ابومحمد ترویہ کے روز بصرہ میں موجود ہونے کے باوجود عرفہ کی شام میدان عرفات میں نظر آتے تھے۔

۸۱۵۳عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن سفیان، ابراہیم ابن نصر، حسام ابن عبادہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک روز سلیمان تیمی کے ہمراہ حبیب ابومحمد کے پاس گیا اس نے کہا کہ ابومحمد ہمارے لئے دعا کیجئے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہاری دعا کا زیادہ محتاج ہوں۔

۸۱۵۴احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ابی الحواری، ابوقرہ محمد بن ثابت نے حبیب ابومحمد کا قول نقل کیا ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی ذات کے ذریعہ خوشی حاصل نہ کرنے والے اور آنکھیں ٹھنڈی نہ کرنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی نہ ہوں اور اسے خوشی حاصل نہ ہو آپ کی ذات کی قسم آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے بے انتہا محبت ہے۔

۸۱۵۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، کہتے ہیں کہ حبیب ابومحمد سب سے زیادہ خوف الٰہی کی وجہ سے رونے والے تھے ایک شب ان پر خوب گریہ طاری رہا عمرۃ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو اس لئے کہ میں ایسی راہ پر چلنا چاہتا ہوں کہ اس پر مجھ سے قبل کوئی نہ چلا ہو۔

۸۱۵۶ محمد بن علی ، ابو بشر دولابی ، زکریا بن یحییٰ وقاد ، حصیب بن صالح ، صالح مری ، حبیب ابو محمد فارسی فرزدق کہتے ہیں کہ میری ابو ہریرہ سے ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم ہی فرزدق ہو میں نے کہا کہ ہاں پھر انہوں نے فرمایا تم ہی شاعر ہو میں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد انہوں نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ تم پر ایسا وقت آجائے کہ لوگ کہیں کہ تمہاری توبہ قبول نہیں ہوگی اس وقت تم رحمت الٰہی سے مایوس مت ہونا۔

۳۵۶ عبدالواحد بن زید

آپ عابد ، زاہد اور بہترین واعظ تھے۔

۸۱۵۷ اسحاق بن احمد بن علی ، ابراہیم بن یوسف بن خلاد ، احمد بن ابی الحواری ، ابو سلیمان درانی کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید پر فالج کا حملہ ہوگیا انہوں نے اللہ تعالیٰ سے بوقت وضو اس مرض کے دور ہونے کی دعا کی چنانچہ وضو کے وقت ان سے فالج کا مرض دور ہوجاتا وضو کے بعد پھر لاحق ہوجاتا۔

۸۱۵۸ اسحاق بن احمد ، ابراہیم بن یوسف ، احمد بن ابی الحواری سباع ابو محمد موصلی ، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے لوگو تم روٹی اور نمک کو اپنی غذا بناؤ اس لئے کہ یہ انسان کی چربی کو پگھلانے والی اور اس کے یقین میں زیادتی کرنے والی ہے۔

۸۱۵۹ اسحاق بن ابراہیم ، احمد ، ابو سلیمان کہتے ہیں کہ ایک بار کچھ ساتھیوں کے ہمراہ ایک راہب کے پاس سے گزرا میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے پردہ ہٹا کر کہا اے عبدالواحد اگر تم علم الیقین حاصل کرنا چاہتے ہو تو اپنے اور شہوات کے درمیان ایک دیوار کھڑی کرلو اس کے بعد اس نے پردہ ڈال دیا۔

۸۱۶۰ اسحاق ، ابراہیم ، احمد ، احمد بن غسان ، احمد تجیمی کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد سے دو شخصوں کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا کہ ان میں سے ایک اطاعت الٰہی کی وجہ سے زندگی کا دوسرا لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب ہے انہوں نے جواب دیا کہ لقاء الٰہی کے شوق کی وجہ سے موت کا طالب افضل ہے۔

۸۱۶۱ ابی ، احمد بن ابان ، ابو بکر بن عبید ، محمد بن ادریس ، زہیر بن عباد ، سری بن حسان ، عبدالواحد کہتے ہیں کہ رضاء الٰہی وصول الی اللہ کے لئے بڑا دروازہ ہے دنیا میں جنت اور عابدین کے لئے ذریعہ راحت ہے۔

۸۱۶۲ ابی ، ابو حسن ، احمد بن محمد بن عمر عبداللہ بن محمد بن سفیان ، عبدالرحیم بن یحییٰ ، عثمان بن عمارہ عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ ایک بار میں چند احباب کے ہمراہ فارس ایک دوست کی زیارت کے لئے گیا ، ز مھر یہ مقام پر سطح پہاڑ پر ہمیں ایک روشنی دکھائی دی ہم اس کی طرف گئے تو وہاں پر ایک شخص ہم نے دیکھا جس سے خون اور پیپ نکل رہے تھے ہمارے ایک ساتھی نے اسے شہر جاکر اس کے علاج کا مشورہ دیا اس نے آسمان دنیا پر ایک نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ یہ لوگ مجھے آپ کی نافرمانی کا مشورہ دے رہے ہیں مجھے آپ کی ذات کی قسم میں آپ کی کبھی مخالفت نہیں کروں گا۔

۸۱۶۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر ، اسحاق بن ابی حسان ، احمد بن ابی الحاری ، ابو علی ازدی ، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میں محمد بن واسع اور مالک بن دینار کے ہمراہ بیت المقدس گیا رصافہ اور حمس کے درمیان ریت کے ٹیلوں سے ایک منادی کی آواز سنائی دی کہ اے محفوظ و مستور انسان اپنے حفاظت کنندہ کی شناخت کرو ورنہ دنیا سے ڈر اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو دنیا کو کانٹے کی مانند خیال کر اور اپنا پاؤں سوچ کر رکھ۔

۸۱۶۴ ابو محمد بن حیان ، ... بن سعید ، ابن ادریس ، عبداللہ بن عبید ، مضر القاری ، عبدالواحد بن زید کا قول ہے کہ اے باری تعالیٰ آپ کی

عزت کی قسم میرے لئے آپ کی ملاقات و دیدار سے بڑھ کر کوئی چیز فرحت بخش نہیں ہے اے صادقین کو جنت اور گناہ گاروں کو توبہ کی توفیق دینے والے قیامت کے روز مجھے اور میرے ساتھیوں کو اپنا مقرب بنالے اور پھلوں سے لبریز جنت عطا کر۔

۸۱۶۵عبداللہ بن محمد، محمد بن معدان، احمد بن غالب، محمد بن عبداللہ، عبدالواحد کہتے ہیں کہ اصلاح باطن کرنے والے شخص کا دین اور اعمال صالحہ مضبوط ہوں گے اور باطن کی اصلاح نہ کرنے والا شخص امی عابد کی مانند ہے۔

۸۱۶۶ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد کے ہمراہ ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا عبدالواحد نے اس سے کسی چیز کی خواہش کا سوال کیا اس نے کہا کہ جنت کی خواہش ہے عبد الواحد نے کہا کہ پھر تم دنیا سے ناامید کیسے ہو گئے تو اس نے کہا کہ مجالس ذکر میں شرکت اور اللہ کی نعمتوں کے شمار کرنے کی وجہ سے عبد الوحد نے کہا کہ اسی کے ذریعے آخرت میں کامیابی ممکن ہے۔

۸۱۶۷ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان، حصین بن قاسم، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ دو قلبوں کے درمیان ایک راستہ ہے وہاں سے ایک چیز ایسی گزرتی ہے جسے کوئی نہیں روک سکتا وہ متکلم کے قلب سے نصیحت نکل کر سامع کے قلب میں من وعن موجزن ہو جاتا ہے۔

۸۱۶۸ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، عبداللہ بن عمر حبشی، مضر القاری، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ جب کوئی شخص حسن سے کثرت گناہوں کی شکایت کرتا تو وہ اسے مشورۃً کہتے اپنے اور گناہوں کے درمیان سمندر حائل کر لو نیز فرمایا کرتے تھے ہر راستہ کے لئے ایک شاٹ کٹ ہوتا ہے حصول جنت کے لئے شاٹ کٹ راستہ جہاد ہے۔

۸۱۶۹ابی، ابوحسن، ابوبکر بن عبید، محمد ابن حسین، عبداللہ بن محمد، معاذ بن زیاد، عبدالواحد بارہا فرمایا کرتے تھے بصرہ کے تمام اموال اور پھل مجھے دو پیسوں کے بدلے بھی پسند نہیں۔

۸۱۷۰عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن واعظ بغدادی، احمد بن الحواری، ابوسلمان، عبدالواحد نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں اپنے وظائف سے فارغ ہو کر محو آرام تھا تو خواب میں میں نے ریشمی لباس میں ملبوس ایک انتہائی حسین وجمیل لڑکی دیکھی اس کے دونوں پاؤں میں جو تیاں تھیں دونوں جوتیاں اللہ کی حمد بیان کر رہی تھیں۔ وہ لڑکی مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگی اے ابن زید میری طلب میں خوب کوشش کر اس لئے کہ میں بھی تیری طلب میں کوشاں ہوں اس کے بعد اس نے سریلی آواز میں شعر کہا مجھے خریدنے والے اور میرے ہمراہ رہنے والے کے لئے سو فیصد نفع ہی نفع ہے اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میں نے آج کے بعد رات کو نہ سونے کی قسم اٹھالی۔

۸۱۷۱عثمان بن محمد عثمانی، ابوحسن محمد بن احمد، عمر بن محمد بن یوسف، ابوجعفر صفار، فیض بن اسحاق رقی، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد کو کہتے سنا کہ میں نے تین دن تک اللہ سے اپنی جنتی زوجہ کی زیارت کے بارے میں سوال کیا چوتھے روز خواب دیکھا کہ ایک شخص مجھے ندا دے کر کہہ رہا ہے جنت میں تمہاری رفیقہ حیات کا نام سودہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اب وہ کہاں ہے اس نے کہا کہ کوفہ میں آل بنی فلاں میں ہے اس کے بعد میں کوفہ گیا وہاں پر اس کے بارے میں سوال کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ مجنونہ لڑکی ہے جو ہماری بکریاں چراتی ہے میں نے ان سے کہا کہ میں اس کی زیارت کا مشتاق ہوں انہوں نے کہا کہ جنگل کی طرف چلے جاؤ چنانچہ جب میں جنگل میں پہنچا تو وہ نماز میں مشغول تھی اس نے اپنے سامنے ایک سترہ رکھا ہوا تھا جس پر اون کا جبہ تھا اس پر لکھا ہوا تھا اس کی خرید وفروخت منع ہے وہاں پر میں نے بھیڑ اور بکریوں کا اجتماع بلا نزاع دیکھا اس نے مجھے دیکھ کر اپنی نماز مختصر کی نماز سے فارغ ہونے کے بعد اس نے مجھے کہا اے ابن زید واپس چلا جا کیوں کہ ہماری وعدہ گاہ اس کے علاوہ ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں میرے ابن زید ہونے کا کیسے علم ہوا اس نے کہا کہ عالم ارواح میں روحوں کے اجتماع کے وقت جن روحوں نے ایک دوسرے کو پہچان لیا تو ان میں اللہ

نے محبت پیدا کر دی پھر میں نے اس سے نصیحت کی درخواست کی اس نے کہا کہ اے ابن زید جسے اللہ نے دنیا عطا کی پھر اس نے اللہ سے مزید کا سوال کیا تو وہ اللہ سے بہت دور ہو جاتا ہے پھر اس نے شعر کہے (۱) اے قوم کو گناہوں سے منع کرنے والے واعظ (۲) تو دوسروں کو منع کرنے کے باوجود خود گناہ میں مبتلا ہے یہ بڑی عجیب بات ہے۔

پھر میں نے اس سے بکریوں کے ساتھ بھیڑیوں کے جمع ہونے کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں نے اللہ سے صلح کر لی جس کی برکت سے اللہ نے ان کے درمیان صلح کرا دی۔

۸۱۷۲ عبدالواحد بن احمد، محمد بن احمد بن نضر، عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس، محمد بن یحییٰ بن عمرو واسط، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حارث بن عبید کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید میرے ہمراہ مالک بن دینار کی مجلس وعظ میں شریک ہوتے تھے میں عبدالواحد بن زید کے بہت زیادہ رونے کے سبب مالک بن دینار کی بات نہیں سمجھ سکتا تھا۔

۸۱۷۳ ولید، محمد، عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ بن بسطام، حاتم بن سلیمان طائی کہتے ہیں کہ میں عبدالواحد بن زید کے ہمراہ حوشب کے جنازہ میں شریک تھا ان کے دفن کے وقت عبدالواحد کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے اے ابو بشر تو اس روز سے بہت ڈرتا تھا اللہ تجھ پر رحم فرمائے اے ابو بشر تجھے موت کا سخت خوف تھا تیری وفات کے بعد سے میں بھی خوب اس دن کے لئے تیاری کروں گا چنانچہ اس کے بعد بھرپور طریقہ سے عبدالواحد بن زید نے موت کی تیاری شروع کر دی۔

۸۱۷۴ ولید، محمد، عبدالرحمٰن، محمد بن یحییٰ، عمار بن عثمان حلبی، حصین بن قاسم وزان کا قول ہے کہ ہم ایک بار عبدالواحد کے وعظ میں تھے دوران وعظ مسجد کے کونے سے ایک شخص نے کہا اے ابو عبیدہ بس کیجئے آپ کے وعظ سے میرا قلب پھٹنے کے قریب ہے لیکن عبدالواحد نے اپنا وعظ جاری رکھا حتیٰ کہ اسی حالت میں اس شخص کی موت واقع ہوگئی راوی کہتا ہے کہ میں اس شخص کی نماز جنازہ میں شریک تھا میں نے اس روز اس سے زیادہ رونے والا کسی کو نہ دیکھا۔

۸۱۷۵ ولید و محمد، عبدالرحمٰن، محمد، عمار بن عثمان حلبی، حصین وزان نے بیان کیا ہے کہ عبدالواحد کا ایک لڑکا ابن متعبد تھا عبدالواحد اس کی ضروریات کا بہت خیال رکھتے تھے اس کے انتقال پر عبدالواحد کو شدید صدمہ ہوا ایک روز اس کے تذکرہ آنے پر ان کی آنکھیں نم ہوگئیں اور فرمایا کہ اس کی وفات کے بعد زندگی بے مزہ ہو کر رہ گئی۔

۸۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابو صالح عبدالرحمٰن بن احمد، عبداللہ بن سعد، ابن عائشہ، اسماعیل بن ذکوان کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید فرمایا کرتے تھے اہل دین کی ہم نشینی اختیار کرو اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر اہل مروت کی اس لئے کہ اس قسم کے لوگوں کی مجالس فحش گوئی سے پاک ہوتی ہیں۔

۸۱۷۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے زیاد نمیری سے خوف کی انتہا کے بارے میں سوال کیا جواب دیا گناہ کرتے وقت خوف الٰہی اس کے ارتکاب سے مانع بن جائے، پھر میں نے ان سے رجا کی انتہا کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا ہر وقت اللہ سے امید وابستہ رکھنا۔

۸۱۷۸ ابی، ابوالحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد، روح بن سلمہ وراق، مسلم عبادانی کہتے ہیں کہ ایک روز عبدالواحد، صالح مری عبدالواحد بن زید، عتبہ غلام سلمہ اسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل سمندر پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو کھانے پر مدعو کیا جب ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو ساحل سمندر سے گزرنے والے ایک شخص نے آواز بلند ایک شعر کہا دنیاوی کھانوں نے مجھے آخرت کے کھانوں سے بے نیاز کر دیا یا درکھ نفس کی لذت غیر نفع بخش ہے۔

راوی کہتا ہے کہ عتبہ نے زور سے ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے اس کے بعد ساری قوم پر گریہ طاری ہو گیا تھا کھانا اٹھا لیا

گیا خدا کی قسم انہوں نے اس میں سے ایک لقمہ بھی نہیں چکھا۔

۸۱۷۹ ابی، ابوحسن، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسن، مالک بن ضیغم، بکر بن معاذ، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ اے لوگو تم قیامت کے روز کی شدت پیاس سے کیوں نہیں روتے ہو نار دوزخ کے خوف سے گریہ کیوں طاری نہیں ہوتا اس کے بدلے امید ہے کہ صحابہ اور تابعین کی معیت میں تم کو حوض کوثر نصیب ہو جائے اس کے بعد عبدالواحد روتے رہے حتیٰ کہ بے ہوش ہو گئے۔

۸۱۸۰ ابی، احمد، عبداللہ، محمد، محمد بن حسین، عمار بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے حصین بن قاسم کو کہتے سنا اگر عبدالواحد کا غم اہل بصرہ پر تقسیم کیا جائے تو انہیں کافی ہو جائے میں نے انہیں نصف شب میں مرہون گھوڑے کی طرح دیکھا اور وہ محراب میں ایسے کھڑے ہوتے تھے گویا ان سے خطاب کیا جا رہا ہے۔

۸۱۸۱ ابی، محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، حیان اسود، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ ایک بار میرے پاؤں میں شدید درد تھا اس کے باوجود میں نے شب میں تہجد پڑھی لیکن مرض کی شدت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا جس کی وجہ سے میں چادر لپیٹ کر لیٹ گیا اور میری آنکھ لگ گئی خواب میں مجھے ایک حسین و جمیل باندی نظر آئی اس نے دیگر باندیوں کو میرے اٹھانے کا حکم دیا اور کچھ باندیوں کو بستر بچھانے کا حکم دیا چنانچہ انہوں نے اٹھا کر مجھے بستر پر لٹا دیا میں بڑا حیران تھا پھر اس نے بستر پر یاسمین چھڑکوائی بعد ازاں میرے مرض کی جگہ پر اپنا ہاتھ پھیرا اس کے بعد وہ کہنے لگی اللہ تجھے شفاء عطا فرمائے کھڑے ہو کر نماز میں مشغول ہو جا اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور میں اپنے مرض سے بالکل صحت یاب ہو گیا اس کے اس جملہ قم شفاک اللہ الی صلاتک غیر مضرور کی لذت آج تک میں اپنے قلب میں محسوس کر رہا ہوں۔

۸۱۸۲ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین عبداللہ بن عمرو بن جبلہ، ابو عاصم عبادانی، عبدالواحد بن زید کا قول ہے ہم ایک غزوہ میں تھے میں ایک بڑے دستے کے ساتھ تھا ایک جگہ پر ہم نے پڑاؤ کیا تمام ساتھی سو گئے میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول ہو گیا جب میں فارغ ہوا تو نیند کا مجھ پر سخت غلبہ تھا میں نے بستر استراحت پر لیٹ کر خیال کیا کاش دیگر ساتھیوں کی طرح میں بھی سو جاتا پھر صبح اٹھ کر قرآن کی تلاوت کر لیتا اس کے بعد مجھے نیند آ گئی خواب میں نے ایک نوجوان دیکھا جو میرے نزدیک کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں چاندی کی مثل ایک ورق تھا میں نے اس کے بارے میں سوال کیا تو اس نے وہ میرے حوالے کر دیا اس پر یہ دو شعر مکتوب تھے (۱) جس نے چاہا وہ غفلت سے سو گیا نیند موت کی طرح ہے اس لئے اس پر کبھی بھی اعتبار مت کرنا (۲) اس کی وجہ سے انسان کے اعمال کا سلسلہ موت کی وجہ سے منقطع ہونے کی طرح منقطع ہو جاتا ہے عبدالواحد کہتے ہیں اس کے بعد وہ نوجوان میری نظروں سے اوجھل ہو گیا عبدالواحد اسے یاد کرتے ہوئے بہت روتے تھے۔

۸۱۸۳ ابی، احمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، سوار غنوی کہتے ہیں کہ عبدالواحد کو میں نے سنا اجابت اور اخلاص کبھی جدا نہیں ہو سکتے۔

۸۱۸۴ ابی، احمد، عبداللہ، محمد، عمار، حصین بن قاسم وزان، عبدالواحد فرماتے ہیں میں نے اللہ سے وفات کے دن میں نہ کھانے کا عہد کیا ہوا ہے حصین کہتے ہیں کہ شدید مرض کی حالت میں بھی عبدالواحد نے کچھ نہیں کھایا حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کی موت آ گئی۔

۸۱۸۵ ابو محمد بن حیان، علی بن سعید، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن خلف بن یزید قسام، مضر القاری، عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ رضائے الٰہی کے علاوہ صبر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اور میرے علم کے مطابق رضائے الٰہی سے بڑھ کر کسی چیز کا درجہ نہیں ہے اور یہی چیز محبت کی بنیاد ہے۔

۸۱۸۶ ابو محمد، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سہل بن عثمان، ابن مالک، عبدالواحد کا قول ہے علم پر عمل کرنے والے انسان پر اللہ معلومات کا

روزانہ وضو دیتا ہے۔

۸۱۸۷۔ابومحمد،احمد بن روح،احمد بن غالب،محمد بن عبداللہ خزاعی کہتے ہیں کہ عبدالواحد بن زید نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۸۱۸۸۔ابی ،احمد بن محمد بن عمر بن عمر،عبداللہ بن محمد بن ابی مریم،محمد بن حسین،حکیم بن جعفر،مسمع بن عاصم،عبدالواحد بن زید کا بیان ہے کہ اطاعت الٰہی اور معاصی سے اجتناب کی نیت کرنے والے کی من جانب اللہ مدد کی جاتی ہے، نیز فرمایا اے سیار تیرا کیا خیال ہے کہ محبت الٰہی کی وجہ سے ترک خواہشات پر تجھے من جانب اللہ صبر کی توفیق نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے لئے اس قسم کا گمان رکھنے والے کے لئے افسوس ہے۔راوی کہتا ہے کہ اس کے بعد عبدالواحد پر گریہ طاری ہوگیا حتیٰ کہ وہ بیہوش ہونے کے قریب ہوگئے اس کے بعد فرمایا اے صبح وشام اہل معاصی پر انعامات کرنے والی ذات تیرے محبوب بندے کیسے تیری رحمت سے مایوس ہوسکتے ہیں۔

۸۱۸۹۔ابومحمد بن حیان،عمر بن بحر،احمد بن ابی الحواری،عبداللہ تیاحی نے بیان کیا ہے کہ عبدالواحد کو بتایا گیا کہ ایک بصری شخص پچاس برس سے روزہ نماز میں مشغول ہے انہوں نے فرمایا تیرے صوم وصلاۃ سے تیرے عمل میں زیادتی ہوگی اگر مجھے حیامانع نہ ہوتی تو میں تجھے بتاتا کہ تیرے ثواب میں تیرے عمل کا دخل ہے۔

۸۱۹۰۔ابی ،ابوحسن بن ابان،ابوبکر بن عبید،محمد بن حسین،داؤد بن محبر،عبدالواحد بن زید،حسن کہتے ہیں کہ نسیان اور امید انسان کے لئے بڑی نعمتیں ہیں۔

۸۱۹۱۔سلیمان بن احمد،محمد بن احمد بن التمار،قرہ بن حبیب،عبدالواحد بن زید،اسلم کوفی،مرۃ الطیب،زید بن ارقم کہتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے پانی طلب فرمایا تو انہیں پانی میں شہد ملا کر پیش کیا گیا انہوں نے اس کو ہاتھ میں لے کر واپس کردیا اور مسلسل روتے رہے حتیٰ کہ ان کے اردگرد لوگ بھی رو پڑے جب ان کا رونا بند ہوا تو لوگ ان کے پاس اس بارے میں پوچھنے کے لئے گئے پھر دوبارہ صدیق اکبر رو پڑے حتیٰ کہ وہی کیفیت طاری ہوگئی حتیٰ کہ لوگ ان سے اس بات سے ناامید ہوگئے کہ وہ آج ان کے سوال کا جواب دیں گے لیکن دوبارہ جب ان کا رونا بند ہوا تو انہوں نے اپنے چہرے سے اپنے آنسو صاف کیے تو پھر لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج ہم آپ سے سوال کرنے سے ناامید ہوگئے تھے آج جو کیفیت آپ پر طاری ہوئی تھی اس کا کیا سبب ہے؟ حضرت صدیق اکبر نے جواب دیا ایک روز میری موجودگی میں اچانک آپ ﷺ نے فرمایا دور ہوجا مجھ سے دور ہوجا لیکن مجھے کوئی چیز نظر نہیں آئی اس لئے میں نے آپ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے میرے صدیق اس وقت پوری دنیا میرے سامنے پیش کی گئی تھی اس لئے میں نے کہا تھا کہ اس منحوس شئے کو مجھ سے دور کرو،حضرت صدیق اکبر نے فرمایا مجھے بھی آج اسی چیز کا خطرہ ہوگیا تھا اس لئے مجھ پر یہ کیفیت طاری ہوگئی تھی۔

۸۱۹۲۔ابواحمد محمد بن احمد جرجانی،محمد بن جنید نیساپوری عبداللہ بن محمد،احمد بن زیاد قصوصی،ابوسہل،مضر العابد،عبدالواحد بن زید،حسن،ابی ہریرہؓ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے دین کی عزت کرنے والا شخص درحقیقت اپنے نفس کو عزت بخشتا ہے اور نفس کی عزت کرنے والا شخص دین کی توہین کرتا ہے حالانکہ وہ دین کا کوئی نقصان نہیں کرتا بلکہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور دین کو تقویت پہنچانے والا انسان درحقیقت دین اور اپنے نفس دونوں کو تقویت پہنچاتا ہے۔

۸۱۹۳۔ابی ،ابوعبداللہ محمد بن احمد بن یزید،عبداللہ بن عبدالوہاب،محمد بن عبداللہ،ابراہیم بن اشعث،محمد بن فضل بن عطیہ،عبدالواحد بن زید،حسن نے رسول اللہ ﷺ کا قول نقل فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب بندہ ہمہ تن میری طرف متوجہ ہوجاتا ہے تو اس کو میرے ذکر میں لذت محسوس ہونے لگتی ہے اس وقت وہ میرے مقربین میں سے بن جاتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اور میرے درمیان حائل

پردے اٹھ جاتے ہیں اور ہر وقت اس کو میرا دھیان رہتا ہے پھر وہ دیگر لوگوں کی مثل مجھے بھولتا نہیں ہے ان لوگوں کی باتیں انبیاء جیسی ہوتی ہیں اور جب میں لوگوں کو ان کی نافرمانیوں کی وجہ سے عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے اپنا ارادہ ترک کر دیتا ہوں۔[1]

اس حدیث کو عبدالواحد نے حسن سے اس طرح روایت کیا ہے لیکن یہ حدیث مرسل غیر مقبول ہے۔

۳۵۷ صالح بن بشیر مری[2]

آپ بہترین قاری، متقی واعظ اور خدا ترس انسان تھے۔

۸۱۹۴ ابو بکر احمد بن سندی، محمد بن عباس مؤدب، خالد بن خراش صالح مری، کا قول ہے کہ مجھے اس قوم پر تعجب ہے جسے توشہ تیار کر کے کوچ کا حکم دیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود کھیل کود میں مشغول ہے۔

۸۱۹۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبدالوہاب، محمد بن زکریا، حسن بن حسان کہتے ہیں کہ ایک روز ہم صالح مری کے وعظ میں موجود تھے صالح مری نے دوران وعظ سامنے بیٹھے ہوئے ایک شخص کو قرآن پڑھنے کا حکم دیا، اس نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آرہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے (از غافر ۱۸) اس آیت کی تلاوت کے بعد صالح نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا پھر فرمایا قیامت کے روز اللہ کے نہ چاہنے کے باوجود ظالمین کے لئے شفیع حمیم کیسے ہوسکتا ہے، قیامت کے روز جب اہل معاصی اور ظالم طوقوں میں جکڑے ہوئے ہوں گے برہنہ جسم ہوں گے ان کے چہرے سیاہ اور ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی جسم پگھلنے والے ہوں گے وہ پکار رہے ہوں گے ہائے افسوس ہائے ہلاکت ہمیں کہاں لے جایا جارہا ہے اور فرشتے ان کو آگ کے گرزوں سے دوزخ کی طرف ہانک رہے ہوں گے ان کی آنکھوں سے پانی کے بجائے خون کے آنسو ٹپک رہے ہوں گے اس حالت میں اگر تم دوزخیوں کو دیکھ لو تو خوف کی وجہ سے تمہارے کلیجے پھٹ جائیں۔

اس کے بعد صالح مری نے زور سے چیخ ماری خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رلایا، اسی اثناء میں ایک مخنث نے صالح مری سے سوال کیا اے ابو بشر کیا یہ سب کچھ قیامت کے روز ہوگا صالح مری نے جواب دیا ہاں بلکہ اس روز اس سے بھی زیادہ خوفناک واقعات ہوں گے اور مجھے بھی معلوم ہوا ہے کہ چلا چلا کر دوزخیوں کی آواز ختم ہو جائیگی، وہ دائمی مریض کی طرح صرف آہ آہ کر سکیں گے، اس مخنث نے چیخ مار کر کہا ہائے افسوس کہ میری ساری زندگی اللہ کی نافرمانی اور غفلت میں گزر گئی پھر اس پر گریہ طاری ہوگیا اور قبلہ رو ہو کر اس نے صدق دل سے اللہ کے حضور توبہ کی اور بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میرے گزشتہ تمام گناہوں اور کوتاہیوں کو معاف فرمادیجئے آئندہ کبھی بھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا آج اگر تو نے معاف نہیں کیا تو میری ہلاکت یقینی ہے اس کے بعد اس پر غلبہ حال ہو گیا اور بیہوش ہوگیا اسی حالت میں اسے لوگوں کے درمیان سے اٹھایا گیا لوگوں پر بھی اسے دیکھ کر گریہ طاری ہوگیا اور لوگوں نے اس کے لئے دعا کی۔ راوی کہتا ہے کہ ہم صالح مری کی مجلس وعظ میں موجود تھے وعظ ختم کے بعد صالح اللہ کے حضور دعاء میں مشغول ہو گئے اس وقت ایک مخنث کا وہاں سے گزر ہوا وہ کھڑے ہو کر صالح کی دعا سننے لگا صالح اس وقت یہ کہہ رہے تھے اے باری تعالیٰ ہمارے قلوب

[1] کنز العمال ۴۱۸۷۲۔

[2] التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۷۷۲. والجرح ۴/ت ۱۷۳۰. والکاشف ۲/ت ۲۴۰۵. والمیزان ۲/ت ۳۷۷۳. وتهذیب الکمال ۲۷۹۲.

کے سخت ہونے کے باوجود ہماری بخشش فرما دیجئے اس بات کے سننے کے بعد مخنث کی موت واقع ہوگئی کسی نے اسے خواب میں دیکھا اس نے اس سے پوچھا اللہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے صالح کی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرما دی۔

۸۱۹۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ مدینی، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں ایک بار سفیان ثوری کے ساتھ صالح مری کی مسجد میں تھا، صالح نے کوئی بات کی میں نے دیکھا کہ سفیان روتے ہوئے کہہ رہے تھے یہ قصہ گو نہیں ہے بلکہ قوم کو ڈرانے والا ہے۔

۸۱۹۷ ابراہیم، محمد جوہری، خلف بن ولید کہتے ہیں کہ صالح وعظ کے وقت قرآن کریم منگوا کر ساتھ رکھتے تھے، وعظ میں قرآن کی تلاوت کرتے، پھر دعا کرتے اور دعا میں اللہ کے سامنے خوب روتے۔

۸۱۹۸ ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، عفان بن مسلم کا قول ہے کہ ہم صالح کے وعظ میں جاتے تھے وعظ کے اثنا میں ایسا لگتا تھا کہ وہ غم کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں گے اور ایک غم زدہ عورت کی مانند روتے اور ان پر خوف الٰہی غالب رہتا۔

۸۱۹۹ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، عبداللہ بن محمد کہتے ہیں کہ صالح مری کا وعظ پند ونصائح، گزشتہ اقوام کے واقعات اور ترغیب وترہیب پر مشتمل ہوتا تھا، دوران وعظ خود بھی روتے تھے اور لوگوں کو بھی رلاتے تھے۔

۸۲۰۰ ابی، ابوحسن، ابوبکر، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، صالح مری کہتے ہیں کہ خوف الٰہی کی وجہ سے گریہ معاصی کی یادگیری کا سبب ہوتا ہے، اس وقت انسان اگر صدق دل سے توبہ تائب ہو جائے تو فبہا ورنہ اس پر آفات ومصائب کا نزول ہوتا ہے، اس کے بعد بھی اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ورنہ اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا، اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہو گیا اور بیہوش ہو گئے، حاضرین دھاڑیں مار مار کر رونے اور چلانے لگے۔

۸۲۰۱ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، بشر بن میمون نجدی، صالح مری اپنے وعظ میں فرمایا کرتے تھے دنیا کی بے وفائی کی شناخت کرنے والی آنکھ دنیا میں کیسے قرار پا سکتی ہے اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور فرماتے اے گذشتہ لوگوں کے جانشینو! موت سے قبل موت کی تیاری کرو تمہاری کوچ کا وقت قریب ہے۔

۸۲۰۲ محمد بن احمد، ابی، عبداللہ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی کہتے ہیں کہ صالح مری وعظ میں روتے ہوئے کہتے اے لوگو تمہارا سفر طویل ہے اس لئے اس کے لئے تیاری کرو۔

۸۲۰۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابن زنجویہ، یزید بن خالد ابومہلب اپنے والد کے حوالہ سے صالح کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے صحیفہ دیا گیا جس پر لکھا تھا اے گناہوں کے انجام سے واقف شخص اپنے نفس کو معاصی کے ارتکاب سے اجتناب پر تیار کر

۸۲۰۴ ابراہیم، محمد، عبداللہ بن محمد، ابوابراہیم ترجمانی، صالح مری ابی بشر کہتے ہیں کہ خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اگر تو مستجاب الدعوات بنا چاہتا ہے تو اس دعا کو لازم پکڑ "اللھم انی اسئالک خوفاً غیر ناھض ولا قاطع خوفاً حاجزاً عن معصیتک مقویاً علی طاعتک وصبر اعنۡ معصیتک"۔

۸۲۰۵ ابراہیم، محمد، ابوحسن باہلی، ابن عائشہ کہتے ہیں کہ صالح دعا میں یہ الفاظ کہتے تھے "اللھم انی اسئلک باسمک المخزون المکنون المبارک الطاھر المطھر المقدس

۸۲۰۶ ابراہیم بن محمد، عبیداللہ بن جریر جبلہ، عباد بن جریر کہتے ہیں کہ ہم صالح مری کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے صالح کی تقریر الحمد للہ سے شروع ہوتی تھی، اسی وقت لوگوں پر گریہ طاری ہو جاتا تھا۔

۸۲۰۷ ابراہیم ،محمد ،سوار بن عبداللہ عنبری ،ابی ،صالح کہتے ہیں کہ مرزبانی کے گھر کے ویران ہونے کے وقت میں ان کے گھر میں گیا تو مجھے قرآن کی یہ آیات یاد آ گئیں (ترجمہ) سو یہ ان کے مکانات ہیں جو ان کے بعد آباد ہی نہیں ہوئے مگر بہت کم)(از قصص ۵۸) (ترجمہ) وہ لوگ بہت سے باغ اور چشمے چھوڑ گئے (از از دخان ۲۵)صالح کہتے ہیں کہ اس وقت گھر کے ایک گوشہ سے ایک کالا سانپ میرے سامنے آ کر کہنے لگا اے عبداللہ یہ لوگوں کے لوگوں سے ناراض ہونے کا نتیجہ ہے تو خالق کی ناراضگی کا نتیجہ کیا ہوگا صالح کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ غائب ہو گیا۔

۸۲۰۸ ابراہیم ،محمد جوہری ،غسان ابو معاویہ غلابی کا قول ہے ،صالح کا کلام براہ راست قلب پر اثر انداز ہوتا تھا اور میں نے صالح سے بڑھ کر کسی کو غمزدہ نہیں دیکھا اور صالح کے کلام سے بہتر کسی کا کلام نہیں سنا۔

۸۲۰۹ محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،عبداللہ بن محمد ابن عبید ،عبدالرحیم بن یحییٰ دیلمی ،عثمان بن عمارہ ،صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار ابن سماک میرے پاس تشریف لائے انہوں نے مجھ سے چند بندگان خدا کے دکھانے کے بارے میں فرمائش کی ،چنانچہ میں انہیں ایک جگہ پر ایک شخص کے پاس لے گیا وہاں پہنچ کر ہم نے اس سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب کی تو اس نے اجازت دے دی ہم نے اسے کھجور کے پتوں کا کام کرتے ہوئے پایا میں نے اس کے سامنے قرآن پاک کی ایک آیت تلاوت کی (ترجمہ) جبکہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی اور گھسیٹے جائیں گے (یعنی) کھولتے ہوئے پانی میں پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے (از غافر ۷۱،۷۲) اس آیت کے سننے کے بعد اس نے زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہو گیا ہم اسے اس کے حال پر چھوڑ کر دوسرے شخص کے پاس چلے گئے ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس نے کہا کہ اجازت ہے بشرطیکہ تم مجھے یاد الٰہی سے غافل نہ کرو، چنانچہ ہم داخل ہوئے تو وہ شخص مصلے پر بیٹھا ہوا تھا میں نے اس کے سامنے قرآن کی ایک اور آیت پڑھی (ترجمہ) یہ اس شخص کے لئے ہے جو (قیامت کے روز میرے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرے اور میرے عذاب سے خوف کرے (از ابراہیم ۱۴) اس نے اس زور سے چیخ ماری کہ اس کے حلق سے خون جاری ہو گیا اور وہ اپنے خون میں لت پت ہو گیا ہم نے اسے بھی اس کے حال پر چھوڑ دیا ،میں اس کے بعد دیگرے چھ شخصوں کے پاس لے گیا اور سب کو ہم نے اسی حالت پر چھوڑا ،اس کے بعد میں اسے ساتویں شخص کے پاس لے گیا ،حسب سابق ہم نے اس سے اجازت طلب کی اس کی باپردہ زوجہ نے ہم کو اندر داخل ہونے کی اجازت دی ہم داخل ہوئے تو ہم نے ایک شیخ کو مصلے پر بیٹھا ہوا دیکھا ہم نے اسے سلام کیا تو اس نے ہمارے سلام پر توجہ نہیں دی میں نے بلند آواز میں اسے کچھ کہا اس نے کہا کہ میرے سامنے کون ہے پھر وہ مدہوشی کی حالت میں ہو گیا ،اس کی اہلیہ نے کہا کہ اب تم اس کے پاس سے چلے جاؤ اس لئے کہ تم اس حالت میں اس سے نفع حاصل نہیں کر سکتے ہو، دوسرے روز میں نے ان ساتوں کے بارے میں لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ان میں تین اللہ کو پیارے ہو گئے اور تین صحیح و سالم ہو گئے اور شیخ کی تین دن تک مدہوشی کی حالت رہی پھر تین دن کے بعد وہ صحیح ہو گیا۔

۸۲۱۰ محمد بن احمد بن نضر ،ولید بن احمد ،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ بن عمر واسطی ،محمد بن حسین ،حکیم بن جعفر سعدی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے سنا ایک روز میں سخت گرمی میں قبرستان گیا میں نے قبروں کو دیکھا گویا وہ ایک خاموش قوم ہیں میں نے کہا اے دنیا سے جانے والو! پاک ہے وہ ذات جو تمہاری جدائی کے بعد تمہیں جمع کرے گی اور دوبارہ تمہیں زندہ کرے گی ان ہی قبروں کے درمیان میں سے ایک منادی نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اس کے حکم سے قائم ہیں ،پھر جب وہ تم کو زمین میں سے (نکلنے کے لئے) آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے (از روم ۲۵)صالح کہتے ہیں کہ میں اس کی آواز سن کر خوف کی وجہ سے زمین پر گر پڑا۔

۸۲۱۱ محمد بن احمد ،ولید بن احمد ،عبدالرحمٰن بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ ،عبیداللہ بن محمد تیمی ،صالح مری کہتے ہیں کہ ایک بار میرے گھر والوں پر

فالج کا حملہ ہوگیا میں نے قرآن کی کچھ آیات پڑھ کران پر دم کیا تو وہ صحت یاب ہو گئے میں نے غالب قطان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا اگر تم میرے سامنے یہ بیان کرتے کہ ایک مردہ میرے قرآن کی وجہ سے زندہ ہوگیا تو میں اس پر بھی تعجب نہیں کرتا۔

۸۲۱۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابو معاویہ غالبی، ابو سائب عبدی کہتے ہیں کہ ایک بار صالح ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے ان سے سوال کیا کہ آپ کہاں سے آرہے ہیں انہوں نے فرمایا میں اپنے گھر سے نکل کر چند مقامات کو قطع کرتے ہوئے تمہارے پاس پہنچا ہوں میں ایک گھر کے پاس سے گزرا تو اس میں سے ایک آواز آئی کہ اے صالح مری ایک نصیحت پلے باندھ لے، وہ یہ ہے کہ میرے اندر اترنے والا ہمیشہ میرے پاس نہیں رہا اس کے بعد چند مکانات سے میرا گزر ہوا تو سب میں سے یہی آواز آئی حتی کہ میں تمہارے پاس پہنچ گیا۔

۸۲۱۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں ایک منادی نے کہا اے زیاد تہجد اور قیام اللیل کو لازم پکڑ اس لئے کہ یہ اس نیند سے جو تیرے بدن کو مست اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے بہتر ہے، اس کے بعد گھبرا کر میں اٹھا لیکن نیند نے دوبارہ مجھ پر حملہ کر دیا پھر خواب میں مجھے کسی نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے بھلائی نہیں ہے پھر دوبارہ میں گھبرا کر نیند سے اٹھ گیا۔

۸۲۱۴ابو محمد بن حیان، اسحاق بن ابراہیم، احمد بن ابی الحواری، ابو سعید براقی، عبیداللہ بن زحر ابو محمد حداد، صالح مری، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ حلاوۃ تین چیزوں (نماز، قرآن اور ذکر) میں تلاش کرو اگر مل جائے تو فبہا ورنہ فکر کرو۔

۸۲۱۵عثمان بن محمد عثمانی، محمد بن احمد بغدادی، احمد بن محمد بن مسروق، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی کہتے ہیں کہ میں نے صالح کو کہتے ہوئے سنا جو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی لوگوں کے لئے پسند کر اس سے ہر امر میں تیرے لئے بھلائی ہوگی۔

۸۲۱۶محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ صالح کی دعا ان کلمات پر مشتمل ہوتی تھی اے باری تعالیٰ اپنی اطاعت اور امور کے عزائم پر مجھے صبر عطا کر۔

۸۲۱۷ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ صالح فرمایا کرتے تھے اگر صبر شیریں ہوتا تو اللہ آپ ﷺ کو صبر کا حکم نہ دیتے جیسا کہ اللہ نے فرمایا اے محمد صبر کیجئے اس لئے کہ صبر کڑوا ہوتا ہے۔

۸۲۱۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن ہارون بغدادی، اسماعیل بن زیاد ایلی، عبداللہ بن بکر سہمی، صالح کہتے ہیں کہ ایک جماعت نے سفر کا ارادہ کیا ایک نوجوان بھی ان کا شریک سفر بن گیا خدا کی قدرت کہ راستہ میں اس نوجوان کا انتقال ہوگیا لوگوں نے غسل کے ارادے سے اس کے جسم سے کپڑے اتارے تو اس کے قدموں پر واضح طور پر لکھا ہوا تھا اس کو خوب اچھی طرح غسل دو اس لئے کہ اس کی بخشش کردی گئی ہے۔

۸۲۱۹ابوبکر محمد بن عمر بن مسلم، عبداللہ بن عبدالرحمن، زکریا بن یحییٰ، اصمعی کہتے ہیں کہ میں صالح کے ساتھ ایک شخص کی والد کی تعزیت کے لئے گیا صالح نے تعزیت کرتے ہوئے اس سے کہا اگر تیرے والد کی وفات سے تو نے سبق حاصل نہیں کیا تو تیرے والد کی وفات کی مصیبت سے تیرے لئے بڑی مصیبت ہوگی۔

۸۲۲۰ابوبکر محمد بن احمد مؤدب، احمد بن محمد بن عمر ابن ابان، ابوبکر بن عبید محمد حسین، داؤد بن محبر، صالح مری کہتے ہیں کہ حسن نے قرآن کی اس آیت (وقيل من راق وظن انه الفراق والتفت الساق بالساق) کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا خدا کی قسم وہ دونوں تیری پنڈلیاں ہوں گی۔

۸۲۲۱محمد، احمد، ابوبکر، فریح الرقاشی، صالح نے اپنے لڑکے سے فرمایا جبکہ وہ قرآن کی تلاوت میں مشغول تھا اے لڑکے غموں پر ابھارنے اور عظیم گناہوں کو یاد دلانے والی کتاب میرے پاس لا۔

۸۲۲۲ محمد بن احمد، احمد، ابوبکر محمد بن حسین، شعیب بن محرز، صالح کہتے ہیں کہ عطاء سلیمی کی وفات پر میں سخت غمگین تھا، ایک شب میں نے انہیں خواب میں دیکھا تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ مردوں کی جماعت میں شامل نہیں ہو گئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ موت کے بعد تمہیں کیا ملا؟ انہوں نے جواب دیا کہ وفات کے بعد خیر کثیر اور رب مشکور مجھے ملا پھر میں نے ان سے دریافت کیا کہ دنیا میں آپ بہت غم زدہ نہیں رہتے تھے، میری اس بات پر عطا نے مسکرا کر کہا اسی کے عوض آخرت میں مجھے طویل راحت اور دائمی خوشی حاصل ہوئی ہے، پھر میں نے ان سے کہا جنت میں آپ کو کون سا درجہ ملا تو انہوں نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی (ترجمہ) ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت خوب ہے (از نساء ۶۹)۔

۸۲۲۳ ابی، ابوحسن بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، اسماعیل بن ابراہیم، صالح، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ملک الملوک ہوں، بادشاہوں کے قلوب میرے قبضے میں ہیں، اپنے مطیعین پر میں انہیں نرم اور غیر مطیعین پر سخت کر دیتا ہوں لہٰذا ان کے بجائے تم میری طرف متوجہ رہو اور مجھ سے توبہ کرو اس کی برکت سے میں ان کو تم پر نرم کر دوں گا۔

۸۲۲۴ ابوبکر احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے سامنے فضیلت قرآن پر صالح مری سے مروی حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صالح قرآن کے عاشق تھے ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ حدیث سنی ہو اور میں نے اس کا سماع نہ کیا ہو۔

۸۲۲۵ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، ابوعلی حسن بن حمران بن داؤد انماطی، یوسف بن سعید بن مسلم، عمرو بن حمزہ، صالح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا حکمت شریف کے شرف میں اضافہ کرتی ہے اور غلاموں کو بادشاہوں کی مجلس میں لا بٹھاتی ہے[1]۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں صالح کی سند سے عمر متفرد ہیں۔

۸۲۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، ابوابراہیم ترجمانی، صالح بن بشیر مری ابو بشر، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمد چار چیزیں ہیں ان میں سے ایک میرے اور تیرے درمیان، دوسری تیرے اور میرے بندوں کے درمیان، تیسری صرف میرے لئے، چوتھی صرف تیرے لئے، جو میرے ساتھ خاص ہے وہ یہ ہے کہ آپ صرف میری عبادت کریں، جو آپ کے ساتھ مخصوص ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کے ہر عمل کی آپ کو جزا دوں اور جو میرے اور تیرے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ پر دعا لازم ہے اور مجھ پر اس کی قبولیت لازم ہے، اور جو تیرے اور بندوں کے درمیان ہے وہ یہ ہے کہ آپ ان کے لئے وہی پسند کریں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔

[1] الكامل لابن عدي ۵. ۱۷۹۳. والمجروحين ۱. ۲۳۷. واتحاف السادة المتقين ۲. ۱۷۳. وكنز العمال ۲۸۷۴۲.

۸۲۲۷عبداللہ بن جعفر، معبد، عبداللہ بن محمد بن نعمان، عبدالرحمٰن بن مبارک عبسی، صالح مری، ثابت بنانی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کی مساجد کو آباد کرنے والے ہی حقیقت میں اللہ والے ہیں۔[1]

۸۲۲۸سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، سعید بن ابی الربیع السمان، صالح مری، ثابت بنانی، میمون بن سیاہ، جعفر بن زید، انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا صبح کی نماز ادا کرنے والا شخص اللہ کی امان میں ہوتا ہے، تم اپنے کو من جانب اللہ مطالبہ سے بچاؤ۔[2]

۸۲۲۹ابی، احمد بن محمد بن سعید مروزی، زیاد بن ایوب، زیاد بن حباب، صالح مری، قتادۃ، زرارۃ ابن ابی اوفیٰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول خدا ﷺ سے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم پر حال مرتحل لازم ہے آپ سے عرض کیا گیا کہ حال مرتحل کیا چیز ہے؟ فرمایا صاحب قرآن جو ابتداء سے چلے حتیٰ کہ انتہاء کرے اور پھر آخر سے چلے حتیٰ کہ اول کو پہنچ جائے جب بھی ختم کرے کوچ کرے۔ (ہر وقت تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہو)۔[3]

یہ حدیث قتادۃ کی سند سے غریب ہے۔ میری رائے کے مطابق اس سے سوا صالح کے کسی صاحب نے روایت نہیں کیا ہے۔

۸۲۳۰محمد بن فتح، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، صالح بن مالک، صالح مری کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں بکر بن عبداللہ سے ایک شخص نے آپ ﷺ کے تلبیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے عبداللہ بن عمر کے حوالہ سے نقل کیا کہ رسول خدا ﷺ کے تلبیہ کے یہ الفاظ تھے "لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک"۔[4]

۸۲۳۱ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، داؤد بن محبر، صالح مری، جعفر بن زید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے ایک فرشتہ کی نگرانی میں میزان کے دونوں ترازوں کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اگر نیکیوں کا ترازو غالب آ گیا تو فرشتہ تمام مخلوق کے سامنے اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں کامیاب ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی ناکام نہیں ہوگا اور اگر معاصی کا ترازو غالب آ گیا تو تمام لوگوں کے سامنے فرشتہ اعلان کرے گا کہ فلاں بن فلاں ناکام ہو گیا آج کے بعد وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگا۔[5]

اس حدیث کی سند میں داؤد عن صالح عن جعفر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں، اور عن داؤد عن صالح ثابت ومنصور بن اذان عن انس کی سند سے بھی مروی ہے۔

۸۲۳۲قاضی ابو احمد، محمد بن احمد بن راشد، اسماعیل بن ابی الحارث، داؤد بن محبر، صالح مری، ثابت، منصور بن زاذان حضرت انس مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے روز انسان کو حاضر کر کے میزان کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اس کے بعد گذشتہ حدیث بیان کی۔

۸۲۳۳سلیمان بن احمد، احمد بن قاسم بن مساور، اسماعیل بن عیسیٰ قنادیلی، صالح مری، جعفر بن زید، میمون بن سیاہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر صبح وشام زمین کا ایک حصہ دوسرے حصے سے سوال کرتا ہے کہ اے میرے ہمسائے آج کوئی عابد صالح گزرا ہے جس نے نماز پڑھی ہو یا اللہ کا ذکر کیا ہو اگر وہ اثبات میں جواب دیتا ہے تو وہ اس کو کہتا ہے کہ تو مجھ سے افضل ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱/۵۱. والمطالب العالية ۸۲۸۶. والمجروحين ۱/۳۷۲. وتذكرة الموضوعات لابن القيسراني ۹۹.

۲۔ المطالب ۴۹۴. وكنز العمال ۲۰۳۴۰.

۳۔ المعجم الكبير للطبراني ۲/۱۷۰. ومجمع الزوائد ۱/۲۹۷، ۲۹۶. واتحاف السادة المتقين ۱۰/۳۰۷. والكامل لابن عدى ۴/۱۳۷۸. والدر المنثور ۱/۲۹۹. وكنز العمال ۱۹۳۰۶، ۱۹۳۱۹.

۴۔ الترغيب والترهيب ۳/۳۶۳. تنزيه الشريعة ۲/۳۰۱. والفوائد المجموعة ۲۳۴. وتاريخ بغداد ۱۲/۹۹. وصحيح ابن حبان ۱۲۳۲. والكامل لابن عدى ۳/۱۰۹۹. والموضوعات لابن الجوزى ۳/۱۲۵. وكنز العمال ۴۳۹۶۴، ۳۰۷۵۳.

۵۔ كنز العمال ۳۹۴۵۴.

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں اسماعیل متفرد ہیں۔

۸۲۳۴ ابو محمد محمد بن حسن بن بندار بن ہرمز تستری، حسن بن عثمان، ابو سعید مازنی، حجاج بن منہال، صالح مری، یزید رقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار انسان بد بخت ہیں (۱) خوف الٰہی کی وجہ سے نہ رونے والا شخص (۲) خوف الٰہی سے خالی ہونے کی وجہ سے سخت قلب والا شخص (۳) لالچی انسان (۴) لمبی لمبی امیدیں باندھنے والا انسان۔

اس حدیث کی سند میں صالح حجاج کی طرف سے تفرد ہے متصلاً روایت کرنے کی وجہ سے

۸۲۳۵ ابو فضل نصر بن ابی نصر طوسی، محمد بن مخلد، عبد اللہ بن ایوب، داؤد بن محبر، صالح مری، یزید رقاشی انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایسا زمانہ بھی آئے گا انسان سب کے لئے دعا کرے گا لیکن اللہ تعالیٰ فرمائے گا صرف اپنے لئے دعا کر اس وقت تیری دعا قبول ہوگی اس لئے کہ تیرے علاوہ میں سب لوگوں سے ناراض ہوں۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے اس حدیث کی سند میں داؤد متفرد ہیں۔

۸۲۳۶ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن اسحاق، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، صالح، یزید، انس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے کم درجہ والے جنتی کو بھی یہ اعزاز حاصل ہوگا کہ ہر وقت دس ہزار خادم اس کے سامنے حاضر باش ہوں گے ہر خادم کے ہاتھ میں ایک پیالہ سونے اور ایک چاندی کا ہوگا ہر پیالہ کا رنگ جدا ہوگا وہ جنتی ان تمام پیالوں سے کھائے گا اور اسے سب کی لذت یکساں محسوس ہوگی اس کے بعد اسے خوشبودار پسینہ اور ڈکار آئے گی لیکن بول و براز کی حاجت پیش نہیں آئیگی۔

۸۲۳۷ حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح مری کہتے ہیں کہ عطا سلیمی دعا میں اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال نہیں کرتے تھے میں نے ان کے سامنے حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ بندہ کا اعمال نامہ دیکھے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں کبھی جنت کا سوال کیا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا فرمائے گا اگر اس میں یہ ہوگا کہ اس بندہ نے دنیا میں اللہ سے دوزخ سے نجات طلب کی تھی تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے نجات عطا کرے گا اس پر عطا نے کہا دوزخ سے نجات ملنا ہی میرے لئے کافی ہے۔[۱]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم نے اسے ہیثم کی سند کے سوا کہیں مرفوعاً نہیں لکھا ہے۔

۸۲۳۸ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عمر بن عبد الخالق البزاز، حسن بن یحییٰ بن ہشام، ابن حسان، محمد بن سیرین، ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ جاننے کی کوشش کرتا ہے کہ اللہ کے ہاں اس کے لئے کیا ہے تو اس کے لئے یہ جاننا بھی لازم ہے کہ اس کے پاس اللہ کے لئے کیا ہے۔[۲]

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کی سند میں عاصم متفرد ہیں۔

۸۲۳۹ حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن جعفر، احمد بن محمد بن اسماعیل دمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی، صالح، ہشام، محمد، ابو ہریرہ نے نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ دنیا میں گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر گناہ گار کے غم زدہ ہونے پر قیامت کے روز من جانب اللہ اس کی مغفرت کا فیصلہ ہوگا۔[۳]

یہ حدیث صالح اور ہشام کی سند سے غریب ہے ہم اسے فقط عیسیٰ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۱۔ الاتحافات یراجع ۸۶.

۲۔ الکامل لابن عدی ۴/۱۳۸۰. وکنز العمال ۳۰۷۹۰.

۳۔ تاریخ ابن عساکر ۴/۱۵۶. وکنز العمال ۱۰۱۹۰. والجامع الکبیر ۵۷۰۰.

۸۲۴۰ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی ،عبدان بن احمد ،عبداللہ بن میمون ،صالح ،سعید الجروی ،ابوعثمان نہدی ،ابو ہریرۃ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو جب تمہارے حکماء تم میں سے بہترین ,لوگ ہوں تمہارے مالدار تم میں سے سخی ہوں اور تمہارے معاملات باہم مشورہ سے طے ہوں تو (سمجھ لینا کہ) زمین کا ظاہر اس کے باطن سے تمہارے لئے بہتر ہوگا اس کے خلاف صورت میں باطن زمین ظاہر زمین سے تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

یہ حدیث سعید اور صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ بن معاویہ (جو جمحی سے مشہور ہیں) کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۸۲۴۱سہل بن عبداللہ ابوحسن تستری ،احمد بن زید بن حریش ،عبداللہ بن معاویہ ،صالح ،جریدی ،ابوعثمان کہتے ہیں کہ سلیمان نے ابو درداء کو لکھا اے برادرم مسجد کو لازم پکڑو اس لئے کہ میں نے رسول خدا ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ مسجد ہر مؤمن کا گھر ہے۔

یہ حدیث صالح کی سند سے غریب ہے ہم اس کو فقط اسی طریق سے لکھتے ہیں ۔[1]

۸۲۴۲سلیمان بن احمد ،ابوالزنباع ،روح بن فرج ،عبداللہ بن عباد عبادانی ،صالح مری ،قیس بن سعد ،محمد ابن سیرین ،ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن قبولیت کی ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اس میں ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔[2]

یہ حدیث صالح اور قیس کی سند سے غریب ہے۔ہم اس حدیث کو فقط عبداللہ کے طریق سے لکھتے ہیں۔

۳۵۸عمران قصیر[3]

آپ صاحب بصیرت ،واعظ اور بیدار مغز انسان تھے۔

۸۲۴۳احمد بن جعفر بن حمدان ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،ابومعاویہ غلابی ،رجل ،عمران قصیر فرمایا کرتے تھے کیا کوئی آزاد شخص ہے جو چندروزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا ہو۔

۸۲۴۴محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،ابوبکر محمد بن ادریس ،علی بن میسرہ ،عبدالعزیز بن ابی عثمان ،عثمان بن زائدہ ،عمران قصیر فرمایا کرتے تھے چندروزہ دنیاوی زندگی میں ترک معاصی پر صبر کرنے والا کریم انسان ہے۔اے لوگو زہد کے بغیر حلاوۃ ایمان کا حصول ناممکن ہے۔

۸۲۴۵ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ومحمد بن جعفر ،اسحاق بن ابراہیم ،علی بن مسلم ،سیار ،جعفر ،عمران القصیر کہتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی کہ اے باری تعالیٰ میں آپ کو کہاں تلاش کروں اللہ کی طرف سے جواب آیا اے میرے کلیم شکستہ قلوب لوگوں کے پاس مجھے تلاش کرو اس لئے کہ روزانہ میرے قرب میں ان کے لئے اضافہ ہوتا ہے اگر اس طرح نہ ہو تو وہ ہلاک ہو جائیں۔

۸۲۴۶ابوالعباس ولید بن احمد ،محمد بن احمد بن نضر ،ابومحمد بن ابی حاتم ،محمد بن یحییٰ بن عمر ،عبیداللہ بن محمد تیمی ،زہیر سلولی کہتے ہیں کہ ایک بار میں ہارون بن رباب کے پاس چند مشائخ کے ہمراہ حاضر ہوا۔عمران القصیر گفتگو فرما رہے تھے۔ان مشائخ کے ساتھ دو نوجوان بھی بیٹھے ہوئے تھے ان پر گریہ طاری تھا نہ کہ مشائخ پر میں نے دل میں سوچا کہ یہ نوجوان ان مشائخ سے بہتر ہیں ،راوی کہتا ہے کہ وعظ ختم ہونے کے بعد لوگ واپس ہوئے تو وہ دونوں نوجوان آپس میں باتیں کرتے ہوئے ہنس رہے تھے لیکن مشائخ کی ابتداء سے انتہا تک یکساں

---

[1] السعجم الکبیر للطبرانی ۳۱۳/۶. ومجمع الزوائد ۲۲/۲. والترغیب والترھیب ۲۲۰/۱، وکشف الخفا ۲۸۷/۲، ۴۱۱. وکنز العمال ۲۰۳۴۹، ۲۱۰۲۹، ۴۴۴۴۱.

[2] صحیح مسلم، کتاب الجمعة ۱۳، ۱۵. وسنن النسائی ۱۱۵/۳، ۱۱۶. وسنن ابن ماجه ۱۱۳۷، ومسند الامام أحمد ۱۶۴/۲، ۱۸۵، ۲۳۰، ۲۳۴، ۲۵۵، ۲۷۲، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۴، ۴۰۱، ۴۸۱، ۴۸۹، ۶۵/۳، ۴۵۳/۵.

[3] التاریخ الکبیر ۶/ت ۲۸۴۰. والجرح ۱۶۹۰/۶. والکاشف ۴۳۳۹/۲. والمیزان ۳/ت ۶۳۱۳. وتهذیب الکمال ۴۵۰۲.

حالت تھی یعنی وہ مکمل طور پر خاموش تھے۔

۸۲۴۷ولید، محمد، عبدالرحمن، محمد عبداللہ بن مغیث بن سعدان، یشکری، عمران القصیر کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد نے شب بیداری پر قسم اٹھا رکھی تھی اور انہوں نے پوری زندگی اطاعت الٰہی میں گزارنے کا عزم مصمم کیا ہوا تھا اور فرمایا کرتے تھے اگر رکوع، سجدہ اور قرآن کی تلاوت مجھے حاصل نہ ہوتی تو مجھے دنیا میں زندہ رہنے کی کوئی حاجت نہیں تھی، چنانچہ اسی حالت میں ان کی وفات ہوگئی میں نے ان سے کہا وفات کے وقت میں نے آپ سے معاہدہ نہیں کیا تھا انہوں نے کہا اے میری بیٹی دنیا سے کوچ کر کے قبر اور اس کی ظلمت کی طرف چلے جانے والے انسان سے تو نے کیسے معاہدہ کرلیا اس کے بعد میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے کہا کہ میں اچھے حال میں ہوں یہاں پر ہمارے لئے مکانات اور بستر تیار کیے گئے ہیں ہم صبح وشام جنت کا کھانا کھاتے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا اس مقام تک آپ کیسے پہنچے انہوں نے جواب دیا قلب صالح اور کثرت تلاوت کے ذریعہ۔

۸۲۴۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، عبدالرحمن، شعبہ، عمران القصیر کہتے ہیں کہ میں نے ابورجاء کو کہتے سنا کہ ابودرداء فرمایا کرتے تھے سو بار اللہ اکبر کہنا مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

۸۲۴۹ابوبکر، عبداللہ بن نمیر، ابن یمان، سفیان، عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے حسن سے فقیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا دنیا سے زہد اختیار کرنے والا، گناہوں کو یاد کرنے والا، اللہ کی عبادت پر مداومت کرنے والا شخص فقیہ ہے۔

۸۲۵۰احمد بن اسحاق، حاجب بن ارکین، حماد بن حسن، سیار، خلید عصری، عمران، حسن کہتے ہیں کہ اہل وعیال پر خرچ میں تنگی کرنے والے شخص کا عمل فیما بینہ و بین اللہ تعالیٰ خبیث ہوتا ہے۔

۸۲۵۱محمد بن عمر بن سلم محمد بن جریر، محمد بن علی، حماد بن مسعدہ، عمران کہتے ہیں کہ جعفر بن یزید کہا کرتے تھے اے باری تعالیٰ صالحین کی زبانوں پر آپ کا ذکر کس قدر شیریں اور مؤمنین کے قلوب میں کس قدر عظیم ہے۔

۸۲۵۲ابواحمد محمد بن احمد بن اسحاق انماطی، احمد بن سہل بن ایوب علی بن بحر ح، محمد بن جعفر بن حفص المعدل، محمد بن عباس بن ایوب عبدالرحمن بن یونس، سوید بن عبدالعزیز، عمران، حسن، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اور شیخین بسم اللہ آہستہ پڑھتے تھے۔

۸۲۵۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عیسیٰ بن ماہان بن رازی، محمد بن مصفیٰ، بقیہ، عباد بن کثیر، عمران، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میری امت کے اعمال ہر جمعہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور زانیوں سے اللہ بہت ناراض ہوتا ہے۔[1]

۸۲۵۴قاضی ابواحمد بن عبداللہ بن نعمان محمد بن عامر، ابی نعمان، ابوبکر، عمران، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اے باری تعالیٰ میں آپ ﷺ سے ایمان دائمی، صراط مستقیم اور علم نافع کا سوال کرتا ہوں۔[2]

اس حدیث کی سند میں سوید عمران سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۵۵ابوعمرو بن حمران، حسن بن سفیان، محمد بن قتیبہ بن سعید، کثیر بن ہشام، جعفر بن برقان، عمران، انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال خدمت کی کبھی بھی آپ نے کسی کام کے نہ ہونے پر آزردگی کا اظہار نہیں فرمایا۔

۸۲۵۶محمد بن علی بن حبیش، عمر بن ایوب سقطی، داؤد بن رشید، سوید بن عبدالعزیز، عمران قصیر، انس بن سیرین، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اونٹ پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا جس طرف سواری کا رخ تھا اسی طرف آپ نماز پڑھ رہے تھے۔

۸۲۵۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، مسدد، اور محمد بن مظفر، حامد بن شعیب، عبیداللہ بن

[1] الجامع الكبير ٢٢٣٠٠ و كنز العمال ٢١٢٩١٦.

[2] كنز العمال ٣٧٨٩، واتحاف السادة المتقين ٣٦٢/٣، والجامع الكبير ٩٩٣٠.

عمرو، ابواسحاق بن حمزہ، ابوعروبہ، محمد بن بشار، یحییٰ بن سعید، عمران ابوبکر قصیر، عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس نے فرمایا تو جنتی عورت کی زیارت کرنا چاہتا ہے میں نے کہا کہ کیوں نہیں انہوں نے فرمایا سوداء عورت ایک بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کسی پریشانی کی شکایت کرتے ہوئے اس کے دفع کے لئے دعا کی درخواست کی آپ نے فرمایا اگر تو پریشانی کا دفع چاہتی ہے تو میں اس کے لئے دعا کر دیتا ہوں اگر جنت چاہتی ہے تو اس پر صبر کر انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں جنت چاہتی ہوں چنانچہ آپ نے اس کے لئے جنت کی دعا فرما دی۔[1]

۸۲۵۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن سعید، عمران قصیر، ابورجاء، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ قرآن پاک میں آیت متعہ نازل ہوئی اور ہم نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں اس پر عمل کیا اور بعد میں اس کے لئے کوئی آیت ناسخ نازل نہیں ہوئی اور نہ ہی وفات تک آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔

۸۲۵۹ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، حفص بن عمر حوضی، شعبہ، عمران قصیر کہتے ہیں کہ ابورجاء نے ابودرداء کا قول نقل کیا ہے کہ مجھے سو دینار صدقہ کرنے سے سو بار اللہ اکبر کہنا زیادہ محبوب ہے۔

۸۲۶۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حارث، شیبان بن فروخ، محمد بن راشد، عمران القصیر محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جبتک انسان مسجد میں گفتگو کئے بغیر اپنی جگہ بیٹھا رہتا ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے کہتے رہتے ہیں اے اللہ اس کی مغفرت کر اس پر رحم فرما۔[2]

۸۲۶۱محمد بن احمد بن احمد مقری، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابوبکر بن ابی شیبہ، سعید بن عمر، ضرار بن صرد، سلیمان بن احمد حضرمی، حسین بن اسحاق تستری، یحییٰ حمانی، حاتم بن اسماعیل، عمران بن مسلم قصیر، سعید بن سلمان، یزید بن نعامہ ضبی کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم آپس میں ملو تو ایک دوسرے سے اس کے اور اس کے والد کا نام دریافت کرو اس سے تمہارے درمیان آپس میں محبت میں اضافہ ہوگا۔[3]

۸۲۶۲مخلد بن جعفر، جعفر بن محمد فریابی، شیبان بن فروخ، مہدی بن میمون، عمران، قیس بن سعد، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ تہجد میں یہ دعا مانگتے تھے، اللھم لک الحمد انت قیام السموات والارض ولک الحمد انت نور السموات والارض ولک الحمد انت رب السموات والارض ومن فیھن انت الحق وقولک الحق ووعدک الحق ولقائک حق والجنۃ حق والنار حق والشفاعۃ حق انت الھی اللھم اسلمت، وبک آمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت، والیک حاکمت، انت ربنا والیک المصیر، رب اغفرلی ما اسررت وما اعلنت وما قدمت وما اخرت لا الہ الا انت۔

۸۲۶۳ابی جعفر بن محمد بن یعقوب، ابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد بن مہرجان، حسن بن عرفہ، یحییٰ بن سلیم، عمران القصیر، عبداللہ بن دینار ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے غافلین میں ذکر الٰہی کرنے والا شخص قتال کرنے والے کی مانند ہے نیز تاریک گھر میں چراغ ہے

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۵۰، وصحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ ۵۴. وفتح الباری ۱۰/۲۱۴.

۲۔ الزھد للامام احمد ۲۱. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۲۷۳. وفتح الباری ۲/۱۸۵. وسنن النسائی ۲/۵۵. والسنن الکبری للبیھقی ۲/۱۸۵. والکامل لابن عدی ۵/۱۷۴۶.

۳۔ سنن الترمذی ۲۳۹۲. والتاریخ الکبیر ۸/۳۱۴. وکشف الخفا ۱/۷۶. والمطالب العالیۃ ۲۷۴۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۰۲۰. وطبقات ابن سعد ۶/۴۳.

درختوں کے درمیان سبز درخت کی مثل ہے، نیز اسے اللہ تعالیٰ جنت میں اس کا مقام دکھاتے ہیں، نیز تمام انسانوں اور چوپائیوں کی بقدر اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں۔

۸۲۶۴عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس، علی بن داؤ دقنطری، آدم بن ابی ایاس، ہیثم بن حجاز، ابوبکر عمران القصیر، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو تقدیر کے بارے میں سکوت اختیار کرو کیوں کہ وہ راز خداوندی ہے لہٰذا تم اللہ کے راز افشاء نہ کرو۔[1]

۸۲۶۵سلیمان بن احمد، احمد بن عمرو بزاز حوثرہ ابن محمد منقری، حماد بن مسعدہ، عمران بن مسلم، ابی غالب، ابو اسامہ خوارج کے سردار کہتے ہیں کہ آسمان تلے قتل ہونے والے بدترین لوگ ہیں ابو غالب کہتے ہیں کہ میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ بات آپ نے اپنی طرف سے بیان کی ہے یا رسول خدا ﷺ سے سنی ہے انہوں نے سات بار کہا کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

۸۲۶۶قاضی ابو احمد، محمد بن حسن بن بدینا، عباس بن عبدالعظیم، ایوب بن سلیمان بن یسار، عمر بن محمد بن معدان، عمران القصیر، عبداللہ بن ابی القلوص، مطرف بن عبداللہ بن شخیر، عمران بن حصین نے فرمایا کہ آج میں تمہیں ایسی حدیث سناتا ہوں کہ اعتراض کے خوف سے آج تک میں نے اسے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا وہ یہ ہے کہ صدق قلب سے اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی تصدیق کرنے والے انسان پر اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ حرام کر دیتا ہے۔[2]

۸۲۶۷حسین بن محمد، نصر بن ابی نصر شیرازی، اسماعیل بن ابی الحارث، کثیر بن ہشام، کلثوم بن جوشن، عمران القصیر، عاصم، زر، صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ توبہ کا دروازہ مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل ستر یا چالیس سال تک کھلا ہوا ہے۔

۳۵۹ غالب قطان[3]

آپ بہت بڑے عابد اور مخلوق خدا کے خیر خواہ انسان تھے۔

۸۲۶۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے ہوئے سنا اے باری تعالیٰ دنیا میں ہمارے حال پر رحم فرما موت کے وقت آسانی فرما قبر کی وحشت دور فرما اور ہماری محتاجگی دور فرما۔

۸۲۶۹ابراہیم بن عبدالملک، محمد بن اسحاق، قتیبہ ابن سعید، مروان بن سالم قرشی موعدہ بن یسع بن قیس باہلی، سلیمان بن ابی محمد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک روز کچھ لوگ میراث کی تقسیم کے سلسلہ میں میرے پاس آئے میں نے ان کے درمیان میراث تقسیم کر کے شام کو فارغ ہوا۔ تھکاوٹ کی وجہ سے گھر آنے کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا اسی وقت مجھے نیند آ گئی مؤذن نے نماز کے وقت آ کر نماز کے لئے مجھے بیدار کیا میری اہلیہ نے بھی مجھے کئی بار بیدار کیا میں نے ان سے کہا کہ مجھے چھوڑ دو اس لئے کہ آج میں نے اتنا کام کیا ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے ہو حتیٰ کہ نصف شب کو بیدار ہو کر میں نے نماز ادا کی اور چوبیس بار میں نے نماز کا اعادہ کیا اس کے بعد میں بستر پر لیٹ گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ گھر سے نکل کر دکان کی طرف گیا، راستہ میں مجھے چار دینار ملے میں نے ان کو تھیلی میں رکھ لیا پھر ایک شخص نے مجھ سے ان دینار کا مطالبہ کیا میں نے وہ دینار اس کے حوالہ کرنے کے لئے تھیلی اٹھائی تو وہ پھٹی ہوئی تھی اور اس میں وہ

---

[1] اتحاف السادۃ المتقین ۹/۴۰۲. والکامل لابن عدی ۷/۲۵۶۱. وتخریج الاحیاء ۴/۲۴۳، وکنز العمال ۱۲۱. وتذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی ۹۶۵.

[2] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۴. ومجمع الزوائد ۱/۱۹. ۲۲. والتاریخ الکبیر ۶/۴۰۸. وکنز العمال ۲۵۷. ۳۲۳.

[3] طبقات ابن سعد ۷/۲۷، والتاریخ الکبیر ۷/ت ۴۴۲. والمیزان ۳/ت ۶۶۴۲. وتھذیب الکمال ۸/۲۴۸.

دینار نہیں تھے میں نے اسے کہا کہ ان کے عوض مجھ سے کوئی شئے خرید لو لیکن اس نے میرے کپڑوں کا کنارہ پکڑ کر کہا مجھے وہی دینار دو اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ میں ابن سیرین کے پاس گیا اور ان کے سامنے میں نے خواب بیان کیا تو انہوں نے کہا تم نماز کے وقت سو گئے تھے اس پر اللہ سے استغفار کرو اور دوبارہ ایسا مت کرنا۔

سلیمان نے غالب قطان کا قول نقل کیا ہے کہ ایک بار پھر میرے ساتھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا میں سو گیا مؤذن نے نماز کے وقت مجھے بیدار کیا اور میری اہلیہ نے کہا کہ تو ایک بار پہلے بھی اسی وقت سو گیا تھا میں نیند سے بیدار ہوا اور میں نے اول بار کی مثل نماز ادا کی پھر میں سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمدہ چال کے ترکی گھوڑوں پر سوار ہوں اور کچھ لوگ ہم سے آگے اونٹوں پر سوار ہیں میں ان کے ساتھ ملنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن میں ان تک پہنچ نہیں پا رہا حتی کہ میں نے ان کو پکار کر اس کی وجہ دریافت کی انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے عشاء با جماعت اور تم نے تنہا پڑھی ہے اس لئے کبھی بھی تم ہم تک نہیں پہنچ سکتے ہو، صبح ہونے کے بعد میں نے اپنا خواب ابن سیرین سے بیان کیا تو انہوں نے فرمایا واقعی تم ان سے نہیں مل سکتے ہو۔

۸۲۷۰ ابی، عبداللہ بن محمد بن یعقوب، ابو حاتم رازی، محمد بن مثنیٰ، مفضل بن نوح راسبی کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک بار میں اپنی زمین سے تھکا ماندہ گھر آ کر لیٹ گیا اتنے میں عشاء کی نماز کا وقت ہو گیا، میری اہلیہ نے مجھے نماز کے لئے کہا میں نے کہا کہ مجھے چھوڑو اس لئے کہ میں تھکا ہوا ہوں، اس کے بعد اٹھ کر میں نے نماز ادا کی اور میں نے سوچا کہ اگر چہ مجھ سے جماعت فوت ہو گئی لیکن بحر حال نماز فوت نہیں ہوئی، پھر میں سو گیا خواب میں مجھ سے ایک شخص نے چار دینار کا مطالبہ کیا میں نے اسے چار دینار نکال کر دئے تو اس نے لینے سے انکار کر دیا صبح میں نے ابن سیرین کے سامنے خواب بیان کیا تو انہوں نے فرمایا یہ وہ نماز تھی جسے تم نے چھوڑ کر نیند کو ترجیح دی۔

۸۲۷۱ ابی، عبداللہ بن محمد، ابو حاتم، حسین ابن عیسیٰ بن عمران، ابو عبدالرحمٰن الزراد، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب میں نماز کے وقت سو گیا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کچھ افراد کے ساتھ ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہمارے سامنے کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں ان کی رفتار سست اور ہماری رفتار بہت تیز تھی لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچنے سے قاصر رہے صبح میں نے اپنا خواب محمد بن سیرین کو سنایا تو انہوں نے مجھ سے سوال کیا کہ تم نے گزشتہ شب تنہا نماز ادا کی یا جماعت کے ساتھ میں نے کہا کہ میری جماعت فوت ہو گئی تھی ابن سیرین نے فرمایا کہ انہوں نے نماز عشاء جماعت سے اور تم نے جماعت کے بغیر ادا کی لہٰذا تم ان کی فضیلت حاصل نہیں کر سکتے ہو

۸۲۷۲ محمد بن احمد بن محمد، حسن بن محمد، ابو زرعہ، سعید بن عبدالجبار، ابن ابی الفرات کہتے ہیں کہ میں نے غالب قطان کو کہتے سنا کہ ایک شب میں نے خواب میں ایک جماعت کو اونٹوں پر سوار دیکھا اور میں چند ساتھیوں کے ساتھ عمدہ گھوڑے پر سوار ہوں وہ درمیانہ چال اور ہم تیز رفتار چال چل رہے ہیں لیکن اس کے باوجود ہم ان تک پہنچ نہیں پا رہے میں نے سوچا کہ نا معلوم اس کی کیا وجہ ہے ایک شخص نے کہا انہوں نے گزشتہ شب نماز عشاء با جماعت اور تم نے بلا جماعت ادا کی ہے لہٰذا تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عمران، ایوب بن عمران، غالب قطان کہتے ہیں کہ ایک شب مجھ سے نماز عشاء با جماعت فوت ہو گئی میں نے جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لئے پچیس بار اس نماز کو ادا کیا اس کے بعد میں سو گیا خواب میں میں نے دیکھا کہ میں تیز رفتار ترکی گھوڑے پر سوار ہوں اور کچھ لوگ اونٹوں پر سوار ہیں لیکن اس کے باوجود میں ان سے پیچھے ہوں، غیب سے ندا آئی انہوں نے جماعت سے اور تم نے بلا جماعت نماز ادا کی ہے اس لئے تم انہیں نہیں پا سکتے ہو۔

۸۲۷۴ ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، عثمان بن محمد عثمانی، ابو بکر متوثی، ابو اشعث، ابن علیہ، غالب قطان فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں حسن کو موالی کی گلی میں دیکھا ہم دونوں کے درمیان ایک نالی حائل تھی ان کے ہاتھ میں ریحان تھا وہ اپنے پاؤں کی چکناہٹ صاف کرنے میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا ایسا عمل بتائے کہ عمل چھوٹا ہو لیکن اس پر ثواب بڑا ہو انہوں

نے فرمایا قلب میں ہر ایک کی خیر خواہی سوچ اور زبان کو ذکر الٰہی سے تر رکھ۔

۸۲۷۵ ابی احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن موسیٰ عبدالعزیز قرشی، جعفر بن سلیمان، غالب قطان فرماتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے تکلیف زیادہ ہونے، قید کے طویل ہونے کپڑوں کے میلے ہونے بال پراگندہ ہونے کے وقت اللہ تعالیٰ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ میں اپنے دوست و دشمن کی تیری بارگاہ میں شکایت کرتا ہوں میرے دوستوں نے مجھے فروخت کر دیا اور دشمنوں نے مجھے قید کر دیا اے باری تعالیٰ میرے لئے جیل سے رہائی کی کوئی سبیل فرما چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

۸۲۷۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، عبیداللہ ابن عمر قواریری، منہال بن عیسیٰ عبدی، غالب قطان، بکر بن عبداللہ مزنی کہتے ہیں کہ گناہ کر کے اس پر ہنسنے والا شخص روتے ہوئے دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۲۷۷ ابی، احمد ابراہیم، ابی یحییٰ مدینی، محمد بن یحییٰ زمانی، بشر بن مفضل، غالب کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا آپ کے شرکاء میں سے بعض نے جمعہ کے روز مسجد میں ''اللھم غفرلنا'' کہنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ (مسجد میں گناہ گار بھی ہوتے ہیں پولیس والے اور لواطت کرنے والے وغیرہ وغیرہ تو اللھم اغفرلنا میں سب کے لئے دعا ہے) جمعہ کے روز مسجد میں شرطی، لوطی ہر طرح کا شخص ہوتا ہے، حسن نے فرمایا اے رجل جمعہ کے روز خوب دعا کر اور عام نصیحت کر اگر اللہ نے تیرا سوال پورا کر دیا تو فبھا ورنہ نصیحت کی فضیلت تو تجھے حاصل ہو ہی جائے گی۔

۸۲۷۸ ابواسحاق بن حمزہ، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، ابواحمد محمد بن احمد، ابوخلیفہ، ابوولید طیالسی ابی، احمد بن ابراہیم بن ابی یحییٰ محمد بن یحییٰ بن فیاض زمانی، بشر بن مفضل، غالب، بکر بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ہم سخت گرمی میں رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے ناقابل برداشت گرمی کے وقت زمین پر کپڑا ڈال کر اس پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۷۹ ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حبان بن موسیٰ، عبداللہ بن مبارک ابواسحاق بن حمزہ، علی بن احمد بن بسطام، وہب بن بقیہ، خالد بن عبد اللہ واسطی، خالد بن عبدالرحمٰن سلمی، غالب، بکر، انس فرماتے ہیں کہ ہم نماز ظہر آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے تھے گرمی کی شدت کی وجہ سے اپنے کپڑے پر سجدہ کرتے تھے۔

۸۲۸۰ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، خالد بن عبداللہ سلمی، غالب، بکر، حضرت انس فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زبیر بن عوام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے وہ نماز کو مختصر کرتے تھے ایک روز میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا نماز میں شیطانی وساوس کے زیادہ آنے کی وجہ سے ہم ایسا کرتے ہیں لیکن اہل عراق نماز کو خوب طویل کرتے ہیں حتیٰ کہ ان کا قلب نماز میں سب طرف سے یکسو ہو کر ہمہ تن اللہ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

۸۲۸۱ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عثمان، صالح، عبداللہ بن یوسف تنیسی، عمر بن مغیرہ، غالب، بکر بن عبداللہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم مؤمن کے قاتل اور مرتکب کبیرہ کو دوزخی سمجھتے تھے حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (ترجمہ) خدا اس گناہ کو نہیں بخشے گا کہ کسی کو اس کا شریک بنایا جائے اور اس کے سوا اور گناہ جس کو چاہے گا بخش دے گا (از نساء ۴۸) اس آیت کے نزول کے بعد ہم قاتل مؤمن اور کبیرہ گناہ کے مرتکب کو دوزخی نہیں سمجھتے تھے بلکہ ان کے بارے میں جنت کی امید رکھتے تھے اور ان کے بارے میں اپنے گزشتہ گمان پر نادم تھے۔

۸۲۸۲ حسن بن احمد بن صالح سبیعی، احمد بن صقر بن ثوبان یحییٰ بن خلف ابوسلمہ باہلی، فضل بن یسار، غالب قطان حسن، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز حساب کے لئے لوگوں کے قیام کے وقت ایک جماعت تلوار سونتے ہوئے آئیگی ان سے خون جاری ہوگا جنت کے دروازہ پر ازدحام ہوگا، ان کے بارے میں سوال ہوگا یہ کون ہیں؟ جواب آئے گا یہ راہ خدا کے شہداء ہیں جو مرنے کے بعد زندہ تھے اور کھاتے پیتے تھے، اس کے بعد اعلان ہوگا جن لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ واجب ہے وہ آئیں اور جنت میں چلے جائیں، ان سے پوچھا جائے گا کہ ایسے کون لوگ ہیں؟ جواب ملے گا لوگوں کو معاف کرنے والے انسان، اس کے بعد پھر یہی اعلان ہوگا جس پر ایک جماعت کھڑی ہوگی اور یہ سب لوگ بلا حساب و کتاب جنت میں داخل کئے جائیں گے[۱]

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کی سند میں فضل غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۱۔ مجمع الزوائد ۲۹۵/۵. والترغیب والترھیب ۳۱۸/۲، ۳۰۹/۳. والدر المنثور ۱۱/۶.

۸۲۸۳ابونصر محمد بن احمد البستی النیشاپوری، محمد بن مسیب ارغیانی، محمد بن یعقوب، غطیف بن سعید، ہشام ابن صالح، غالب، حسن نے بحوالہ انس آپ ﷺ کا ارشاد نقل فرمایا ہے کہ جو شخص بھی خیر کے لئے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اللہ اس کے ہاتھوں کو چھوڑنے سے قبل اسے وہ چیز عطا فرمادیتا ہے۔

یہ حدیث حسن کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں ہشام غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۲۸۴سلیمان بن احمد، ابراہیم بن نائلہ، عبدان بن احمد، عمار بن عمر بن مختار، ابی، غالب قطان فرماتے ہیں کہ ایک بار میں کوفہ آیا وہاں پر اعمش کے قریب میرا قیام تھا ایک شب میں نے ان کو قرآن کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا (ترجمہ) خدا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتے اور علم والے لوگ جو انصاف پر قائم ہیں وہ بھی گواہی دیتے ہیں کہ اس غالب حکمت والے کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں۔ (از عمران ۱۸) اس کے بعد انہوں نے فرمایا جس بات کی خدا فرشتے اور اہل علم گواہی دیتے ہیں میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، اور اسے باری تعالیٰ میں یہ گواہی موت، دخول قبر اور آپ سے ملاقات تک آپ کے پاس امانت رکھتا ہوں، اس کے بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا گذشتہ شب آپ نے قرآن کی ایک آیت تلاوت کی اور اس کے بعد چند باتیں کہیں انہوں نے مجھ سے پوچھا تم نے کوئی بات سنی ہے میں نے جواب دیا کہ نہیں انہوں نے فرمایا خدا کی قسم ایک سال تک میں تم سے کوئی حدیث بیان نہیں کروں گا میں نے ان کی قسم کی تاریخ نوٹ کر لی، جب سال مکمل ہو گیا تو میں نے کہا اے ابو محمد سال مکمل ہو گیا ہے۔ اس وقت انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے حوالہ سے ایک حدیث میرے سامنے بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آیت کے قاری کو قیامت کے روز اللہ کے سامنے لایا جائے گا اللہ فرمائے گا اس بندہ نے مجھ سے ایک عہد کیا تھا جس کی تکمیل مجھ پر لازم ہے وہ یہ ہے کہ تم اسے جنت میں داخل کردو۔

یہ حدیث اعمش کی سند سے غریب ہے اس حدیث میں عمر بن مختار غالب سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۳۶۰ سلام بن ابی مطیع[1]

آپ شاکر، بلند مرتبہ اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۲۸۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ ابن خالد کا قول ہے سلام بن ابی مطیع نماز کی حالت میں بالکل سکون کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے۔

۸۲۸۶ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد، احمد بن محمد بن شریح، محمد بن یحییٰ نیشاپوری، سلام کہتے ہیں کہ اے انسان اللہ کی طرف سے کلمہ کی دولت عطا کیے جانے پر اللہ کا شکر ادا کر۔

۸۲۸۷محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن ادریس، عبدہ بن سلیمان، عبداللہ بن مبارک، سلام کا قول ہے کہ زاہد کی تین قسمیں ہیں (۱) جس کا قول وعمل خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ ہو (۲) مناسب باتوں پر عمل کرتے ہوئے نامناسب باتوں کو ترک کردے (۳) حلال پر عمل کرنا یہ زہد کا سب سے آخری درجہ ہے۔

۸۲۸۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن سفیان، سعید بن عامر، سلام کا قول ہے جب بھی تو اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اگر نہیں کرے گا تو کوئی دوسرا شخص آکر تجھے اللہ کی نعمتوں کا مشاہدہ کرائے گا۔

۱۔ التاریخ الکبیر ۴/ت ۲۲۲۹. والجرح ۴/ت ۱۱۱۸. والجمع ۱/ ۱۹۶. والکاشف ۱/ت ۲۲۴۳. وتهذیب الکمال ۲۶۶۳.

۸۲۸۹ ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن سفیان، ابی خیثمہ، ابوزہیر غسانی، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ میں ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا وہ ناشکری کرنے لگا میں نے اس سے کہا راہ میں پڑے ہوئے لوگوں پر نظر کرو کہ ان کا کوئی خادم اور ٹھکانہ نہیں ہوتا پھر کچھ روز بعد میں اس کی عیادت کے لئے گیا تو اس وقت اس نے ناشکری کا اظہار نہیں کیا۔

۸۲۹۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہدبہ بن خالد، سلام فرماتے ہیں کہ ایک شب میں مالک بن دینار کے گھر گیا تو وہ اندھیرے میں ہاتھ میں روٹی لئے توڑ رہے تھے میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کے پاس چراغ اور روٹی رکھنے کے لئے کوئی چیز نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا مجھے چھوڑ دو خدا کی قسم میں گذشتہ گناہوں پر نادم ہوں۔

۸۲۹۱ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، ابواسحاق ضریر، سلام فرماتے ہیں کہ حسنؒ کے پاس افطاری کے لئے پانی لایا جب انہوں نے پانی منہ کے قریب کیا تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور فرمانے لگے مجھے اہل دوزخ کے بارے میں نازل شدہ آیت یاد آ گئی (ترجمہ) اور دوزخی بہشتیوں سے گڑگڑا کر کہیں گے کہ کسی قدر ہم پر پانی بہاؤ (از اعراف ۵۰) اور مجھے ان کے سوال کے جواب میں نازل شدہ آیت یاد آ گئی (ترجمہ) وہ جواب دیں گے خدا نے بہشت کا پانی اور رزق تم پر حرام کر دیا ہے (از اعراف ۵۰)۔

۸۲۹۲ ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سعید ابن عامر، سلام بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے بڑا متقی نہیں دیکھا۔

۸۲۹۳ ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، ابراہیم بن مہدی، ربعی بن ابراہیم، سلام، ثابت بنانی کہتے ہیں کہ میت کو قبر میں رکھنے کے بعد چاروں طرف سے اس کے اعمال صالحہ اس کا احاطہ کر لیتے ہیں جو عذاب کے فرشتہ کو اس کے قریب آنے نہیں دیتے۔

۸۲۹۴ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، سعید بن عامر، سلام، ایوب کہتے ہیں کہ میرے نزدیک حسنات کے مضاعف ہونے کی مانند ثنا بھی مضاعف ہوتی ہے۔

۸۲۹۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، حاتم بن لیث، عبداللہ بن محمد تیمی، سلام کہتے ہیں کہ میں نے حسنؒ ثابت اور مالک بن دینار کا زمانہ پایا ہے اور قتادۃ شعیب بن حبحاب، معمر اور کوفیین میں سے سعید بن مسروق جابر جعفی وغیرہ سے سماع کیا ہے۔

۸۲۹۶ ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، یونس بن محمد مؤدب، سلام، قتادہ، حسن، سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا حسب سے مراد مال اور کرم سے مراد تقوی ہے۔[1]

۸۲۹۷ ابوبکر طلحی، عبداللہ بن غنام، ابوبکر بن ابی شیبہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، علی بن مدینی، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد، ابویعلی، ابوخیثمہ، یونس بن محمد مؤدب، سلام نے گذشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۲۹۸ ابوعمرو بن حمدان، عبداللہ بن محمد شیرویہ، اسحاق بن راہویہ، سلام بن مطیع نے بواسطہ قتادہ گذشتہ حدیث کی مانند روایت کیا ہے۔

۸۲۹۹ جعفر بن عمر، ابوحصین وداعی، یحییٰ حمانی، ابن المبارک نے بحوالہ سلام گذشتہ حدیث کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۳۰۰ ابومحمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن، سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مشورہ طلب کرنا امانت ہے۔[2]

---

[1] سنن الترمذی ۳۲۷۱. وسنن ابن ماجة ۴۲۱۹. والمستدرک ۲/۱۶۳، ۴/۳۲۵. ومسند الامام أحمد ۵/۱۰. والسنن الکبری للبیهقی ۷/۱۳۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۶۵. وفتح الباری ۹/۱۳۵. ومشکاة المصابیح ۴۹۰۲.

[2] سنن أبی داؤد ۵۱۲۸. وسنن الترمذی ۲۸۲۲، ۲۸۲۳. وسنن ابن ماجة ۳۷۴۵، ۳۷۴۶. ومسند الامام أحمد ۵/۲۷۴. والسنن الکبری للبیهقی ۱۰/۱۱۲. وسنن الدارمی ۲/۲۱۹. والمستدرک ۴/۱۳۱. وصحیح ابن حبان ۱۹۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۲/۳۰۹، ۱۹/۲۲۹، ۲۵۷، ۳۵۱. والکنی للدولابی ۱/۱۱۰. والأحادیث الصحیحة ۱۶۴۱. وکشف الخفا ۲/۲۸۷. والدر المنثور ۱۴۳.

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۱سلیمان بن احمد، ابراہیم بن ہاشم، عبدالرحمن بن عمر بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جب دو ولی نکاح کر دیں تو وہ اول کے لئے ہوتا ہے نیز فرمایا جب جبراً دو شخص کوئی شئے فروخت کریں تو وہ بیع اول کے لئے نافذ ہوتی ہے۔[1]

یہ حدیث سلام کی سند سے غریب ہے۔ اس حدیث کو قتادہ سے ہشام، حماد بن سلمہ سعید بن ابی عروبہ اور ہمام نے روایت کیا ہے۔

۸۳۰۲عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابو یعلی، ابراہیم بن حجاج، سلام، قتادہ حسن، سمرۃ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بچہ کا عقیقہ کرنا سنت ہے۔[2]

۸۳۰۳سلیمان بن احمد، ابوعبیدہ، عبدالوارث بن ابراہیم عسکری، عبدالرحمن بن عمرو بن جبلہ، سلام بن ابی مطیع، قتادہ، حسن سمرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ازار کی انتہا ٹخنوں کے بجائے نصف ساق تک ہے۔[3]

یہ حدیث قتادہ اور سلام کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۴جعفر بن علی بن عمرو، ابوحصین وداعی، یحییٰ بن عبدالحمید، عبداللہ بن مبارک، سلام، شعیب بن حبحاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز جنازہ میں سو آدمی شریک ہوں اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔

یہ حدیث سلام اور شعیبؒ کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۰۵محمد بن احمد بن حسن، یوسف بن یعقوب، ابو ولید طیالسی، سلام، معمر، زہری عامر بن سعید، سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ ایک بار نبی اکرم ﷺ نے لوگوں میں کوئی چیز تقسیم فرماتے ہوئے بعض کو دی اور بعض کو نہیں دی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فلاں مؤمن کو دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مؤمن کے بجائے مسلم کہو۔[4]

یہ حدیث زہری کی سند سے صحیح متفق علیہ ہے۔ شعیب وغیرہ نے اس حدیث کو زہری سے روایت کیا ہے۔ معتمر بن سلیمان نے اس حدیث کو عبدالرزاق عن معمر کی سند سے روایت کی ہے۔

۸۳۰۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفیؒ، عبدالاعلیٰ بن حماد سلام، سعید بن مسروق، تمیم بن سلمہ، ابن عمر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کرنے کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی پسند ہے۔

اس حدیث کو تمیم نے ابن عمر سے اسی طرح موقوفاً روایت کیا ہے۔ لیکن نافع وغیرہ نے اس حدیث کو ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

۸۳۰۷ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عباس ابن الفضل بصری، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، محمد بن یونس شامی، یحییٰ بن حماد، سلام بن ابی مطیع، جابر جعفی، شعبی یحییٰ بن جزار، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میت کو صحیح طریقہ پر غسل دینے والا پیدائش کے دن کی مثل گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے، میت کا سب سے زیادہ قریبی اس کا ولی ہوتا ہے، اگر وہ نہ ہو تو پھر دیگر لوگوں میں سے امین و متقی شخص اس کا ولی ہوتا ہے۔[5]

---

[1] المستدرک ۲/۱۷۵. ومسند الامام أحمد ۴/۱۴۹. وشرح السنة ۹/۵۶. وکنز العمال ۴۴۶۸۴، ۴۴۶۸۳.

[2] وسنن ابن ماجة ۳۱۶۵. وسنن النسائی ۷/۱۶۶. ومسند الامام أحمد ۵/۱۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۴۳. وسنن الدارمی ۲/۸۱. واتحاف السادة المتقین ۶/۳۱۸.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۷/۲۶۶. وسنن النسائی ۸/۲۰۶ وکنز العمال ۴۱۱۵۳.

[4] فتح الباری ۱/۸۰. وسنن النسائی، کتاب الایمان باب ۷، والدر المنثور ۶/۱۰۰.

[5] مسند الامام أحمد ۶/۱۱۹. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۳۳۷. والمستدرک ۱/۳۵۴، ۳۶۲. ومجمع الزوائد ۳/۲۱. والترغیب والترهیب ۴/۳۳۹.

یہ حدیث سلام بن جابر کی سند سے غریب ہے، اس حدیث کو حسین بن عمران نے جابر وغیرہ سے روایت کیا ہے۔

۳۶۱ ابوالمہاجر ریاح بن عمرو قیسی

آپ خاشع اور خدا ترس انسان تھے۔

۸۳۰۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، ابویعلیٰ موسیٰ، محمد بن حسین برجلانی، مالک بن ضیغم کہتے ہیں کہ ایک بار نماز عصر کے بعد ریاح ہمارے پاس تشریف لائے انہوں نے ہمارے والد کے بارے میں سوال کیا ہم نے کہا کہ اس وقت وہ سو رہے ہیں انہوں نے فرمایا کہ عصر کے بعد کوئی سونے کا وقت ہے؟ یہ کہہ کر ریاح واپس چلے گئے ہم نے ان کے پیچھے ایک آدمی بھیجا کہ وہ ان کو جا کر بتائے کہ ہمارے والد آپ کی آمد کی خبر سن کر بیدار ہو گئے ہیں، اس لئے آپ واپس تشریف لے آئیں وہ شخص مغرب کے بعد آیا ہم نے اس سے پوچھا کہ اس نے ریاح تک ہمارا پیغام پہنچا دیا ہے اس نے کہا میں جب ریاح سے ملا تو وہ قبرستان میں داخل ہو چکے تھے اور وہ اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے اے نفس تو دوسروں کو عصر کے بعد سونے پر ملامت کرتا ہے مجھے دوسروں کو ملامت کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے اور تو نے اللہ سے ایک عہد کیا ہوا ہے کہ ایک سال تک تو نیند نہیں کرے گا تجھ پر اس کا ایفا لازم ہے، راوی کہتا ہے کہ جب میں نے ان کی یہ بات سنی تو میں واپس آ گیا۔

۸۳۰۹ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، عبدالرحیم بن یحییٰ، عثمان، مخنہ عابدہ کہتی ہیں کہ میں نے ایک شب ریاح کو مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑا ہوا دیکھا میں بھی جا کر ان کے پیچھے کھڑی ہو گئی حتیٰ کہ میں کھڑی کھڑی تھک گئی جس کی وجہ سے میں لیٹ گئی اور وہ اسی حالت میں کھڑے تھے، میں نے غمزدہ آواز میں کہا عابدین مجھ سے سبقت لے گئے اور میں اکیلی رہ گئی لیکن ریاح اس وقت اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہہ رہے تھے ہائے نفس تیری ہلاکت ہو پھر انہوں نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور ان کا دہن ریت سے بھر گیا، صبح تک ان کی مسلسل یہی کیفیت رہی صبح ہونے کے بعد انہیں افاقہ ہوا۔

۸۳۱۰ ابی، احمد، ابوبکر محمد بن حسین، ابوعمر وضریر، حارث بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز ریاح نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا اے ابومحمد آؤ ہم چل کر گذشتہ معاصی پر گریہ کریں سعید کہتے ہیں کہ ہم چلتے چلتے ایک قبرستان کے نزدیک پہنچے، ریاح قبروں کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑے میں ان کے سر کے نزدیک بیٹھا ہوا روتا رہا، جب ان کو افاقہ ہوا تو انہوں نے مجھ سے رونے کی وجہ پوچھی میں نے عرض کیا کہ مجھ پر آپ کے رونے کی وجہ سے گریہ طاری ہوا انہوں نے فرمایا کہ اے سعید اپنے نفس کی وجہ سے رو پھر وہ اپنے نفس کو مسلسل ملامت کرتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے مجھے ان کی جان پر رحم آنے لگا اور میں ان کے سرہانے بیٹھا رہا حتیٰ کہ انہیں افاقہ ہوا، راوی کہتا ہے کہ پھر ریاح زور سے کہنے لگے ہائے قیامت کے روز کی وحشت، ہائے قیامت کے روز کی وحشت، اس کے بعد ریاح ساکت حالت میں وہاں سے چل کر اپنے گھر پہنچ گئے اور اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا، میں اپنے گھر آ گیا اس کے کچھ ہی عرصہ بعد ریاح نے اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

۸۳۱۱ ابی، احمد، ابوبکر، ابراہیم بن عبدالملک، اسحاق بن ابراہیم ثقفی، ریاح بن عمرو قیسی کہتے ہیں کہ ایک بار میں بنی سعد میں ابرد بن ضرار کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کیا لقاء الٰہی کے شوق میں تمہارے شب و روز طویل نہیں ہو گئے میں ان کے سوال کا جواب دئے بغیر خاموشی سے رابعہ بصریہ کے پاس گیا میں نے ان سے کہا نقاب پہن کر خفیہ طریقہ سے اپنی جدوجہد جاری رکھو، اس لئے کہ ابرد نے آج مجھ سے ایسا سوال کیا کہ میں نے اس کا جواب نہیں دیا انہوں نے مجھ سے ابرد کا سوال دریافت کیا تو میں نے ان کے سامنے ذکر کر دیا انہوں نے مجھ سے دریافت کیا تم نے اس کا کیا جواب دیا میں نے عرض کیا کہ میں نے تکذیب کے خوف سے نعم اور نفس کی ہجو کے خوف

سے لا کہنے سے احتراز کیا اور میں خاموش رہا، رابعہ نے کہا لیکن میرے نزدیک اس کا جواب نعم ہے۔

۸۳۱۲محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، معاذ ابوعوان ضریر فرماتے ہیں کہ ایک بار مغرب کے بعد محرابیں میرے نزدیک سے ریاح گزرے، اس وقت وہاں پر صرف ہم دونوں تھے، ریاح چلا چلا کر فرما رہے تھے کب تک میرے شب و روز غفلت میں گزریں گے، وہ مسلسل یہی کہتے رہے حتیٰ کہ وہ میرے سامنے سے غائب ہو گئے۔

۸۳۱۳محمد بن احمد، ابی، عبداللہ بن محمد علی بن حسن بن ابی مریم ریاح کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے چالیس سے کچھ زائد گناہ کئے ہیں اور ہر گناہ پر ایک لاکھ بار استغفار کیا ہے۔

۸۳۱۴ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد تیمی، ریاح فرماتے ہیں کہ دنیا میں شکم سیری خلاف عقل ہے اسی وجہ سے میں کبھی شکم سیر نہیں ہوا۔

۸۳۱۵ابی، احمد، ابوبکر، محمد، معاذ ابوعوان الضریر، عبدالمؤمن صائغ فرماتے ہیں کہ ایک شب میں نے ریاح کو اپنے گھر کھانے پر مدعو کیا چنانچہ وہ سحر کے وقت تشریف لائے ہم نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا تو انہوں نے اس میں سے کچھ تناول کر کے بس کر دی۔ ہم نے ان سے شکم سیر ہونے کی درخواست کی تو انہوں نے زور سے ایک چیخ ماری جس سے ہم گھبرا گئے اور فرمایا آخرت میں گناہ گاروں کے کھانے درخت زقوم کے معلوم ہونے کے باوجود میں دنیا میں کیسے شکم سیر ہو سکتا ہوں اس کے بعد ہم نے ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا اور ان سے عرض کیا کہ ہماری اور آپ کی شان یکساں نہیں ہے۔

۸۳۱۶عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید محمد بن عیسیٰ، محمد بن یحییٰ، ریاح فرماتے ہیں کہ سورج کی شعاؤں کی طرف لوگوں کی آنکھوں کے نہ دیکھ سکنے کی مثل دنیا سے محبت رکھنے والے قلوب بھی کبھی نور حکمت کی طرف نہیں دیکھ سکتے ہیں۔

۸۳۱۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر حامد بن جبلہ محمد بن اسحاق، علی بن مسلم، سیار، ریاح بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا انسان صدیقین کا درجہ حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنی اہلیہ کو بیوہ عورتوں کی مثل چھوڑ کر صحرا نشینی نہ اختیار کر لے۔

۸۳۱۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، موسیٰ بن داؤد، ریاح، حسن فرماتے ہیں کہ جب کیڑا حضرت ایوب کے بدن سے نیچے گر جاتا تھا تو وہ اسے اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیتے تھے اور اسے کہتے تھے رزق الٰہی سے کھا۔

۸۳۱۹عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابومعمر عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رابعہ نے ریاح کو ایک بچہ کو اٹھا کر پیار کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا میں تو سمجھتی تھی کہ تمہارے قلب میں غیر اللہ کے سوا کسی کی محبت نہیں ہے، راوی کہتے ہیں کہ ریاح رابعہ کی یہ بات سن کر بیہوش ہو کر گر پڑے افاقہ ہونے پر چہرہ سے پسینہ صاف کرتے ہوئے فرما رہے تھے اللہ نے بچوں کے لئے بندوں کے قلب میں رحم رکھا ہے۔

۸۳۲۰عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ مجھے عتبہ نے کہا ہمارے ساتھ تعاون نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۳۲۱ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم جعفر بن ابی جعفر، ریاح فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک شخص تھا جو شب روز میں ایک ہزار رکعت کھڑے ہو کر اور ہزار رکعت بیٹھ کر پڑھتا تھا، اور نماز عصر کے بعد قبلہ رخ کھڑے ہو کر کہتا تھا اے باری تعالیٰ مجھے تیرے سوا سے محبت رکھنے والے خلیفہ پر تعجب ہے۔

۸۳۲۲ابی، احمد، عبداللہ، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد، محمد بن مسعر فرماتے ہیں کہ ریاح کے پاس لوہے کا ایک طوق تھا شب ہوتے ہی

اسے گلے میں لٹکا کر صبح تک روتے رہتے۔

۸۳۲۳ ابوبکر بن محمد بن جعفر بن یوسف، المکتب، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم طوسی، سیار بن حاتم، ریاح، ثور بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے (توراۃ) میں پڑھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں اے میرے حواریو! لوگوں سے کم اور اللہ سے زیادہ باتیں کرو، انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اس کا طریقہ دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا اللہ سے تخلیہ میں مناجات کرو۔

۸۳۲۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان بن ابی سنان فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے کبھی بھی حسن کی مجلس میں دنیا کا تذکرہ نہیں سنا۔

۸۳۲۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، ریاح، حسان فرماتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا کہ میں نے ستر بدری صحابہ کی زیارت کی ہے اور ان کے پیچھے نماز ادا کی ہے۔

۸۳۲۶ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن یزید مستملی، داؤد بن محمد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ریاح کو پیالہ میں نمک سے روٹی کھاتے دیکھا تو اس نے ان سے کہا آپ اس سبزہ زار میں نمک سے روٹی تناول فرما رہے ہیں انہوں نے فرمایا ہاں ہمارے لئے عمدہ کھانے آخرت میں ہیں، نیز فرماتے ہیں کہ ایک بار ریاح ایک جماعت کے ہمراہ حجاب پیدل گئے، راستہ میں قبرستان کے نزدیک ایک گھڑسوار اپنے ہمراہ گھوڑا لئے ہوئے کھڑا تھا، اس گھڑسوار نے وہ گھوڑا ریاح کے حوالہ کیا اور خود غائب ہوگیا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گیا۔

۸۳۲۷ ابوعلی محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی، اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو، ریاح، جریری ابن بریدہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کو تفکر کی حالت میں پڑھو اس لئے کہ اس کا نزول اسی طرح ہوا ہے۔[1]

۸۳۲۸ سلیمان بن احمد، عباس بن مفضل اسقاطی، سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے ایک نوجوان کو ہم نے دیکھ کر کہا کاش اس کی جوانی اور طاقت راہ خدا میں خرچ ہوتی ہماری گفتگو سن کر اللہ کے رسول نے فرمایا والدین کا خادم اور اہل و عیال پر خرچ کی فکر کرنے والا بھی اللہ کے راستہ میں ہوتا ہے البتہ فخر کرنے والا سرکشی کی راہ پر ہوتا ہے۔[2]

اس حدیث میں ریاح ایوب سختیانی سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۲۹ ابی، عبداللہ بن محمد بن عمران، عبداللہ بن عمرو، ریاح بن عمرو، صالح مری، زیاد نمیری، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مشرکین کے لئے ان کے معبودوں کی شکل بنا کر ان کے سامنے پیش کرے گا وہ انہیں دیکھ کر ان کی اتباع شروع کر دیں گے البتہ موحدین باقی رہ جائیں گے اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا جہاں دیگر لوگ گئے تم کیوں نہیں گئے وہ کہیں گے ہمارا ایک ہی رب ہے جس کی ہم عبادت کرتے تھے، اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا کیا تم نے اسے دیکھا ہے؟ وہ نفی میں جواب دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان سے پوچھے گا تم اس کی عبادت کیوں کرتے تھے؟ وہ جواب دیں گے کہ اس نے کتاب اور رسول ہمارے پاس بھیجے تھے جن پر ہم ایمان لائے اس کے بعد اللہ ان سے سوال کرے گا کہ اگر تم اپنے رب کو دیکھ لو تو اسے پہچان لو گے وہ جواب دیں گے کہ اگر وہ چاہے تو ہم اسے پہچان لیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لئے تجلی فرمائے گا تو وہ فوراً سجدہ ریز ہو جائیں گے اس کے بعد ان سب کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

یہ حدیث صالح اور ریاح کی سند سے غریب ہے۔[3]

۱۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۶۹. والمطالب العالیة ۳۳۹۸. ومیزان الاعتدال ۸۹۳. وأمالی الشجری ۱/ ۱۰۵. وکنز العمال ۲۷۷۷.

۲۔ السنن الکبری للبیهقی ۹/ ۲۵. وکنز العمال ۹۲۵۲.

۳۔ الدر المنثور ۶/ ۲۹۲. واتحاف السادة المتقین ۱۰/ ۵۷۰.

۳۶۲ حوشب بن مسلم[1]

آپ بہت بڑے عابد اور دنیا سے کنارہ کش انسان تھے۔

۸۳۳۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن زکریا علی بن قرین، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ ایک شب ہم مالک بن دینار کے پاس تھے ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے کہنے لگا میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک منادی اعلان کر رہا ہے کہ اے لوگو اللہ کی طرف کوچ کرو پھر میں نے سب سے پہلے حوشب کو کوچ کرتے ہوئے دیکھا اس کا خواب سننے کے بعد مالک قبلہ رخ ہو کر نماز عصر تک روتے رہے اور تمام نمازوں میں ان کی یہی کیفیت رہی پھر فرمانے لگے حوشب جنگل کی طرف چلا گیا حوشب جنگل کی طرف چلا گیا۔

۸۳۳۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، حسین بن محمد، ابو بشر بصری، حسن فرماتے ہیں کہ حق لوگوں اور ان کی شہوتوں کے درمیان حائل ہو گیا، خدا کی قسم حق پر حق کی فضیلت اور اس کے انجام سے واقف انسان ہی صبر کر سکتا ہے۔

۸۳۳۲ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے ابوسعید سے سوال کیا کہ ایک صاحب ثروت شخص مال جمع کرتا ہے صدقہ کرتا ہے صلہ رحمی کرتا ہے، کیا اس کے لئے اس مال کے ذریعہ آسائش جائز ہے؟ حسن نے جواب دیا نہیں بلکہ اس پر بھی کفایت شعاری لازم ہے باقیماندہ مال کام آنے والے دن کے لئے آگے بھیجنا لازم ہے، صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کا مال کے بارے میں یہی معمول تھا۔

۸۳۳۳ ابوبکر، عبداللہ، ہارون، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو فرماتے سنا خدا کی قسم بنی اسرائیل نے حب دنیا کی وجہ سے عبادت الٰہی کے بعد بتوں کی عبادت کی۔

۸۳۳۴ ابوبکر، عبداللہ، ہارون علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا اہل دوزخ اس حال میں دوزخ میں داخل ہوں گے کہ ان کے قلوب تعریف الٰہی سے لبریز ہوں گے ان کے پاس اللہ کے خلاف کوئی دلیل وحجت نہیں ہوگی۔

۸۳۳۵ ابوبکر، عبداللہ، ابی علی بن مسلم، عبداللہ بن محمد بن جعفر علی بن سعید، حماد بن حسن، سیار، جعفر، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ اے انسان اگر تو قرآن پڑھ کر ایمان لائے گا تو دنیا میں تیرا غم طویل ہوگا، تیرا خوف سخت ہوگا تیرے رونے میں اضافہ ہوگا۔

۸۳۳۶ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، ابوعبدالصمد عمی، حوشب، حسن فرماتے ہیں کہ عورت کا مطیع شخص منہ کے بل دوزخ میں داخل کیا جائے گا۔

۸۳۳۷ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسن، جعفر بن محمد مدائنی، عمر بن حفص عبدی، حوشب حسن فرماتے ہیں کہ مالداروں کی دوستی اللہ کی ناراضگی کا سبب ہے۔

۸۳۳۸ ابی، ابراہیم محمد بن یزید مستملی، عمار بن عثمان حلبی، حصین بن قاسم، عبدالواحد بن زید نے حوشب سے کہا اے ابوبشر اگر آپ دنیا سے ہم سے پہلے چلے جائیں تو آپ ہمیں اپنے حالات سے مطلع کرنا، حوشب نے کہا کہ بہت بہتر، چنانچہ حوشب کی وفات مرض طاعون میں عبدالواحد کی وفات سے قبل ہوگئی، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ ایک روز خواب میں مجھے حوشب کی زیارت ہوئی میں نے انہیں ان کا وعدہ یاد دلایا تو انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے پھر میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے فرمایا کہ عفو الٰہی کی وجہ سے ہماری نجات ہوگئی پھر

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/ ۲۷۰. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۳۴۷. والجرح ۳/ت ۱۲۵۴. والمیزان ت ۲۳۸۱. وتهذیب الکمال ۱۵۷۲.

میں نے ان سے حسن کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا وہ علیین میں سے ہیں اور ہم ایک دوسرے کی زیارت نہیں کر سکتے آخر میں میں نے ان سے نصیحت کی درخواست کی تو انہوں نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ذکر کی مجالس میں ضرور شرکت کرو اور اللہ کے بارے میں حسن ظن رکھو ان دونوں چیزوں میں تمہاری کامیابی مضمر ہے۔

۸۳۳۹ عبداللہ بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عباس طیالسی، ابومحمد بن حیان، محمد بن ابی جعفر، عبدالرحمن بن داؤد، ہلال بن علاء، ابی عمر بن حفص عبدی، حوشب، مطر، حسن، عمران بن حفص کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار پیچھے سے میرے عمامہ کا شملہ پکڑ کر فرمایا اے عمران خرچ کر بخل مت کر تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو سخاوت اور شجاعت پسند ہے اگر چہ چند کھجوروں اور سانپ کے قتل کرنے کے ساتھ ہی ہو اسی طرح اللہ تعالیٰ کو شبہات کے پیش آنے کے وقت عقل کامل پسند ہے۔

۸۳۴۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، حوشب، حسن کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے عنقریب میری امت کے لئے مشرق و مغرب فتح ہوں گے لیکن ان کے عمال متقی اور امین کے علاوہ دوزخی ہوں گے

۸۳۵۱ ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن احمد بن یونس، اسماعیل بن بشر منصور، مسکین، حوشب، حسن، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی (۱) رات کو سونے سے قبل وتر کی ادائیگی (۲) ہر ماہ تین روزہ رکھنا (۳) جمعہ کے روز غسل کرنا۔

۳۶۳ سعید بن ایاس جریری[۲]

آپ کامل مؤمن اور متبع شریعت انسان تھے۔

۸۳۴۱ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ بصری شیخ جریری حج سے واپسی پر میرے پاس تشریف لائے اور فرمانے لگے سفر حج ہمارے لئے بڑی آزمائش تھی، اس کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شمار کرنا بھی شکر الٰہی ہے۔

۸۳۴۲ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق سراج، عبیداللہ بن سعد زہری، حسن بن موسیٰ، حماد بن سلمہ، سعید جریری کا قول ہے متقدمین شروع دن میں کام کاج سے فارغ ہو کر آخر دن میں عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۳۴۳ ابو حامد بن جبلہ، محمد، رجاء بن جارود، عفان ابوعوانہ فرماتے ہیں کہ ہم ایام عشرہ ذی الحجہ میں سعید جریری کے پاس جاتے تھے وہ فرماتے تھے کہ یہ ایام مصروفیت کے ایام ہیں اور انسان جلد تنگ دل ہو جاتا ہے۔

۸۳۴۴ محمد بن احمد بن حسن، محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، وہب بن بقیہ، خالد بن عبداللہ، احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی اسماعیل بن علیہ، جریری ابوسلیل کہتے ہیں کہ غنیم بن قیس نے مجھ سے فرمایا ہم شروع اسلام میں ایک دوسرے کو چار باتوں کی نصیحت کرتے تھے (۱) مصروفیت سے قبل فراغت کے زمانہ میں عمل کرنا (۲) بیماری سے قبل صحت کے زمانہ میں عمل کرنا (۳) بوڑھاپے سے قبل جوانی میں عمل کرنا (۴) موت سے قبل زندگی میں عمل کرنا۔

۸۳۴۵ احمد، عبداللہ بن احمد، ابی، عبدالرحمن بن مہدی، حماد بن زید، جریری نے مطرف کو کہتے سنا اے باری تعالیٰ میں گزشتہ گناہوں پر آپ کے سامنے توبہ و استغفار کرتا ہوں، جریری نے اسے فرمایا اپنی توبہ پر قائم رہنے کی کوشش کرنا۔

۱۔ کنز العمال ۱۴۲۶۷۔

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۶۱، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۵۲۰، والجرح ۴/ت ۱، والمیزان ۲/۱۴۲/۳، وتہذیب الکمال ۲۲۴۰۔

اس حدیث کی سند میں سلام قتادہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔ اس حدیث کو متعدد ائمہ (جن میں ابوبکر بن ابی شیبہ علی بن المدینی احمد بن حنبل اور ابوخیثمہ شامل ہیں) نے یونس عن سلام کی سند سے روایت کیا ہے۔

۸۳۴۶ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل علی بن مسلم، سیار، جعفر، سعید جریری فرماتے ہیں کہ عامر بن عبداللہ بن عبدقیس شام جاتے ہوئے اپنے بھائیوں کو اپنے ہمراہ لے گئے ظہر مربد مقام پر اس نے ان سے کہا مجھ پر ایمان لے آؤ، انہوں نے کہا ہمیں آپ سے اس کی توقع نہیں تھی۔

۸۳۴۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، سیار، ہلال بن حق، سعید جریری فرماتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا اے ابوسعید ایک شخص بار بار گناہ کر کے توبہ کرتا ہے حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کی موت آجاتی ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے حسن نے فرمایا کہ یہ مؤمنین کے اخلاق ہیں۔

۸۳۴۸ ابومحمد بن حیان، عمر بن بحر، احمد بن ابی الحواری، سعید جریری فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی بتایا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ مجھ سے کوئی سوال نہیں کر رہے لیکن جب آپ نے کسی موقع پر ماشاء اللہ کہہ دیا تو گویا آپ نے ہر سوال مجھ سے کر لیا۔

۸۳۴۹ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ، سیار، جعفر، سعید نے بعض شیوخ کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ ابو الدرداء نے ایک شخص کو کسی جنازہ میں یہ کہتے سنا یہ جنازہ کس کا ہے ابوذرداء نے فرمایا یہ جنازہ تیرا ہے یہ جنازہ تیرا ہے اس لئے کہ فرمان الٰہی ہے (ترجمہ) (اے پیغمبر) تم بھی مرجاؤ گے اور یہ بھی مرجائیں گے (از زمر ۳۰)

۸۳۵۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، اسماعیل بن ابراہیم، سعید فرماتے ہیں کہ ایک سال ابودرداء غزوہ میں تشریف نہیں لے گئے انہوں نے ایک شخص کو لوگوں میں دراہم تقسیم کرنے کے لئے دئے نیز اسے دراہم کی ایک تھیلی دیتے ہوئے فرمایا اگر تجھے لوگوں سے الگ چلتے ہوئے شکستہ حال کوئی شخص نظر آجائے تو اسے یہ تھیلی دے دینا چنانچہ وہ شخص چلا گیا اور اس شخص کی تلاش میں رہا حتیٰ کہ اسے وہ شخص مل گیا اور وہ تھیلی اس کے ہاتھ میں تھما دی اور واپس آکر اس نے بتایا کہ تھیلی کو ہاتھ میں لے کر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ تو اپنے سے ڈرنے والے کو نہیں بھولا اسے بھی ایسا کر دے کہ وہ کبھی بھی تجھے نہ بھولے ابودرداء نے اس کی یہ بات سن کر فرمایا نعمت اس کے مستحق تک پہنچ گئی ہے۔

۸۳۵۱ محمد بن احمد المؤذن، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید محمد بن حسین، حبان بن ہلال، سعید، وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ ایک بار ایک بادشاہ نے کسی علاقہ کی سیر کا پروگرام بنایا، اس کے لئے اس نے مختلف قسم کے عمدہ جوڑے اور سواریاں منگوائیں چنانچہ جب یہ چیزیں اس کے سامنے لائیں گئیں تو بمشکل اسے ایک بہت عمدہ جوڑا اور سواری پسند آئی پھر وہ اس جوڑے کو زیب تن کر کے اس سواری پر سوار ہو کر روانہ ہوا لبقیہ لشکر اس کے پیچھے روانہ ہوا، اس موقع پر شیطان نے اس پر سخت حملہ کرتے ہوئے اس کے قلب کو غرور و فخر سے بھر دیا جس کی وجہ سے وہ لوگوں کی طرف دیکھنے کے بجائے آسمان کی طرف دیکھنے لگا اسی اثناء میں ایک مفلوک الحال اور کمزور شخص نے اسے سلام کیا لیکن اس نے جواب نہیں دیا اور نہ ہی اس کی طرف دیکھا حتیٰ کہ اس مفلوک الحال شخص نے اس کی سواری کی لگام پکڑ لی اس نے کہا میری سواری کی لگام چھوڑ دے ورنہ میں تجھے عبرت ناک سزا دوں گا لیکن اس کمزور شخص نے کہا کہ سواری سے اترو مجھے آپ سے کام ہے بادشاہ نے کہا کہ ایسا ناممکن ہے، راوی کہتا ہے کہ اس کمزور شخص نے بادشاہ کی سواری کی لگام پکڑ کر زور سے کھینچا اس وقت بادشاہ نے کہا آخر تم کو مجھ سے کیا کام ہے اس نے کہا کہ راز کی بات ہے زرا کان میرے قریب لاؤ تو میں آپ کو بتاؤ چنانچہ اس نے کان قریب کیا تو اس نے کہا میں ملک الموت ہوں یہ سنتے ہی بادشاہ کا رنگ بدل گیا اور اس کی زبان لڑکھڑا گئی اس نے آگے پیچھے جانے کی مہلت طلب کی لیکن بلا مہلت ملک الموت نے اسی وقت اس کی روح قبض کر لی پھر وہ سواری سے گر کر لکڑی کی مانند ہو گیا، جریری فرماتے ہیں کہ اسی

حالت میں ملک الموت کی ایک مؤمن سے ملاقات ہوگئی، ملک الموت نے کہا کہ مجھے آپ سے کام ہے اس نے پوچھا تو اس نے کہا وہ راز کی بات ہے اس لئے اپنا کان میرے قریب کر چنانچہ اس نے اپنا کان اس کے قریب کیا تو اس نے کہا کہ میں ملک الموت ہوں، اس نے کہا کہ مرحبا میں تو بہت دنوں سے آپ کے انتظار میں تھا پھر ملک الموت نے اس سے کہا جس کام کے لئے تم نکلے ہوا سے کر آؤ اس نے کہا لقاء الٰہی سے زیادہ میرے قریب کوئی چیز اہم نہیں ہے، اس کے بعد ملک الموت نے اس سے سوال کیا کس حالت میں تمہاری روح قبض کروں اس نے پوچھا کہ تمہیں اس کا اختیار ہے؟ ملک الموت نے کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ سجدہ کی حالت میں چنانچہ سجدہ کی حالت میں ملک الموت نے اس کی روح قبض کر لی۔

۸۳۵۲عبد اللہ بن محمد، عمر بن بحر اسدی، احمد بن ابی الحواری، جریری فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت داؤد ایک اسرائیلی شخص کے ہمراہ دروازہ پر بیٹھے تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا اور اس نے حضرت داؤد کی طرف گھور کر دیکھا، اسرائیلی اس پر غصہ ہوگیا حضرت داؤد نے اس کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ مجھ سے رضائے الٰہی کے خلاف ایک کام ہوگیا جس کی وجہ سے اللہ نے اسے مجھ پر مسلط فرمایا تم اس پر غصہ مت کرو، اور مجھے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دو تا کہ میں جا کر اللہ کو راضی کرلوں اس کے بعد تم اس شخص کو میرے قدم چومتے ہوئے دیکھو گے، چنانچہ حضرت داؤد نے وضو کر کے دو رکعت پڑھیں اور اللہ سے عذرخواہی کی پھر اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد وہی شخص نادم ہو کر آیا اور حضرت داؤد کے قدموں کو بوسہ دیتے ہوئے آپ سے معافی طلب کی، حضرت داؤد نے فرمایا کہ تم واپس چلے جاؤ مجھے معلوم ہے کہ تم کہاں سے آئے تھے۔

۸۳۵۳ابی، ابو حسین بن ابان، ابو بکر بن عبید، محمد بن حارث، سیار، جعفر، جریری فرماتے ہیں کہ حضرت داؤد نے ایک روز حضرت جبرائیل سے سوال کیا کہ رات کا کون سا حصہ افضل ہے انہوں نے فرمایا مجھے معلوم نہیں البتہ سحری کے وقت عرش الٰہی جوش سے حرکت کرتا ہے۔

۸۳۵۴ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، عارم ابو نعمان سعید بن زید، جریری فرماتے ہیں کہ خانہ کعبہ کے طواف کے دوران ابو طفیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا آج کے روز میرے علاوہ تجھے کسی صحابی رسول کی زیارت نہیں ہوگی۔

۸۳۵۵ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابو اسامہ، یزید بن ہارون، جریری، ابو نضر، ابو سعید خذری فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے فرمایا ضیافت کی مدت تین روز ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔

۸۳۵۶ابو بکر، حارث، یزید، جریری، ابو علاء، ابو مسلم حرمی، جارود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا اسے چھپانے کے بجائے لوگوں میں اس کا اعلان کرو اگر اس کا مالک مل جائے تو فبہا ورنہ وہ اللہ کا مال ہے جسے وہ چاہے گا دے گا۔

۸۳۵۷ابو بکر محمد بن احمد بن یعقوب، احمد بن عبد الرحمٰن السقطی الواسطی یزید بن ہارون، جریری، ابو الورد بن ثمامہ، لجلاج، معاذ بن جبل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اللہ سے صبر طلب کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تم نے اللہ سے بلاء کا سوال کیا ہے تم اللہ سے عافیت کا سوال کرو، ایک دوسرے شخص کو اپنی دعا میں تمام نعمت کا اللہ سے سوال کرتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمام نعمت کیا ہے اس نے عرض کیا کہ یہ ایک دعا ہے جس کے ذریعے مجھے اللہ سے خیر کی امید ہے آپ نے فرمایا تمام نعمت دخول جنت کا نام ہے، اور ایک شخص کو یا ذا الجلال والاکرام کہتے ہوئے دیکھ کر فرمایا تمہاری دعا قبول ہوگئی۔[1]

۸۳۵۸محمد بن علی بن مسلم، عثمان بن عمر ضبی، ابو عمر ضریر، عدی بن فضل، سوید جریری، ابو نضرہ، ابو سعید خدری فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ نے جنات عدن کو اپنے ہاتھ سے بنایا جس کی ایک اینٹ سونے اور ایک چاندی کی ہے اس کی مٹی زعفران اور پتھر موتیوں کے

[1] سنن الدارمی ۲/۲۶۶، ومجمع الزوائد ۴/۱۶۷۔

ہیں اس سب کچھ کے بعد اللہ نے اسے کلام کا حکم دیا تو اس نے قرآن کی یہ آیت تلاوت کی" قد افلح المؤمنون " فرشتوں نے اسے مبارک باد دیتے ہوئے فرمایا تو بادشاہوں کا ٹھکانہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں جریدی ابونضرہ سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۳۵۹ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، موسیٰ بن اسحاق، عبدان بن احمد، وہب بن بقیہ، خالد، جریری، حکیم بن معاویہ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جنت میں پانی، شراب، شہد اور دودھ کی نہریں ہیں پھر آگے ان سے اور نہریں نکلتی ہیں۔ ا

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے۔

۸۳۶۰ ابواحمد، موسیٰ، عبدان، وہیب، خالد، جریری، حکیم نے بحوالہ اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ فرمان نبوی ہے جنت کے دروازوں کے درمیان ستر سال کی مسافت کا فاصلہ ہے۔

اس حدیث کی سند میں حکیم کی طرف سے تفرد ہے۔

۸۳۶۱ ابی، ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن زید بن زہری، مہدی بن حکیم بن مہدی، یزید بن ہارون، جریری، معاویہ بن قرہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو تمہارے خیال میں جنت کی نہریں زمین میں کھودی گئیں ایسا نہیں ہے بلکہ وہ سطح زمین پر بہہ رہی ہیں ان کے کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں ان کی مٹی خالص مشک کی ہے۔ ۲

۸۳۶۲ ابوعلی بن احمد بن حسن، ابراہیم بن ہاشم بغوی اسماعیل بن سیف، عوین بن عمرو قیسی، جریری عبداللہ بن بریدۃ اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک محل ہے جس کے اندر باہر کا اور باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اللہ نے اسے متقیوں کے لئے تیار کیا ہے۔ ۳

۸۳۶۳ احمد بن جعفر بن معبدی، احمد بن مہدی، محمد بن سعید خزاعی، عوین بن عمرو قیسی، ابومسعود سعید جریری، عبداللہ بن بریدہ، یحییٰ بن یعمر، جریر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے اردگرد لوگوں کے ہجوم کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا آپ نے دائیں بائیں دیکھا تو جگہ نہیں تھی اس کے بعد آپ نے اپنی چادر مبارک لپیٹ کر میری طرف پھینک دی۔ اور فرمایا اے جریر اس پر بیٹھ جاؤ میں نے اس چادر کو اٹھا کر بوسہ دیا اور آپ کو واپس لوٹا دی اور میں نے کہا اللہ آپ کا بھی اسی طرح اکرام کرے، اس وقت آپ نے فرمایا جب قوم کا کریم شخص تمہارے پاس آئے تو اس کا اکرام کرو۔ ۴

۱۔ الدر المنثور ۲/۳۲۳. والجامع الکبیر ۴۷۳۷. وکنز العمال ۱۳۱۸۵. ۱۳۹۲۳۱. ۳۹۲۳۱. ۱۹/۴۲۴. وسنن الدارمی ۳۳۷/۲. ومشکاۃ المصابیح ۵۶۵۰. ۵۶۵۱. وکنز العمال ۳۹۲۳۹.

۲۔ الدر المنثور ۳۸/۱.

۳۔ مسند الامام احمد ۳۴۳/۵. ۱۵۶/۱. وسنن الترمذی ۲۵۲۷. والسنن الکبری للبیہقی ۳۰۱/۴. والمستدرک ۸۰/۱، ۳۲۱. وصحیح ابن حبان ۶۴۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۲/۳. ومجمع الزوائد ۲۵۴/۲. ۱۹۲/۳. ۲۷۸/۱۰. ۱۶/۵. والترغیب والترهیب ۵۱۶/۴. مشکاۃ المصابیح ۱۲۳۲، ۱۲۳۳. واتحاف السادۃ المتقین ۵۳۰/۱۰. ۳۳۴/۲. وتاریخ بغداد ۱۸۸/۱. والکامل لابن عدی ۸۰۴/۲. والحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۴. وتخریج الاحیاء ۲۳۰/۱. ۳۵۸. ۹/۲.

۴۔ ۳۳۴/۲. وتاریخ بغداد ۱۸۸/۱. والکامل لابن عدی ۸۰۴/۲. والحاف السادۃ المتقین ۱۸۲/۴. وتخریج الاحیاء ۲۳۰/۱. ۳۵۸. ۹/۲.

یہ حدیث جریری کی سند سے غریب ہے، گزشتہ حدیث بھی اسی کی طرح غریب ہے۔

۸۳۶۴احمد بن ابراہیم بن یوسف، یعقوب بن ابی یعقوب، سعید بن منصور، ابوقدامہ حارث بن عبید ایادی، سعید بن ایاس، جریری، عبد اللہ بن شقیق عقیلی، عائشہ فرماتی ہیں کہ قرآن کی اس آیت (واللہ یعصمک من الناس) کے نزول تک آپ پر محافظ مقرر تھے، لیکن اس آیت کے نزول کے بعد آپ نے قبہ سے چہرہ نکال کر فرمایا اب تم واپس چلے جاؤ کیونکہ اللہ نے لوگوں سے میری حفاظت فرمادی ہے[1]

۸۳۶۵ابو بکر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، عفان جریری، ابومضرۃ، عبداللہ بن مولیٰ، بریدۃ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دنیا تمہارے لئے بقدر کفایت جائز ہے۔

۳۶۴فضل بن عیسیٰ رقاشی[2]

آپ واعظ، ناصح اور پاکیزہ صفت انسان تھے۔

۸۳۶۶ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، عمر بن ابی الحارث ہمدانی، محبوب بن عبداللہ نمیری نحوی، عبیداللہ بن ابی مغیرہ قرشی نے فضل بن عیسیٰ کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا کہ امابعد یہ دنیا جس میں ہم موجود ہیں درحقیقت بلاؤں سے بھرپور اور فنا سے موصوف ہے اس میں جو بھی آیا فنا ہونے کے لئے آیا ہے اس کے باشندوں کے احوال مختلف ہیں اس کی عیش مذموم اور سرور غیر دائمی ہے۔ اس کی عیش آفات سے متغیر ہونے کی وجہ سے فانی ہے یہ دنیا بہت برا گھر ہے جس کا سایہ زوال پذیر اور اس کے اہل ختم ہونے والے ہیں، اس لئے کہ وہ مثل مسافر کے ہیں، موت کے بعد قبروں میں جانے والے ہیں جو قیامت کے روز دوبارہ زندہ کئے جائیں گے والسلام راوی کہتا ہے کہ میں نے فضل سے اس کے جواب کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے جواب سے میں عاجز آ گیا۔

۸۳۶۷ابو عمر عبداللہ بن محمد ضبی، احمد بن عبدالعزیز جوہری، زکریا بن یحییٰ مقری، اصمعی وعتبی، عتبہ ابن ہارون فرماتے ہیں کہ ایک بار رقاشی میری ہمراہی میں قبرستان کے نزدیک سے گزرے تو انہوں نے فرمایا اے وحشتناک گھر و جو زبان حال سے ویرانی اور فنا کو بیان کرنے والے ہیں ایک دوسرے سے قرب کے باوجود ان کے ساکن اجنبی ہیں آج وہ بھائیوں کی طرح ایک دوسرے سے ملاقات اور ہمسایوں کی طرح ایک دوسرے کی زیارت سے محروم ہیں۔

۸۳۶۸ابو محمد بن حیان، احمد بن محمد بن عمر بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عبیداللہ بن محمد اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی فرمایا کرتے تھے قاری قرآن کی حسن صوت سے زیادہ کسی چیز میں لذت نہیں ہے، حسن صوت کے ذریعہ لذت نہ حاصل کرنے والا قلب مردہ ہے۔

۸۳۶۹ابو بکر محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، ابراہیم بن عبدالملک، یزید بن ابی حکیم، حکم بن ابان، فضل بن عیسیٰ کا قول ہے کہ انسان کی موت کے وقت اس کے اعمال نامہ لکھنے والے فرشتہ کو اعمال نامہ بند کرنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن وہ انکار کرتے ہوئے کہتا ہے ہوسکتا ہے کہ وہ کلمہ پڑھے تو میں اس کے اعمال نامہ میں لکھ دوں گا۔

۸۳۷۰محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبدا. بن محمد، محمد بن حسین اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ فضل رقاشی کا قول ہے غم کے بڑھنے کے وقت وہ نرم پڑ جاتا ہے اور نرم پڑنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

---

[1] سنن النسائی ۸/۳۴، وسنن الترمذی ۳۰۴۲، ودلائل النبوۃ للبیہقی ۲/۱۸۴، وکنز العمال ۳۵۴۴۴، وتفسیر القرطبی ۶/۲۴۴، واتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۰۶.

[2] التاریخ الکبیر ۷/رت ۵۲۸، والجرح ۷/رت ۳۶۷، والکاشف ۲/رت ۴۵۳۹، والمیزان ۳/رت ۶۷۴۰، وتہذیب الکمال ۴۷۴۴.

۸۴۷۱ محمد بن اسحاق مدینی، عبداللہ بن محمد، ابراہیم بن محمد بن حارث، عبدالاعلیٰ بن حماد نرسی، ابوعاصم عبادانی فضل رقاشی محمد بن منکدر جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے خدا کی قسم ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کی طرف التفات نہیں کرتا لیکن وہ بندہ جب مسلسل دعا کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے میرے علاوہ کسی کو نہیں پکارا اب اس سے اعراض کرنے سے مجھے حیاء آ گئی ہے تم گواہ بن جاؤ میں نے اس کی دعا قبول کر لی۔

ان احادیث کی سند میں فضل محمد بن منکدر سے روایت کرنے میں متفرد ہیں۔

۸۴۷۲ ابوعمر بن حمدان، حسن بن سفیان، سعید بن یعقوب، ابوعاصم عبادانی، رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ قیامت کے روز ایک شخص کو بلا کر اس سے سوال کریے گا میں نے دنیا میں تمہاری دعا کی قبولیت کا عدہ کیا تھا کیا تم نے دنیا میں مجھ سے دعا کی تھی؟ وہ جواب دے گا اے باری تعالیٰ میں نے دنیا میں دعا کی تھی پھر اللہ فرمائے گا کہ دنیا میں تم نے فلاں دعا کی تھی جس کے عوض میں نے تم سے فلاں تکلیف دور کی تھی، وہ کہے گا بالکل پھر اللہ فرمائے گا کہ تم نے دنیا میں جو مجھ سے فلاں دعا کی تھی لیکن میں نے اسے قبول نہیں کیا تھا بلکہ تمہارے لئے جنت کی شکل میں ذخیرہ آخرت بنادیا تھا، اس وقت انسان تمنا کرتے ہوئے کہے گا کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوتی۔[۱]

۸۴۷۳ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس الشامی یعقوب بن اسماعیل السلال ابی محمد بن یحییٰ البصری محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، ابو عاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب اہل جنت جنت کی نعمتوں میں مشغول ہوں گے تو اچانک ان پر ایک نور ظاہر ہوگا جو جنت کے نور پر غالب آ جائے گا وہ نظر اٹھا کر دیکھیں گے تو اللہ کی طرف سے ندا آئے گی السلام علیکم یا اہل جنت اور یہی بات قرآن کی اس آیت میں بیان کی گئی ہے (ترجمہ) پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (از یٰس ۵۸) سلام کے بعد اللہ تعالیٰ اہل جنت سے فرمائے گا مجھ سے کوئی سوال کرو وہ کہیں گے ہم آپ سے آپ کی رضا کا سوال کرتے ہیں اللہ فرمائے گا میری رضا کی وجہ سے تو تم جنت میں داخل ہوئے ہو اب میں تمہارا اکرام کرنا چاہتا ہوں لہٰذا اب تم کس طرح کا اکرام چاہتے ہو؟ اہل جنت عرض کریں گے اے باری تعالیٰ ہم آپ کی زیارت چاہتے ہیں؟ اس کے بعد زبرجد کی لگام والی سرخ یاقوت کی سواریاں لائی جائیں گی ان پر اہل جنت سوار ہو جائیں گے ان کے کھر زمین سے اٹھنے کے بعد منتہی نظر پر لگ رہے ہوں گے وہ سواریاں اہل جنت کو جنت عدن تک لے جائیں گی اور اللہ تعالیٰ جنت کے درختوں پر بیٹھے ہوئے پرندوں کو حورعین کی باتوں کے جواب دینے کا حکم دے گا وہ حوریں کہیں گی ہماری نزاکت کبھی بھی ختم نہیں ہوگی ہم ہمیشہ زندہ رہیں گی ہم کریم لوگوں کی کریم زوجات ہیں ہم آپس میں ایک دوسرے سے خوش ہیں اور حکم الٰہی سے اہل جنت پر خالص کستوری کی بارش ہوگی فرشتے اہل جنت سے کہیں گے (ترجمہ) اور کہیں گے تم پر رحمت ہو رہی ہے (از رعد ۲۴) پھر ان پر مثیرہ ہوا چلے گی اس کے بعد فرشتے عرض کریں گے اے باری تعالیٰ آپ کی مخلوق آ چکی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا طائعین اور صادقین کو میری طرف سے خوش آمدید ہو تم جنت عدن میں داخل ہو جاؤ تم پر رحمت ہو یہ تمہاری ثابت قدمی کا بدلہ ہے اور عاقبت کا گھر خوب ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ پردہ دور کر دے گا اس وقت تمام اہل جنت دیدار الٰہی سے محظوظ ہوں گے اور نور رحمٰن میں ایسے مستغرق ہوں گے کہ ایک دوسرے کو شناخت کرنا بھی چھوڑ دیں گے اس کے بعد ان کو واپسی کا حکم جاری ہوگا، چنانچہ وہ تحائف کے ساتھ اپنی اپنی منزل گاہوں کی طرف واپس لوٹ جائیں گے۔ آپ نے فرمایا یہی چیز قرآن کی اس آیت نے بیان کی (ترجمہ) یہ بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (از فصلت ۳۲) ابن ابی الشوارب فرماتے ہیں کہ مسلسل اہل جنت اللہ اور اللہ اہل جنت کا دیدار کریں گے اور دیدار الٰہی باقی رہنے تک جنتی جنت کی نعمتوں کو بھول جائیں گے اور دیدار الٰہی ختم ہونے کے بعد بھی اس کے نور برکت کا اثر اہل جنت اور ان کے بالا خانوں میں باقی رہے گا۔[۲]

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۲/۲۹۰۔

۲۔ سنن ابن ماجة ۱۸۴۔ والکامل لابن عدی ۶/۲۰۳۹۔ ومجمع الزوائد ۷/۹۸۔ واتحاف السادة المتقین ۹/۶۴۹۔ والترغیب والترهیب ۴/۵۵۲۔ والدر المنثور ۵/۲۶۴۔ واللآلی المصنوعة ۲/۲۴۴۔ وتنزیه الشریعة ۲/۳۸۴۔ ومشکاة المصابیح ۵۶۶۴۔

۸۳۷۴ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، عبدالاعلیٰ بن حماد، ابوعاصم عبادانی، فضل رقاشی، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا قول ہے گویا میں حوض کوثر اور مقام محمود کے درمیان اپنی امت کے لوگوں کے دور کرنے کو دیکھ رہا ہوں ایک شخص دوسرے شخص سے مل کر پوچھے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہوگیا وہ کہے گا ہاں پھر ایک شخص دوسرے شخص سے ملاقات کے وقت سوال کرے گا اے فلاں تو حوض کوثر سے سیراب ہوگیا وہ انکار کرتے ہوئے کہے گا خدا کی قسم میں تو محروم ہوگیا ہوں۔

۸۳۷۵ابوبکر محمد بن جعفر بن حفص المعدل، عبداللہ بن احمد بن سوادۃ عبداللہ بن ابی زیاد سیار ابوعاصم، فضل بن عیسیٰ محمد بن منکدر جابر آپ ﷺ کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھ سے جبرائیل نے بیان کیا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمائے گا اے جبرائیل کیا وجہ ہے فلاں بن فلاں دوزخیوں کی صف میں ہے میں عرض کروں گا اے باری تعالیٰ اس کے اعمال نامہ میں کوئی نیکی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے جبرائیل اس نے زندگی میں ایک بار یا حنان یا منان کہا تھا اس کے پاس جا کر سوال کرو کہ اس سے اس کی کیا مراد تھی حضرت جبرائیل فرماتے ہیں کہ میں اس کے پاس جا کر اس کے بارے میں سوال کروں گا وہ جواب دے گا کہ اس سے میرا مطلب یہ تھا کہ اللہ کے علاوہ کوئی حنان منان نہیں ہے اس کے بعد بحکم ربی میں اسے دوزخیوں کی صف سے نکال کر جنتیوں کی صف میں داخل کردوں گا۔

۸۳۷۶محمد بن حمید، ابویعلی موصلی، محمد بن بکر مقری، معتمر بن سلیمان، فضل بن عیسیٰ محمد بن منکدر جابر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو اللہ کے سامنے پیشی کے وقت سخت ندامت ہوگی اور وہ اپنے بارے میں دوزخی فیصلہ ہونے کے باوجود اللہ کے سامنے سے دور کیے جانے کی تمنا کرے گا۔[۱]

۸۳۷۷عبداللہ بن جعفر، ابراہیم بن محمد بن حسن، یوسف القطان، علی بن عاصم، فضل بن عیسیٰ محمد بن منکدر جابر فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کوہ طور پر حضرت موسیٰ سے اللہ تعالیٰ کی ہم کلامی پہلے والی ہم کلامی سے مختلف تھی حضرت موسیٰ نے اللہ سے اس کی وجہ دریافت کی اللہ نے فرمایا اے میرے کلیم میں تم سے تمام زبانوں میں کلام کرنے کی قوت رکھتا ہوں جب حضرت موسیٰ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کے بعد بنی اسرائیل کے پاس پہنچے تو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کلام الہٰی کی کیفیت کے بارے میں سوال کیا حضرت موسیٰ نے فرمایا کلام الہٰی کی کیفیت بیان کرنا میری طاقت سے باہر ہے۔

۳۶۵ کہمس الدعاء

آپ متقی اور خوف خدا رکھنے والے انسان تھے۔

۸۳۷۸ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، مؤمل بن اسماعیل، عمارہ بن زاذان کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس نے کہا اے ابوسلمہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہونے پر چالیس سال سے رو رہا ہوں میں نے کہمس سے اس گناہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ایک بار ملاقات کے لئے میرا بھائی میرے پاس آیا میں نے ان کے لئے مچھلی تیار کی کھانے سے فراغت پر میں نے ہمسایہ کی دیوار سے تھوڑی سی مٹی لے کر اس سے ہاتھ صاف کر لئے اس گناہ پر میں چالیس سال سے گریہ کناں ہوں۔

۸۳۷۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب غسان بن مفضل، ابوعبدالرحمٰن حنفی کہتے ہیں کہ ایک بار راستہ میں کہمس کا ایک دینار گر گیا اس کی تلاش کی تو وہ انہیں مل گیا اسے ہاتھ میں لینے کے بعد فرمایا خدا کی قسم نامعلوم یہ دینار میرا ہے یا کسی اور کا ہے۔

۱ـ الدر المنثور ۳.۱۱۵. والاسماء والصفات للبیهقی ۲۷۵. والموضوعات ۱.۱۱۳. واللآلی المصنوعة ۱.۷. وتنزیه الشریعة ۱.۱۴۱.

۸۳۸۰عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم الدورقی، ہیثم بن معاویہ فرماتے ہیں کہ کہمس کا شب و روز میں ہزار رکعت نفل پڑھنے کا معمول تھا

۸۳۸۱ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن فضل علائی، ابوعبدالرحمٰن حنفی فرماتے ہیں کہ ایک بار کہمس کے گھر میں سانپ نکل آیا کہمس نے اسے مارنے کی کوشش کی لیکن وہ پہلے ہی اپنے بل میں چلا گیا کہمس نے اسے پکڑنے کے لئے بل میں ہاتھ ڈالا تو سانپ نے اسے کاٹ لیا کہمس سے ہاتھ داخل کرنے کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا خدا کی قسم والدہ کو کاٹنے کے خوف سے میں نے اس میں ہاتھ داخل کیا تھا۔

۸۳۸۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، ابومعاویہ غلابی، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ فتنہ کے زمانہ میں کہمس کے نزدیک سے ایک شخص گزرا اس وقت کہمس کے ہاتھ میں پانی کا مشکیزہ تھا اس نے ان سے پانی طلب کیا تو کہمس نے کہا اگر تو ان لوگوں میں سے ہوتا تو میں تجھے کبھی پانی نہ پلاتا۔

۸۳۸۳عبداللہ بن جعفر بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سعید بن عامر کہتے ہیں کہ کہمس بنی حنیفہ کے مرد صالح تھے وہ چونے کا کام کرتے تھے اور مؤذن بھی تھے اور والدہ کی وفات تک ان کی خدمت میں رہے اس کے بعد وفات تک مکہ میں قیام فرمایا کہمس بازار جا کر ایک دانق میں شکر خریدتے لیکن دکاندار ان سے دھوکہ کرتا کہمس اس کے باوجود بھی چشم پوشی سے کام لیتے ہوئے اسی سے خریدتے تھے

۸۳۸۴عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، حسن بن نوح بن عبدالملک بن قریب فرماتے ہیں کہ کہمس کا چونے کا مشغلہ تھا ان کی یومیہ آمدنی دو دانق ہوتی تھی شام کو انہی سے والدہ کے لئے پھل خرید کر لاتے تھے۔

۸۳۸۵عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبیداللہ بن محمد قرشی فرماتے ہیں کہ کہمس والدہ کے بڑے خدمت گزار تھے ایک بار ان کے پڑوس میں شادی میں مخنث بڑی عمدہ آواز میں گانا گا رہے تھے کہمس کو ان کی آواز بڑی اچھی لگی سلیمان بن علی ہاشمی نے کہمس کے پاس ہدیتاً ایک رقم بھیجی کہ وہ اس سے والدہ کے لئے ایک خادم خرید لیں تاکہ وہ کچھ وقت فارغ رہیں لیکن کہمس نے اس رقم کو قبول نہیں کیا پھر وہ رقم ان کے گھر میں ڈال کر چلا گیا کہمس نے وہ رقم اٹھا کر ان کو واپس پہنچا دی۔

۸۳۸۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد، اسحاق، عباس بن ابی طالب، غسان بن مفضل کہتے ہیں کہ عمرو بن عبید کی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کہمس کے پاس آمد و رفت رہتی تھی لیکن کہمس کی والدہ کو ان حضرات کی آمد و رفت ناپسند تھی اس لئے ایک بار اس نے کہمس کو ان کے ساتھ مجالست سے منع فرما دیا چنانچہ اس کے بعد جب کہمس کے پاس عمرو بن عبید آئے تو کہمس نے انہیں آمد و رفت سے منع کر دیا۔

۸۳۸۷ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ ایک بار ہم مکہ میں کہمس کے پاس گئے اس وقت ان کی سکونت سلیمان بن علی کے گھر میں تھی جسے انہوں نے سلیمان سے چالیس ہزار دینار میں خریدا تھا اور اتنی ہی رقم اس کی تعمیر پر خرچ کی تھی ہم عصر کے بعد ان کے پاس پہنچے ہمارے ایک ساتھی نے گھر کی چھت کی طرف نظر اٹھا کر کہا اے عبدالملک کیا تو اس کی ملکیت اور اس کی آمدنی کھانے پر خوش ہے کہمس نے فرمایا خدا کی قسم میں اسے چار درہم کے عوض لینے کے لئے بھی تیار نہیں ہوں۔

۸۳۸۸ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابوعبدالرحمٰن، حفص بن حمید، عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں کہمس نے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی منہ کے قریب کیا جب انہوں نے اس کی ٹھنڈک کو چکھا تو اسے نوش نہیں فرمایا اور فرمانے لگے اے ابوعبدالرحمٰن تجھ سے اس کا حساب ہوگا۔

۸۳۸۹ابومحمد، احمد، ابومحمد عبدالملک بن ابراہیم، موسیٰ بن ہلال عبدی فرماتے ہیں کہ کہمس نے مجھ سے مکہ میں بیان کیا کہ میرا ایک ہمسایہ میرے لئے کھجوریں خرید کر جمع کرتا تھا، لیکن اس کے انتقال کے بعد میں نے کھجوریں چھوڑ دی ہیں۔

۸۳۹۰عبداللہ بن محمد ،احمد بن حسین ،احمد بن ابراہیم بن کثیر ،حسن بن علی حنفی ،یحیٰ بن کثیر بصری کہتے ہیں کہ ایک بار کہمس ایک درہم کا آٹا خرید کر اس سے کھاتے رہے کافی روز کے بعد انہوں نے اس کا وزن کیا تو اس میں کوئی کمی نہیں آئی تھی لیکن اس کے بعد کھانے سے اس میں کمی آتی گئی حتیٰ کہ وہ ختم ہو گیا۔

۸۳۹۱ابوبکر بن مالک ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابیٔ خلف بن ولید ،ابوعطاء کہتے ہیں کہ کہمس نصف شب میں اللہ سے مناجات کرتے ہوئے فرماتے تھے اے باری تعالیٰ کیا آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہونے کے باوجود مجھے عذاب دیں گے۔

۸۳۹۲ابوبکر ،عبداللہ بن احمد ،محمد بن مثنیٰ ،عبداللہ بن ثور ،موسیٰ راسبی کہتے ہیں کہ ایک روز شمیط ،بدیل اور کہمس جمع ہو کر کہنے لگے آؤ ہم ٹھنڈے پانی کے قریب جمع ہو کر گذشتہ گناہوں پر اللہ کے حضور گریہ کریں۔

۸۳۹۳ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،مفضل بن غسان ،یحیٰ اصمعی ،اسحاق بن ابراہیم کہتے ہیں کہ ایک روز ہم کہمس کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں بارہ گلدستے پیش کئے۔

۸۳۹۴حبیب بن حسن ،فارق الخطابی ،ابومسلم کشی ،عبدالرحمٰن بن حماد شعبی ،کہمس بن حسن ،عبداللہ بن شقیق عقیلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ سے آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا کہ آپ چاشت کی نماز پڑھتے تھے انہوں نے فرمایا سفر سے واپسی پر آپ ﷺ پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا عمر کے زیادہ ہونے کے بعد آپ ﷺ نے بیٹھ کر نماز شروع کر دی تھی پھر میں نے ان سے سورتوں کے پڑھنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا آپ ﷺ بڑی سورتیں پڑھتے تھے پھر میں نے ان سے آپ ﷺ کے روزہ کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا وفات تک کبھی کبھی آپ نے پورے ماہ افطار نہیں کیا۔

۸۳۹۵حبیب بن حسن ،فارق ،سلیمان ،ابومسلم کشی ،عبدالرحمٰن بن حماد ،کہمس بن حسن ،عبداللہ بن شقیق ،محجن بن ادرع کہتے ہیں کہ مجھے آپ ﷺ نے کسی کام سے بھیجا میرے مدینے سے باہر نکلنے کے بعد آپ ﷺ بھی میرے پیچھے پیچھے پہنچ گئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر چلے حتیٰ کہ ہم احد پر پہنچ گئے پھر مدینہ کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہو اس بستی کے اہل اسے چھوڑ دیں گے میں نے اس کے غلات کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا پرندے اور درندے اس کے غلات کھائیں گے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا جب بھی وہ اس میں داخل ہونے کی کوشش کرے گا تو ایک فرشتہ اسے داخل ہونے سے روک دے گا اس کے بعد ہم مسجد کے دروازہ کے قریب پہنچے تو ایک نمازی کو دیکھ کر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تم اسے صادقین میں شمار کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ اے نبی اللہ یہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ عمل کرنے والا اور نمازی ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے مت سناؤ کہیں وہ اور ہم سب ہلاک ہو جائیں۔[1]

۸۳۹۶احمد بن جعفر بن معبد ،یحیٰ بن مطرف ،ابوظفر ،جعفر بن سلیمان ،کہمس بن حسن ،عبداللہ بن بریدۃ ،حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک خاتون آپ سے ملنے کے لئے آئی لیکن اس وقت آپ موجود نہیں تھے تھوڑی دیر کے بعد آپ تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے آپ نے اس خاتون سے کام دریافت فرمایا۔ اس نے کہا کہ میرے والد نے مجھ سے مشورہ کئے بغیر میرے چچازاد سے میرا نکاح کر دیا ہے اب کیا میرے لئے نکاح کے علاوہ کوئی راستہ ہے آپ نے فرمایا کہ کیوں نہیں اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے والد کے عقد کو ختم نہیں کرنا چاہتی لیکن یہ میں نے اس لئے کیا کہ خواتین کو معلوم ہو جائے کہ ان کو ان کے نفسوں کے بارے میں اختیار ہے۔

۸۳۹۷محمد بن احمد بن حسن ،بشر بن موسیٰ ،ابوعبدالرحمٰن مقری ،کہمس ،مصعب بن ثابت ،عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان نے

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۴ ، ۳۲/۵ ، والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۳۰/۱۸ ، ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳ ، ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱/۴ ، ۱۴ ، وفتح الباری ۹۰/۴ ، وکنز العمال ۳۴۸۹۸ ، ۳۹۲۹۰.

منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو میں تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں اور ابتک اعتراض کے خوف سے میں نے وہ حدیث تمہیں نہیں سنائی تھی چنانچہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے راستہ میں ایک شب کی چوکیداری ہزار شب بیدار رہنے اور ہزار دن روزہ رکھنے سے افضل ہے۔[1]

۸۳۹۸ فاروق، حبیب، محمد بن سلیمان ہاشمی، ابو مسلم کشی عبدالرحمن بن حماد، کہمس، محمد بن عمرو، سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قرآن کے بارے میں نزاع کرنا کفر ہے۔[2]

۳۶۶ عطاء سلیمی

آپ خوف عظیم اور قلب سلیم کے حامل انسان تھے۔

۸۳۹۹ محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، عبداللہ بن زبیر حمیدی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات کا وعدہ ہے تو آپ کیا کروگے عطاء نے فرمایا اگر یہ بات مجھے کہی جائے تو اس میں داخل ہونے سے قبل ہی مجھے خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ اگر آگ روشن کر کے اعلان کیا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے آپ کے نزدیک کوئی اس میں داخل ہوگا انہوں نے فرمایا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۱ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوبکر بن خلاد باہلی، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ مجھ سے عطا نے فرمایا اگر آگ روشن کر کے مجھے کہا جائے کہ اس میں داخل ہونے والے کے لئے نجات یقینی ہے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی سے اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۲ ابوبکر بن مالک، سفیان بن عیینہ، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سلیمی سے کہا اگر آگ روشن کر کے کسی کو کہا جائے کہ اگر تو آگ میں داخل ہوگا تو تیرے لئے نجات ہے عطا نے کہا اگر مجھے کہا جائے تو مجھے اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میں اپنی موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۳ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال عبدی، بشر بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک صبح سردی میں میں نے عطاء کے سامنے آگ روشن کی میں نے کہا اے عطاء اگر آپ سے کہا جائے کہ اگر اس آگ میں داخل ہو جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں کیا آپ کو خوشی ہوگی انہوں نے فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم مجھے خوشی کے مارے اس میں داخل ہونے سے قبل موت کا خطرہ ہے۔

۸۴۰۴ عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم دورقی عمرو بن ابی ذرین، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ میں ایک بار عطا کے ساتھ کسی

۱۔ مسند الامام أحمد ۳۳۸/۴، ۳۲/۵. والمعجم الكبير للطبراني ۲۳۰/۱۸. ومجمع الزوائد ۳۰۸/۳، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱، ۱۴/۴. وفتح الباري ۹۰/۴. وكنز العمال ۳۴۸۹۸، ۳۹۶۹۰.

۲۔ سنن ابن ماجة ۲۷۷۰، ومسند الامام أحمد ۶۱/۱، ۶۵. والمستدرك ۸۱/۲. والمعجم الكبير للطبراني ۴۸/۱. والترغيب والترهيب ۲۵۰/۲. والضعفاء للعقيلي ۱۰۳/۲. وتفسير ابن كثير ۱۷۳/۲، ۱۷۴. والدر المنثور ۲۴۷/۱.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲۴۲/۲، ۳۸۴. والمستدرك ۲۲۳/۲. والدر المنثور ۳۴۶/۵.

گھر میں تھا اور گھر کے گوشہ میں آگ روشن تھی انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اے بشر اگر کوئی مجھ سے کہے اگر آپ اس آگ میں داخل کئے جائیں تو آپ آخرت میں حساب سے بری ہیں یا آخرت میں آپ کو جنت یا دوزخ کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا، تو مجھے امید ہے کہ اس میں داخل ہونے سے قبل خوشی کے مارے میری موت واقع ہو جائے گی۔

۸۴۰۵ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء نے گذشتہ حدیث کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۸۴۰۶ابو محمد بن حیان، احمد، ابو عبداللہ بن عبید، یحییٰ بن راشد، مرجا بن وداع راسبی فرماتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس گئے وہ ہانڈی کے تلے آگ روشن کر رہے تھے ان سے کسی نے کہا اگر آپ کو اس آگ میں جلا کر آخرت میں حساب سے بری کر دیا جائے تو آپ راضی ہوں گے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا خدا کی قسم حساب سے بری کرنے کی شرط کے ساتھ متعدد بار مجھے جلنا پسند ہے۔

۸۴۰۷ابو محمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، سلیمان بن داؤد نعیم کہتے ہیں کہ ہم عابد و زاہد عطاء کے پاس گئے تو وہ کہہ رہے تھے اے عطاء تو ہلاک ہوا اے عطاء تو ہلاک ہو کاش تیری ماں تجھے نہ جنتی ان کی مسلسل یہ کیفیت رہی حتی کہ ہم نے اسی حالت میں انہیں چھوڑ دیا وہ اپنی دعا میں فرمایا کرتے تھے اے اللہ دنیا میں موت کے وقت، قبر میں اور قیامت کے روز مجھ پر رحم فرما۔

۸۴۰۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، علی بن بکار کا قول ہے میں سرحد کی طرف آتے ہوئے عطاء کو بصرہ میں چھوڑ کر آیا ہوں نیز فرمایا عطا چالیس برس تک بستر پر ہی رہے خوف الٰہی کی وجہ سے ان میں کھڑے ہونے کی سکت نہیں تھی بستر پر ہی وضو فرمایا کرتے تھے، نیز فرمایا چالیس برس کی کیا بات ہے عطا کی تو ساری زندگی ہی اطاعت الٰہی میں گزری ہے۔

۸۴۰۹عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم عبیداللہ بن محمد قرشی، صالح کہتے ہیں کہ عطاء پر خوف الٰہی کی اس قدر غلبہ تھا کہ دعا میں فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ آپ سے غم زدہ کرنے والے اور اطاعت الٰہی کی قوت پیدا کرنے والے خوف کا طالب ہوں۔

۸۴۱۰ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حارث، احمد بن الحواری ابو سلیمان فرماتے ہیں کہ عطاء سلیمی پر خوف الٰہی کا بہت زیادہ غلبہ تھا وہ اللہ سے جنت کے بجائے عفو کا سوال کرتے تھے۔

۸۴۱۱ابو محمد بن حیان محمد بن یحییٰ، محمد بن مرزوق فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی کی وجہ سے قرآن بھول گئے تھے۔

۸۴۱۲ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، محمد بن یحییٰ بن ابی حاتم جعفر بن ابی رازی، ابو جعفر سائح فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میرے لئے احادیث میں رخصت تلاش کرو تا کہ مجھے غم سے نجات ملے۔

۸۴۱۳ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، نعیم بن مودع بن توبہ عنبری نے بیان کیا ہے کہ عطاء وضو کرنے کے بعد لرزہ براندام ہو جاتے ان پر شدید گریہ طاری ہو جاتا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا ایک اہم رکن کی ادائیگی کے لئے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کے خوف کی وجہ سے میری یہ حالت ہو جاتی ہے۔

۸۴۱۴ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم ابن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد علاء بن محمد فرماتے ہیں کہ ایک بار میں عطاء کے پاس گیا تو ان پر بیہوشی طاری تھی میں نے ان کی اہلیہ ام جعفر سے اس کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا ہمارے پڑوس میں تنور آگ سے روشن تھا عطاء کی نظر اس پر پڑ گئی اسی وقت وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۱۵ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عفیرۃ فرماتی ہیں کہ عطا پر جب گریہ طاری ہوتا تو مسلسل تین شب و روز تک رہتا نیز فرماتی ہیں کہ ایک بار ابراہیم محلی عطاء کے پاس آئے تو وہ گھر میں نہیں تھے، کہتے ہیں کہ میں نے

غور سے دیکھا تو گھر کے گوشے میں بیٹھے ہوئے تھے ان کے اردگرد تری تھی میں نے اسے ان کے وضو کا اثر خیال کیا لیکن ان کی اہلیہ نے فرمایا یہ ان کے آنسوؤں کا اثر ہے۔

۸۴۱۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم دورقی، عمرو بن ابی زریں، عبداللہ بن سلیمان، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء خوف الٰہی اور عبادت کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے تھے میں نے اکرابا ان کی کمزوری دور کرنے کے لئے ان کی خدمت کی اجازت چاہی تو انہوں نے اجازت مرحمت فرما دی، چنانچہ میں نے عمدہ گھی اور ستو خرید کر ان دونوں کو ملا کر ایک شربت تیار کیا پھر اس کا لوٹا بھر کر اپنے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا اور اسے تاکید کی کہ جب تک عطاء اسے نوش نہ فرمالیں اس وقت تک واپس نہ آنا چنانچہ وہ عطاء کے نوش کرنے کے بعد آیا دوسرے روز پھر اسی طرح میں نے لڑکے کے ذریعے ان کی خدمت میں لوٹا بھیجا لیکن دوسرے روز لڑکے نے آکر بتایا کہ عطاء نے اسے نوش نہیں کیا پھر میں خود عطاء کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ یہ تو طاقت کی چیز تھی اس سے آپ کو ذکر الٰہی میں مدد ملتی انہوں نے جواب میں فرمایا اے برادرم اللہ آپ کا بھلا کرے میں نے اول روز کی طرح دوسرے روز بھی اسے نوش کرنے کا ارادہ کیا تھا لیکن مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی (ترجمہ) وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا۔ (از ابراہیم ۱۷) اس کے بعد صالح پر گریہ طاری ہوگیا پھر میں نے دل میں سوچا کہ ہمارے درمیان میں ذہنی ہم آہنگی نہیں ہے۔

۸۴۱۷ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن قدامہ، سعدان بن جامع مسکین بن ابی فاطمہ، صالح مری فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا آپ عبادت الٰہی کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں اگر طاقت کی کوئی چیز تیار کر کے میں آپ کی خدمت میں پیش کروں تو کیسا ہے انہوں نے فرمایا کہ بہتر ہے، چنانچہ میں نے ان کے لئے ستو تیار کیا تو انہوں نے چند روز نوش فرمانے کے بعد اسے چھوڑ دیا میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا اے ابوبشر دوزخ کی آگ یاد آنے پر میں نے ایسا کیا۔

۸۴۱۸ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، موسیٰ بن ہلال، موسیٰ بن سعید، صالح فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عطا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ کو شیطان نے دھوکہ دیا ہے آپ کمزور ہو چکے ہیں اگر آپ کچھ روز ستو کا استعمال جاری رکھیں تو انشاء اللہ آپ کی طاقت عود آئے گی انہوں نے تین درہم میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا ستو کا انتظام کرنا تمہاری ذمہ داری ہے چنانچہ میں نے ستو خرید کر اس کا شربت تیار کر کے لڑکے کے ذریعہ ان کی خدمت میں بھیجا لیکن ایک دو روز کے بعد عطا نے اسے نوش نہیں فرمایا میں نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اے صالح دوزخ کے یاد آنے کے بعد اس کا نوش کرنا میری طاقت سے باہر ہوگیا، صالح فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں نے دل میں سوچا ہمارے خیالات مختلف ہیں۔

۸۴۱۹ ولید بن احمد، محمد بن احمد نضر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ واسطی، ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، ابویزید ہادی، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز جمعہ ادا کر کے واپس ہو رہا تھا کہ عطاء اور عمرو بن درہم اکٹھے جا رہے تھے اور مسلسل گریہ کی وجہ سے عطاء کی بینائی بالکل کمزور ہو چکی تھی عمر عطاء سے کہنے لگے کب تک ہم لہو لعب میں مشغول رہیں گے یہ سن کر عطاء زور سے چیخ مار کر بیہوش ہو گئے اور زخمی بھی ہو گئے جس کی وجہ سے لوگ جمع ہو گئے اور عمران کے سرہانے بیٹھے رہے مغرب تک عطا کی مسلسل یہ کیفیت رہی اس کے بعد انہیں ہوش آیا۔

۸۴۲۰ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن سفیان، محمد بن حسین، صلت بن حکیم، بکار، سعید فرماتے ہیں کہ ایک بار میری عطاء سے ملاقات ہوگئی انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کہاں سے آرہے ہو میں نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی حسن کے پاس سے انہوں نے پوچھا کہ حسن نے کوئی بات فرمائی ہے میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا کہ دنیا مؤمن کے لئے اللہ تک وصول کی سواری ہے اسی پر مؤمن

سوار ہو کر اللہ تک پہنچ سکتا ہے لہٰذا تم اللہ تک وصول کے لئے اپنی سواری درست رکھو سعید کہتے ہیں کہ اس کے بعد عطاء بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۱ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صلت ابن حکیم، علاء بن محمد بصری فرماتے ہیں کہ میں عطاء کے ہمراہ جنازہ میں شریک ہوا نماز جنازہ سے قبل عطاء چار بار بیہوش ہوئے نماز جنازہ کے بعد قبرستان پہنچتے ہی بیہوش ہو گئے۔

۸۴۲۲ولید بن احمد، محمد، عبدالرحمن، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، صالح بن ابی فزار، ولید بن مسلم، خلید بن دعلج فرماتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں عطاء کے سامنے ایک دمشقی کا ذکر کیا گیا کہ اس نے ایک مشت چار سو افراد قتل کئے یہ سن کر عطاء پر بیہوشی طاری ہو گئی۔

۸۴۲۳ولید، محمد، عبدالرحمن، محمد بن حسین، حجف بن منظور، سرار ابو عبیدۃ کہتے ہیں کہ عطاء کی وفات سے تیس سال قبل ہی ان پر گریہ طاری رہتا تھا اور وہ ایک غمزدہ خاتون کی مانند رہتے تھے اور وہ اہل دنیا سے نہیں تھے۔

۸۴۲۴ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، سیار بن حاتم بشر بن منصور کا قول ہے کہ عطاء ہر شام بعد عصر مسلسل فرماتے تھے کل آئندہ عطاء قبرستان میں ہوگا۔

۸۴۲۵ابو محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، ابی، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ عطاء اس بات کے علاوہ کوئی بات نہیں سمجھتے تھے کہ کل آئندہ عطاء قبر میں ہوگا۔

۸۴۲۶ابو محمد، احمد، ابو عبداللہ بن عبیدہ، عفیرۃ فرماتی ہیں کہ عطاء چالیس برس تک مسکرائے نہیں اور نہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا ایک بار آسمان کی طرف دیکھا تو بیہوش ہو کر گر پڑے۔

۸۴۲۷احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبید اللہ بن عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، علاء بن محمد کہتے ہیں کہ عطاء عبادت الٰہی کی وجہ سے پرانی کمند کی مانند ہو گئے تھے اور میرے نزدیک عطاء دنیا سے لاتعلق تھے ایک بار میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کی اہلیہ نے بتایا عطاء پر ایک شب و روز سے گریہ طاری ہے۔

۸۴۲۸احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بصرہ میں آندھی چلی جس کی وجہ سے تاریکی چھا گئی لوگوں نے مساجد کا رخ کیا میں نے سوچا میں کس کے پاس جاؤں کچھ دیر سوچنے کے بعد میں عطاء کے پاس گیا اس وقت وہ کمرے میں کھڑے ہونے سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہوئے کہہ رہے تھے اے رب العالمین علامت قیامت کے ظہور سے قبل ہی مجھے اپنے پاس بلا لے صبح تک ان کی یہی کیفیت رہی۔

۸۴۲۹ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم، ابو عبیدۃ، یحییٰ بن راشد، مرجاء بن وداع، راسبی کہتے ہیں کہ عطاء آندھی چلنے، بادل گرجنے اور بجلی چمکنے کے وقت فرماتے تھے یہ میرے معاصی کا نتیجہ ہے، اگر میں مر جاؤں تو لوگوں کو راحت مل جائے، ایک بار ہم نے ان سے مہنگائی کی شکایت کی تو فرمایا یہ میرے گناہوں کی وجہ سے تم پر مصیبت نازل ہوئی ہے۔

۸۴۳۰احمد بن جعفر، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، محمد بن صالح فرماتے ہیں کہ عطاء نے مالک بن دینار سے جنت کے بارے میں کچھ بیان کرنے کی درخواست کی تو مالک نے فرمایا جنت میں ایک حسین و جمیل حور ہے اس کے حسن پر تمام جنتی فخر کریں گے اگر اہل جنت کے بارے میں عدم موت کا فیصلہ نہ ہوتا تو تمام اہل جنت اس کے حسن کی وجہ سے مر جاتے، عطاء مالک کی اس بات کے سننے کے بعد چالیس برس تک غمزدہ رہے۔

۸۴۳۱ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، ابو عبداللہ بن عبیدۃ، عبدالملک بن قریب اصمعی، ابو یزید نے عطاء کا قول نقل کیا ہے کہ حبیب اور مالک بن دینار دنیا سے چلے گئے کاش میں بھی دنیا سے چلا جاتا۔

۸۴۳۲ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم محمد بن عمرو، معاویہ کندی فرماتے ہیں کہ عطاء ایک بار روزہ کی حالت میں گرمی کی وجہ سے پانی میں داخل ہوگئے تو کچھ سکون مل گیا لیکن فرمایا اے نفس تو راحت کا طالب ہے آج کے بعد کبھی بھی پانی میں داخل نہیں ہوں گا۔

۸۴۳۳ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابوعبداللہ بن عبید، خزیمہ بن زرعہ، محمد بن کثیر، ابراہیم بن ادہم فرماتے ہیں کہ عطاء شب کو اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے تھے اس خوف سے کہیں گناہوں کی وجہ سے میرا جسم مسخ نہ ہو جائے اور بیدار ہونے کے وقت کہتے ہائے ہلاکت عطاء کے لئے۔

۸۴۳۴ابومحمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، غسان بن مفضل، بشر بن منصور سلیمی فرماتے ہیں کہ عطاء نے ساٹھ بار فرمایا میں اپنے والدین کی سب سے نکمی اولاد ہوں۔

۸۴۳۵سلیمان بن احمد، خلف بن عبداللہ، نصر بن علیؒ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد بن ابراہیم معتمر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے عطاء کے ہمسایہ سے کہا عطاء کے لئے وضو کا پانی کون لاتا تھا اس نے بتایا کچھ مخنث ان کے وضو کا پانی لاتے تھے میں نے ان سے سوال کیا کیا وہ عطاء کو ناپسند نہیں تھے اس نے کہا عطاء انہیں اپنے سے بہت اچھا سمجھتے تھے۔

۸۴۳۶عبداللہ بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق فرماتے ہیں کہ ایک روز ایک شخص نے عطاء سے ان کے کمزور ہونے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا چالیس سال قبل میں نے اپنے ہمسایہ کا کبوتر شکار کیا تھا اس کی قیمت صدقہ کرنے کے باوجود آج تک مجھے اس کا قلق ہے۔

۸۴۳۷عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق بن عبداللہ عبدی فرماتے ہیں کہ عطاء شب کے وقت قبرستان چلے جاتے وہاں جا کر مردوں کو خطاب کر کے کہتے اے مردو تم دنیا سے رخصت ہو چکے ہو اور اپنے اعمال کا تم نے مشاہدہ کر لیا پھر ان پر گریہ طاری ہو جاتا اور صبح تک یہی کیفیت رہتی۔

۸۴۳۸ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید محمد بن حسین، سلیمان بن ایوب بصری، مرجاء بن وداع فرماتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے میں موت کی تمنا کرتا تھا ایک شب خواب میں مجھے ایک شخص نے کہا اے عطاء تم موت کی تمنا کرتے ہو؟ میں نے کہا کہ وہ کیسی ہوتی ہے اس کا رنگ بدل گیا اس نے کہا اگر تمہیں موت کی شدت اور اس کی تکلیف معلوم ہو جائے تو تمہاری نیند اڑ جائے اور تمہاری عقل زائل ہو جائے اس کے بعد عطاء نے فرمایا زندگی سے فائدہ اٹھانے والے شخص کے لئے خوشخبری ہے، لیکن میں نے زندگی سے فائدہ نہیں اٹھایا اس کے بعد ان پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۳۹ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، احمد بن ابراہیم، ابوجعفر طباع، مخلد کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے افضل شخص نہیں دیکھا۔

۸۴۴۰ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسن، شعیب بن محمد ازدی، صالح مری کہتے ہیں کہ مجھے عطاء نے کہا اے ابوبشر میں موت کو پسند کرتا ہوں حالانکہ مجھے اپنے لئے اس میں راحت ہونا معلوم نہیں ہے۔ علاوہ ازیں مجھے معلوم ہے کہ موت انسان اور اس کے اعمال کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ انسان موت کے بعد گناہ کر کے اس پر عذاب کے مستحق ہونے سے بچ جاتا ہے اور زندہ شخص خطرہ میں رہتا ہے اور آخر کار سب نے دنیا سے جانا ہے۔

۸۴۴۱ابوبکر بن عبداللہ بن یحییٰ الطلحی، حبیب بن نصر مہلبی عبداللہ بن محمد بن عبید، شعیب بن محرز، صالح مری کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا انہوں نے روتے ہوئے جواب دیا اے ابوبشر کاش میں مٹی ہوتا تا کہ قیامت کے روز اس کی ایک مٹھی بھی جمع نہ کی جاتی صالح فرماتے ہیں کہ عطاء کی بات سے مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور انہوں نے یہ قیامت کے روز نجات کے حصول کے لئے فرمایا۔

۸۴۴۲سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد، عبد الاعلی ابن حماد النرسی، بشر بن منصور کہتے ہیں کہ عطاء فرمایا کرتے تھے اے باری تعالیٰ دنیا میں میری غربت، قبر میں میر . حدت اور قیامت کے روز میرے طویل قیام پر رحم فرما۔

۸۴۴۳سلیمان بن احمد، احمد بن بہرام الذمی، محمد بن مرزوق، شداد بن علی الصفہانی، عبد الواحد بن زید کہتے ہیں کہ ہم عطاء کے پاس ان کی وفات کے وقت حاظر ہوئے انہوں نے مجھے سانس لیتے .. دیکھ کر فرمایا تمہیں کیا ہو گیا میں نے کہا یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بعد انہوں نے فرمایا خدا کی قسم دوزخ میں داخل کئے جا نے کے خوف سے قیامت تک سانس کا اٹکے رہنا مجھے پسند ہے۔

۸۴۴۴ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد بن حنبل ... ابراہیم، سیار مسکین ابو فاطمہ فرماتے ہیں کہ میں نے عطاء کو کہتے سنا مجھے معلوم ہوا ہے کہ شہوت اور خواہش علم عقل اور بیان پر غالب آ جاتی ہے۔

۸۴۴۵ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، محمد بن عباد، سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ عطاء سے دعا کی درخواست کرتے تو یہ دعا کرتے اے باری تعالیٰ ہم سے ناراض نہ ہونا اگر آپ ناراض ہو جائیں تو ہمیں بخش دینا۔

۸۴۴۶ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد الرحمٰن بن مہدی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ ... پر عطاء کے پاس گئے وہ ہماری کثرت کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے پھر فرمایا اے باری تعالیٰ ہم سے انتقام نہ لینا نیز فرمایا ایک ... ایک قوم کے پاس سے گزرتے ہوئے ان کے پاس بیٹھ گیا انہوں نے اس کی تعریف کی واپسی پر اس نے اللہ کے حضور عرض کیا کہ اے باری تعالیٰ اگر چہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۷ولید بن احمد، محمد بن نصر، عبد الرحمٰن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، ابراہیم بن یعقوب فرماتے ہیں کہ عطاء بادلوں کی گرج سن کر کھڑے ہو جاتے پھر اپنے پیٹ کو درد زہ والی عورت کی مانند پکڑ کر بیٹھ جاتے اور فرماتے کاش میں سردی کی آمد سے قبل دنیا سے رخصت ہو جاؤں۔

۸۴۴۸ابوبکر بن مالک، عبد اللہ بن احمد، عبد اللہ بن عمر قواریری، حماد بن زید، جعفر بن زید عبدی فرماتے ہیں کہ ایک شخص ایک قوم کے نزدیک سے گزرا تو انہوں نے اس کی تعریف کی جب وہ ان سے جدا ہوا تو اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا اے باری تعالیٰ اگر چہ یہ میری حقیقت سے واقف نہیں ہیں لیکن آپ تو واقف ہیں۔

۸۴۴۹احمد بن جعفر بن حمدان، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، نصر بن علی، نوح بن قیس، عطاء سلیمی فرماتے ہیں کہ میرے سامنے عبد اللہ بن غالب اشعث کے پاس گئے وہ اس وقت لوہے کے منبر پر تشریف فرما تھے غالب کے ساتھ ان کے ساتھی بھی تھے غالب نے اشعث سے سوال کیا ہم کس چیز پر آپ کی بیعت کریں انہوں نے فرمایا قرآن وسنت پر چنانچہ ایسا ہی ہوا غالب کی وفات کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی۔

۸۴۵۰ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن ابی جمیل مروزی، حفص بن حمید، ابن مبارک نے عطاء سے ... ل کیا کہ آپ کی حسن سے ملاقات ہوئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا ابن عون کے ساتھ ایک بار ہوئی ہے، ابن مبارک نے فرمایا ابن ... ن کے علاوہ متعدد بار ہوئی ہے۔

۸۴۵۱ابو محمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابو عبد اللہ، اصمعی، حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے سوال کہ تم نے انس سے کوئی چیز روایت کی ہے انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا فلاں شیخ کے پاس چلے جاؤ۔

۸۴۵۲حبیب بن حسن، فضل بن احمد بن عباس، محمد بن مرزوق، اسماعیل بن نصر، صالح فرماتے ہیں کہ عطاء دعا میں اللہ سے جنت کا سوال کرتے تھے میں نے ان کے سامنے ایک حدیث بیان کی کہ قیامت کے روز فرمان الٰہی ہوگا میرے بندہ کا اعمال نامہ چیک کرو اگر اس

نے مجھ سے جنت کا سوال کیا ہوگا تو میں اسے جنت عطاء کروں گا، اگر دوزخ سے پناہ مانگی ہوگی تو میں اسے دوزخ سے نجات دوں گا یہ سن کر عطا نے مجھ سے فرمایا دوزخ سے نجات مل جانا ہی میرے لئے کافی ہے۔

۳۶۷ عتبہ الغلام

آپ دنیا سے آزاد اور ہدایت یافتہ انسان تھے۔

۸۴۵۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، اسحاق بن ابراہیم ثقفی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے میرے سامنے رباح سے عتبہ الغلام نام کی وجہ پوچھی انہوں نے فرمایا ان کا نصف حصہ مردوں کے مشابہ تھا لیکن ہم ان کو مرتھن غلام کی مانند عبادت کرنے کی وجہ سے عتبہ الغلام کہتے تھے۔

۸۴۵۴ احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین فرماتے ہیں کہ عتبہ کا نام اصل میں عتبہ بن ابان صمعہ تھا، والد کی وفات سے قبل ہی انہوں نے وفات پائی۔

۸۴۵۵ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، شعیب بن محرز، حسین کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے مجھ سے پوچھا عتبہ الغلام کا غم کس کے مشابہ ہے میں نے کہا کہ ان کا غم حسن کے غم کے مشابہ ہے۔

۸۴۵۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم محمد بن مسلم، سیار، ریاح القیسی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے میرے ہاں شب گزاری، میں نے ان کو سجدہ میں کہتے سنا اے اللہ عتبہ کا پرندوں اور درندوں کے ساتھ حشر فرما۔

۸۴۵۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ ایک روز میں عتبہ الغلام، یحییٰ واسطی اور مشمرخ صی گھروں سے نکلے ہم نے ایک سبزہ زار میں قیام کیا رات کو میں نے خواب میں دیکھا ایک فرشتہ آسمان سے تین جنتی کفن لے کر آیا ان میں دو کفن عتبہ اور یحییٰ کو اور تیسرا کفن ایک دوسرے شخص کو پہنایا صبح ہونے کے بعد میں نے ان کو خواب سنانے کے لئے بلایا لیکن عتبہ نے مجھے خواب بیان کرنے سے منع کر دیا اس کے ایک ماہ بعد ایک شب میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کسی شخص نے مجھے حرکت دی میں نے اٹھ کر دیکھا تو عتبہ تھے میں نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا وہ خواب مجھے سناؤ میں نے بیٹھ کر ان کو خواب سنایا سننے کے بعد ہاتھ بلند کر کے انہوں نے کوئی بات کی لیکن وہ میری سمجھ میں نہیں آئی، اس کے بعد وہ چلے گئے اور میں دوبارہ سو گیا پھر جب میں اٹھا تو صاحب تنور نے تنور روشن کر لیا تھا میں اپنی سواری کی زین کس کر چل پڑا میں نے دیکھا کہ عتبہ گھوڑے کی لگام پکڑ کر بیٹھے ہیں، پھر ہم چلے حتیٰ کہ جب ہم حلب سے گزرے تو عتبہ نے مجھ سے کہا میرے لئے مشرکین کو غیظ و غضب میں مبتلا کرنے والا گھوڑا خرید و ہم وہاں پر ٹھہر گئے حتیٰ کہ والی نے آکر دروازہ کھولا مشمرخ پیدل تھا ہم اندر داخل ہوئے ایک شخص دروازہ پر گھوڑا لئے یا ثور یا ثور پکار رہا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا تیرے لئے یہاں ثور کہاں، راوی کہتا ہے کہ مشمرخ اس سے گھوڑا لے کر اس پر سوار ہو گیا اس کے بعد ہم وہاں سے چلے حتیٰ کہ ایک جگہ ہم نے دشمن کے نشانات محسوس کئے مجھ سے والی نے کہا کون ان لوگوں کے بارے میں معلومات کر کے ہمیں فراہم کرے گا عتبہ نے کہا میں چنانچہ وہ چند ساتھیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا اسی اثناء میں دشمن نے عتبہ پر حملہ کر کے ایک شخص کے علاوہ سب کو قتل کر دیا پھر ہم عتبہ کے پیچھے گئے تو سب سے پہلے میں نے عتبہ کے جسم کو دیکھا ان کے سینے پر چھ یا سات زخم تھے میں نے ہی ان کو دفن کیا مخلد کہتے ہیں کہ عتبہ کے قتل کے ایک سال بعد ایک نوجوان جو اسی موقع پر شہید ہوا تھا کو میں نے خواب میں دیکھا میں نے اس سے اس کا حال پوچھا تو اس نے کہا مجھے شہدا میں شامل کر دیا گیا پھر میں نے اس سے عتبہ اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھا اس نے کہا ان کا شمار ملکوت السموات میں ہوتا ہے۔

۸۴۵۸احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد بن فارس، ابراہیم بن جنید، عون بن عبداللہ، مخلد بن حسین، فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس عتبہ آئے میں نے ان سے آنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں غزوہ کے لئے آیا ہوں میں نے کہا کہ آپ غزوہ میں جا رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں غزوہ میں گیا اور شہید ہو گیا چنانچہ اس غزوہ میں سب سے پہلے عتبہ ہی شہید کئے گئے۔

۸۴۵۹احمد بن اسحاق، جعفر، ابراہیم، احمد بن سہل بصری، ابوجعفر فرماتے ہیں کہ کیا آپ عتبہ کے قتل کے وقت موجود تھے انہوں نے فرمایا نہیں البتہ عتبہ حباب بستی میں قتل کئے گئے۔

۸۴۶۰احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، عبید اللہ بن محمد بن حفص تیمی، ابوحسن بن یسع فرماتے ہیں کہ عبد الواحد بن زید نے حباب بستی میں سخت سردی میں عتبہ سے ملاقات کی اس وقت ان سے پسینہ ٹپک رہا تھا میں نے سخت سردی میں پسینہ کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا اس جگہ مجھ سے ایک گناہ صادر ہو گیا تھا اس وجہ سے مجھ پر یہ حالت طاری ہے۔

۸۴۶۱احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، خالد بن خداش، عبدالقاہر بن عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ ایک بار بصرہ میں سرخ آندھی چلی جس سے لوگ گھبرا گئے اور عتبہ پر سخت گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۶۲ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین حذاء، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالسلام الزہرانی، ابودعامہ الزہرانی کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ گھر میں ساتھیوں کے ساتھ رسی بانٹ رہے تھے اسی دوران تیز آندھی چل پڑی لیکن عتبہ اس سے لاعلم تھے جب میں نے ان کو اس سے مطلع کیا تو وہ فوراً اپنا کام چھوڑ کر کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے اے عتبہ تو اپنے خدا پر جرأت کرتے ہوئے کھجور کے خریدنے میں مصروف ہے کیوں کہ اس روز انہوں نے چند قیراط کی کھجوریں خریدی تھیں۔

۸۴۶۳احمد بن احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ ختلی، اسحاق بن ابراہیم ثقفی بصری رباح قیسی فرماتے ہیں کہ عتبہ الغلام میری موجودگی میں چند قیراط کے عوض کھجوریں خریدی مغرب کے وقت آندھی چل پڑی عتبہ نے کہا کہ اے رب العالمین ایک سال سے کھجور نہ کھانے کی وجہ سے کھانے کو آج دل چاہ رہا تھا لیکن آپ نے اس پر میرا مؤاخذہ کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا میں اسے صدقہ کرتا ہوں۔

۸۴۶۴ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد الدورقی، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابی بکر کہتے ہیں کہ عتبہ الغلام آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے حتیٰ کہ وہ خشک ہو جاتا رات کے وقت اس سے ایک لقمہ کھا لیتے اس کے بعد دن میں دھوپ میں رکھے ہوئے مٹکے سے لوٹا بھر کر پانی نوش فرما لیتے عتبہ کی باندی نے ان سے کہا اگر آپ آٹا مجھے دیدیں تو میں آپ کے لئے روٹی اور ٹھنڈے پانی کا انتظام کر دوں عتبہ نے فرمایا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

۸۴۶۵احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عبداللہ بن فرج عابد فرماتے ہیں کہ عتبہ آٹا گوندھ کر دھوپ میں رکھ دیتے تھے خشک ہونے کے بعد اسی سے کچھ تناول فرما لیتے اور فرماتے دنیا میں ہمارے لئے آٹا اور نمک ہے لیکن آخرت میں انشاء اللہ ہمارے لئے عمدہ کھانے تیار کئے گئے ہیں۔

۸۴۶۶احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، احمد بن اسحاق حضرمی، سلمہ فراء کا قول ہے کہ عتبہ بصرہ کے عابدوں میں سے تھے اور صاحب فلق سے مشہور تھے عتبہ ہر ماہ کے شروع میں خشک آٹے کے ساٹھ ٹکڑے تیار کر لیتے تھے پھر ان میں سے ہر دن ایک شام میں اور ایک سحر کے وقت تناول فرماتے تھے عتبہ دائمی روزہ دار تھے سواحل اور صحراء پر ان کا قیام رہتا تھا۔

۸۴۶۷احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم ختلی، ابویوسف یعقوب بن اسحاق، ابوعمر بصری فرماتے ہیں کہ عتبہ کا راس المال صرف ایک پیسہ تھا اس کے عوض کھجور کے پتے خرید کر ان کو بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتے تھے، پھر ان میں سے ایک پیسہ صدقہ کر دیتے تھے ایک پیسہ کی افطاری خریدتے اور ایک اپنے پاس رکھ لیتے، ابویوسف فرماتے ہیں کہ اس وقت ایک دانق تین بڑے پیسوں کے

مساوی تھا۔

۸۴۶۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، خالد بن خداش، محمد بن مستور کا قول ہے کہ ایک روز عتبہ ہمارے پاس سبزہ زار پر تشریف لائے میں نے شام میں ان کو مدعو کیا اور ان کے لئے ایک درہم کا گوشت خرید کر اس کا لذیز سالن تیار کروایا لیکن نماز عشاء کے بعد عتبہ غائب تھے میں نے انہیں تلاش کروایا تو وہ ایک کمرہ میں ستو کا شربت نوش کرتے ہوئے ملے اس وقت ان پر گریہ طاری تھا انہیں دعوت یاد دلائی گئی تو انہوں نے فرمایا میرے لئے یہی کافی ہے۔

۸۴۶۹احمد بن اسحاق، جعفر بن فارس، ابراہیم بن جنید، احمد بن عمر انباری، احمد بن حاتم ابوعبداللہ بصری، احمد بن عطا ابوعبداللہ ہر بوعی فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عتبہ کو گوشت تناول نہ فرمانے پر ملامت کی تو وہ فرمانے لگے میں اپنے نفس کو ایک سال پر ٹالتا رہا حتی کہ جب سات سال گزر چکے تو میں نے ایک دوست کو ڈیڑھ دانق دیکر گوشت لانے کے لئے کہا جب اس نے گوشت خرید کر مجھے دیدیا تو مجھے ایک بچہ نظر آیا میں نے اس سے سوال کیا تو فلاں بن فلاں نہیں ہے جس کے والد کا انتقال ہو گیا ہے اس نے جواب دیا ہاں اس کے بعد مجھ پر گریہ طاری ہو گیا اور اس گوشت کے اس یتیم بچہ کے پیٹ میں چلے جانے میں مجھے اپنا فائدہ نظر آیا لہذا وہ گوشت میں نے اس یتیم بچہ کو دیدیا اور اس وقت مجھے قرآن کی یہ آیت یاد آ گئی (ترجمہ) اور باوجودیکہ ان کو خود طعام کی خواہش اور حاجت ہے فقیروں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھلاتے ہیں (از انسان ۸)

۸۴۷۰احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن محمد خلال، احمد بن ثواب ابوعبداللہ مخلد بن حسین فرماتے ہیں کہ باب ہشام بن حسان کے پاس ہماری اور عتبہ کی نشست لگتی ایک روز عتبہ نے فرمایا غیر صاحب پیشہ شخص مجھے ناپسند ہے، ہم نے عرض کیا کہ آپ صاحب پیشہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ ہاں اس لئے کہ میرے پاس ایک پیسہ ہوتا ہے اس کے عوض میں کھجور کے پتے خرید کر انہیں بانٹ کر تین پیسوں میں فروخت کر دیتا ہوں۔

۸۴۷۱احمد جعفر بن ابراہیم، محمد بن ربیع خمی، ابوربیعہ، فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ مختصر سا توشہ لے کر واسط ایک ساتھی سے ملاقات کرنے کے لئے گئے۔

۸۴۷۲ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش اپنے بعض دوستوں کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے بھائی سے ملنے واسط گئے اور زادراہ کے طور پر بصرہ سے ایک جانور خرید لیا جو انہیں واسط تک کافی رہا۔

۸۴۷۳ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد، روح بن سلمہ، سلم العبادانی فرماتے ہیں کہ ایک بار صالح مری عتبہ الغلام، عبدالواحد بن زید اور سلم الاسواری ہمارے پاس تشریف لائے ساحل پر ان کا قیام تھا ایک شب میں نے انہیں کھانے پر مدعو کر لیا ان کے سامنے کھانا لگا دینے کے بعد ایک ندا آئی، دنیاوی کھانے تمہیں دار آخرت سے غافل کرنے والے ہیں اور نفس کی لذت غیر نافع ہے، راوی کہتے ہیں کہ عتبہ اس کی آواز سننے کے بعد چیخ مار کر بیہوش ہو گئے پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا ان کے سامنے سے کھانا اٹھا لیا گیا خدا کی قسم انہوں نے اس سے ایک لقمہ بھی تناول نہیں فرمایا۔

۸۴۷۴احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین سجف بن منظور کہتے ہیں کہ عبدالواحد نے کھانا تیار کر کے بشمول عتبہ جماعت کو اس پر مدعو کیا راوی کہتے ہیں کہ عتبہ کے علاوہ سب نے کھانا کھایا بعض ساتھیوں نے دیکھا کہ عتبہ پر سکوت طاری ہے اور ان کی آنکھیں پرنم ہیں لوگوں کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ایک شخص نے عبدالواحد کو عتبہ کی صورتحال سے مطلع کیا عبدالواحد نے عتبہ سے کھانا تناول نہ فرمانے کے بارے میں سوال کیا انہوں نے جواب دیا اس وقت مجھے جنت کے کھانے یاد آ گئے تھے ان کی بات سن کر عبدالواحد چیخ مار کر بے ہوش ہو کر گر پڑے سجف فرماتے ہیں کہ اس کے بعد عبدالواحد نے کبھی کسی کو کھانے پر مدعو نہیں فرمایا اور خود بھی

مکمل طور پر کبھی شکم سیر اور سیراب نہیں ہوئے اور نہ ہی کبھی مسکرائے۔

اس کے بعد عتبہ نے بھی مکمل طور پر شکم سیر نہ ہونے، سیراب نہ ہونے اور شب و روز نہ سونے پر قسم کھائی، بعض ساتھیوں نے مکروہ اوقات الصلوٰۃ میں عتبہ کو سونے کا مشورہ دیا کیوں کہ اس صورت میں ان کی قسم بھی نہ ٹوٹتی، انہوں نے جواب میں فرمایا اللہ اور میرے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس میں حیلہ نکالنا میرے نزدیک ناجائز ہے عتبہ کپڑوں کے نیچے اون کا استعمال فرماتے تھے جمعہ کے روز اسے نکال کر عمدہ لباس زیب تن فرماتے۔

۸۴۷۵ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف بن عطیہ کے لباس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ان کا لباس دو پرانی چادریں تھیں۔ ان میں سے ایک باندھ لیتے اور دوسری کمر پر ڈال لیتے تم انہیں دیکھ کر کاشتکار سمجھو گے لیکن ابراہیم کا قول ہے کہ عتبہ عوز قبیلہ کے عربی النسل شریف انسان تھے۔

۸۴۷۶ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عبیداللہ، خلیل بن عمرو نکری، ابوانس کہتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا عنقریب تم مجھے اس دنیا میں نہیں دیکھو گے میں نے سوال کیا کہ آپ سے کیا غلطی ہوئی ہے؟ انہوں نے فرمایا قریب ہے کہ زمین مجھے نگل جائے پھر میں نے ان سے وہی سوال کیا انہوں نے پھر گزشتہ جملہ فرمایا۔

۸۴۷۷احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، ابوعمر ضریر فرماتے ہیں کہ میں نے ریاح قیسی کو کہتے سنا ہے کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح میں خواہش نفس کے خلاف چلنے کا عزم کئے ہوئے ہوں اے ریاح اگر تیرے اندر ایک چیز پیدا ہو جائے تو لوگ آپ پر رشک کریں وہ زبان کو فضولیات سے محفوظ رکھنا ہے۔

۸۴۷۸ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، احمد بن ابراہیم زہیر مروزی فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ ایک جماعت کے ہمراہ ایک چھوٹی کشتی میں سوار تھے ملاح نے کشتی کو ان میں سے بعض کے برابر کرنے کا ارادہ کیا اسے سب سے حقیر عتبہ ہی نظر آئے چنانچہ اس نے عتبہ کے پہلو پر ہاتھ مار کر انہیں سیدھا ہونے کو کہا عتبہ نے فرمایا اللہ کا شکر ہے کہ اسے میں ہی سب سے حقیر نظر آیا ہوں۔

۸۴۷۹احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبید ختلی، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، ابومحبر بن مخزم کا قول ہے کہ ایک بار سلیمان نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ابن عتبہ پر افسوس ہے اس کی وجہ سے اہل بصرہ آفت میں مبتلا ہوئے اس کے بعد ایک بار سلیمان ایک لشکر کے ہمراہ سفر کرتے ہوئے عتبہ کے پاس سے گزرا تو ان کے سر پر کھڑا ہو گیا لیکن عتبہ کو علم ہی نہیں ہوا کیوں کہ اس وقت وہ سر نیچے کئے ہوئے زمین کرید رہے تھے، سلیمان نے سلام کیا تو عتبہ نے دیکھ کر جواب دیا پھر سلیمان نے ان سے ان کی خیریت دریافت کی عتبہ نے کہا کہ قیامت کے روز اللہ کے سامنے حاضری کی کیفیت کے بارے میں متفکر ہوں، اس کے بعد عتبہ اپنے کام میں مشغول ہو گئے سلیمان نے اس موقع پر عتبہ کو دو ہزار درہم پیش کئے لیکن انہوں نے قبول نہیں فرمائے سلیمان روتے ہوئے وہاں سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا کہ عتبہ کے بابت ہمارے خیالات غلط ثابت ہوئے۔

۸۴۸۰احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبیداللہ، عبداللہ بن عون، ابوحفص فرماتے ہیں کہ ایک بار عتبہ اپنے کسی رشتہ دار کے ہمراہ سفر کر رہے تھے راستہ میں عتبہ باتیں کر رہے تھے لیکن ان کے ساتھی خاموش تھے عتبہ نے ان سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا آپ کو حاکم بصرہ جاتے ہوئے نظر نہیں آ رہے؟ عتبہ نے فرمایا مجھے وہ نظر نہیں آ رہے۔

۸۴۸۱عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، مضر فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عبدالواحد سے سوال کیا کہ آپ کے علم میں ایسا کوئی شخص ہے جسے راستہ پر چلنے کے باوجود کسی کا علم نہ ہو؟ عبدالواحد نے کہا کہ ایک شخص کے علاوہ جو بھی تمہارے سامنے آنے والا ہے مجھے علم نہیں چنانچہ کچھ دیر کے بعد میں نے بازار کے راستہ سے عتبہ کو تشریف لاتے دیکھا ہے؟ عتبہ نے فرمایا میں نے

راستہ میں کسی کو نہیں دیکھا۔

۸۴۸۲ عبداللہ، احمد، احمد، ابراہیم، مضر، عبدالواحد فرماتے ہیں کہ عتبہ جمعہ کے روز مسجد تشریف لاتے لوگ سایہ میں کھڑے رہتے لیکن وہ دھوپ میں کنکریوں پر کھڑے ہوتے پھر رکوع، سجدہ اسی قدر طویل فرماتے عبدالواحد کا قول ہے کہ میری رائے یہ ہے کہ عتبہ کو گرمی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی۔

۸۴۸۳ احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، عمار بن عثمان حلبی، ریاح ابومہاجر قیسی؛ عتبہ فرماتے ہیں کہ اگر موت کی خواہش ممنوع نہ ہوتی تو میں اس کی خواہش کرتا قیسی نے ان سے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا اس میں دو فائدے ہیں (۱) فجار کی صحبت سے چھٹکارا (۲) ابرار کی مجاورت کی امید۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد عتبہ پر گریہ طاری ہو گیا اور استغفار پڑھتے ہوئے فرمانے لگے قیامت کے روز مجھے شیطان کے ساتھ لوہے کا طوق پہنا کر دوزخ میں ڈالے جانے کا خوف ہے اس کے بعد وہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۸۴ ابومحمد، احمد بن اسحاق، ابوحاتم، احمد بن خالد وہبی، کہتے ہیں کہ میں نے بعض ساتھیوں کو کہتے سنا ہے کہ ایک بار عتبہ پر غشی طاری ہو گئی ہوش آنے پر فرمانے لگے اے باری تعالیٰ اس شخص پر رحم فرما جو آپ، پر جرأت کرتے ہوئے دین کھاتا ہے لوگوں نے پر قرض شدہ رقم کی جانچ پڑتال کی تو ان پر دو پیسے قرض نکلے۔

۸۴۸۵ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن ابی حسن، احمد بن ابی الحواری، جعفر بن محمد فرماتے ہیں کہ ہر شب عتبہ تین بار چیخ مارتے تھے "سورۂ قیامہ" تلاوت کر کے مراقب ہو کر سوچتے رہتے تھے ثلث شب گزرنے پر ایک چیخ مارتے اس کے بعد پھر مراقبہ فرماتے، سحری کے وقت پھر دوسری چیخ مارتے۔ احمد فرماتے ہیں کہ جب میں نے بعض بصری افراد سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا چیخ کے بجائے ان کی دو چیخوں کے درمیانی حالت قابل غور ہے۔

۸۴۸۶ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، سجف بن منظور، سلیم نحیف فرماتے ہیں کہ ایک شب عتبہ مسلسل کہتے رہے کہ اے باری تعالیٰ تو مجھے عذاب دے یا مجھ پر رحم کرے دونوں صورتوں میں میں آپ کا محب ہوں، راوی کہتا ہے کہ عتبہ کی صبح تک مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۴۸۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم بن عامر، محمد بن فہد مدینی، فرماتے ہے کہ عتبہ شب میں طویل نماز پڑھتے، نماز سے فارغ ہو کر سر بلند کر کے عرض کرتے اے میرے سید تو مجھے عذاب دے یا معاف کر دے دونوں سورتوں میں آپ کا محب ہوں۔

۸۴۸۸ احمد بن بندار، جعفر بن احمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن حسین، عصمہ بن سلیمان، مسلم بن عرفجہ عنبری؛ عنبسہ خواص فرماتے ہیں کہ عتبہ میری زیارت کو تشریف لاتے بعض مرتبہ تو شب بھی میرے پاس ہی گزارتے، چنانچہ ایک شب میرے ہاں قیام تھا، سحری کے وقت خوب ان پر گریہ طاری ہوا، صبح ہونے کے بعد میں نے ان سے عرض کیا آپ پر اس قدر گریہ طاری کیوں جاری تھا، فرمایا اے عنبسہ قیامت کے روز اللہ کی پیشی یاد آ گئی تھی، اس کے بعد وہ گرنے کے قریب ہو گئے تو میں نے انہیں سہارا دیا اس وقت بھی ان کی آنکھیں سرخ اور پرنم تھیں پھر ان پر وہی کیفیت طاری ہونے لگی میں نے انہیں کہا عتبہ عتبہ کیا بات ہے، ہلکی آواز سے انہوں نے جواب دیا پھر فرمانے لگے قیامت کے روز کیا ہوگا، بار بار یہی جملہ دہراتے رہے اور روتے رہے فرماتے اے باری تعالیٰ اگر تو مجھے عذاب دے تو میں پھر بھی آپ کا محب ہوں مسلسل یہی فرماتے رہے حتیٰ کہ مجھ پر بھی گریہ طاری ہو گیا۔

۸۴۸۹ عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عبداللہ بن عیسیٰ طفاوی، ابوعبداللہ شحام فرماتے ہیں کہ عتبہ الگ کمرہ میں میرے پاس رات گزارتے تھے، عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے عتبہ کی عبادت کا حال پوچھا انہوں نے فرمایا عتبہ ساری شب قبلہ رخ بیٹھ کر روتے ہوئے گزار دیتے تھے، کبھی عتبہ میرے پاس آ کر افطاری کے لیے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی اور چند کھجوریں طلب فرماتے اور فرماتے کہ

اس کے لانے والے کو میرے برابر ثواب ملے گا۔

۸۴۹۰ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، مخلد بن حسین کا قول ہے کہ عتبہ اور ان کے دوست یحییٰ گویا انبیاء کے تربیت یافتہ تھے۔

۸۴۹۱احمد بن اسحاق، جعفر بن احمد، ابراہیم بن جنید، عبدالرحیم بن یحییٰ دیبلی، عثمان بن عمارۃ، عتبہ فرماتے ہیں کہ محبت الٰہی سے لبریز قلب کو گرمی، سردی ترش اور شیریں کا کوئی احساس نہیں ہوتا۔

۸۴۹۲احمد بن جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، معاذ ابوعون، ابوعمران تمار، حسن بن ابی جعفر، عتبہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی معرفت سے مطلع قلب اس کا محب ہوتا ہے اور اس کا محب اس کا مطیع ہوتا ہے اور مطیع قلب کا اللہ اکرام کرتا ہے اور پھر ایسے قلب کو جوار الٰہی نصیب ہوتا ہے، ایسا قلب قابل مبارک ہے عتبہ مسلسل یہ فرماتے رہے حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے۔

۸۴۹۳احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن زید فرماتے ہیں کہ بعض مرتبہ میں عتبہ کی حالت کے بارے میں تمام شب متفکر رہتا جب میں ان سے نفس پر نرمی کے بارے میں سوال کرتا تو ان پر گریہ طاری ہو جاتا۔

۸۴۹۴احمد، جعفر، ابراہیم، ابوطیب، ابن اسماعیل القاری فرماتے ہیں کہ بعض ساتھیوں نے عباد ان میں عتبہ کو مرض کی وجہ سے علاج کا مشورہ دیا لیکن انہوں نے فرمایا میری بیماری ہی میرا علاج ہے نیز فرمایا دنیا خوش کم غمگین زیادہ کرتی ہے۔

۸۴۹۵احمد، جعفر، ابراہیم، عبداللہ بن عون خراز، ابوحفص بصری فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست عتبہ کا ہمسایہ تھا اس نے ایک شب عتبہ کو کہتے سنا آسمان کے جبار پاک ہے تیری ذات تیرا محب مشقت میں ہے غیب نے ندا آئی اے عتبہ تو سچا ہے اس کے بعد عتبہ بیہوش ہو گئے

۸۴۹۶احمد، جعفر، ابراہیم، محمد بن حسین، یحییٰ بن راشد، عبداللہ بن مبشر کہتے ہیں کہ ایک بار عتبہ نے دعا کی اے اللہ مجھے صوت حزین، مسلسل گریہ اور بلا تکلف غذا عطا فرما چنانچہ تلاوت قرآن کے وقت خود بھی روتے اور دوسروں کو بھی رلاتے اور ہمیشہ روتے گھر میں ہی رہتے کھانا غیر معلوم طریقہ پر خود ہی ان تک پہنچ جاتا۔

۸۴۹۷احمد، جعفر، ابراہیم، احمد بن محمد فرماتے ہیں کہ میں نے ابن داؤد کو کہتے سنا مخلد بن حسین، ابراہیم بن ادہم اور عتبہ کی ہم نشینی اختیار کر ایک بار ان سے عتبہ اور ابراہیم کے افضل ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا عتبہ میرے نزدیک سب سے افضل تھے۔

۸۴۹۸احمد، جعفر، ابراہیم حمید بن ربیع، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کی زیارت کی ہے پرندے بھی ان کی باتوں کا جواب دیتے تھے۔

۸۴۹۹ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خالد بن خداش بعض کا قول نقل کرتے ہیں کہ عتبہ نے ایک بار پرندہ کو کہا میرے پاس آ جاؤ تمہارے لئے امان ہے چنانچہ وہ پرندہ ان کے ہاتھ پر آ کر بیٹھ گیا کچھ دیر کے بعد انہوں نے پرندہ کو چھوڑ دیا اور اس بات کو بیان کرنے سے اپنے ساتھی کو منع کر دیا۔

۸۵۰۰ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، خلیل بن عمرو سکری فرماتے ہیں کہ میں نے مہدی کو کہتے سنا ہے کہ ایک شب میں صحراء کی طرف گیا تو وہاں عتبہ موجود تھے مجھ سے فرمایا میں نے اللہ سے تمہیں بھیجنے کی درخواست کی تھی میں نے ان سے کہا کہ اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہمیں کھجور کھلائے چنانچہ ان کے دعا کرنے پر تازہ کھجوروں کی زنبیل ہمارے سامنے آ گئی۔

۸۵۰۱ابومحمد بن حیان، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن، عبدالخالق عبدی فرماتے ہیں کہ عتبہ کی عبادت کے لئے ایک الگ کمرہ تھا شام جاتے ہوئے اسے تالا لگا کر فرمایا میری وفات کی خبر آنے سے قبل اسے مت کھولنا چنانچہ لوگوں نے عتبہ کی وفات کے بعد اسے کھولا تو اس میں ایک قبر اور ایک لوہے کا طوق تھا۔

۸۵۰۲ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، علی بن مسلم، سیار عبداللہ بن شمیط فرماتے ہیں کہ عتبہ تمام نمازیں میرے والد کے ساتھ ادا کرتے تھے۔

۸۵۰۳ابوبکر، عبداللہ، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ یوسف بن عطیہ سے عطاء سلمی کے ہدیہ قبول کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا؟ انہوں نے فرمایا وہ صرف عتبہ کا ہدیہ قبول فرماتے تھے میں نے پوچھا کہ عتبہ کا ہدیہ کیسا ہوتا تھا فرمایا عتبہ کے ہاتھ میں چادر کے نیچے زیتون اور سرکہ سے بھری ایک چھوٹی سی صندوقچی ہوتی تھی۔

۸۵۰۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم، سیار، ریاح فرماتے ہیں کہ عتبہ نے مجھ سے فرمایا اے ریاح ہماری معاونت نہ کرنے والا ہمارا مخالف ہے۔

۸۵۰۵محمد بن احمد، حسن بن محمد، ابوزرعہ، ہارون، سیار، قدامہ بن ایوب عتکی فرماتے ہیں کہ میں نے عتبہ کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے پوچھا اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ اختیار کیا عتبہ نے جواب دیا اللہ نے آپ کے گھر میں لکھی ہوئی دعا کی برکت سے میری مغفرت فرمادی عتکی کہتے ہیں کہ صبح اٹھتے ہی میں نے گھر میں جا کر دیکھا تو عتبہ کے خط سے یہ دعا لکھی ہوئی تھی اے گمراہوں کو ہدایت عطا کرنے والے، اے عاصیوں پر رحم کرنے والے اے لوگوں کی لغزشوں کو معاف کرنے والے اپنے گناہ گار بندہ اور تمام مسلمانوں پر رحم فرما اور انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ ہمارا حشر فرما۔

۸۵۰۶احمد بن اسحاق، جعفر بن محمد، ابراہیم بن جنید، محمد بن حسین، سعید بن عامر، فرماتے ہیں کہ ایک بصری خاتون دائمی روزہ دار افطار کے وقت دعا کرتے ہوئے کہتی اے اللہ قیامت کے روز آپ ﷺ کے حوض سے مجھے سیراب فرما کہتی ہیں کہ ایک بار خواب میں مجھے عتبہ کی زیارت ہوئی انہوں نے مجھ سے فرمایا تم دعا میں یہ بھی کہا کرو اے اللہ عتبہ کے حوض سے بھی مجھے سیراب فرما اس لئے کہ جنت میں اس کے لئے بھی ایک حوض ہے وہ خاتون عتبہ کی پڑوسن تھی۔

۸۵۰۷سعید بن محمد، احمد بن ابراہیم، خلف بن فضل، ابوقاسم مجاہد بن حاتم برکی، ابوحاتم رازی فرماتے ہیں کہ ابان بن ثعلب عتبہ کے والد تھے۔

۳۶۸بشر بن منصور سلیمی[۱]

آپ عالم، عابد، گوشہ نشین اور ذاکر انسان تھے۔

۸۵۰۸عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین بن نصر، احمد بن ابراہیم بن کثیر، عباس بن ولید بن نصر، کہتے ہیں کہ ایک روز عصر کے بعد ہم بشر بن منصور کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ پریشانی کے عالم میں ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے عرض کیا کہ اے ابومحمد شاید ہم نے آپ کو کسی چیز سے منع کر دیا، انہوں نے انتہائی دھیمی آواز میں فرمایا میں تم سے کوئی بات خفیہ رکھنے والا نہیں ہوں اس وقت میں تلاوت قرآن کریم میں مشغول تھا اس کے بعد فرمایا میں ملاقات کے ذریعہ کسی کو نقصان پہنچانے والا نہیں ہوں۔

۸۵۰۹ابومحمد بن حیان، احمد بن نصر حذاء، احمد بن ابراہیم دورقی، عبدالرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور مجھ سے فرمایا کرتے تھے علم کے حصول کے لئے فارغ اوقات میں بھی کوشش کرو۔

۸۵۱۰ابومحمد، احمد بن نصر، احمد، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے ابوخصیب عبداللہ بن ثعلبہ اور بشر بن سری کے ساتھ بشر بن منصور کے پاس جانے کا پروگرام بنایا جب ہم ان کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا میں نے تمہاری آمد کے سلسلے میں استخارہ کیا تھا جس میں میرا قلبی

۱۔ التاریخ الکبیر ۲/۱/۸۴. والجرح ۱/۱/۳۶۶. والمیزان ۱/۳۲۵. وتھذیب الکمال ۷۰۸.

رجحان تمہاری غیر آمد کی طرف ہو گیا تھا، عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ ایک بار بشر بن منصور کسی کام سے میرے پاس آئے تو میں نے ان کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضرت آپ ہمارے پاس پیغام پہنچا دیتے انشاء اللہ میں خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتا جواب میں فرمایا تم کو مجھ سے کام نہیں تھا بلکہ مجھے تم سے کام تھا عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ واپس تشریف لے جانے کے لئے میں نے ان کی خدمت میں سواری پیش کی تو فرمایا مجھے اس قسم کی چیزوں کا نفس کو عادی بنانا ناپسند ہے، نیز عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن جعفر نے پانی کا حوض بنوایا تھا لیکن بشر بن منصور اس سے پانی استعمال نہیں فرمایا کرتے تھے بلکہ باندی کے ذریعہ سے نہر سے پانی کا مٹکہ منگواتے تھے۔

۸۵۱۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، عمارہ بن یحییٰ ابوحمزہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ کوئی شخص اپنے ساتھی کے اہل خانہ کو سلام بھجوا سکتا ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا میں نے عبدالرحمٰن کی مانند کسی کو نہ پایا جب وہ میرے پاس تشریف لاتے تھے تو میرے گھر والوں کو سلام بھجواتے تھے، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن سے سوال کیا کہ اگر بدعتی یا فاسق شخص ایسی جماعت کو سلام کرے جو کھانے میں مشغول ہو کیا وہ لوگ اسے کھانے کی دعوت دے سکتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا دے سکتے ہیں، نیز عبدالرحمٰن : فرمایا انسان کے لئے حرام سے اجتناب کی مانند اخلاق ذمیمہ سے بھی اجتناب لازمی ہے۔

۸۵۱۲ ابو محمد بن حیان، احمد الحذاء، دورقی، عباس بن ولید بن نصر کا قول ہے کبھی بشر بن منصور ڈاڑھی ہاتھ میں لے کر اپنے کو خطاب کر کے فرماتے اے بشر کیا تو ساٹھ سال گزرنے کے بعد بھی سرداری کا خواہاں ہے؟ حضرت عباس فرماتے ہیں کہ بشر کا قول ہے ہر شئے کے لیے بچاؤ ہوتا ہے نفس کے لئے بھی بچاؤ تلاش کرو نفس کو اپنے اوپر غالب مت ہونے دو۔

۸۵۱۳ ابو محمد، احمد، دورقی، غسان بن فضل فرماتے ہیں کہ بشر ان اولیاء اللہ میں سے تھے جنہیں دیکھ کر اللہ اور یوم آخرت یاد آجاتے تھے بشر ذکی فقیہ اور خندہ رو انسان تھے، نیز فرمایا ایک سال بشر بن منصور اور محمد بن یوسف حج پر تشریف لے گئے وہاں پر بشر نے سب کے لئے خوب دعائیں کیں فرماتے ہیں کہ ایک بار شقیق عصفری نے کہا آپ کو آپ کی ملکیت میں ایک لاکھ کی رقم کا جمع ہونا پسند ہے؟ انہوں نے فرمایا اس کے مقابلہ میں بصارت کا زائل ہو جانا مجھے پسند ہے، غسان فرماتے ہیں کہ بشر عربی النسل انسان تھے۔ انہوں نے اپنی اولاد کو رسی بٹنے کا عمل سکھایا تھا، نیز فرمایا کہ بشر کی کبھی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور مسجد میں کسی سائل کو محروم نہیں لوٹنے دیتے تھے، انہوں نے اپنی تجہیز و تکفین کی مجھے وصیت کی تھی۔

۸۵۱۴ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن مہدی، عبدالخالق ابو ہمام زہرانی، فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور کا قول ہے حقیقت تک پہنچنے والے بہت کم لوگ ہیں۔

۸۵۱۵ سہل بن منصور فرماتے ہیں کہ ایک روز بشر نے طویل نماز ادا کی ایک شخص ان کو دیکھ رہا تھا بشر نے اس سے کہا میری نماز سے دھوکہ مت کھانا اس لئے کہ ابلیس نے فرشتوں کے ساتھ خوب اللہ کی عبادت کی ہے۔

۸۵۱۶ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسن، احمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہے کہ ایک بار میں نے بشر سے کہا ہمارے لئے ایک خیر و برکت کی مجلس منعقد ہوتی ہے بشر نے فرمایا ایسی مجلس قابل سعادت ہے پھر میں نے ان سے کہا کہ لوگ ہمارے لئے مجلس منعقد نہ کریں تو ہمیں اس پر افسوس ہوتا ہے بشر نے فرمایا اس صورت میں تو اس مجلس کا منعقد نہ ہونا بہتر ہے۔

۸۵۱۷ عبداللہ بن محمد، احمد بن حسین، احمد بن ابراہیم، زہیر بجستانی ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے بشر کو کہتے سنا کہ جب بھی میں نے کسی کی یا کسی نے میری ہم نشینی اختیار کی تو بعد میں مجھے اس پر ندامت ہوئی۔

۸۵۱۸ عبداللہ، احمد، محمد بن عبداللہ انصاری، ایوب بن عبداللہ انصاری، فرماتے ہیں کہ بشر ہمیں حدیثیں سنایا کرتے تھے بعد میں فرماتے دوسروں کے سامنے حدیث بیان کرتے وقت میں خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہوں۔

۸۵۱۹ابی ،احمد بن محمد بن عمر ،عبداللہ بن محمد ابن عبید ،علی بن مدینی ،عبدالرحمن بن مہدی ،بشر بن منصور کا قول ہے جب کبھی میں آخرت کی یاد سے غافل کن امر میں مشغول ہوتا ہوں تو مجھے اپنی عقل زائل ہونے کا خوف پیدا ہو جاتا ہے۔

۸۵۲۰محمد بن جعفر ،اسحاق بن ابراہیم بن جمیل ،علی بن مسلم ،سیار ،بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں بشر بن منصور کی زیارت ہوئی میں نے عرض کیا کہ اے ابومحمد اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا بشر نے جواب دیا کہ میرے خوف کے مقابلہ میں اللہ نے میرے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمایا۔

۸۵۲۱محمد بن احمد بن عمر ،ابی ،ابوبکر بن عبید ،محمد بن قدامہ فرماتے ہیں کہ بشر بن منصور سے وفات کے وقت قرض کے بارے میں نصیحت کی درخواست کی گئی تو فرمایا میں گناہوں کی بخشش کے بارے میں تو اللہ سے پرامید ہوں کیا میں قرض کے بارے میں اس سے امید نہ رکھوں چنانچہ ان کی وفات کے بعد ان کے کسی بھائی ان کا قرض ادا کر دیا۔

۸۵۲۲ابومحمد بن حیان ،احمد بن روح ،حسین بن حسن ،ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے بشر سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا مردوں کا لشکر تمہاری موت کا منتظر ہے۔

۸۵۲۳عبداللہ بن محمد بن جعفر ،ابوبکر بن ابی عاصم ،سلیمان عبداللہ بن احمد ،عباس بن الولید ،بشر بن منصور ،سفیان ،سہیل ،ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا دین سراسر نصیحت کا نام ہے صحابہ کرام نے پوچھا یارسول اللہ کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ اس کے رسول اس کی کتاب ائمۃ المسلمین اور عام لوگوں کے لئے۔[1]

۸۵۲۴عبداللہ بن جعفر ،اسماعیل بن عبداللہ ،حسین ابن حفص ،وابوعمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،عبدالاعلیٰ بن حماد ،بشر بن منصور ،زہیر بن محمد ،سہیل ،ابی ،ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ کی ایک انصاری نے دعوت کی اس موقع پر ہم بھی اس دعوت میں آپ کے ساتھ شریک ہوئے کھانے سے فارغ ہو کر ہاتھ دھو کر آپ ﷺ نے یہ دعا پڑھی ،الحمد للہ یطعم و لا یطعم من علینا فھدانا واطعمنا وسقانا و کل بلاء حسن ابلانا الحمد للہ غیر مودع ربی و لامکافی و لامکفور و لامستغنی عنہ الحمد للہ الذی اطعم من الطعام وسقی من الشراب و کسی من العری وھدی من الضلالۃ وبصر من العمی وفضل علیٰ کثیر من خلقہ تفضیلا الحمد للہ رب العالمین۔[2]

۸۵۲۵ابوعمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ، اسحاق بن احمد بن علی ،ابراہیم بن یوسف بن خالد ،عباس بن ولید ،بشر بن منصور ،عمران بن عبد اللہ بن عثمان بن خثیم ،سعید بن جبیر ،ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا حجر اسود کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن کے ذریعے وہ دیکھے گا اور ایک زبان ہوگی جس کے ذریعہ وہ اپنے استلام کرنے والے کے لئے گواہی دے گا۔[3]

۸۵۲۶ابوعمرو بن حمدان ،حسن بن سفیان ،ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق ،محمد بن اسحاق الثقفی ،عبدالاعلیٰ بن حماد ،بشر بن منصور ،عمر بن نبہان ابی شداد ،جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایمان لانے کے بعد تین عمل کرنے والا آخرت میں جس دروازہ سے چاہے گا

---

[1] سنن النسائی ۷/۱۵۶، ۱۵۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲/۴۰. ومسند الامام أحمد ۲/۱۰۴. والسنن الکبری للبیھقی ۸/۱۶۳. ومسند أبی عوانۃ ۱/۳۷.

[2] المستدرک ۱/۵۴۶. وصحیح ابن حبان ۱۳۵۲. وعمل الیوم واللیلۃ لابن السنی ۴۷۹. وأمالی الشجری ۱/۲۵۳. والشکر لابن أبی الدنیا ۱۷. والدر المنثور ۳/۷. واتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۲۷، ۷/۱۲۴. وکنز العمال ۴۰۸۵۰.

[3] المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۱۸۲. ومجمع الزوائد ۳/۲۴۲. والترغیب والترھیب ۲/۱۹۴. وکنز العمال ۳۴۷۵۲.

جنت میں داخل ہوگا اور جس حور سے چاہے گا شادی کرے گا (۱) خفیہ طریقہ سے قرض ادا کرنے والا (۲) فرض نماز کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھنے والا (۳) قاتل کو معاف کرنے والا۔ ابوبکر نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں سے ایک عمل کرنے والے کے لئے بھی خوشخبری ہے آپ نے فرمایا ہاں ہے[1]۔

۳۶۹ عبدالعزیز بن سلمان

آپ حامل الخوف والرجاء انسان تھے۔

۸۵۲۷ ولید بن احمد، محمد بن احمد بن نصر، عبدالرحمن بن محمد بن ابراہیم محمد بن یحییٰ محمد بن حسن، یحییٰ بن بسطام اصغر ابوطارق تبان کا قول ہے عبدالعزیز بن سلمان قیامت اور موت کے ذکر کے وقت ایک غمزدہ عورت کی مانند چلاتے تھے، ان کی مجلس کے دوران مسجد کے گوشوں سے خوف الٰہی کی وجہ سے رونے کی آواز بلند ہوتی تھی بعض مرتبہ تو مسجد کے گوشہ سے ایک یا دو فرد مردہ حالت میں اٹھائے جاتے تھے۔

۸۵۲۸ ولید بن احمد، محمد بن احمد، عبدالرحمن بن ابی حاتم، محمد بن یحییٰ محمد بن حسین، مالک بن ضیغم، مسمع بن عاصم کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے عبدالعزیز بن سلمان کلاب بن جری اور سلیمان اعرج کے ہمراہ ساحل سمندر پر شب گزاری کلاب پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ ہمیں ان کی موت کا خطرہ پیدا ہوگیا اس کے بعد عبدالعزیز پھر سلیمان پر بھی گریہ طاری ہوگیا، صبح ہونے پر میں نے شب میں گریہ کے بارے میں عبدالعزیز سے سوال کیا انہوں نے جواب دیا کہ دریا کی موجوں کو دیکھ کر دوزخ کی آگ کے شعلے مجھے یاد آگئے تھے جس کی وجہ سے مجھ پر گریہ طاری ہوگیا پھر میں نے کلاب وسلمان سے سوال کیا انہوں نے بھی اسی قسم کا جواب دیا لیکن ان میں سے سب سے برا میں تھا کہ مجھے صرف ان کے گریہ کی وجہ سے گریہ طاری ہوا۔

۸۵۲۹ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن عبدالعزیز بن سلمان نے اپنے والد کا قول نقل کیا ہے کہ موت کے یقین کے باوجود دنیا سے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے اور اس سے جی لگانے والے انسان پر مجھے تعجب ہے اس کے بعد ہائے ہائے کرتے ہوئے ہوئے عبدالعزیز بیہوش ہوگئے۔

۸۵۳۰ ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار سعدی، عبدالعزیز بن سلمان بن عابد، مطہر سعدی کا قول ہے میں نے ایک روز خواب دیکھا کہ میں ایک نہر کے کنارہ پر ہوں جس میں خالص مشک بہہ رہی ہے اس کے دونوں طرف موتیوں کے درخت ہیں جن کی ٹہنیاں سونے کی ہیں میرے پاس چند لڑکیاں آئیں اور وہ سب کہہ رہی تھیں جس ذات کی تسبیح ہر زبان ومکان میں جاری ہے وہ پاک ذات ہے میں نے ان سے سوال کیا کہ تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم مخلوق خدا میں سے ہیں پھر میں نے ان سے سوال کیا یہ لوگ تمہارے ذریعے آنکھیں ٹھنڈی کرنے والے کون ہیں جواب دیا شب بیدار قرآن کی تلاوت کرنے والے لوگ ہیں۔

۸۵۳۱ ابوبکر مؤذن، احمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید محمد بن حسین، ابوعقیل زید بن عقیل کہتے ہیں کہ مطرف سفری نے عبدالعزیز سے سوال کیا کہ میں نے خواب دیکھا کہ بصرہ کی مسجد کے وسط میں ایک شخص کہہ رہا ہے موت کی یاد خائفین کے قلوب کو بیدار کرنے والی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس بات کے سننے کے بعد عبدالعزیز بیہوش ہوکر گر پڑے۔

[1] مجمع الزوائد ۶/ ۳۰۱. والمطالب العالیة ۳۴۰۳. والترغیب والترھیب ۳/ ۳۰۵. واتحاف السادۃ المتقین ۸/ ۴۱. والدر المنثور ۶/ ۴۱۱. وتخریج الاحیاء ۳/ ۱۷۹. وتفسیر ابن کثیر ۸/ ۵۴۵. والأحادیث الضعیفة ۶۵۴.

۸۵۳۲عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن عباس، سلمہ بن شبیب، ابراہیم بن جنید محمد بن عبدالعزیز ابن سلمان عابد فرماتے ہیں کہ میرے والد کے تہجد پڑھنے کے وقت گھر میں زبردست شور کی آواز سنائی دیتی تھی اصل میں جن اٹھ کر وضو کر کے میرے والد کے ساتھ تہجد پڑھتے تھے۔

۸۵۳۳ابی، احمد بن محمد بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، احمد بن ابی الحواری کہتے ہیں کہ عبدالعزیز راسبی سے ان کی خواہش کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا میری خواہش یہ ہے کہ خیمہ میں بیٹھ کر اللہ سے خوب خلوت کروں۔

۸۵۳۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابوموسیٰ عنبری، عبدالعزیز، مالک بن دینار، کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں انس کے پاس ایک شیخ آئے وہ اجازت طلب کر کے کبرسنی کی وجہ سے عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اور انس نے وصیت کی درخواست کی انس نے فرمایا اللہ کی معیت متقین اور محسنین کو حاصل ہے۔

۳۷۰عبداللہ بن ثعلبہ

آپ کا قلب محبت الٰہی سے لبریز تھا۔

۸۵۳۵ابوبکر محمد بن احمد موذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، ابوحسن بصری، ابوعروۃ فرماتے ہیں کہ عبداللہ پر اس قدر گریہ طاری ہوتا کہ ان کے رخسار آنسوؤں سے تر ہو جاتے اور فرماتے ہر انسان کو فنا ہونے کے بعد قبرستان میں جانا ہے لوگ روز افزوں اپنی قبروں کے نزدیک ہو رہے ہیں۔

۸۵۳۶ابی، ابوالحسن بن ابان، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس، محمد بن علی ہاشمی، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے شام کے وقت من جانب اللہ انسان کی حفاظت ہوتی ہے لیکن صبح ہوتے ہی انسان معاصی میں مبتلا ہو جاتا ہے پھر شام ہوتے ہی اللہ کی حفاظت انسان کی طرف دوبارہ لوٹ آتی ہے۔

۸۵۳۷محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ ابن عبید، حامد بن عمر بکراوی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ثعلبہ کو سفیان بن عیینہ سے کہتے سنا اے ابومحمد ہائے غم کے بعد غم ہے، سفیان نے ان سے عرض کیا کہ کیا آپ کو بھی کبھی غم لاحق ہوا ہے عبداللہ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو میں کبھی خوش ہوا ہی نہیں۔

۸۵۳۸ابی، احمد بن محمد، ابوبکر بن سفیان، محمد بن ادریس عبدالصمد بن محمد، ابی، عبداللہ بن ثعلبہ فرماتے ہیں کہ الٰہی آپ کے کرم کا مقتضیٰ تو یہ ہے کہ کبھی بھی آپ کی نافرمانی نہ کی جائے لیکن اس کے باوجود آپ کی نافرمانی اس طرح کی جاتی ہے کہ گویا عاصی لوگ آپ کی دسترس سے باہر ہیں لوگوں کی کون سی گھڑی آپ کی نافرمانی سے خالی ہے لیکن پھر بھی آپ کی طرف سے ان پر رحمت کا نزول ہو رہا ہے۔

۸۵۳۹ابی، احمد، ابوبکر علی بن محمد، یوسف بن ابی عبداللہ، عبداللہ بن ثعلبہ کا قول ہے اے انسان تو ہنسنے میں مشغول ہے ہو سکتا ہے کہ تیرا نام مردوں کی فہرست میں لکھا جا چکا ہو۔

۳۷۱مغیرہ بن حبیب

آپ زیرک، شہوات سے دور اور اللہ کا قرب حاصل کرنے والے انسان تھے۔

۸۵۴۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ہارون بن عبداللہ محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن جمیل علی بن مسلم طوسی، سیار، جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں ایوب سختیانی نے مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کو غسل دیا اس وقت ایوب نے فرمایا اے باری تعالیٰ مغیرہ کو جنت میں داخل فرما اس لئے کہ دنیا میں وہ سب سے زیادہ اس بات کا حریص تھا اس کے بعد فرمایا خدا کی قسم مغیرہ

ہمارے پاس ہمیشہ مالک بن دینار کے ہمراہ تشریف لائے۔

۸۵۴۱ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ہارون بن عبداللہ علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار کے داماد مغیرہ بن حبیب کا قول ہے کہ ہوسکتا ہے کہ مالک بن دینار دنیا سے چلے جائیں اور میں ان کے معمولات سے بے خبر ہوں اس لئے ایک شب میں نے مالک کے ساتھ نماز عشاء ادا کی اس کے بعد گھر جا کر میں نے چادر ڈال لی پھر مالک تشریف لائے گھر میں داخل ہو کر روٹی قریب کر کے اسے کھانے لگے اس سے فارغ ہو کر نماز شروع فرمادی اور اپنی ریش مبارک کو ہاتھ میں لے کر فرمانے لگے اے اللہ اولین وآخرین کے اجتماع کے وقت دوزخ کے عذاب سے میری حفاظت فرمانا صبح تک مالک کی مسلسل یہی کیفیت رہی۔

۸۵۴۲ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، صدقہ بن حرسعدی، مرجاء بن وداع راسبی، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ دشمن کے غالب آنے کے بعد عبداللہ بن غالب حدانی نے فرمایا اللہ کی قسم اس دنیا میں کسی گھر کو دوام نہیں ہے اگر اس دنیا میں عبادت تہجد اللہ کے حضور سجدہ ریز ہونے کی لذت مجھے حاصل نہ ہوتی تو میں موت کی خواہش کرتا، اس کے بعد عبداللہ تلوار لے کر میدان جنگ میں گھس گئے حتی کہ اسی حالت میں شہید ہو گئے، تدفین کے بعد ان کی قبر سے خوشبو محسوس کی گئی بعد میں ایک شخص کو ان کی زیارت ہوئی تو اس نے ان سے پوچھا اے ابوفراس آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ عمدہ سلوک کیا گیا اور مجھے جنت میں داخل کر دیا گیا اس نے پوچھا کس عمل کے عوض آپکو یہ انعام ملا؟ فرمایا کہ حسن یقین، تہجد کی پابندی اور دیگر اعمال صالحہ کی بناء پر اس نے پوچھا آپ کی قبر سے پیدا ہونے والی خوشبو کس وجہ سے ہے فرمایا تلاوت قرآن کریم کی وجہ سے آخر میں اس نے ان سے وصیت کی درخواست کی تو فرمایا وقت ضائع کرنے کے بجائے ہر وقت اعمال صالحہ میں مشغول رہو۔

۸۵۴۳ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد ابن عبید، محمد بن حسین، ابراہیم بن عبدالرحمن بن مہدی، صعدی ابی الجحر فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم مغیرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے ان خیریت دریافت کی تو فرمایا ہم مسلسل اللہ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اللہ مستغنی ہونے کے باوجود ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم ہر لحہ اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے دور ہیں۔

۸۵۴۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، ہارون، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو اپنے داماد حبیب سے کہتے سنا جس شخص سے تجھے دینی فائدہ حاصل نہ ہو اس کی صحبت مت اختیار کر۔

۸۵۴۵ابوحامد بن جبلہ، محمد بن اسحاق ثقفی، سعید بن یعقوب طالقانی، علاء بن عبدالجبار، حزم، مغیرہ بن حبیب فرماتے ہیں کہ ایک بار مالک بن دینار کے پیٹ میں درد ہو گیا طبیب نے ان کے لئے ایک مختصر سا نسخہ تجویز کیا انہوں نے انکار کرتے ہوئے اللہ کے حضور درخواست کی کہ اے باری تعالیٰ آپ کے علم میں ہے کہ پیٹ اور فرج کی خاطر دنیا میں زندہ رہنے کا متمنی نہیں ہوں۔

۸۵۴۶محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر فرماتے ہیں کہ مالک بن دینار کی صاحبزادی اور مغیرہ کی اہلیہ کی وفات کے بعد مغیرہ کے ہمراہ مالک کے پاس گیا مغیرہ نے مالک سے کہا آپ کی صاحبزادی کا میراث سے جو حصہ نکلتا ہے اسے آپ قبول فرمالیں مالک نے انکار کرتے ہوئے فرمایا جاؤ وہ تمہارے لئے ہے۔

۸۵۴۷محمد بن احمد بن حسین، ابراہیم بن ہاشم بغوی، محمد بن منہال، یزید بن زریع، ہشام دستوائی مغیرہ بن حبیب، مالک بن دینار، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب معراج میں میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ہونٹوں کو چاقو سے کاٹا جارہا ہے میں نے جبرائیل سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آپ کی امت کے خطباء ہیں۔[1]

۸۵۴۸ابوقاسم ابراہیم بن احمد بن ابی حفص محمد بن عبداللہ حضرمی، حجاج بن یوسف، شاعر، سہل بن حماد ابوعتاب، ہشام بن ابی عبداللہ

[1] اتحاف السادة المتقين ۱/۶۹، ۳، ۷/۵۲۱۔

مغیرہ ختن مالک بن دینار، مالک بن دینار، ثمامہ بن عبداللہ، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ شب معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا ایسی جماعت پر سے بھی گزر ہوا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے، آپ نے فرمایا اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل نے کہا یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو نیکی کا حکم کرتے تھے لیکن خود نیکی نہیں کرتے تھے۔ [1]

۸۵۴۹ ابوبکر بن خلاد، محمد بن عباد مہلبی، صالح مری، مغیرہ بن حبیب کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار مالک کو جزیرہ جانے کے لئے کہا کچھ عرصہ وہاں سکون سے رہیں انہوں نے انکار کرتے ہوئے فرمایا مجھ سے احنف بن قیس نے ابوذر کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کو کہتے سنا بصرہ کا قبلہ سب سے زیادہ درست ہوگا اس میں مساجد و مؤذنین کی تعداد زیادہ ہوگی اس سے بلائیں دور کی جائیں گی۔ [1]

۳۷۲ حماد بن سلمہ [2]

آپ عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والے اور اپنے زمانہ کے امام تھے نیز قناعت آپ کا شیوہ تھا۔

۸۵۵۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، سلم بن عصام، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی کو کہتے سنا اگر حماد کو کہہ دیا جائے کہ کل آپ نے اس دنیا سے جانا ہے تو ان میں عمل کی قدرت نہیں رہے۔

۸۵۵۱ ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن اسحاق ثقفی، حاتم بن لیث جوہری، عفان بن مسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن سلمہ سے بڑا عابد تو دیکھا ہے لیکن ان سے بڑا عامل اور قاری قرآن نہیں دیکھا۔

۸۵۵۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، موسیٰ بن اسماعیل فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہوں کہ میں نے کبھی حماد بن سلمہ کو مسکراتے نہیں دیکھا تو میں اس میں کاذب نہیں ہوں گا، ان کا وقت احادیث بیان کرنے قرآن کی تلاوت کرنے، تسبیح کرنے اور نماز پڑھنے میں صرف ہوتا تھا کیوں کہ انہوں نے ان کاموں کے کرنے پر قسم اٹھائی ہوئی تھی۔

۸۵۵۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ ہم نے حماد سے بہت کچھ حاصل کیا۔

۸۵۵۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبیداللہ، یونس بن محمد کا قول ہے حماد بن سلمہ کی وفات مسجد میں حالت نماز میں ہوئی۔

۸۵۵۵ ابومحمد بن حیان، اسحاق بن احمد، ابن ابی البلخ، سوار بن عبداللہ بن سوار فرماتے ہیں کہ حماد چادریں فروخت کرتے تھے وہ صبح بازار تشریف لے جاتے ایک دو پیسے کمانے کے بعد دکان بند کر کے واپس آ جاتے۔

۸۵۵۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جاتے جب کسی چیز میں انہیں ایک یا دو پیسہ نفع ہو جاتا تو دکان بند کر کے واپس تشریف لے آتے میرے نزدیک اتنی رقم ان کے گزارہ کے لئے کافی تھی اسی لئے اس کے بعد وہ دکان بند کر دیتے تھے۔

۸۵۵۷ ابومحمد بن حیان، سلم بن عصام، عبدالرحمٰن ابن عمر رستہ، حاتم بن عبیداللہ فرماتے ہیں کہ حماد بن سلمہ بازار جانے کے بعد دو دانق نفع کما کر دکان بند کر دیتے تھے

۸۵۵۸ عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن محمد تاجر، محمد بن اسماعیل بخاری نے بعض ساتھیوں کا قول نقل کیا ہے کہ حماد بن سلمہ سفیان ثوری کے

---

[1] تنزیہ الشریعۃ ۵۸/۲. والعلل المتناھیۃ ۳۱۲/۱. وکنز العمال ۳۵۱۵۱.

[2] طبقات ابن سعد ۲۸۲/۷. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۸۹. والجرح ۳/ت ۶۲۳. والجمع ۱۰۳/۱. والمیزان ۱/ت ۲۲۵۱. وتھذیب الکمال ۱۴۸۲.

پاس آئے سفیان نے ان سے فرمایا اے ابوسلمہ کیا اللہ تعالیٰ مجھ جیسے عاصی کی مغفرت فرمادیں گے، حماد نے کہا کہ خدا کی قسم اگر مجھے اللہ اور اپنے والد کے سامنے حساب دینے کا اختیار دیا جائے تو میں اللہ کے سامنے حساب دینے کو پسند کروں گا کیوں کہ اللہ میرے والد کے مقابلہ میں مجھ پر زیادہ مہربان ہے۔

۸۵۵۹ابراہیم بن محمد، محمد بن اسماعیل، ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحیم موسیٰ بن اسماعیل کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو ایک شخص سے کہتے سنا اگر امیر تجھے سورۂ اخلاص پڑھنے کے لئے بلائے تو پھر بھی اس کے پاس مت جانا۔

۸۵۶۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن اسماعیل، آدم بن ایاس فرماتے ہیں کہ میری موجودگی میں حماد کو حاکم نے بلایا لیکن حماد نے اس کی بات کا جواب دے دیا۔

۸۵۶۱ابی، احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، فرماتے ہیں کہ میں نے اسحاق بن عیسیٰ کو فرماتے سنا کہ میں نے حماد کو کہتے سنا غیر اللہ کے لئے طلب حدیث کرنے والا مکار ہے۔

۸۵۶۲ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، مفضل ابن غسان، قریش بن انس حماد بن سلمہ فرماتے ہیں کہ خواب میں ایوب سختیانی کے کہنے پر میں نے لوگوں کے سامنے احادیث بیان کرنا شروع کی۔

۸۵۶۳ابواحمد محمد بن احمد غطریفی عباس بن یوسف شکلی، اسحاق بن جراح، محمد بن حجاج فرماتے ہیں کہ ہمارے ساتھ ایک شخص حماد کے درس حدیث میں شریک تھا بعد میں وہ چین چلا گیا واپسی پر وہ حماد کے لئے ہدیہ لایا حماد نے اس کے سامنے حدیث بیان کرنے کے لئے ہدیہ قبول نہ کرنے کی شرط لگائی۔

۸۵۶۴ابواحمد، عباس بن ابراہیم قراطیسی، محمد بن سفیان ابی الزرد، حکیم بن یزید، ابان بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حمام کی وفات کے بعد کسی کو خواب میں ان کی زیارت ہوئی، اس نے ان سے پوچھا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا فرمایا انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی پھر اس نے ان سے حماد بن سلمہ کے بارے میں پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ وہ اس وقت اعلیٰ علیین میں ہیں۔

۸۵۶۵عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی حماد بن سلمہ قتادہ انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بعض مرتبہ میں ایک کھجور پڑی ہوئی دیکھتا ہوں لیکن پھر اس خیال سے کہ کہیں وہ صدقہ کی نہ ہو اسے چھوڑ دیتا ہوں [۱]

۸۵۶۶عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤ، حماد بن سلمہ انس فرماتے ہیں کہ قول رسول ﷺ ہے اے اللہ میں غیر نافع علم وعمل، نہ ڈرنے والے قلب اور نہ سنی جانے والی دعا سے آپ کی پناہ طلب کرتا ہوں [۲]

۸۵۶۷عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اہل جنت سب سے پہلے مچھلی کی تلی تناول فرمائیں گے [۳]

۸۵۶۸عبداللہ، ابن یونس، داؤد، حماد، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے لوگوں کو قیامت کے دن مشرق سے مغرب کی طرف آگ جمع کرے گی۔

۸۵۶۹عبداللہ بن مسعود، احمد بن فرات، حجاج، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، انس بن مالک کا قول ہے کہ ایک شخص نے اللہ کے رسول ﷺ کی

۱۔ طبقات ابن سعد ۱/۲/۱۰۷. و کنز العمال ۱۶۵۳۹.

۲۔ صحیح مسلم ۲۰۸۸. وسنن النسائی ۸/۲۸۴. وسنن ابن ماجة ۲۵۰. ومسند الامام أحمد ۳/۲۵۵، ۲۸۳. والمستدرک ۱/۱۰۴، ۵۳۳. وصحیح ابن حبان ۲۴۴۰. والترغیب والترهیب ۱/۱۲۴، ۲/۵۴۱.

۳۔ صحیح ابن حبان ۲۲۵۳. و کنز العمال ۳۹۳۰۳.

خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمارے آقا و سردار ہیں آپ ہم سب سے بہترین اور بہترین کی اولاد ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو سوچ کر بات کہو شیطان کے دھوکہ میں نہ آؤ میں محمد بن عبداللہ ہوں[۱]

۸۵۷۰ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عفان، حماد بن سلمہ، ثابت، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے میرے برابر اللہ کے راستہ میں نہ کسی کو ڈرایا گیا اور نہ ہی کسی کو اذیت دی گئی آل محمد ﷺ پر ایک ایک ماہ کا فاقہ گزرا ہے۔[۲]

۸۵۷۱ابوحسن علی بن ہارون بن محمد موسیٰ بن ہارون ابن عبداللہ، سعید بن عبدالجبار، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ کا ارشاد ہے جنت میں جمعہ کے روز بازار لگے گا اہل جنت اس کی سیر کیا کریں گے جنتی لوگوں کے چہروں اور کپڑوں پر شمال کی طرف سے ہوا چلے گی جس سے ان کے حسن و جمال میں اضافہ ہوگا جب وہ اپنے اہل کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے کہیں گے خدا کی قسم تمہارے حسن و جمال میں اضافہ ہوگیا تو وہ کہیں گے تمہارے حسن و جمال میں بھی اضافہ ہوگیا ہے[۳]

۸۵۷۲علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، شیبان بن فروج، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں نے حضرت یوسف کی زیارت کی انہیں حسن کا ایک حصہ عطاء کیا گیا۔

۸۵۷۳علی بن ہارون، موسیٰ، شیبان، ہدبہ بن خالد، حماد بن سلمہ، ثابت بنانی، سلیمان تیمی، انس بن مالک کا قول ہے فرمان رسول ہے شب معراج میں سرخ ٹیلہ کے پاس میں نے حضرت موسیٰ کی زیارت کی اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز میں مشغول تھے[۵]

۸۵۷۴علی بن ہارون، موسیٰ بن ہارون، عبدالرحمن بن سلام، حماد بن سلمہ، ثابت، ابی عمران جونی، انس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے چار افراد کو دوزخ سے نکال کر اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا پھر دوبارہ ان کے لئے دوزخ کا حکم ہوگا ان میں سے ایک کہے گا اے خدا دوزخ سے نکلتے وقت مجھے دخول جنت کی امید ہوگئی تھی اسی پر اس کی مغفرت کردی جائے گی۔[۶]

۸۵۷۵علی، موسیٰ، کامل بن طلحہ، حماد بن سلمہ، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ایک جنتی کو بلا کر پوچھا جائے گا تو نے اپنی منزل کیسی پائی وہ عرض کرے گا اے خدا بہت اچھی ہے اس کے بعد اس سے فرمائیں گے مجھ سے کوئی سوال کر وہ عرض کرے گا میری تمنا ہے کہ میں دس بار زندہ کیا جاؤں اور دس بار تیری راہ میں قتل کیا جاؤں اس کے بعد ایک دوزخی کو بلا کر اس سے یہی سوال کیا جائے گا وہ جواب دے گا میری منزل بری جگہ ہے پھر اللہ اس سے فرمائیں گے روئے زمین کی ساری چیزیں دیکر تم دوزخ سے چھٹکارہ چاہتے ہو؟ وہ کہے گا کیوں نہیں اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے اس لئے کہ میں نے تجھ سے اس سے کم کا سوال کیا تھا لیکن تو نے اسے پورا نہیں کیا اس وجہ سے دوزخ میں ڈال دیا گیا۔[۷]

۸۵۷۶ابوعلی محمد بن حسن، علی بن محمد بن ابی الشوارب، احمد بن جعفر بن حماد، عبداللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، ابوسلمہ موسیٰ بن اسماعیل

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۹۹، ۳/۲۴۱. والمستدرک ۱/۱۵. وصحیح ابن خزیمة ۱۵۹. وصحیح ابن حبان ۲۲۲۸. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۲. والأدب المفرد ۸۷۵.

۲۔ سنن الترمذی ۲۴۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/۲۸۶. وصحیح ابن حبان ۲۵۲۸. ومشکاة المصابیح ۵۲۵۳. والترغیب والترھیب ۴/۱۸۹. والدر المنثور ۵/۱۴۲. واتحاف السادة المتقین ۹/۸۸.

۳۔ صحیح مسلم، کتاب الجنة ۱۳. وسنن الدارمی ۲/۳۹۹. والزھد لابن المبارک ۵۲۳. والترغیب والترھیب ۴/۵۴۱، ۵۴۴. ومشکاة المصابیح ۵۶۲۶. وأمالی الشجری ۲/۱۱۳.

۵۔ کتاب الفضائل ۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۳/۱۴۸. ودلائل النبوة للبیھقی ۲/۳۸۷. وکنز العمال ۳۱۸۵۰.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الایمان ۳۲۱. انظر مسند الامام أحمد ۳/۲۲۱. ومشکاة المصابیح ۵۵۸۸.

۷۔ مسند الامام أحمد ۳/۲۰۸. والمستدرک ۲/۷۵.

دورقی، حماد بن سلمہ، علی بن زید بن جدعان، عمار بن ابی عمار، ابوحبہ بدری کہتے ہیں کہ قرآن کی اس آیت (لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب) کے نزول کے بعد حضرت جبرائیل نے فرمایا اے محمد اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ آیت ابی بن کعب کو پڑھ کر سنائیں چنانچہ آپ ﷺ نے جب یہ بات ابی بن کعب کو بتائی تو ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں اور عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا میرا تذکرہ وہاں بھی ہوا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔

۸۵۷۷ محمد بن جعفر بن ہیثم، ابراہیم بن اسحاق حربی، موسیٰ بن اسماعیل، حماد بن سلمہ، عمرو بن دینار، سعید بن حوریث، ابن عباس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بیت الخلاء سے نکلنے کے بعد کھانا تناول فرمانے کا ارادہ فرمایا آپ ﷺ کو کہا گیا کہ آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھ رہا ہوں کہ جس کی وجہ سے میں وضو کروں[۱]

۸۵۷۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، حسن بن موسیٰ اشیب، حماد بن سلمہ، عاصم بن بہدلہ، زر بن حبیش، ابن عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ بدر کے روز ہم تین تین افراد ایک اونٹ پر باری باری سوار ہوتے تھے اس موقع پر حضرت علی اور ابولبابہ آپ کے ساتھ تھے کہتے ہیں کہ جب آپ ﷺ کی باری آتی تو وہ دونوں عرض کرتے یارسول اللہ آپ سوار ہوجائیں ہم آپ کی باری کرتے ہیں آپ فرماتے تم دونوں مجھ سے زیادہ قوی نہیں ہو اور نہ ثواب کے اعتبار سے تمہاری بہ نسبت میں مستغنی ہوں[۲]

۸۵۷۹ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر ابونصر، حماد بن سلمہ، عاصم بن بھدلہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین صفات کا مالک نماز روزہ کی پابندی کرنے کے باوجود منافق ہے (۱) بات کرتے وقت دروغ گوئی سے کام لینے والا (۲) وعدہ خلاف (۳) امانت میں خیانت کرنے والا[۳]

۸۵۸۰ محمد بن جعفر، محمد بن احمد، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، عاصم بن ابی النجود، ابی صالح ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں بندہ کا درجہ بلند فرمائے گا وہ کہے گا اے اللہ یہ میرے لئے کیسے ہوگیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری اولاد نے تیرے لئے استغفار کیا ہے۔

۸۵۸۱ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، حماد بن سلمہ، زبیر ابی عبدالسلام، ایوب بن عبداللہ بن مکرز وابصہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میں نیکی اور معاصی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ کی طرف قدم بڑھایا تو صحابہ کرام نے مجھے روکنا چاہا، میں نے کہا مجھے مت روکو اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اے وابصہ قریب ہوجاؤ چنانچہ میں آپ کے بہت قریب ہوگیا حتیٰ کہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے مل گئے آپ ﷺ نے پوچھا تم نیکی اور اثم کے بابت پوچھنے آئے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے سینہ پر مار کر فرمایا اے وابصہ اپنے قلب ونفس سے فتویٰ طلب کرو حاصل یہ ہے کہ جس بات پر تمہیں اطمینان قلبی حاصل ہو وہ نیکی ورنہ اثم ہے[۴]

۸۵۸۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یحییٰ بن ابی بکر، حماد بن سلمہ، علی بن زید، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے سب

۱۔ صحیح مسلم کتاب الحیض ۱۱۹. وتفسیر ابن کثیر ۴۴۳/۳.

۲۔ مسند الامام أحمد ۴۱۱/۱، ۴۱۸، ۴۲۴. والمستدرک ۲۰/۳. وصحیح ابن حبان ۱۶۸۸. ومجمع الزوائد ۶۸/۶. ومشکاۃ المصابیح ۳۹۱۵.

۳۔ مسند الامام أحمد ۵۳۶/۲، والسنن الکبری للبیھقی ۵۳۶/۲. والسنن الکبری للبیھقی ۲۸۸/۶. والمصنف لابن ابی شیبۃ ۴۰۶/۸. والدر المنثور ۱۷۵/۲. ومجمع الزوائد ۱۰۸/۱. واتحاف السادۃ المتقین ۲۶۳/۶، ۵۰۷/۷، ۲۳۱/۹. والترغیب والترھیب ۵۹۴/۳، ۱۰/۴.

۴۔ مسند الامام أحمد ۲۲۸/۴. ومشکاۃ المصابیح ۲۷۷۴. واتحاف السادۃ المتقین ۱۶۰/۱.

سے پہلے دوزخی لباس ابلیس کو پہنایا جائے گا اس کے بعد اس کے متبعین اور ذریت کو پہنایا جائے گا، ابلیس یا ثبورہ اور اس کی ذریت یا ثبورہم ہائے ہلاکت ہائے ہلاکت پکار رہے ہوں گے ان سے کہا جائے گا آج ایک ہلاکت کے بجائے کئی ہلاکتوں کو پکارو[1]

۸۵۸۳ محمد بن احمد بن حسن، عبداللہ بن احمد بن حنبل، حوثرہ ابن اشرس، حماد بن سلمہ، شعبہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور آپ ﷺ اکٹھے غسل فرماتے تھے آپ ﷺ مجھ سے جلدی کرتے تھے۔

۸۵۸۴ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن حرب، حماد بن سلمہ، ہشام بن عروہ، ابی، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے زنا اور چوری کے وقت انسان کا ایمان سلب کرلیا جاتا ہے۔

۸۵۸۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، حماد بن سلمہ، عمار بن ابی عمار ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے تمام لوگ کان کی مثل ہیں زمانہ جاہلیت کے بہترین لوگ اسلام لانے کے بعد اگر تفقہ فی الدین حاصل کرلیں تو وہ حسب سابق بہترین ہیں[2]

۸۵۸۶ محمد بن جعفر بن ہیثم، محمد بن احمد بن ابی العوام، منصور بن صقیر، حماد بن سلمہ، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات پر اسامہ چلانے لگے آپ ﷺ فرمانے لگے کہ اس کام کا ہم سے کوئی تعلق نہیں چلانے والے کے لئے ثواب میں کوئی حصہ نہیں ہے اس وقت ہمارا قلب غم سے نڈھال اور آنکھیں پرنم ہیں لیکن ہم چیخ و چلا کر اللہ کو ناراض کرنے والے نہیں ہیں۔

۸۵۸۷ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، یزید بن ہارون، عبداللہ بن جعفر ابومسعود، علاء بن عبدالجبار، عبداللہ، اسماعیل بن عبداللہ، مسلم بن ابراہیم، حماد بن سلمہ طفیل بن سخبرہ، قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کفایت شعاری سے کیا جانے والا نکاح سب سے بابرکت نکاح ہے۔

۸۵۸۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ہشام بن عبدالملک، حماد بن سلمہ، اسحاق بن سوید، ابوفاختہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے عثمان بن مظعون سے فرمایا ہماری طرح ایمان لاؤ انہوں نے فرمایا بالکل پھر آپ ﷺ نے فرمایا ہمارے طریقہ کو لازم پکڑو[3]

۸۵۸۹ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عصمہ بن سلیمان، حماد بن سلمہ، عاصم، بہدلہ، زر بن حبیش فرماتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن مسعود نے کھڑے ہوکر سو رکعت نفل ادا کی آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود تمہارا ہر سوال پورا کیا جائے گا اس وقت انہوں نے فرمایا اے باری تعالیٰ میں آپ سے دائمی ایمان و نعمت اور جنت الخلد میں آپ کے محبوب کی رفاقت کا طالب ہوں[4]

۸۵۹۰ محمد بن مظفر علی بن اسماعیل، ابومحذورہ بصری، داؤد بن شبیب، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، ابوالعشراء داری، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا گیا کہ وہ صرف لبہ یا حلق کے ساتھ خاص ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم جانور کی ران پر نیزہ مار دو تو یہ بھی ذبح کے لئے کافی ہے[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۴۹/۳. وتاریخ بغداد ۲۵۳/۱۱. والدر المنثور ۶۴/۵.

[2] مسند الامام أحمد ۲۵۷/۲، ۲۶۰، ۳۹۱، ۴۹۸. والمستدرک ۲۴۳/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۶۴۱. وأمالی الشجری ۶۴/۱. واتحاف السادة المتقین ۴۷/۱. وکشف الخفاء ۴۳۲/۲. ومجمع الزوائد ۱۲۱/۱.

[3] مسند الامام أحمد ۱۰۶/۶.

[4] مسند الامام أحمد ۲۶/۱، ۳۸، ۳۸۶، ۴۳۷، ۴۴۵. والسنن الکبری للبیهقی ۴۵۲/۱، ۱۵۳/۲. والمستدرک ۵۲۳/۱، ۵۲۶، ۲۲۷/۲، ۳۱۷/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۶۱/۹، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۱۸، ۳۰۸/۱، ۳۰۹. وصحیح ابن حبان ۲۴۳۶.

[5] سنن النسائی ۲۲۸/۷. وسنن أبی داؤد ۲۸۲۵. وسنن ابن ماجة ۳۱۸۴ ومسند الامام أحمد ۳۳۴/۴. وسنن الدارمی ۸۲/۲. والسنن الکبری للبیهقی ۲۴۶/۹. وفتح الباری ۶۴۱/۹.

۳۷۳ حماد بن زید[1]

آپ امام رشید اور متبع شریعت انسان تھے۔ ذی علم ہونے کے سبب بلند مقام کے حامل تھے، آپ نے قرآن وسنت کی روشنی میں علم حاصل کیا اور اولیاء اللہ کی صحبت اختیار فرمائی۔ آپ کے قضایا اور مواعظ سے عوام الناس نے استفادہ کیا۔

۸۵۹۱ اسحاق بن ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق ثقفی، ابوقدامہ عبیداللہ بن سعید، عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے بڑا عارف بالسنت نہیں دیکھا۔

۸۵۹۲ ابراہیم محمد، ابوقدامہ، عبدالرحمن بن مہدی کا قول ہے میرے نزدیک تمام لوگوں میں امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) شاید انہوں نے ابن المبارک کا نام لیا۔

۸۵۹۳ ابراہیم بن اسحاق، ابوعباس سراج، اور ابن سعید دارمی، ابوعاصم کا قول ہے حماد بن زید کی وفات کے بعد زمانہ ان کی نظیر پیش کرنے سے قاصر رہا۔

۸۵۹۴ سلیمان بن احمد بن علی ابار، محمد بن علی بن حسن بن شقیق، ابی، عبداللہ بن مبارک کا قول ہے (۱) اے طالب حصول علم کے لئے حماد بن زید کا رخ کر (۲) علم کو حلم کے ذریعے حاصل کر اور پھر اچھی طرح سے اسے محفوظ رکھ (۳) ثور، جہم اور عمرو بن عبید کی طرح علم حاصل مت کر۔

۸۵۹۵ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، احمد دورقی، سلیمان بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے حماد کو کہتے سنا جہمیہ حیلہ سے کام لیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آسمان میں کوئی شئے نہیں ہے۔

۸۵۹۶ سلیمان بن احمد، عباس اسفاطی، سلیمان بن حرب، حماد بن زید نے ایوب سختیانی سے گذشتہ قول کی مانند روایت کیا۔

۸۵۹۷ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن اسحاق ساغانی، عبداللہ بن یوسف حیری، فطر بن حماد بن واقد فرماتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید سے کہا ہمارے امام قرآن کے بارے میں مخلوق ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں کیا ان کے پیچھے نماز جائز ہے انہوں نے فرمایا نہیں۔

۸۵۹۸ سلیمان بن احمد، طالب بن قسرہ ادنی، محمد بن عیسیٰ بن طباع، اسحاق بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کے پاس ہم نے ابوحنیفہ کے بارے میں کچھ کہا انہوں نے ہمیں سکوت کا حکم دیا۔

۸۵۹۹ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن ابی مزاحم، ابوعلی عذری فرماتے ہیں کہ جب حماد بن زید کو امام ابوحنیفہ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے اس پر افسوس کا اظہار کیا۔

۸۶۰۰ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث، خالد بن خداش کا قول ہے کہ حماد بن زید ذی عقل شخص تھے۔

۸۶۰۱ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عبداللہ بن محمد بن عبید، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا اگر کوئی حضرت علی کے بارے میں حضرت عثمان سے افضل ہونے کا دعویٰ کرے گا تو میں کہوں گا کہ پھر تو صحابہ کرام معاذ اللہ خائن تھے۔

۸۶۰۲ ابراہیم بن محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، امیہ بن بسطام کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی وفات کے روز میں نے یزید بن زریع کو کہتے سنا کہ آج سید المسلمین دنیا سے رخصت ہو گئے۔

۸۶۰۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب سہل بن عاصم، ابوروح الفرج بن سعید صوفی، حماد بن زید فرماتے ہیں کہ

---

[1] طبقات ابن سعد: ۷/۲۸۶. والتاریخ الکبیر ۳/ت ۱۰۰. والجرح ۱/۱۳۶. ۳/ت ۶۱۷. والکاشف ۱/۲۵۱. وتهذیب الکمال ۱۴۸۱.

ایک بار ایوب سختیانی یونس بن عبید ابن عون اور ثابت بنانی ایک کمرہ میں جمع ہوئے ثابت نے فرمایا جب کسی بندہ کی دعا اللہ قبول کر لے تو اس کے لئے کیا سبق ہے ابن عون نے فرمایا اس کے لئے اس موقع پر ایک آزمائش ہوتی ہے ثابت نے فرمایا اس وقت بندہ فعل الٰہی پر متعجب ہوتا ہے۔
اس کے بعد ایوب نے ہاتھ اٹھا کر بارگاہ الٰہی میں دعا کی کیونکہ ایوب کو ان کے ساتھی مستجاب الدعوات سمجھتے تھے۔

۸۶۰۴ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، ثابت، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے بڑے حسین، سخی اور بہادر تھے ایک شب اہل مدینہ ایک آواز سن کر گھبراتے ہوئے اس آواز کی طرف دوڑے انہوں نے آگے دیکھا تو ابی طلحہ کے گھوڑے پر سوار تلوار سونتے ہوئے آپ ﷺ تھے آپ نے انہیں دیکھ کر تسلی دیتے ہوئے فرمایا خوف مت کرو میں محمد بن عبداللہ ہوں۔[۱]

۸۶۰۵ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عباد، حماد، ثابت، انس بن مالک کا قول ہے آپ ﷺ سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے، الحمد للّٰہ الذی اطعمنا و سقاناو آوانا فکم من لا کافی له ولا ماوی.

۸۶۰۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عبید اللہ بن ابی بکر بن انس، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ نے ایک فرشتہ رحم مادر پر مقرر کر رکھا ہے جو مسلسل کہتا رہتا ہے یارب نطفہ یارب علقہ یارب مضغہ جب من جانب اللہ اس کی پیدائش کا فیصلہ ہو جاتا ہے تو وہ کہتا ہے اے باری تعالیٰ یا مذکر ہوگا یہ مؤنث نیک بخت ہوگا یا بد بخت اس کے رزق و زندگی کی مقدار کیا ہوگی پھر وہ حکم الٰہی کے مطابق یہ سب چیزیں اس کے پیٹ میں لکھ دیتا ہے۔[۲]

۸۶۰۷ ابو محمد بن حسن، احمد بن علی الخزاز، عبدالملک بن عاصم حمانی، حماد، ثابت، حمید، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں رسول خدا ﷺ کو شہد نبیذ، دودھ اور پانی پلایا ہے۔

۸۶۰۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حجاج الصواف، ابوزبیر جابر کی سند سے مروی ہے کہ طفیل بن عمر دوسیؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہم آپ کی پناہ میں آسکتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دیدی چنانچہ طفیل بن عمر نے دوس سے مدینے کی طرف ہجرت کی ان کے ساتھ ان کی قوم بھی تھی وہ مدینے میں بسنے لگے ان میں سے ایک شخص اس قدر مریض ہوا کہ اس کو اپنی زندگی عذاب محسوس ہوئی اور اس نے قینچی سے اپنے ہاتھ کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ رگوں سے اس قدر خون بہا کہ وہ شخص مرگیا۔ طفیل بن عمر نے خواب میں اس کو بہت اچھی حالت میں پایا لیکن اس کے ہاتھوں کو پٹی سے ڈھکا ہوا پایا۔ پوچھا تیرے ساتھ رب کا کیا معاملہ ہوا؟ کہنے لگا مجھے میرے رب نے نبی ﷺ کی طرف ہجرت کرنے کی وجہ سے بخش دیا۔ طفیل نے کہا کیا بات ہے میں تیرے ہاتھوں کو ڈھکا ہوا دیکھ رہا ہوں؟ اس نے کہا: مجھے کہا گیا کہ ہم وہ چیز صحیح نہیں کریں گے جو تو نے خود خراب کی ہے۔[۳]
طفیلؓ نے یہ قصہ حضور ﷺ کی خدمت میں گوش گزار کیا۔ آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: اے اللہ! اس کے ہاتھوں کی بھی مغفرت فرما۔ (صحیح مسلم کتاب الایمان باب ۱۸۴)

۸۶۰۹ احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر بن نعمان، ابو ربیعہ زید بن عوف، حماد، حجاج الصواف، ابی زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بستر پر لیٹنے کے وقت ایک فرشتہ اور شیطان اس کی طرف لپکتے ہیں۔ فرشتہ خاتمہ بالخیر اور شیطان خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو فرشتہ اس کی حفاظت کرتا ہے اگر وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ اسے خاتمہ بالخیر کی دعوت دیتا ہے لیکن شیطان اسے خاتمہ بالشر کی دعوت دیتا ہے اس کے بعد اگر وہ کہے تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے نیند کے بعد مجھے زندگی عطا کی (ترجمہ) خدا ہی آسمانوں اور زمین کو تھامے رکھتا ہے کہ ٹل نہ جائیں اگر وہ ٹل جائیں تو خدا کے سوا کوئی ایسا نہیں جو ان کو تھام سکے بیشک وہ

۱۔ صحیح البخاری ۸/۱۶۱. والسنن الکبری للبیہقی ۹/۱۷۰، ۲۰۰.
۲۔ صحیح البخاری ۱/۸۷، ۴/۱۶۴. ومسند الامام أحمد ۳/۱۱۶. والسنن الکبری للبیہقی ۷/۴۲۱. وفتح الباری ۱/۴۱۸.
۳۔ کتاب الایمان باب ۱۸۴. ومسند الامام أحمد ۳/۳۷۱. وفتح الباری ۱۱/۱۴۲.

بردبار اور بخشنے والا ہے (از فاطر ۴۱) (ترجمہ) اور وہ آسمان کو تھامے رہتا ہے کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے بیشک خدا لوگوں پر نہایت شفقت کرنے والا اور مہربان ہے (از حج ۶۵) اس حالت میں اگر وہ چارپائی سے گر کر مر جائے تو اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔[1]

۸۶۱۰ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن مہدی، خالد بن خداش، حماد بن زید، ایوب، یونس، معلیٰ، ہشام، حسن، احنف بن قیس کہتے ہیں کہ حضرت علی کے بصرہ تشریف لانے کے بعد میں تلوار سونت کر ان کی مدد کے لئے چلا راستہ میں ابوبکرہ سے ملاقات ہوگئی انہوں نے فرمایا کہ کہاں کا ارادہ ہے میں نے عرض کیا کہ حضرت علی کی مدد کے لئے جا رہا ہوں انہوں نے مجھے واپسی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو کہتے سنا ہے کہ جب تلوار سونت کر دو مسلمان ملاقات کریں تو وہ دونوں دوزخی ہیں۔

۸۶۱۱ قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن ابراہیم، محمد بن فضل بن موسیٰ، ہدبہ بن خالد، حماد بن زید، معلیٰ بن زیاد، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے کبھی اللہ تعالیٰ اس دین کو ذی اخلاق بدقوم کے ذریعہ قوت بخشتا ہے۔

۸۶۱۲ قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، عبداللہ بن حراح قہستانی، حماد بن زید، ایوب، ابورجاء العطاری، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے گندم کا ایک صاع فطرہ ادا کرو۔

۸۶۱۳ قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، حسن بن علی بن متوکل ابوسعید حداد، احمد بن داؤد بن زید، عبیداللہ بن ابی یزید، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایک شب مجھے آپ نے اپنے اہل کے پاس بھیجا۔

۸۶۱۴ ابوبکر محمد بن جعفر بن ہیثم، جعفر بن محمد بن شاکر، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن زید، بدیل، عبیداللہ بن شقیق، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ عذاب قبر اور فتنہ دجال سے پناہ طلب کرتے تھے۔[2]

۸۶۱۵ محمد بن جعفر، جعفر صائغ، فضیل بن عبدالوہاب، حماد بن عبدالوہاب، حماد بن زید، اسحاق بن سوید، ابوقتادہ، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے حیاء سراسر خیر کا نام ہے۔

۸۶۱۶ ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن غالب بن حرب، ابویعلیٰ معلیٰ بن مہدی، حماد بن زید، عطاء بن سائب، ابوخواص، عبداللہ مرفوعاً نقل کرتے کہ قرآن کریم کے ایک حرف تلاوت کرنے والے کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور میں نہیں کہتا ہے کہ الف لام ایک حرف ہے بلکہ الف اور لام اور میم الگ الگ حرف ہیں گویا الف لام میم کی تلاوت پر تیس نیکیاں ملتی ہیں۔[3]

۸۶۱۷ ابوبحر محمد بن حسن، محمد بن غالب، خالد بن ابی یزید قرنی، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، نہار العبدی، ابی سعید خدری کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے جس میں بکری عمدہ مال شمار ہوگی اس وقت انسان دین کی وجہ سے فتنہ سے بھاگ کر پہاڑ کے دامن میں بکری کے ساتھ سکونت اختیار کرے گا۔

۸۶۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابواسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، عاصم بن بہدلہ، ابووائل، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے ایک خط کھینچ کر فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں جن کی طرف شیطان دعوت دیتا ہے اس کے بعد آپ ﷺ نے قول الٰہی کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) اور یہ کہ میرا سیدھا راستہ یہی ہے تم اسی پر چلنا اور راستوں پر نہ چلنا کہ (ان پر چل کر) خدا کے راستہ سے الگ ہو جاؤ گے ان باتوں کا خدا تمہیں حکم دیتا ہے تاکہ تم پرہیزگار بنو (از انعام ۱۵۳)[4]

---

[1] صحیح ابن حبان ۲۳۶۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۲۰. والترغیب والترهیب ۱/۴۱۵.

[2] صحیح مسلم، کتاب المساجد، سنن النسائی، کتاب الاستعاذة باب ۴۹. ومسند الامام احمد ۲/۲۹۸. واتحاف السادة المتقین ۵/۸۵.

[3] سنن الترمذی ۲۹۱۰. والمصنف لابن ابی شیبة ۱۰/۴۶۱. والترغیب والترهیب ۲/۳۴۲. واتحاف السادة المتقین ۴/۴۶۵. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۷۶.

[4] المستدرک ۲/۳۱۸. وصحیح ابن حبان ۱۷۴۱. وسنن ابن ماجة ۱۱. وسنن الدارمی ۱/۶۷. ومسند الامام احمد ۳/۳۹۷. ومشکاة المصابیح ۱۶۶. واتحاف السادة المتقین ۷/۲۴۳، ۲۷۴.

۸۶۱۹ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، حبیب بن شہید، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ پرانے لباس میں ملبوس حضرت اسامہ کے سہارے گھر سے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو نماز پڑھائی۔

۸۶۲۰ محمد بن احمد بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسن بن علی فارسی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری، حماد بن سلمہ، حماد بن زید بن عاصم، ابووائل، عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر جعرانہ مقام پر آپ ﷺ نے قبیلہ ہوازن میں غنائم کی تقسیم فرمائی اسی اثناء میں میں نے ایک انصاری کی زبان سے آپ ﷺ کے خلاف ایک کلمہ سنا عدم برداشت کی وجہ سے میں نے اللہ کے رسول کو اس سے مطلع کر دیا فوراً آپ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ بعد میں مجھے اس شکایت پر افسوس ہوا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لئے یہ چیز باعث پریشانی نہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰ کو مجھ سے زیادہ تکلیف دی گئی لیکن انہوں نے صبر کا دامن نہیں چھوڑا نیز فرمایا ایک نبی کو ان کی قوم نے مار مار کر زخمی کر دیا اس کے باوجود بھی انہوں نے بارگاہ الٰہی میں التجا کی اے اللہ میری قوم کو ہدایت عطا فرما اس لئے کہ وہ لاعلم ہے۔

۸۶۲۱ احمد بن جعفر بن مالک، بشر بن موسیٰ، یحییٰ بن اسحاق سیلحینی، حماد بن سلمہ، حماد بن زید، عمرو بن دینار، طاؤس، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے مجھے سات چیزوں پر سجدہ کا حکم دیا گیا ہے (۱) ناک (۲) پیشانی (۳) دونوں ابرون (۴) ہاتھ کی انگلیوں کے پورے بھی ان ہی سات میں سے ہیں۔ ا

۸۶۲۲ محمد بن احمد بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، حماد بن زید، شعیب بن حبحاب، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ کو آزاد کر دیا اور ان کے عتق کو ہی ان کا مہر مقرر کیا۔

۸۶۲۳ محمد بن علی بن حبیش، حسن بن علی بن ولید فسوی، خالد بن خداش، حماد بن زید، یحییٰ بن عتیق، محمد بن سیرین، ایوب، یوسف بن ماہک حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ مجھے اللہ کے رسول نے غیر مملوکہ مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۸۶۲۴ محمد بن احمد بن حسن، ابراہیم بن فضل، شہاب بن عباد، حماد بن زید، عمرو بن دینار، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ہم شروع میں مخابرہ کو صحیح سمجھتے تھے لیکن بعد میں رافع بن خدیج نے بیان کیا کہ رسول ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

۸۶۲۵ احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن شیرزاد، سلیمان بن حرب، حماد بن زید، یزید الرقاشی، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے سب سے پہلے تمہارے دین سے نماز ختم ہوگی۔ ۲

۸۶۲۶ محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، خلف بن ہشام، حماد بن زید، ابو حازم، سہل بن سعد مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ ساٹھ سال گزرنے کے بعد انسان پر اللہ کی رحمتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ ۳

۸۶۲۷ احمد بن جعفر بن معبد، یحییٰ بن مطرف کہتے ہیں کہ ایک بار روزہ کی حالت میں عثمان بن ابی العاص کے پاس میرا جانا ہوا انہوں نے دودھ سے میری میزبانی فرمائی میں نے کہا میں تو روزہ سے ہوں انہوں نے فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ روزہ انسان کے لئے معاصی سے اجتناب کی ڈھال ہے نیز فرمایا آخری دور میں آپ ﷺ نے مجھے طائف کا امیر مقرر کر کے ہدایت فرمائی عوام کا خیال رکھنا اس لئے کہ ان میں بیمار، ضعیف، بوڑھے اور حاجت مند سب ہی ہوتے ہیں۔ ۴

۱۔ صحیح البخاری ۲۰۶/۱، ۲۰۷. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۲۸، ۲۳۱. وفتح الباری ۲۷۲/۲، ۲۹۹.

۲۔ المستدرک ۴۶۹/۴. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۱۷۵/۱۵. وتاریخ أصبہان للمصنف ۲۱۳/۲. والتاریخ الکبیر ۱۵۸/۲. ومجمع الزوائد ۱۵۸/۲. ومسند الشہاب ۲۱۶.

۳۔ مجمع الزوائد ۲۰۶/۱۰. والمطالب العالیۃ ۳۰۹۱. والدر المنثور ۲۵۴/۵.

۴۔ سنن النسائی، کتاب الصیام، باب ۴۳. وسنن ابن ماجہ ۱۶۳۹، ۴۲۱۰. ومسند الامام أحمد ۲۲/۴، ۲۱۷. والمصنف لابن أبی شیبۃ ۵/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۴۱/۹. وأمالی الشجری ۲۸۴/۱. والترغیب والترہیب ۸۳/۲، ۵۴۷/۳. والدر المنثور ۱۸۰:۱. واتحاف السادۃ المتقین ۱۹۵/۴.

۸۶۲۸ محمد بن اسحاق بن ایوب، محمد بن جعد، عبید بن عمر، حماد بن زید، لیث، زیاد، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مہمان کا حق تین روز تک ہے اس کے بعد صدقہ ہے۔[1]

۸۶۲۹ محمد بن اسحاق بن ایوب، جعفر فریابی، مقدمی، حماد بن زید، عمرو بن دینار، سالم بن عبداللہ بن عمر اپنے باپ و دادا کے حوالہ سے آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مریض کو دیکھ کر انسان کو کہنا چاہیے تمام تعریفیں مجھے اس مرض سے محفوظ رکھنے والی ذات کے لئے ہیں اور تجھ پر اور بے شمار مخلوق پر مجھے فوقیت دینے والی ذات کے لئے ہے۔[2]

۸۶۳۰ محمد بن معمر، جعفر فریابی، عبیداللہ بن عمر، حماد بن زید، ایوب ابن ابی ملیکہ، ابن عباس کا قول ہے حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت میں ان کے قریب تھا میں نے ان کے جسم کو ہاتھ لگا کر کہا اسے دوزخ چھو نہیں سکتی۔ حضرت عمر نے مجھ سے اس کی وجہ دریافت کی میں نے کہا اے امیر آپ نے صحبت رسول اختیار کی ہے اور آپ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے جاتے وقت آپ سے راضی تھے پھر آپ مسلمانوں کے ساتھ رہے ان کے خلیفہ بنے آپ اس حالت میں اس دنیا سے جائیں گے کہ تمام لوگ آپ سے خوش ہوں گے حضرت عمر نے فرمایا اللہ نے صحبت رسول مجھے عطا کر کے مجھ پر احسان فرمایا اب اگر روئے زمین کی ساری چیزیں میری ملکیت ہوں تو میں انہیں فدیہ دے کر عذاب الٰہی سے بچنے کی کوشش کروں گا۔

۸۶۳۱ ابوحسن احمد بن یعقوب بن مہرجان معدل، حسن بن علی معمری، ام کلثوم فرماتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو مسلمانوں کے درمیان صلح کے لئے کذب اختیار کرنا صحیح ہے۔[3]

۸۶۳۲ ابوبکر بن خلاد، محمد بن فرج ازرق، محمد بن فضل ابونعمان، حماد بن زید، ابان بن ثعلب، اعمش ابوعمرو شیبانی، ابن مسعود فرماتے ہیں کہ قول رسول ہے خیر پر دلالت کرنے والا اس کے کرنے والے کے برابر ہے۔[4]

۸۶۳۳ ابوبکر، محمد بن غالب بن حرب، محمد بن فضل، حازم، علی بن مدینی، عبید بن عمر، حماد بن زید، ابان بن ثعلب، ابواسحاق، عبدالرحمٰن بن زید، عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا لبیک اللھم لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک۔

۸۶۳۴ ابوبکر اسماعیل بن اسحاق، محمد بن معاویہ نیساپوری، حماد بن زید، ایوب، یحییٰ بن ابی کثیر، عبداللہ ابی قتادہ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ان کا کسی شخص پر قرض تھا، انہوں نے آ کر اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا مقروض اس وقت چھپ گیا پھر کچھ روز کے بعد مدیون ان سے ملا تو انہوں نے غائب ہونے کی وجہ پوچھی اس نے کہا میرے پاس قرض ادا کرنے کے لئے کچھ نہیں تھا انہوں نے مدیون سے قسم کا مطالبہ کیا تو اس نے اس پر قسم اٹھالی اس کے بعد انہوں نے دستاویز منگوا کر اسے پھاڑ دیا اور فرمایا میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/۵۱۰، ۵۳۳. والسنن الکبری للبیهقی ۹/۱۹۷. والمصنف لعبد الرزاق ۲۰۵۲۷.

۲۔ سنن الترمذی ۳۴۳۱، ۳۴۳۲. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۳۸. وتاریخ أصبهان ۱/۲۷۱. والکامل لابن عدی ۲/۷۳۳، ۴/۱۴۲۱، ۵/۱۷۸۶.

۳۔ سنن أبی داؤد، کتاب الأدب باب ۵۷.

۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۶/۲۳۰، ۱۷/۲۲۷، ۲۲۸. ومجمع الزوائد ۱/۱۶۶، ۳/۱۳۷. واتحاف السادة المتقین ۱/۱۱۵، ۴/۵۰۱، ۸/۱۷۸، ۹/۲۶۴. والمطالب العالیة ۹۰۲. وتاریخ بغداد ۷/۳۸۳. والترغیب والترهیب ۱/۱۲۰. وتاریخ اصبهان للمصنف ۱/۳۳۴. والأحادیث الصحیحة ۱۶۶۰. وقضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۲۷. وکشف الخفا ۱/۴۸۰، ۴۸۱. والدر المنتثرة ۸۳.

کہ قرض معاف کرنے یا اسے ہبہ کرنے والے شخص کو قیامت کے روز اللہ کے سایہ کے نیچے جگہ ملے گی۔[1]

۸۶۳۵ محمد بن عبدالرحمن بن فضل، عبدان بن احمد، جبار، احمد بن زید، اسحاق بن سوید، یحییٰ بن یعمر ابن عمران کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کو تین بار پکارا آپ ﷺ نے ہر بار جواب میں لبیک فرمایا۔

۸۶۳۶ محمد بن عبدالرحمن، عبدان بن احمد، جبارہ بن مغلس، حماد بن زید، عمرو بن دینار، جابر بن یزید، ابن عباس، عمرو بن دینار، ابی جعفر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز کو بھول جانے والا شخص جنت کی راہ سے بھٹک جاتا ہے۔[2]

۳۷۴ زیاد بن عبداللہ نمیری[3]

آپ شب بیدار اور روزہ دار تھے۔ موت کی فکر ہر وقت آپ کو دامن گیر رہتی تھی۔

۸۶۳۷ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، داؤد بن محبر، صالح مری، زیاد نمیری فرماتے ہیں کہ کافی عرصہ قبل خواب میں مجھے ایک کہنے والے نے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو کر تہجد پڑھ خدا کی قسم یہ تیرے لئے اس نیند سے بہتر ہے جو تیرے بدن کو کمزور کرنے والی اور تیرے قلب کو توڑنے والی ہے چنانچہ اس کے کہنے پر بیدار ہوا لیکن دوبارہ مجھ پر نیند نے حملہ کر دیا پھر دوبارہ اس نے مجھے کہا اے زیاد نیند سے بیدار ہو جا، دنیا میں عابدین کے علاوہ کسی کے لئے خیر نہیں اس کے بعد میں نیند سے بیدار ہو گیا۔

۸۶۳۸ ابوبکر محمد بن احمد مؤذن، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، عون بن عمارہ، عمارہ بن زاذان، زیاد نمیری کا قول ہے اگر مجھے اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا تو میں طویل غم اور پریشانی کی وجہ سے کمزور ہو جاتا لیکن وقت موعود کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں خود اندازہ کرلو کیا حال ہوگا۔

۸۶۳۹ محمد بن احمد، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، داؤد بن محبر، عبدالواحد بن خطاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنازہ کے موقع پر زیاد نمیری کو کہتے سنا جو شخص دنیا سے چلا گیا تو اس کی قیامت قائم ہوگئی۔

۸۶۴۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر مقدمی، عدی بن ابی عمارۃ الذارع، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے شیطان انسان کے قلب پر حملہ کرتا ہے اگر انسان ذکر الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے تو اس کے حملہ سے محفوظ ہو جاتا ہے ورنہ نہیں۔[4]

۸۶۴۱ حبیب بن حسن، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب جنت کے باغات پر تمہارا گزر ہو تو تم ان میں خوب چرو صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے اس کی تشریح کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے

۱۔ صحيح مسلم، كتاب الزهد باب ۷۴. وسنن الترمذي ۱۳۰۶. ومسند الامام أحمد ۲/ ۳۵۹، ۳/ ۴۲۷. وسنن الدارمي ۲/ ۲۶۱. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/ ۳۵۷. والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/ ۱۶۶. وفتح الباري ۴/ ۱۴۳.

۲۔ سنن ابن ماجة ۹۰۸. والسنن الكبرى للبيهقي ۹/ ۲۸۶. والمعجم الكبير للطبراني ۱۲/ ۱۸۰. وفتح الباري ۱۱/ ۱۶۸. والكامل لابن عدى ۲/ ۷۰۳. والدر المنثور ۵/ ۲۱۸.

۳۔ التاريخ الكبير ۳/ت ۱۱۱۵. والجرح ۳/ت ۲۴۱۹. والكاشف ۱/ ۳۳۲. والميزان ۲/ت ۲۹۴۵. وتهذيب الكمال ۲۰۵۵.

۴۔ مجمع الزوائد ۷/ ۱۴۹. والمطالب العالية ۳۳۸۴. والدر المنثور ۶/ ۴۲۰. واتحاف السادة المتقين ۷/ ۲۹۸. والترغيب والترهيب ۲/ ۴۰۰. وتخريج الاحياء ۳/ ۲۷، ۴۲.

فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔[1]

۸۶۴۲ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت ذکر کے حلقوں کی تلاش میں سرگرداں رہتی ہے جب انہیں کوئی ذکر کا حلقہ نظر آجاتا ہے تو وہ پروں کے ذریعے اسے گھیر لیتے ہیں اور آسمان تک حلقہ بندی کر لیتے ہیں پھر وہ اللہ کے حضور عرض کرتے ہیں کہ آپ کے کچھ بندے حلقہ بندی کر کے آپ کی نعمتوں کی تعظیم، تلاوت قرآن آپ ﷺ پر درود پاک بھیجنے اور آپ سے دنیا وآخرت کے لئے سوال کرنے میں مشغول ہیں اللہ کی طرف سے جواب آتا ہے کہ ان پر میری رحمتوں کا نزول ہورہا ہے۔ اور صرف اس مجلس میں شریک ہونے والے کو بھی میں محروم نہیں کروں گا۔[2]

۸۶۴۳ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، مقدمی، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں کفارہ، تین چیزیں بلندیٔ درجات، تین چیزیں نجات اور تین چیزیں ہلاکت کا ذریعہ ہیں، تین چیزیں کفارہ کا ذریعہ بننے والی یہ ہیں (۱) موسم سردی میں وضو کی تکمیل کا اہتمام (۲) ایک فرض نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں رہنا (۳) جمعہ کے لئے پیادہ چلنا۔ بلندی درجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) کھانا کھلانا (۲) سلام عام کرنا (۳) شب میں اللہ کے سامنے قیام کرنا۔ نجات کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بوقت غصہ عدل اختیار کرنا (۲) غنی اور فقر میں رضا اور میانہ روی اختیار کرنا (۳) ظاہراً و باطناً خوف الٰہی کا ہونا ہلاکت کا ذریعہ بننے والی تین چیزیں یہ ہیں (۱) بخل اختیار کرنا (۲) خواہش پرست بننا (۳) متکبر ہونا۔[3]

۸۶۴۴ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر، زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ قول رسول ہے آسمان نے آواز نکالی تو آسمان پر ہر جگہ فرشتے قیام سجود اور رکوع میں مشغول تھے۔[4]

۸۶۴۵حبیب بن حسن، علی بن ہارون، یوسف قاضی، محمد بن ابی بکر زائدہ بن ابی الرقاد، زیاد نمیری، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ماہ رجب کی آمد کے موقع پر یہ دعا فرماتے تھے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان و بلغنا رمضان۔

۳۷۵ہشام بن حسان[5]

آپ ہر وقت متفکر اور بیدار رہتے تھے۔ دس برس تک اپنے استاذ حسن بن ابی حسن کی صحبت میں رہے۔

۸۶۴۶ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام بن حسان کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم دیکھی ہے جس کے پاس گھر میں لپیٹنے کے لئے کپڑا پکانے کے لئے چیز اور سونے کے لئے بستر نہیں تھا اس قوم کا ایک فرزند

۱۔ سنن الترمذی ۳۵۰۹، ۳۵۱۰. ومسند الامام أحمد ۳/ ۱۵۰. والسنن الکبری للبیهقی ۱/ ۳۲۲. ومشکاة المصابیح ۲۲۷۱، ۲۷۹. واتحاف السادة المتقین ۱/ ۲۴۰. ۵/ ۶. ۱۷۳. ۸/ ۳۲۲. والترغیب والترهیب ۱/ ۱۱۲. ومجمع الزوائد ۱/ ۱۲۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/ ۹۵.

۲۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۷۷. والترغیب والترهیب ۲/ ۴۰۲. مسند الحمیدی ۱۸۷۶. واتحاف السادة المتقین ۵/ ۱۰. والدر المنثور ۱/ ۱۵۲. وکنز العمال ۱۸۷۶.

۳۔ مجمع الزوائد ۱/ ۹۱. والترغیب والترهیب ۱/ ۲۸۶. واتحاف السادة المتقین ۱۴۲. والأحادیث الصحیحة ۱۸۰۲.

۴۔ مسند الامام أحمد ۵/ ۱۷۳.

۵۔ طبقات ابن سعد ۷/ ۲۷۱. والتاریخ الکبیر ۸/ ت ۲۶۸۹. والجرح ۹/ ت ۲۲۹. والکاشف ۳/ ت ۶۰۵۹. والمیزان ۴/ ت ۹۲۲۰. وتهذیب الکمال ۶۵۷۲.

تمنا کرتا تھا کہ اس کے پیٹ میں جانے والا ایک لقمہ کاش اینٹ کی مانند بن جائے کیوں کہ اینٹ پانی میں تین برس تک باقی رہتی ہے۔

۸۶۴۷ ابوبکر، عبداللہ، ابی، صفوان بن عیسیٰ، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے حسن کو کہتے سنا خدا کی قسم میں نے ایسی قوم کا مشاہدہ کیا ہے کہ اس قوم کا ایک فرد بڑی محنت سے مال کمانے کے بعد اپنے بھائی سے کہتا اے میرے بھائی آپ کو معلوم ہے کہ یہ مال میرے لئے حلال ہے لیکن اس مال سے مجھے اپنے عمل کے فاسد ہونے کا خطرہ ہے اس لئے یہ مال میں آپ کو ہبہ کرتا ہوں۔

۸۶۴۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، روح، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم میری نظروں سے گزری ہے کہ اس کا ایک فرد ناشتہ کرنے سے شکم سیر ہی نہیں ہوتا تھا حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم شکم سیری کے بعد ایک لقمہ بھی پیٹ میں لے جانے سے کتے کو ڈالنا بہتر ہے۔

۸۶۴۹ ابوبکر، عبداللہ، ابی، عبدالرزاق، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ایسی قوم بھی میں نے دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد اپنے بھائی کو اپنے اہل وعیال کا نائب بنا کر چلا گیا اور وہ ان پر چالیس سال تک خرچ کرتا رہا۔

۸۶۵۰ ابومحمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا کوئی فرد اپنے اہل کو کھانے پکانے کا حکم نہیں دیتا تھا اگر گھر والوں نے کچھ تیار کر کے دے دیا تو کھا لیا ورنہ خاموش رہا اور ان کو سردی گرمی کا احساس نہیں ہوتا تھا اور ان کے پاس کوئی بستر نہیں تھا، نیند آنے پر ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر سو گئے پھر اٹھ کر ساری شب رکوع، سجود اور قیام کی حالت میں گزاری۔

۸۶۵۱ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، احمد بن ابراہیم ابن مہدی، حماد بن زید، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ پوری دنیا کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے خواب میں اپنی محبوب چیز دیکھی پھر وہ بیدار ہو گیا۔

۸۶۵۲ ابی، ابوحسن، ابوبکر، سعدویہ، اسحاق بن ابراہیم، ابومعاویہ، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ابوسعید سے قمیض کے نہ دھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا موت اس سے بھی قبل آنے والی ہے۔

۸۶۵۳ ابومحمد بن حیان، محمد بن عبد ابن رستہ، ایوب، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسی سادہ قوم بھی دیکھی ہے کہ وہ دنیا کے آنے جانے پر خوشی وغم سے خالی تھی۔

۸۶۵۴ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن حکیم، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے میرے نزدیک علم کے ایک باب کا حصول دنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

۸۶۵۵ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ مکی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کا قول ہے بستر پر لیٹنے کے بعد ذکر الٰہی میں مشغول ہونے والے شخص کے لئے وہ بستر قیامت کے روز مسجد کی شکل میں ہوگا اور عنداللہ ذاکرین میں اس کا شمار ہوگا۔

۸۶۵۶ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن بندار، محمد بن یحییٰ، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن، عبداللہ کا قول ہے اگر مجھے دوزخ و جنت کے درمیان کھڑا کر کے اپنے مقام سے واقف ہونے اور مٹی بننے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں مٹی بننے کو ترجیح دوں گا۔

۸۶۵۷ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن سفیان، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی فکر کرنا کل شب کے قیام سے بہتر ہے۔

۸۶۵۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، داؤد بن عمر ضبی، فضیل بن عیاض، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ اے لوگو تمہاری زندگی کی مدت غیر معلوم اور تمہارا ہر عمل محفوظ ہے موت تمہارے پیچھے اور نار دوزخ تمہارے سامنے ہے خدا کی قسم تمہارے سامنے جو دنیا ہے وہ فانی ہے تم شب و روز اللہ کے فیصلے کا انتظار کرو اور عالم برزخ کی تیاری کرو۔

۸۶۵۹ احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن حسان، حسن بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام بن

حسان، حسن فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس دنیا میں ہر مسلمان کو پریشانی کا سامنا ہے۔

۸۶۶۰احمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ انسان اس دنیا میں پریشان ہو کر کہے گا اے میرے گھر والو مجھے ناشتہ کرادو میرے گھر والو مجھے شام کا کھانا کھلا دو۔

۸۶۶۱ابومحمد بن حیان، ابن ابی داؤد، علی بن مسلم، عباد، ہشام، حسن کا قول ہے مؤمن صبح وشام غمگین رہتا ہے اور اسے اس دنیا میں اتنا کافی ہے جتنا بکری کے بچہ کے لئے کافی ہے۔

۸۶۶۲محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کا قول ہے میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کا ایک فرد بقدر کفایت کھانے میں سے بھی صدقہ کرتا تھا نیز میں نے ایسی قوم بھی دیکھی ہے کہ اس کی نظر میں دنیا بے وقعت اور مٹی سے بھی کمتر تھی

۸۶۶۳محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم علی بن مسلم، سیار، جعفر، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم دنیا سے متأثر ہونے والے شخص کو اللہ ذلیل کرتا ہے۔

۸۶۶۴ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اگر کوئی شخص دنیا کے حصول کے بعد اس کے مکروفریب میں پھنس جائے تو وہ اس کے علم میں کمی اور اس کی رائے کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

۸۶۶۵ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کہتے ہیں کہ آدم کے خطا میں واقع ہونے سے قبل موت ان کے سامنے اور امید ان کے پیچھے تھی لیکن خطا میں واقع ہونے کے بعد اس کا برعکس ہو گیا۔

۸۶۶۶ابوبکر، عبداللہ، ابی، یزید بن ہارون، ہشام، حسن کا قول ہے کہ حضرت آدم نے جنت میں ایک گھڑی قیام فرمایا جو دنیا کے اعتبار سے ایک سو تیس دن کی تھی۔

۸۶۶۷ابی، ابوحسن، ابوبکر محمد بن عبداللہ مخلد بن حسین، ہشام حسن فرماتے ہیں کہ انسان دنیا سے تین حسرتوں کے ساتھ جاتا ہے (۱) جمع شدہ مال سے فائدہ حاصل نہ کر سکا (۲) اس کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں (۳) آگے کے لئے تیاری نہ کر سکا۔

۸۶۶۸ابی حسن، ابوبکر محمد بن عمارۃ محمد بن طفیل، حماد بن زید، ہشام، حسن فرماتے ہیں کہ یوسفؑ سے پوچھا گیا کہ خزانوں کے مالک ہونے کے باوجود آپ بھوکے رہتے ہیں جواب دیا تاکہ بھوکے شخص کو نہ بھولوں۔

۸۶۶۹ابوحامد بن جبل، محمد بن اسحاق ثقفی، عبداللہ بن محمد اموی، خالد بن خداش، حماد بن زید کا قول ہے ہشام بن حسان کی مجلس سے بہتر مجلس میں نے نہیں دیکھی احادیث بیان کرنے کے وقت ان کی آنکھیں پرنم ہوتی تھیں۔

۸۶۷۰ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ، ہشام، محمد بن سیرین، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے، ایک نیکی پر دس نیکیوں کا اجر ملتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ روزہ کا بدلہ میں خود ہوں اس لئے کہ میری وجہ سے اس نے کھانا پینا ترک کیا ہے اور اس کے منہ کی بدبو میرے نزدیک عنبر کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔[1]

۸۶۷۱ابوبکر، حارث بن محمد، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان محمد بن سیرین، ابوہریرہ کا قول ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بھول کر کھانے پینے والا اپنا روزہ مکمل کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا پلایا۔[2]

۸۶۷۲ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبداللہ بن ابی بکر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے

۱ ۔ سنن النسائی، کتاب الصیام باب ۷۵. ومسند الامام أحمد ۲/ ۲۳۴، ۲۱۱، ۴۱۱، ۵۱۶، ۳/ ۳۴۶، ۵/ ۱۴۸. وسنن الدارمی ۲/ ۳۱۴. والمستدرک ۴/ ۲۴۱. وأمالی الشجری ۲/ ۱۰۴. والدر المنثور ۳/ ۶۵. ۲/ ۲۹۴.

۲ ۔ صحیح مسلم، کتاب الصیام ۱۷۱. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۲۵ وسنن الدارمی ۲/ ۱۳. ومشکاۃ المصابیح ۲۰۰۳. ونصب الرایۃ ۲/ ۴۴۵. واتحاف السادۃ المتقین ۴/ ۲۱۰.

ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی آپ نے دو رکعتوں پر سلام پھیر دیا اس کے بعد آپ ﷺ مسجد کے اگلے حصے میں عصا کے سہارے کھڑے ہو گئے اس وقت ابوبکر وعمر بھی موجود تھے اس کے بعد آپ نے ذوالیدین کا واقعہ ذکر فرمایا۔[1]

۸۶۷۳ ابوبکر، حارث بن ابی اسامہ، سعید بن عامر، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز قبولیت کی ایک گھڑی ضرور ہوتی ہے جس میں بندہ کی ہر دعا قبول کی جاتی ہے۔

۸۶۷۴ احمد بن جعفر بن معبد، یعقوب بن ابی یعقوب، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ اذان کے بعد مسجد کی طرف دوڑنے کے بجائے سکون واطمینان سے چلو جو مل جائے اسے ادا کرو جو نہ ملے تو اس کی قضا کرلو۔[1]

۸۶۷۵ عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد المذکر، ابراہیم بن زہیر حلوانی، مکی بن ابراہیم، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت دوزخ کی تپش سے ہے۔[2]

۸۶۷۶ ابوبکر محمد بن احمد الوراق، احمد بن عبدالرحمٰن سقطی، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ، محمد بن عمرو، ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ قول نبوی ہے اللہ تعالیٰ کے ننانوے اسمائے حسنیٰ ہیں انہیں یاد کرنے والا جنت میں داخل ہوگا اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔[3]

۸۶۷۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ابوعلی بشر بن سیحان، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے بلال کو بلایا بلال نے آپ ﷺ کو کھجوروں کا ایک ٹوکرا پیش کیا آپ ﷺ نے فرمایا اے بلال یہ کیا ہے؟ حضرت بلال نے عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ کھجوریں میں نے آپ کے لئے جمع کی تھیں آپ ﷺ نے حضرت بلال کو دوزخ کی آگ سے ڈراتے ہوئے ان کھجوروں کو خرچ کرنے کا حکم دیا اور فرمایا عرش والے سے کمی کا خوف مت کر۔

۸۶۷۸ احمد بن جعفر بن معبد، ابوبکر احمد بن عمرو البزار، حسن بن یحییٰ ایلی، عاصم بن مھجع، صالح مری، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے طالب عزت شخص پر اللہ کے پاس جانے کے لئے تیاری ضروری ہے۔

۸۶۷۹ حسن بن اسحاق بن ابراہیم، عمرو بن محمد بن حفص معدلان، احمد بن محمد بن اسماعیل الدمشقی، موسیٰ بن عامر، عیسیٰ بن خالد یمانی صالح مری، ہشام بن حسان محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایک شخص کو اگر گناہ کرنے کے بعد اس کے یاد آنے پر قلق ہوتا ہے تو امید ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ صرف اسی پر اس کی مغفرت کردے گا۔

۸۶۸۰ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، جمیل بن حسن، محمد بن مروان، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے متقی انسان جنت میں جائے گا اس کی نعمتوں سے خوب محظوظ ہوگا ہمیشہ اس میں رہے گا اس کی جوانی کبھی فنا نہ ہوگی، اس کا لباس کبھی بوسیدہ نہ ہوگا۔[4]

۸۶۸۱ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ قبیلہ عرینین کے کچھ لوگ مدینہ آئے آپ ﷺ نے ان کے لئے اونٹوں اور چرواہے کا حکم دیا اور انہیں اونٹوں کے دودھ اور پیشاب پینے کی اجازت دی جب وہ خوب فربہ ہوگئے تو وہ چرواہے کو قتل کرکے اونٹوں کو ساتھ لے گئے آپ ﷺ نے ان کے تعاقب کے لئے چند صحابہ کرام کو روانہ فرمایا چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ

---

[1] صحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۵۲. ومسند الامام أحمد ۲/ ۴۶۰، ۵۲۹. والسنن الکبری للبیہقی ۲۲۸/۳.
وصحیح ابن خزیمۃ ۱۰۶۵.

[2] صحیح البخاری ۱۴۶/۴. وصحیح مسلم، کتاب المساجد ۱۸۱.

[3] صحیح البخاری ۲۵۹/۳. وصحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء ۶. وفتح الباری ۳۵۴/۵، ۳۷۷/۱۳.

[4] تفسیر ابن کثیر ۲۴۷/۷.

ﷺ نے خلاف سے ان کے ہاتھ و پاؤں قطع کرنے کا حکم فرمایا اور ان کی آنکھوں میں سلائی بھروا کر انہیں دھوپ میں ڈلوا دیا حتیٰ کہ اسی حالت میں وہ مر گئے۔

۸۶۸۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام قتادہ انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے انسان کے بوڑھا ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی دو چیزیں مال کی حرص اور عمر کی زیادتی جوان ہوتی ہیں۔[۱]

۸۶۸۳عبدالرحمٰن بن محمد، محمد بن زکریا، قطبہ بن عبداللہ، ہشام، قتادہ ابورافع، ابوہریرہ کا قول ہے شوہر کے اپنی بیوی کے چار زانوں کے درمیان بیٹھ کر دخول کی کوشش کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔[۲]

۸۶۸۴احمد بن ابراہیم بن یوسف، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابوکریب، محمد بن میمون، زعفرانی، ہشام بن حسان، عکرمہ ابن عباس کا قول ہے لوگوں کی عدم خواہش کے باوجود ان کے سامنے وعظ کرنے والے کے منہ میں سیسہ ڈال دو۔[۳]

۸۶۸۵سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری، حسن بن محمد ذراع، حصین بن نمیر، ہشام بن حسان، عکرمہ، ابن عباس کا قول ہے فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ کو عزیمت پر عمل کی طرح رخصت پر عمل کرنا بھی محبوب ہے۔

۸۶۸۶حبیب بن حسن، فاروق خطابی، ابومسلم کشی، محمد بن عبداللہ انصاری، ہشام بن حسان، عبداللہ بن مغفل کا قول ہے آپ ﷺ نے روزانہ کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۸۶۸۷ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، سوید بن سعید، عبداللہ بن رجاء بصری، ہشام بن حسان، حسن، جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے انسان اور کفر کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہے۔[۴]

۸۶۸۸عبداللہ بن جعفر، ابومسعود، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک کا قول ہے عرق النساء سے شفایاب ہونے کے لئے ایک عربی دنبہ کو جوش دے کر اس کے سوپ کے تین حصے کر لئے جائیں عرق النساء کا مریض ہر صبح نہار منہ اس کا ایک حصہ نوش کر لے، انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے اس نسخہ سے ایک سو سے زائد مریضوں کو صحت یاب ہوتے دیکھا ہے۔

۸۶۸۹محمد بن جعفر المکتب، محمد بن احمد بن خطاب، موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن مہدی، ابواسامہ، ہشام بن حسان، ابن سیرین، انس بن مالک نے آپ ﷺ سے عرق النساء کے بارے میں گذشتہ علاج کی مثل روایت کیا ہے۔

۸۶۹۰ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادۃ، ہشام، انس، ابن سیرین، عبدالملک بن قتادہ بن ملحان قیسی نے اپنے والد کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے کہ آپ ﷺ نے ہمیں ہر ماہ کی ۱۳، ۱۴، ۱۵، تاریخ میں روزہ رکھنے کا حکم فرمایا کیوں کہ ان تاریخوں کا روزہ صوم الدہر کی مانند ہے۔

۸۶۹۱ابوبکر، حارث، روح، ہشام، واصل، محمد بن یعقوب، رجاء بن حیوہ، ابوامامہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک بار ایک غزوہ تشکیل دیا جس میں میں بھی تھا میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے آپ ﷺ نے

۱۔ اتحاف السادة المتقين ۱۰/۲۳۹. وبلفظ مختلف: صحيح البخاری ۸/۱۱۱. وفتح الباری ۱۱/۲۳۹. وتاريخ ابن عساكر ۳/۳۰.

۲۔ صحيح البخاری ۱/۸۰. وصحيح مسلم، كتاب الحيض، ۸۷، ۸۸. وفتح الباری ۱/۳۹۵.

۳۔ كتاب الحيض، ۸۷، ۸۸. وفتح الباری ۱/۳۹۵.

۴۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۳۴. ومسند الامام احمد ۳/۳۸۹. والسنن الكبرى للبيهقی ۳/۳۶۶. وسنن الترمذی ۲۶۱۹، ۲۶۲۰. وسنن ابی داؤد ۴۶۷۸. وسنن ابن ماجه ۱۰۷۸.

فرمایا اے اللہ ان کو سلامتی کے ساتھ مال غنیمت عطا فرما راوی کہتے ہیں کہ چنانچہ ہم صحیح وسالم مال غنیمت حاصل کر کے واپس لوٹے پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے حصول شہادت کے لئے کوئی عمل بتا دیجئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا روزہ رکھو اس لئے کہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں ہے۔ کچھ روز کے بعد پھر میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دوسرا عمل بتا دیجئے آپ نے فرمایا اللہ کے سامنے خوب سجدے کرو کیوں کہ ایک سجدہ کے عوض اللہ تعالیٰ ایک گناہ معاف اور ایک درجہ بلند فرماتے ہیں[1]۔

۸۶۹۲سلیمان بن احمد، ادریس بن جعفر، یزید بن ہارون، ہشام بن حسان، محمد بن سیرین، عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جھوٹی قسم کھانے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے[2]۔

۸۶۹۳احمد بن جعفر بن حمدان، عبداللہ بن احمد بن حنبل، بشر بن سیحان بصری، حرب بن میمون، ہشام بن حسان، ہشام بن عروہ اپنے والد کے واسطے سے حضرت عائشہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ گندم کی روٹی سے شکم سیر ہوئے بغیر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۳۷۶ ہشام دستوائی[3]

آپ ذکر الٰہی میں رطب اللسان رہتے تھے نیز آپ خدا ترس انسان تھے۔

۸۶۹۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی سعید بن عامر، ہشام دستوائی کہتے ہیں کہ ہم طلب حدیث کے لئے ایک فقیہ کے پاس جاتے تھے لیکن طاعون کے زمانہ میں دو رکعت نفل ہمیں طلب حدیث سے زیادہ پسند تھیں۔

۸۶۹۵ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، ہدبہ بن خالد، امیہ بن خالد، کہتے ہیں کہ میں نے شعبہ کو کہتے سنا میرے نزدیک رضاء الٰہی کے خاطر ہشام دستوائی کے علاوہ حدیث کا طالب کوئی نہیں ہے، ہشام فرمایا کرتے تھے حدیث کی وجہ سے خلاصی ہو جانا ہی ہمارے لئے کافی ہے۔

۸۶۹۶ابراہیم بن عبداللہ بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ ہشام دستوائی کے ہاں پوری رات چراغ جلتا تھا کیوں کہ وہ فرماتے تھے دنیا کی تاریکی دیکھ کر مجھے قبر کی تاریکی یاد آجاتی ہے۔

۸۶۹۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عباس بن ابی طالب، یحییٰ بن ایوب، ابوقطن عمرو بن ہیثم بن قطن کا قول ہے کہ میں نے ہشام دستوائی سے بڑھ کر موت کو یاد کرنے والے کوئی نہیں دیکھا۔

۸۶۹۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن غالب، مسلم بن ابراہیم، ابویحییٰ علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو بارہا کہتے سنا تمہارے سامنے غیر معروف شخص کا حدیث بیان کرنا اپنے منہ میں مٹی ڈالنے کے مترادف ہے۔

۸۶۹۹احمد بن محمد بن حسین، سلیمان بن عبدالجبار، ابوزید ہروی، ہشام دستوائی کا قول ہے کاش علم حدیث پانی ہوتا جسے میں تمہیں پلا دیتا۔

۸۷۰۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یونس، ابونعیم کہتے ہیں کہ میرا بصرہ جانا ہوا تو وہاں پر میں نے ہشام دستوائی اور حماد بن

---

[1] مسند الامام أحمد ۲۴۸/۵، ۲۴۹، ۲۵۵، ۲۵۸. والمعجم الكبير للطبراني ۱۰۸/۸. وصحيح ابن حبان ۹۲۹. وأمالي الشجرى ۲۷۷/۱. ومجمع الزوائد ۱۸۱/۳. والمصنف لعبد الرزاق ۷۸۹۹. ودلائل النبوة للبيهقي ۲۳۴/۶.

[2] سنن أبي داؤد كتاب النذور باب ۱. والمستدرك ۲۹۴/۴، ۲۹۵، ۲۹۸. والمعجم الصغير للطبراني ۵۶/۱. ومجمع الزوائد ۱۷۹/۴. والترغيب والترهيب ۲۶۳/۲.

[3] طبقات ابن سعد ۲۷۹/۷. والتاريخ الكبير ۸/ت ۲۶۹۰. والجرح ۹/ت ۲۴۰. والجمع ۵۴۷/۲. والميزان ۴/ت ۹۲۲۹. وتهذيب الكمال ۷۵۸۲.

سلمہ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔

۸۷۰۱ ابی ابراہیم بن محمد بن حسن، محمد بن زید، نعیم بن حماد، ابن مبارک کہتے ہیں کہ میں نے ہشام دستوائی کو کہتے سنا جنے والے عالم دین پر مجھے تعجب ہے۔

۸۷۰۲ ابی محمد بن ابراہیم بن حکم، یعقوب بن ابراہیم دورقی، سعید بن عامر، ہشام کہتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں حضرت عیسیٰ کا کلام پڑھا جس کا حاصل یہ ہے اے لوگو تم دنیا کے لئے عمل کرتے ہو حالانکہ اس میں بلا عمل تمہیں رزق ملنے والا ہے اور تم آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے حالانکہ وہاں پر کامیابی کا دارومدار عمل پر موقوف ہے اے علماء سوء تم اجرت لے کر عمل کو ضائع کرتے ہو عنقریب اللہ تعالیٰ تم سے عمل کا مطالبہ کرنے والا ہے، عنقریب تم قبر کی تاریکی اور اس کی تنگی کا سامنا کرنے والے ہو، اللہ تمہیں نماز و روزہ کے حکم کرنے کی مانند معاصی سے بھی اجتناب کا حکم کرنے والا ہے، رضائے الٰہی پر راضی نہ ہونے والا شخص کیونکر اہل علم میں سے ہو سکتا ہے دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔ آخرت کو ترک کر کے دنیا کی طرف متوجہ ہونے والا شخص کیسے اہل علم ہو سکتا ہے۔

۸۷۰۳ ابی، ابراہیم بن محمد بن حسین، فضل بن صباح، ابوعبیدہ حداد، ہشام دستوائی کا قول ہے، حضرت عیسیٰ کا فرمان ہے اے علماء کی جماعت عدم عمل کی وجہ سے تم اس بوٹی کی مانند ہو گئے ہو جسے دیکھنے سے بہت عمدہ خوشبو آتی ہے لیکن اس کا کھانا انسان کی ہلاکت کا سبب بن جاتا ہے، تمہارا کلام ایک قسم کی دواء ہے لیکن وہ کسی کی اصلاح کا ذریعہ نہیں بنتا۔ حکیمانہ باتیں کر کے قلب کے بجائے تمہارے منہ سے نکلنے والی ہیں اس لئے وہ مؤثر نہیں ہوتیں، اے عالموں اللہ تعالیٰ نے دنیا کو تمہاری گمراہی کے بجائے تمہارے عمل کے لئے پھیلایا ہے، اے عالموں بلا عمل صرف باخبر کرنے کی نیت سے علم حاصل کرنے والے شخص کا تعلق اہل علم سے نہیں ہو سکتا علم تمہارے اوپر عمل تمہارے قدموں کے تحت ہے، عمل کے بغیر نہ آزاد انسان کریم اور نہ غلام متقی بن سکتا ہے۔

۸۷۰۴ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں تمہیں آپ ﷺ کی ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میرے علاوہ تمہیں کوئی نہیں بتا سکتا چنانچہ ارشاد نبوی ہے علم کا رفع، جہل کا ظہور، شراب نوشی، زنا کا ظہور، مردوں کی قلت اور خواتین کی کثرت (حتیٰ کہ ایک شخص پچاس خواتین پر نگران ہوگا) قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

۸۷۰۵ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ہشام، قتادہ، انس کا قول ہے آپ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت پڑھی جس میں آپ ﷺ نے قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ کے خلاف بدعا فرمائی۔

۸۷۰۶ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام بن ابی عبداللہ، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو رکوع سجدہ اطمینان سے کرو اور کتے کی طرح مت بیٹھو۔[1]

۸۷۰۷ محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۸۷۰۸ فاروق بن عبدالکبیر خطابی، ابومسلم کشی، عبداللہ بن محمد، احمد بن علی خزاعی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور بکری کا بھنا ہوا بچہ لے کر گیا اور جو کی روٹی کے عوض میں نے زرہ رہن رکھوائی تھی، اس موقع پر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کہ آل محمد ﷺ پر ایک روز ایسا بھی گزرا ہے کہ اس روز ایک صاع کے علاوہ آل محمد کے ۹ گھروں میں کچھ بھی نہیں تھا۔[2]

۸۷۰۹ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، حارث بن ابی اسامہ، عبدالعزیز بن ابان، ہشام، قتادہ، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ نے حج و

۱۔ صحیح البخاری ۱/۱۴۱، ۷/۲۰۸. وصحیح مسلم، کتاب الصلاۃ ۲۳۳، ۲۳۳ مکرر. وفتح الباری ۲/۱۵، ۳۰۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۶. وفتح الباری ۵/۱۴۰، ۱۴۱.

عمرہ کا احرام اکٹھے باندھا۔

۸۷۱۰ ابو احمد محمد بن احمد الجرجانی، عبد اللہ بن محمد بن شیرویہ اسحاق بن ابراہیم، معاذ بن ہشام، ابی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ ہر حاکم سے اس کے ماتحت افراد کے بارے میں سوال کرنے والا ہے حتیٰ کہ گھر کے سربراہ سے گھر والوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[۱]

۸۷۱۱ عبد اللہ بن محمد بن جعفر، علی بن عباس بجلی، عبد اللہ بن ابی الحکم، حفص بن واقد، ہشام، دستوائی، قتادہ، انس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں ساری شب عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔

۸۷۱۲ احمد بن جعفر بن معبد، احمد بن عصام، روح بن عبادۃ، ہشام بن ابی عبد اللہ، قتادہ، سعید بن المسیب بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی نے کھانا تیار فرمایا آپ ﷺ تشریف لائے آپ ﷺ گھر میں ایک نظر دیکھ کر واپس تشریف لے گئے حضرت علی نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہارے گھر میں پردہ پر تصاویر چسپاں دیکھی اور رحمت کے فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

۸۷۱۳ احمد بن جعفر، عبید بن حسن، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام دستوائی، قتادہ، سعید بن مسیب، ابن عباس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ہبہ میں رجوع کرنے والا قے کر کے کھانے والے کتے کی مانند ہے۔

۸۷۱۴ ابوبکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، مسلم بن ابراہیم، ابان، شعبہ، ہشام، قتادہ مطرف بن عبد اللہ بن شخیر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ قرآنی آیت الھاکم التکاثر تلاوت فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال حالانکہ تیرا مال صرف وہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر بوسیدہ کر دیا یا صدقہ کر دیا۔[۲]

۸۷۱۵ ابوبکر محمد بن اسحاق بن ایوب، ابراہیم بن سعدان، بکر بن بکار، ہشام، قتادہ، زرارۃ بن ابی اوفی، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اللہ تعالیٰ میری امت کے وساوس جب تک وہ زبان یا عمل میں نہ آئیں سے تجاوز کرنے والا ہے۔[۳]

۸۷۱۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد اللہ بن ابی بکر سہمی، عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد فاروق خطابی ابومسلم کشی حجاج بن نصیر، مسلم بن ابراہیم ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذبک من عذاب النار و عذاب القبر و فتنۃ المسیح الدجال و فتنۃ المحیا والممات.

۸۷۱۷ احمد بن سہل بن عمر، ابراہیم بن حرب عسکری، عبد اللہ ابن عمر و ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے لوگو میں سب سے زیادہ آپ ﷺ کی نماز سے واقف ہوں ابو ہریرہ ظہر کی آخری رکعت نماز عشاء اور فجر میں تسمیع کے بعد قنوت پڑھتے تھے جس میں مؤمنین کے لئے دعا اور کفار پر لعنت کرتے تھے۔

۸۷۱۸ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، عبد العزیز بن ابان، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابوسلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے

۱۔ سنن الترمذی ۱۷۰۵. وصحیح ابن حبان ۱۵۶۲. وفتح الباری ۱۳/۱۱۳. والترغیب والترهیب ۳/۶۵، ۱۵۵. والکامل لابن عدی ۱/۳۰۷.

۲۔ سنن الترمذی ۲۳۴۲، ۳۳۵۴. وصحیح مسلم ۲۲۷۳. وسنن النسائی، کتاب الوصایا باب ۱. ومسند الامام احمد ۴/۲۴، ۲۶. والمستدرک ۲/۵۳۴، ۴/۳۲۲. والسنن الکبریٰ للبیهقی ۴/۶۱.

۳۔ صحیح البخاری ۳/۱۹۰، ۷/۵۹، ۸/۱۶۸. وصحیح مسلم، کتاب الایمان ۲۰۱، ۲۰۲. وفتح الباری ۱۱/۳۲۸.

رمضان کی آمد سے ایک یا دو روز قبل روزہ مت رکھو البتہ عادۃً ایسے کرنے میں حرج نہیں ہے۔[1]

۸۷۱۹ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن علی بن مخلد، احمد بن ہیثم بزاز، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ، ابی سلمہ ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے روزہ رکھنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[2]

۸۷۲۰ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد، محمد بن احمد بن حسن، یوسف قاضی، مسلم بن ابراہیم، ہشام، یحییٰ بن ابی کثیر، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ایمان اور ثواب کی نیت سے لیلۃ القدر میں قیام کرنے والے کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔[3]

۸۷۲۱ احمد بن عبد اللہ بن محمود، عبد اللہ بن وہب، محمد بن سکن ابلی، عبد اللہ بن ہشام دستوائی، ابی، یحییٰ بن ابی کثیر، ابی سلمہ، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو تم میری قبر کو سجدہ گاہ نہ بنانا انبیاء کی قبور کو مساجد بنانے والی قوم پر اللہ کی لعنت ہو تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو ان کو قبرستان مت بناؤ۔[4]

۸۷۲۲ ابو بکر محمد بن جعفر وراق بغدادی، عباس بن منصور نیشاپوری احمد بن حفص، ابی، ابو سعید ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابی کثیر ابو سلمہ، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ قول رسول ہے شادی نہ کرنے والے مخنث مردوں اور عورتوں پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اسی طرح تن تنہا جنگل کے سفر طے کرنے والے اور تن تنہا رات گزارنے والے پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے۔

۸۷۲۳ عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابی، زبیر، جابر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے عہد میں شدید گرمی میں سورج گرہن ہو گیا آپ ﷺ نے نماز پڑھائی جس میں آپ ﷺ نے خوب طویل قیام فرمایا حتیٰ کہ لوگ گرنے کے قریب ہو گئے پھر آپ ﷺ نے رکوع سجدہ بھی اسی طرح طویل فرمایا اس کے بعد آپ ﷺ نے بقیہ تین رکعتیں اسی طرح طویل فرمائیں سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا اس وقت جنت میرے اتنی قریب کر دی گئی تھی کہ میں اس سے کوئی چیز حاصل کرنے کی کوشش کرتا تو کر سکتا تھا اسی طرح دوزخ بھی میرے اتنے قریب کر دی گئی حتیٰ کہ اس کے تم تک پہنچنے کے خوف سے میں پیچھے ہٹ گیا اور میں نے دوزخ میں ایک سیاہ فام عورت عذاب میں مبتلا دیکھی کیوں کہ اس نے بلی کو کھانے پینے سے روکنے کے لئے باندھ دیا تھا اور میں نے ابو ثمامہ عمرو بن لحی کو بھی دوزخ میں دیکھا، اس وقت لوگوں کا عقیدہ تھا کہ سورج اور چاند کسی عظیم شخص کی موت پر گرہن ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں جسے اللہ اپنے بندوں کو دکھاتا ہے لہذا ان کے گرہن ہوتے پر تم نماز پڑھو حتیٰ کہ وہ روشن ہو جائیں۔

۸۷۲۴ عبد اللہ بن جعفر، یونس، ابو داؤد، ہشام، ابو زبیر، جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے جماعت انصار تم اپنے مال کا عمریٰ نہ کرو کیوں کہ یہ غیر صحیح ہے۔[5]

---

[1] مسند الامام أحمد ۲/۱۰۳، ۵. وسنن الدارمي ۲/۴. وفتح الباري ۴/۱۲۸. وسنن ابن ماجة ۱۶۵۰. وسنن الترمذي ۶۸۵.

[2] صحيح البخاري ۱/۱۶، ۳/۳۳. وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ۱۷۵. وفتح الباري ۱/۹۲، ۴/۱۱۵، ۲۵۵.

[3] صحيح البخاري ۳/۳۳، ۵۹. وصحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين ۱۷۶. وفتح الباري ۴/۱۱۵، ۲۵۵.

[4] مسند الامام أحمد ۲/۳۶۷. والمصنف لابن أبي شيبة ۲/۳۷۵، ۳/۳۴۵. والمصنف لعبد الرزاق ۶۷۲۶. ومجمع الزوائد ۳/۴۰. والمطالب العالية ۱۲۵۵.

[5] سنن النسائي ۶/۲۷۲. ومسند الامام أحمد ۳/۳۱۷. والمستدرك ۲/۳۳۴. والمصنف لابن أبي شيبة ۷/۱۴۲.

۸۷۲۵عبداللہ بن یونس ،ابوداؤد، ہشام دستوائی ،ابوزبیر جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ایک بار آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جابر مجھے اس مرض کی وجہ سے آپ کی موت کا خطرہ ہے لہٰذا تم اپنے بھائیوں کے لئے دوثلث وصیت کرو چنانچہ انہوں نے وصیت کی۔[1]

۸۷۲۶محمد بن احمد بن علی علی بن محمد بن ابی الشوارب ،ابومحمد حفص بن عمر ،ابوزبیرؒ جابر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو دو کپڑے پہنو بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ ایک جوتا پہن کر مت چلو۔[2]

۸۷۲۷محمد بن احمد، علی بن محمد بن ابی الشوارب ،ابوعمر حفص بن عمر، ہشام ،حماد، ابراہیم ،اسود، عائشہ آپ ﷺ نے حالت احرام میں سر میں خوشبو استعمال کی۔

۸۷۲۸قاضی ابواحمد محمد بن احمد ،محمد بن ایوب، مسلم بن ابراہیم ، ہشام دستوائی ،حماد ،ابراہیم ،اسود ،عبداللہ کا قول ہے آپ ﷺ نماز کا دائیں بائیں سلام پھیرتے تھے حتیٰ آپ کا بایاں رخسار ظاہر ہوجاتا تھا۔

۸۷۲۹ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،خلیل بن زکریا ، ہشام دستوائی ، عاصم بن بہدلہ ،زر بن حبیش ،صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں آپ کے ساتھ تھا اسی اثناء میں ایک شخص آیا آپ ﷺ نے اسے دیکھ کر فرمایا یہ شخص بہت برا ہے لیکن جب وہ آپ ﷺ کے قریب آیا تو آپ ﷺ نے اس کے ساتھ اکرام کا معاملہ فرمایا اس کے جانے کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے پوچھا پہلے تو آپ ﷺ نے اسے برا بتایا لیکن پھر اس کا اکرام کیا آپ نے جواب میں فرمایا یہ شخص منافق تھا پہلے میں نے اس کا نفاق ظاہر کیا لیکن پھر لوگوں کو اس کے شر سے بچانے کے لئے میں نے اس کا اکرام کیا۔

۸۷۳۰ابوبکر بن خلاد ،حارث بن ابی اسامہ ،خلیل بن زکریا ، ہشام بن ابی عبداللہ ،حسن بن ابی جعفر ، عاصم بن بہدلہ زر بن حبیش ،صفوان بن عسال کہتے ہیں کہ فرشتے طالب علم کے لئے خوشی سے زمین پر پر بچھاتے ہیں زر بن حبیش کہتے ہیں کہ میں نے صفوان سے پوچھا کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے انہوں نے جواب میں فرمایا ہم ایک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے ایک اعرابی آپ ﷺ کے سامنے آیا اور اس نے کہا اے محمد آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کیا بات ہے اس نے کہا ایک شخص ایک قوم کے ساتھ صرف محبت کی حد تک ہے اس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے روز انسان کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ دنیا میں وہ محبت کرے گا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا مغرب کی طرف سے طلوع شمس سے قبل توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور یہ اس روز ہوگا جس روز ایمان لانا انسان کے لئے نفع بخش نہیں ہوگا پھر میں نے ان سے مسح الخفین کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ کو جوربین پر مسح کرتے دیکھا ہے۔[3]

۸۷۳۱ابوبکر بن خلاد ،حارث ،خلیل بن زکریا ، ہشام دستوائی ،حسن بن ابی جعفر ،ابوزبیر مکی جابر فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے عائشہ تمہارے پاس سالن ہے انہوں نے فرمایا کہ سرکہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا سرکہ بہترین سالن ہے۔[4]

۸۷۳۲عبداللہ بن جعفر ، یونس بن حبیب ،ابوداؤد ، ہشام دستوائی یحییٰ بن ابی کثیر ، ہلال بن ابی میمونہ ،عطاء بن یسار

۱۔ مسند الامام أحمد ۳/۳۷۲. وتفسير الطبری ۶/۲۸.

۲۔ سنن الترمذی ۲۷۶۷. وسنن النسائی ۸/۲۱۰. ومسند الامام احمد ۳/۱۳، ۴۲، ۶/۳۴۹. والسنن الكبری للبیهقی ۲/۲۲۴.

۳۔ اتحاف السادة المتقين ۸/۲۳، ۴۳، ۹/۵۴۹. وفتح الباری ۱۰/۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۰.

۴۔ صحيح مسلم ۱۶۲۲، ۱۶۲۱، ۱۶۲۱. سنن أبی داؤد ۳۸۲۰. وسنن الترمذی ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۲. وسنن النسائی: كتاب الایمان باب ۲۱. وسنن ابن ماجة ۳۳۱۶، ۳۳۱۷، ۳۳۱۸. ومسند الامام أحمد ۳/۳۰۱، ۳۰۴، ۳۵۳، ۳۷۱، ۳۸۹، ۳۹۰. والمستدرک ۴/۵۴. وفتح الباری ۱۰/۵۰۰. واتحاف السادة المتقين ۵/۲۳۶، ۷/۱۲۱.

رفاعہ، ابی عرانہ الجہنی کہتے ہیں کہ ایک بار ہم آپ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے جب ہم کدید یا قدید مقام پر پہنچے تو کچھ لوگوں نے اپنے گھروں پر جانے کے لئے آپ سے اجازت طلب کی آپ نے اجازت مرحمت فرمادی کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا صدق دل سے کلمہ پڑھنے والے کے لئے جنتی ہونے کی گواہی دیتا ہوں نیز رسول خدا ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا مجھ سے بلاحساب و کتاب میری امت کے ستر ہزار افراد کے بارے میں جنت میں داخل کرنے کا وعدہ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ تم کو اور تمہاری نیک ازاوج و اولاد کو جنت میں داخل کرانے کے بعد خود جنت میں داخل ہوں گے۔[1]

۸۷۳۳ سلیمان بن احمد علی بن عبدالعزیز، مسلم بن ابراہیم، ہشام دستوائی، عطا بن السائب اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص نے آپ ﷺ سے سوال کیا ختم القرآن کتنے روز میں کیا جائے آپ ﷺ نے فرمایا سات روز میں کیا جائے حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے کمی کے بارے میں سوال کرتا رہا اور آپ کم فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کم از کم ایک شب و روز میں ختم کرنا ضروری ہے۔

۳۷۷ جعفر الضبعی[2]

اپنے عابدین اور زہاد کی صحبت اختیار کر کے ان سے روایات نقل فرمائیں۔ نیز آپ مالک بن دینار، ثابت بنانی، ابوعمران جونی، ابوتیاح اور فرقد سنجی وغیرہ کی صحبت میں رہے ہیں۔

۸۷۳۴ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل علی بن مسلم، سیار، جعفر بن سلیمان کا قول ہے میں مالک بن دینار کے پاس دس اور ثابت بنانی کی خدمت میں بیس سال رہا میں نے مالک بن دینار کے پیچھے بیس سال تک نماز عشاء پڑھی مالک بن دینار مغرب میں ہمیشہ سورہ زلزال اور عادیات پڑھتے تھے۔

۸۷۳۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان شاذکوانی جعفر بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا دنیا سے ڈرو دنیا سے ڈرو اس لئے کہ وہ علماء کے قلوب پر جادو کی مانند اثر کرنے والی ہے۔

۸۷۳۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن ابراہیم، سلیمان جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا اللہ کی طرف سے قلوب اور ابدان کے لئے کچھ سزائیں مقرر ہیں جیسے تنگی زندگی اور عبادت میں کاہلی اور قلب کی قساوۃ مار سے بھی بڑی سزا ہے۔

۸۷۳۷ عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے اگر قلوب خوف الٰہی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہوں تو وہ خالی گھر کے ویران ہونے کی مانند ویران ہو جاتے ہیں، نیز فرمایا اگر میرے قلب کی اصلاح کوڑے کرکٹ پر ہو تو اس پر بھی جا کر میں بیٹھ جاؤں گا۔

۸۷۳۸ عبداللہ محمد بن سلیمان جعفر، مالک بن دینار کا قول ہے باطل کی خوشی سے خوش ہونے والے انسان کے قلب پر شیطان کا تسلط مضبوط ہو جاتا ہے۔

۸۷۳۹ عبداللہ، محمد بن سلیمان جعفر، مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ قیامت کے روز ایک چرواہے کو بلا کر کہا جائے گا اے بکریوں کے دودھ اور گوشت استعمال کرنے والے چرواہے تو نے گمشدہ بکری کو ٹھکانہ نہیں دیا اور تو نے کمزور بکری کا خیال نہیں رکھا اور تو نے ان کے چرانے کا حق ادا نہیں کیا آج تجھ سے ان کا بدلہ لیا جائے گا۔

۱۔ مسند الامام احمد ۴/۱۶. والمعجم الکبیر للطبرانی ۵/۴۳، ۴۴، ۴۵. والترغیب والترھیب ۲/۴۱۴. وصحیح ابن حبان ۳۲۲.

۲۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۸۸. والتاریخ الکبیر ۲/ت ۲۱۶۲. والجرح ۲/ت۱۹۵۷. والمیزان ۱/۴۰۸. وتھذیب الکمال ۹۴۳.

۸۷۴۰عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر، مالک بن دینار کہتے ہیں کہ غیر عامل عالم کی نصیحت لوگوں کے لئے غیر نفع مند ہے۔

۸۷۴۱عبداللہ، محمد، سلیمان، جعفر کہتے ہیں کہ میں قساوت قلب کے وقت محمد بن واسع کے چہرے کی زیارت کر لیتا تھا کیوں کہ ان کے چہرہ پر غم کے آثار نمایاں تھے جس سے میرے قلب کی قساوت دور ہو جاتی تھی۔

۸۷۴۲ابو بکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی عبدالرحمٰن بن مہدی، جعفر بن سلیمان، مالک بن دینار کا قول ہے مؤمنین کے قلوب کو اعمال صالحہ اور فجار کے قلوب کو معاصی سے تقویت پہنچتی ہے۔

۸۷۴۳ابو بکر، عبداللہ، ابی، زید بن حباب، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن دینار کو کہتے سنا صالحین کے تذکرہ کے وقت مجھے حقیر شمار کرو۔

۸۷۴۴ابو بکر، عبداللہ، علی بن مسلم، سیار، جعفر، مالکؒ عبداللہ داری نے مالک بن دینار سے کہا عالم ربانی دنیا کو بالکل قبول نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ یہ ہمارے شایان شان نہیں ہے نیز فرمایا اہل علم کہتے ہیں کہ زہد دنیا میں قلب و بدن کے لئے راحت ہے اور دنیا کی رغبت و زیادتی غم کے سبب اور شکم سیری قلب کی قساوت اور بدن کے ضعف کا ذریعہ ہے۔

۸۷۴۵محمد بن جعفر بن یوسف، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ مالک بن دینار سب سے بڑے حافظ قرآن تھے وہ ہر روز ہمیں قرآن کی ایک منزل سنایا کرتے تھے اگر کہیں بھول جاتے تھے تو فرماتے کہ یہ میرے گناہوں کے سبب ہوا ورنہ اللہ لوگوں کے لئے ظالم نہیں ہے۔

۸۷۴۶ابو بکر محمد بن جعفر مؤدب، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی کا قول ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ نے بذریعہ وحی جبرائیل کو حکم دیا اے جبرائیل فلاں بن فلاں کی حلاوۃ ختم کر دے چنانچہ جبرائیل نے بحکم ربانی یہ کام کر دیا اور وہ شخص پریشان و غم زدہ ہو گیا اس کے بعد اللہ نے فرمایا اے جبرائیل میں نے اسے آزمایا تو اسے صادق پایا اس لئے اب میں اس کی حلاوۃ میں اضافہ کر دوں گا۔

۸۷۴۷محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت بنانی نے قرآنی آیت "ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا" (از فصلت ۳۰) کے بارے میں فرمایا روز محشر زمین کے پھٹنے کے بعد مؤمن اپنے سر پر کھڑے ہوئے دو محافظوں کو دیکھے گا وہ اسے کہیں گے اے اللہ کے ولی آج کے روز خوف و غم مت کر اور تجھے اس جنت کی بشارت ہے جس کا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دنیا و آخرت میں تیرے دوست ہیں اے اللہ کے ولی آج تو بے مثال چیزوں کا مشاہدہ کرے گا اس لئے آج کے امر سے خوف مت کر یہ تو تیرے علاوہ کے لئے ہے ثابت کہتے ہیں کہ اس روز مؤمن کی آنکھ جس کے ذریعے اللہ نے اسے ہدایت عطا کر کے عمل کی توفیق دی اس کے لئے سب سے بڑے سکون کا سبب بنے گی۔

۸۷۴۸محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ثابت کہتے ہیں کہ ایک عابد کا قول ہے جب مجھے نیند آتی ہے تو میں سوتا نہیں پھر میں سونے کے لئے جاتا ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی جعفر کہتے ہیں کہ ثابت بنانی فنا فی اللہ انسان تھے۔

۸۷۴۹عبداللہ بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ ہم فرقد سبخی رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ ہم کئی نوجوان تھے۔ آپ رحمہ اللہ ہمیں تعلیم دینے لگے فرمایا: تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے، اپنی تہبند کو شکم کے درمیان مضبوطی سے باندھا کرو چھوٹے چھوٹے لقمے لیا کرو، خوب اچھی طرح چبا چبا کر کھایا کرو، پانی کو چسکی چسکی لے کر پیا کرو، جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اپنے تہبند کو ڈھیلا نہ کرے ورنہ اس کی توند بڑھ جائے گی، جب کوئی کھانے بیٹھے تو اپنی سرینوں کے بل (اکڑوں) بیٹھ کر کھایا کرے۔ نیز اپنی رانوں کو پیٹ کے ساتھ ملا لیا کرے۔ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بیٹھا نہ رہے بلکہ چلے پھرے، ہلکے رہو کیونکہ تمہارے بعد ایک سخت زمانہ آنے والا ہے۔

جعفر کہتے ہیں ایک مرتبہ میں فرقد کے پاس آیا اس وقت آپ بوڑھے ہو چکے تھے۔ آپ کے سامنے کھنا سرکہ رکھا ہوا تھا جس میں لقمہ بھگو بھگو کر کھا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا اے ابو یعقوب! ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟ فرمایا: تا کہ مجھے نکاح کی رغبت نہ رہے۔

۸۷۵۰ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، جعفر کہتے ہیں کہ فرقد وعظ میں فرماتے تھے دنیا کو دودھ اور آخرت کو ماں کی مانند خیال کرو تم بچہ کو دودھ کے لئے چلاتے نہیں دیکھتے لیکن بڑے ہونے کے بعد وہ دودھ چھوڑ دیتا ہے اے لوگو آخرت کو ماں کی مانند سمجھو۔

۸۷۵۱ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ میں نے ابو تیاح کو کہتے سنا میرا والد یا میرے قبیلہ کا کوئی فرد جب روزہ رکھتا اور عمدہ لباس پہنتا تو کسی کو حتیٰ کہ ہمسایہ کو بھی اس کی خبر نہیں ہوتی تھی۔

۸۷۵۲ محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صقر، صلت بن مسعود، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی کہتے ہیں کہ ایک بار موسیٰ بن عمران کے وعظ میں ایک شخص نے بے حال ہو کر اپنا قمیص چاک کر لیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ بن عمران کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ اسے اس کے فعل سے منع کر دو کیوں کہ میں تمام لوگوں کے احوال سے باخبر ہوں۔

۸۷۵۳ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، ابوعمران جونی نے قرآنی آیت "و جعلنا جهنم للكافرين حصيرا" (از اسراء ۸) کی تشریح جیل اور مقام حساب سے فرمائی۔

۸۷۵۴ ابومحمد بن حیان، محمد بن عبداللہ بن رستہ، قطن بن نسیر، جعفر بن سلیمان، ابوعمران جونی کہتے ہیں کہ نظر الٰہی جس انسان پر پڑ گئی وہ رحمت الٰہی کا مورد بن گیا اگر اللہ تعالیٰ اہل دوزخ کو دیکھ لے تو ان پر رحم فرما دے لیکن اللہ نے انہیں نہ دیکھنے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

۸۷۵۵ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، عنبسہ الخواص، قتادہ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن عمران کا قول ہے اے باری تعالیٰ آپ آسمان پر اور ہم زمین پر ہیں اس عدم قربت کی وجہ سے آپ کی رضا کی علامت کیا ہوگی، اللہ نے فرمایا تم پر نیک حاکموں کا مسلط ہونا میری رضامندی اور برے حاکموں کا مسلط ہونا میری عدم رضا کا سبب ہے۔

۸۷۵۶ محمد بن جعفر، اسحاق بن ابراہیم، علی بن مسلم، سیار، جعفر، شمیط کہتے ہیں کہ اللہ نے ہمیں اپنی ذات کا تعارف قرآن کی اس آیت "ان ربكم الله (الذی) خلق السموات والارض في ستة ايام" کے ذریعہ کروایا۔

۸۷۵۷ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، سیار، جعفر کہتے ہیں کہ حوشب نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے حوشب اگر تم زندہ رہے تو عنقریب تم کوئی مونس اور مرشد نہیں پاؤ گے۔

۸۷۵۸ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد، ہارون، سیار، جعفر، محمد بن واسع کہتے ہیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ لذیذ شئے نماز باجماعت اور دو مسلمانوں کا ملاقات کرنا ہے۔

۸۷۵۹ جعفر بن محمد بن عمرو، ابوحصین محمد بن حسین، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب نماز میں کسی بچہ کے رونے کی آواز سن لیتے تھے تو نماز کو مختصر کر دیتے تھے[1]۔

۸۷۶۰ جعفر ابوحصین محمد بن حسن، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر، ثابت، انس فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ایک راستہ پر تشریف لے جا رہے تھے اس راستہ پر ایک خاتون بھی چل رہی تھی ایک شخص نے اسے بتایا کہ یہ راستہ ہے اس نے کہا کہ وہ تو دائیں جانب ہے آپ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیوں کہ یہ ضدی عادت خاتون ہے[2]۔

۸۷۶۱ محمد بن بدر، حماد بن مدرک، ابوظفر عبدالسلام بن مطہر، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص

۱۔ صحیح مسلم، کتاب الصلة قباب ۳۷. ومسند الامام أحمد ۳/۱۵۶. والسنن الكبرى للبيهقي ۲/۳۹۳. وسنن الدارقطني ۲/۸۶.

۲۔ جمع الزوائد ۲/۹۹. والمطالب العالية ۳۲۱۵. وتفسير القرطبي ۸/۱۷۰. وكنز العمال ۳۵۱۰۲.

کی وفات ہوگئی تو آپ ﷺ نے اس کی تعریف فرما کر کہا واجبت پھر کچھ روز کے بعد دوسرے شخص کی وفات ہوگئی آپ ﷺ نے اس کی مذمت فرمائی اور کہا واجبت صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو آپ نے فرمایا تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

۸۷۶۲ ابراہیم بن محمد، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ انصار کی زیارت کرتے ان کے بچوں کو سلام کر کے ان کے سروں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے ان کے لئے دعائیں کرتے تھے۔

۸۷۶۳ ابراہیم، محمد، قتیبہ، جعفر، ثابت، انس کہتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بارش ہوئی آپ ﷺ اپنے کپڑے سمیٹ کر بارش میں نکلے حتیٰ کہ بارش کا پانی آپ ﷺ پر گرنے لگا ہم نے آپ ﷺ سے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اللہ سے ایک بات کا عہد کیا ہوا ہے۔[۱]

۸۷۶۴ عبداللہ بن محمد، محمد بن شبل، یحییٰ بن عبدالحمید، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دخول مکہ کے وقت حضرت عبداللہ بن رواحہ آپ ﷺ کے آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے (ا) اے کفار ہمارا راستہ نہ روکو آج کے روز ہم تمہیں کھوپڑیوں کو تن سے جدا کرنے اور دوست کو دوست سے جدا کرنے والی مار مارنے والے ہیں۔ اس موقع پر حضرت عمر نے فرمایا اے رواحہ تم آپ ﷺ کے آگے چلتے ہو اور حرم کعبہ میں ہو کر شعر کہہ رہے ہو لیکن آپ ﷺ نے فرمایا اے عمر انہیں مت روکو اس لئے کہ یہ کفار کے لئے تلوار سے بھی زیادہ سخت ہے۔[۲]

۸۷۶۵ عبداللہ بن محمد بن شبل، یحییٰ، محمد بن مظفر، عیسیٰ بن سلیمان، بصری، محمد بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اس وقت وہ سکرات کی حالت میں تھے آپ نے پوچھا اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہے انہوں نے عرض کیا کہ خوف اور امید کے درمیان اس کی بات سن کر آپ نے فرمایا ایسے شخص کی اللہ امید پوری کرتے ہیں اور جس چیز سے وہ خوف کرتا ہے اس سے اسے امن عطا کرتے ہیں۔[۳]

۸۷۶۶ عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، ثابت بنانی، ابورافع کہتے ہیں کہ حضرت عمر کو نیزہ لگنے کے وقت صہیب نے ہائے ہائے شروع کردی حضرت عمر نے فرمایا اے صہیب تم نے یہ حدیث نہیں سنی کہ زندہ انسان کے رونے کی وجہ سے قبر میں میت کو عذاب ہوتا ہے۔[۴]

۸۷۶۷ سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن عبداللہ رقاشی، ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، ابورجاء، ابن عباس کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو تمہارا رب رحیم ہے صرف اچھے ارادہ پر ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے اور کرنے پر دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور پھر ان میں اضافہ کی کوئی حد نہیں ہے اور برے ارادہ پر کچھ نہیں لکھا جاتا اور کرنے پر صرف ایک برائی لکھ دی جاتی ہے اور اللہ کسی کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے۔[۵]

۸۷۶۸ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، محمد بن کثیر، قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، احمد بن سلیمان بن ایوب، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، جعفر بن سلیمان، جعد بن ابی عثمان، جابر کہتے ہیں کہ ایک بار صحابہ کرام نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ نے بڑا پیالہ منگوا کر اس میں پانی ڈالا پھر آپ نے اپنا ہاتھ پیالہ میں ڈالا اور صحابہ کرام کو پینے کا حکم دیا اور مجھے ایسا

۱۔ ۲۶۷/۳. والمستدرک ۲۸۵/۴. والمصنف لابن ابی شیبة ۵۵۵/۸. وشرح السنة ۴۲۴/۴.

۲۔ :سنن الترمذی ۲۸۴۷. وسنن النسائی، کتاب الحج ۱۰۸. وفتح الباری ۵۰۲/۷. وشرح السنة ۳۷۵/۱۲.

۳۔ سنن الترمذی ۹۸۳. وسنن ابن ماجة ۴۲۶۱. وحسن الظن باللہ ۳۱. وفتح الباری ۳۰۱/۱۱. والدر المنثور ۳۲۳/۵.

۴۔ سنن النسائی ۱۵/۴. وسنن ابن ماجة ۱۵۹۴. والسنن الکبری للبیهقی ۷۱/۴ وسنن الترمذی ۱۰۰۲، ۱۰۰۴. وانظر کذالک: صحیح البخاری ۱۰۲/۲. وصحیح مسلم، کتاب الجنائز ۱۷، ۱۷ امکرر.

۵۔ :مسند الامام أحمد ۲۷۹/۱. وسنن الدارمی ۳۲۱/۲. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۶۱/۱۲. وتاریخ بغداد ۲۱۵/۹. وتفسیر ابن کثیر ۳۷۳/۳.

محسوس ہورہا تھا گویا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی کے چشمے پھوٹ رہے ہیں حتیٰ کہ تمام لوگوں نے سیر ہوکر پانی نوش کرلیا۔

۸۷۶۹سلیمان بن احمد، علی بن عبدالعزیز، محمد بن کثیر، جعفر بن سلیمان، عوف، ابورجاء عطاردی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر السلام علیکم کہا آپ نے اس کا جواب دیا وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا دس پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا تیس۔

۸۷۷۰ابوبکر بن حمدان، حسن بن سفیان، محمد بن ابی بکر مقدمی کا قول ہے، محمد بن کثیر نے ہم سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

۸۷۷۱محمد بن ایوب، احمد بن زنجویہ، محمد بن المتوکل، عبدالرزاق، جعفر بن سلیمان، عوف، ابوعثمان نہدی، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ بنی حنیفہ، مخزوم اور بنی امیہ سے ناراضگی کی حالت میں اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

۸۷۷۲محمد بن سلیمان ہاشمی، محمد بن یحییٰ بن منذر، ابوظفر عبدالسلام، ابی، شعیب بن محمد الذارع، اسحاق بن ابراہیم مروزی، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک، مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ اہل جنت اہل نار کو آخرت میں پہچانیں گے آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔[1]

۸۷۷۳سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، ابوعمرو بن حمدان، حسن بن سفیان، بشر بن ہلال، عبدالسلام بن عمر، جعفر بن سلیمان، یزید الرشک مطرف، عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علی کی امارت میں ایک سریہ روانہ فرمایا وہاں پر حضرت علی نے ایک باندی اپنے لئے مخصوص کرلی صحابہ کرام کو یہ بات ناگوار گزری، چار صحابہ نے آپ ﷺ سے ملاقات کے وقت اس بات سے آپ کو مطلع کرنے پر وعدہ کرلیا۔ حضرت عمران بن حصین کہتے ہیں کہ صحابہ کرام سفر سے واپسی پر سب سے پہلے آپ سے ملاقات کرتے پھر اپنے گھروں کو لوٹ جاتے چنانچہ یہ سریہ بھی واپسی پر آپ سے ملا چاروں نے باری باری آپ سے شکایت کی آپ نے ناراض ہوکر فرمایا اے لوگو تمہارا کیا ارادہ ہے خبردار علی مجھ سے ہوں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد ہر مؤمن کے لئے ولی ہیں۔[2]

۸۷۷۴ابراہیم بن محمد، محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، جعفر بن سلیمان، ابی ہارون عبدی، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ہم انصار منافقین کو بغض علی کی وجہ سے پہچانتے تھے۔

۸۷۷۵محمد بن علی بن حبیش، عبداللہ بن صالح، اسحاق بن ابراہیم، جعفر بن سلیمان جرشی، ابوطارق سعدی، حسن، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کون شخص مجھ سے کلمات سیکھ کر ان پر عمل کرے گا یا دوسرے کو اس کی تعلیم دے گا؟ ابوہریرہ نے عرض کیا یارسول اللہ میں اس کام کے لئے حاضر ہوں چنانچہ رسول اللہ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا محارم کے اجتناب سے تم سب سے بڑے عابد بن جاؤ گے اپنے اور تمام لوگوں کے لئے ایک ہی چیز پسند کرنے سے کامل مسلمان بن جاؤ گے، ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک سے تم مؤمن بن جاؤ گے اور کثرت ضحک سے تمہارا دل مردہ ہوجائے گا۔[3]

۸۷۷۶عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، جعفر بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابوالاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے عبداللہ بن مسعود تم قاتل سے خوش مت ہو اس لئے کہ اللہ کے ہاں اس کی بڑی سزا ہے کسی کے مال حرام پر خوش مت ہو کیونکہ اگر وہ مال راہ خدا میں خرچ کیا جائے گا تو وہ عنداللہ قابل قبول نہیں ہوگا اگر اسے باقی رکھا جائے تو اس میں برکت نہیں ہوگی اگر وہ ورثہ میں چھوڑ کر دنیا سے گیا تو وہ اس کے لئے نار دوزخ کا سبب بنے گا۔[4]

۱؎: صحیح مسلم، کتاب القدر باب ۱. وسنن ابی داؤد ۴۷۰۹. وسنن الترمذی ۳۱۱۱. وسنن ابن ماجہ ۲۸، ۹۱. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۸/۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱. والسنۃ لابن ابی عاصم ۱/۷۲. ومجمع الزوائد ۷/۱۸۷، ۱۹۳.

۲؎: سنن الترمذی ۳۷۱۲. ومسند الامام احمد ۴/۴۳۸. وصحیح ابن حبان ۲۲۰۳. والمعجم الکبیر ۱۸/۱۲۹.

۳؎: سنن الترمذی ۲۳۰۵. ومشکاۃ المصابیح ۵۱۷۱. وامالی الشجری ۲/۱۹۸.

۴؎: المعجم الکبیر للطبرانی ۱۰/۱۳۱. ومجمع الزوائد ۷/۲۹۸. والمطالب العالیۃ ۱۲۷۶. والترغیب والترہیب ۲/۵۵۱.

۸۷۷۷عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، یونس بن سلیمان، نضر بن معبد، جارود، ابوالاحوص، عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اے لوگو قریش کو گالی مت دو اس لئے کہ ان کا عالم زمین کو علم سے بھر سکتا ہے۔[۱]

۸۷۷۸عبداللہ بن جعفر، یونس، ابوداؤد، محمد بن علی بن حبیش، احمد بن قاسم بن مساور، عبداللہ بن عمر قواریری، جعفر بن سلیمان، فرقد سبخی عاصم بن عمرو، ابوامامہ نے آپ ﷺ کا ارشاد بیان کیا ہے کہ میری امت کا ایک گروہ اکل شرب اور لہوولعب میں شب گزارے گا لیکن صبح ان کی شکلیں خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل ہوں گی نیز انہیں خسف وقذف کا عذاب بھی ہوگا حتی کہ صبح ہوتے ہی لوگ کہیں گے گزشتہ شب فلاں بن فلاں قبیلہ اور گھر زمین میں دھنس گیا نیز قوم لوط کی طرح ان پر پتھروں کی بارش ہوگی اور قوم عاد کی مثل ان پر ناموافق ہوا چلے گی اور یہ عذاب انہیں شراب نوشی، سودخوری، ریشم کے استعمال اور قطع رحمی کی وجہ سے ہوگا۔[۲]

۸۷۷۹قاضی ابواحمد، احمد، احمد بن محمد بن عبداللہ الحمال علی، یونس، ابوداؤد جعفر بن سلیمان، فرقد سبخی، قتادہ، سعید بن المسیب، ابن عباس نے حضورؐ سے ابوامامہ کی حدیث کے مانند روایت کیا ہے۔

۸۷۸۰ابواسحاق بن حمزہ، ابراہیم بن علی عمری، معلی بن مہدی، جعفر بن سلیمان، ابوعامر خزاز، عمرو بن دینار، جابر کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں کس چیز کے ساتھ اپنے زیر پرورش یتیم کو ماروں؟ فرمایا جس چیز سے تو اپنی سگی اولاد کو مارتا ہے، نیز اس کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملانا اور نہ ہی اس کا مال کھانا۔[۳]

۸۷۳۱ابن برہ

آپ قرآن وسنت کے متبع اور خوف خدار کھنے والے انسان تھے۔

۸۷۸۱ابوبکر بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسن، محمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا اے انسان تو ایک بدبودار مردار ہے تیرے اندر حیاتی روح ڈال کر تیرے جسم کو خوشبودار بنایا گیا اگر تجھ سے روح نکال لی جائے تو تو بدبودار جثہ اور کھوکھلا جسم بن جائے گا اور تجھ سے لوگ وحشت زدہ ہوں گے اے انسان تجھ سے بڑا جاہل وعجیب کون ہوگا کہ دنیا کو فانی سمجھنے کے باوجود تو اس سے آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کیا تو نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی (ترجمہ) تو ہم نے (انہیں نابود کر کے) ان کے افسانے بنادئے اور انہیں بالکل منتشر کردیا اس میں صابروشاکر کے لئے نشانیاں ہیں (ازسبا۱۹) خدا کی قسم تم ایک عظیم چیز جس کا ثواب اللہ کے پاس ہے کے سوا تم صابروشاکر نہیں بن سکتے کیا تم نے قول خداوندی نہیں سنا (ترجمہ) اگر تم شکر کروگے میں تمہیں زیادہ دوں گا (ازابراہیم ۷) نیز یہ قول خداوندی تمہارے سامنے نہیں ہے (ترجمہ) جو صبر کرنے والے ہیں ان کو بے شمار رزق ملے گا (ازالزمر۱۰) معلوم ہوا کہ ان دونوں چیزوں پر عنداللہ بڑا ثواب ہے اے انسان دنیا میں تجھ سے بڑا غافل اور آخرت میں تجھ سے بڑا نادم کون ہوگا کہ تو صبح وشام اور دن رات نعم المولیٰ ونعم النصیر کہنے کے باوجود بھی احکامات الٰہی سے اعتراض کرتا ہے۔

۸۷۸۲محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ محمد، محمد بن حسین، یحییٰ بن ابی کثیر، عباد بن ولید قریشی، ربیع بن برہ کا قول ہے مجھے انسانوں پر تعجب ہے ان کے قلوب کے رسولوں کی تصدیق کرنے کے باوجود کیسے انہوں نے راہ حق سے آنکھیں چرائیں علاوہ ازیں لہوو

۱۔ تاریخ أصبهان ۲/۳۲۱ والمطالب العالية ۴۱۶۷. والسنة لابن أبي عاصم ۲/۶۳۷. وكشف الخفا ۲/۶۸. والاحاديث الضعيفة ۳۹۸. وتاريخ بغداد ۲/۶.

۲۔ المستدرك ۴/۵۱۵. والترغيب والترهيب ۳/۱۲. ۱۰۱. ۲۵۱. ۳۴۴. والدر المنثور ۲/۳۲۴. وكنز العمال ۴۴۰۱۸.

۳۔ لسنن الكبرى للبيهقي ۶/۴. والمعجم الصغير ۱/۸۹. ومجمع الزوائد ۸/۱۶۳. والدر المنثور ۲/۱۲۲.

لعب اور غفلت کا بھی شکار ہیں، خدا کی قسم یہ غفلت اللہ کی طرف سے ان پر رحمت ونعمت ہے ورنہ تو مؤمنین کی عقول ناکارہ ہو جاتیں ان کے قلوب پھٹ جاتے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہو جاتے اور ایک قوم کو میں دیکھ رہا ہوں وہ اطاعت الٰہی کی وجہ سے خوش ہیں چاروں طرف سے فرشتے ان کا احاطہ کئے ہوئے ہیں اور انہیں خوشخبری سنا رہے ہیں کہ تم پر سلامتی ہو آج تم اپنے اعمال کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤ۔

۸۷۸۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد محمد بن حسین، داؤد بن محبر اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ ایک بار ہم میت کو سیدھا کر رہے تھے اسی اثناء میں ربیع بن برہ ہمارے نزدیک سے گزرے انہوں نے پوچھا یہ غریب کون ہے ہم نے عرض کیا کہ یہ غریب کے بجائے حبیب کا قریب ہے اس بات پر ان کی آنکھیں پرنم ہو گئیں اور فرمانے لگے زندوں میں میت سے بڑا اجنبی کون ہوگا ان کی اس بات پر پوری قوم پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۴ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، محمد بن سلام جمحی، ربیع بن برہ کہتے ہیں کہ متقین کے وعیدات الٰہیہ کو سامنے رکھنے کی وجہ سے ان کے قلوب خوف الٰہی سے لبریز ہیں ان کی طبیعت دنیا میں مکدر رہتی ہے نیز انہیں من جانب اللہ اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اسی وجہ سے ان کے قلوب کی آنکھیں اعمال صالحہ کی طرف مشتاق ہو جاتی ہیں اور وعد وعید پر یقین کی وجہ سے انہیں آخرت کا بھی دھیان رہتا ہے، حتیٰ کہ اسی حالت میں ان کا وقت موعود آجاتا ہے اور پھر باآسانی قفس عنصری سے ان کی روح پرواز کر جاتی ہے اس کے بعد مرہ پر گریہ طاری ہو گیا۔

۸۷۸۵ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین محمد بن سلام کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا جلد اموات کے وقوع نے ہم سے امیدوں کی غفلت قطع کر دی ہے ہم دنیا میں حیران ہیں ہم پر مسلسل غفلت چھائی ہوئی ہے خدا کی قسم اے مسلمانوں کیا تم اس حالت پر کسی عاقل کو خوش ہوتے ہوئے دیکھا ہے، خدا کی قسم اللہ کے بندے اطاعت الٰہی کی وجہ سے اسے راضی کرنے والے ہیں، اے انسان نیکی کا فائدہ اور گناہ کا نقصان تجھے ہی ہوگا اس لئے خوف وامید کے درمیان زندگی گزار انبیاء کے تشریف لانے کے بعد انسانوں کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قابل قبول نہیں ہوگا۔

۸۷۸۶ ابی ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر عبداللہ بن ابی نوح کہتے ہیں کہ ایک روز ساحل پر مجھے ایک شخص نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تو نے مشکل میں اللہ کا رخ کیا اور اس نے تجھے مایوس کر دیا میں نے کہا بلکہ اس نے مجھے مایوس کے بجائے میری مدد کی اس نے کہا کبھی ایسا ہوا ہے کہ اللہ نے آپ کا سوال پورا نہیں کیا ہو میں نے نفی میں جواب دیا پھر اس نے مجھ سے سوال کیا اگر کوئی انسان تیرے یہ کام کر دے تو تو اس کا عوض ادا کر سکتا ہے میں نے کہا کہ نہیں اس نے کہا کہ پھر اللہ زیادہ شکر کا مستحق ہے کیونکہ ایک طویل زمانہ سے تجھ پر اس کی نعمتوں کی بارش ہو رہی ہے نیز بندوں سے شکر پر بہت راضی ہونے والا ہے۔

۸۷۸۷ محمد بن احمد بن عمر، ابی، عبداللہ بن محمد بن عبید، محمد بن حسین، حکیم بن جعفر، ابوعبداللہ برمی کہتے ہیں کہ میں نے ایک عابد سے روتے ہوئے سنا معاصی پر ہمارے قلوب گریہ کناں ہیں اے الٰہی میری توبہ قبول کر لے اگر تو نے میری توبہ قبول نہیں کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا اگر تو میرے معاصی کی وجہ سے مجھ سے اعراض کر لے تو تو اس کا مستحق ہے اگر تو احسان کرے تو بہت عرصہ سے تو مجھ پر تیرے احسانات کی بارش جاری ہے، نیز میں نے ان کو کہتے سنا معاصی نے ہمارے قلوب کو سخت کر دیا جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حیران ہیں اور ہماری عقول اللہ کی ذات سے پھر گئی ہیں۔

۸۷۸۸ ابی، ابوحسن بن ابان، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین، راشد ابوسعید، عاصم خلقانی، ربیع بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ اللہ کے بندوں کے بطن حرام سے دور اور ان کی آنکھیں گناہوں سے اجتناب کرنے والی ہیں، اس کی وجہ سے ان کے قلوب روشن ہیں وہ دنیا میں اللہ کی طرف

رجوع کرنے والے ہیں ان لوگوں کے لئے دنیا کے بجائے مابعد الموت راحت ہے، اس کے بعد ان پر اس قدر گریہ طاری ہوا کہ ان کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

۸۷۸۹ عبداللہ بن محمد، علی بن سعید، علی بن مسلم، عبدالصمد بن عبدالوارث، ربیع کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت "یا ایتھا النفس المطمئنہ" کی تلاوت کر کے فرمایا نفس مطمئنہ کو اللہ سے اور اللہ کو اس سے اطمینان ہوتا ہے اور وہ لقاء الٰہی کو اور اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اس کی روح قبض کرنے کے بعد اس کی مغفرت اور دخول جنت کا حکم دیا جاتا ہے اور اس کا شمار عباد صالحین میں ہوتا ہے۔

۸۷۹۰ عبداللہ بن محمد، مسیح بن حاتم، عکلی، عبدالجبار، مغیرہ بن شبل، ربیع، حسن کہتے ہیں کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک عابد و زاہد جوان پر ایک باندی فریفتہ ہو گئی اس باندی نے اس نوجوان عابد و زاہد کو تنہائی میں برائی کی دعوت دی اس جوان نے اپنے نفس کو ملامت کرتے ہوئے کہا اے نفس تو اس کی دعوت قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے پاس زانی بن کر جانا چاہتا ہے اس کے بعد وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا اسی حالت میں اس کا چچا اسے اٹھا کر لے گیا ہوش آنے کے بعد اس نے چچا سے کہا حضرت عمر کی خدمت میں جا کر میرا اسلام عرض کر کے ان سے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرنے والے کی جزا کے بارے میں سوال کرو اس کے بعد وہ ایک چیخ مار کر اس دنیا سے رخصت ہو گیا اس کے بعد اس کا چچا حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا سلام و پیغام پہنچایا حضرت عمر نے فرمایا کہ اس کی جزا جنت کے باغات ہیں۔

۸۷۹۱ ابوبکر محمد بن احمد بن محمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، محمد بن سنان باہلی کہتے ہیں کہ میں نے ربیع بن برہ کو کہتے سنا دنیا میں صرف اعمال صالحہ کرنے والے شخص کی طول حیات میں خیر ہے۔

۸۷۹۲ ابی محمد بن عسلان، احمد بن محمد بن قرشی، احمد بن محمد عمی، ابوروح سعید بن دینار، ربیع، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے راہ خدا میں تلوار کے ذریعے لڑنے کے ساتھ جہاد خاص نہیں ہے والدین کی خدمت اور اولاد کی پرورش بھی جہاد ہے لوگوں کی ایذا رسانی سے اجتناب بھی جہاد ہے۔[۱]

۸۷۹۳ ابوالنضر شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن عمرو ابن عثمان واسطی، عباس بن عبداللہ، سعید بن عبداللہ بن دینار، الربیع، حسن، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مسلمان کو مسلمانوں کا اکرام قبول کرنا چاہیے، کیوں کہ درحقیقت یہ من جانب اللہ اکرام ہے اس لئے تم اللہ کے اکرام کا انکار مت کرو۔[۲]

۳۷۹ عوسجہ عقیلی

آپ لوگوں کو توحید، گوشہ نشینی اور امور خیر کی طرف دعوت دینے والے تھے۔

۸۷۹۴ ابومحمد بن حیان، حسن بن ہارون بن سلیمان، احمد بن ابراہیم دورقی، فضل بن حرب، عثمان بن یمان حدانی، عبدالرحمن بن بدیل عقیلی، عوسجہ العقیلی کا قول ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا اے عیسیٰ اپنے اندر میری محبت پیدا کر آخرت کے لئے توشہ تیار کر نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کر مجھ پر توکل کر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا ورنہ میں تجھے رسوا کروں گا مصائب پر صبر کر قضاء پر راضی رہ زبان کو میرے ذکر سے تر کر اس وجہ سے تیرے قلب میں میری محبت پیدا ہو گی جس کی وجہ سے تو غفلت اور کاہلی کا شکار نہیں ہو گا مجھ سے خوف و امید دونوں رکھ میری خشیت کے ذریعے اپنے قلب میں حیاتی پیدا کر میری رضاء کے حصول کے واسطے راتوں کو

۱۔ تاریخ ابن عساکر ۱۹۰/۶، وکنز العمال ۴۵۴۹۴.

۲۔ امالي الشجري ۱۳۶/۲، وکنز العمال ۲۵۴۹۱، وتاریخ ابن عساکر ۱۵۰/۶.

عبادت میں گزار، حوض کوثر پر سیرابی کے لئے دن میں روزہ رکھ میرے بندوں کو خیر خواہی کے درس دے اور ان کے درمیان عدل قائم کر اس سے تجھے شیطانی وساوس سے نجات ملے گی۔ اے عیسیٰ مؤمن متواضع انسان کو میرے ثواب کا متمنی رہنا چاہیے اور میری اطاعت اختیار کرنے تک وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا اے عیسیٰ میرے خوف سے تیری آنکھیں اشکبار ہونی چاہیں دنیا اور اس کی لذتوں کو پس پشت ڈال دے قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہنے کے لئے شب بیداری اختیار کر، بے کار لوگوں کی طرح ہنسنے کے بجائے اپنی آنکھوں کو فکر آخرت سے منور کرو، عذاب دوزخ سے ڈرنے والے کے رونے کی طرح رو، دنیا میں اگر صابر و شاکر بن کر رہو گے تو آخرت میں تمہارے لئے خوشخبری ہے۔

۳۸۰ خزیمہ ابومحمد عابد

آپ بلند اخلاق اور صفات حمیدہ کے مالک انسان تھے۔

۸۷۹۵ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن سفیان، حسین بن یحییٰ بن کثیر عنبری، خزیمہ ابومحمد کہتے ہیں کہ ایک بار قاضی یعقوب بن ابراہیم داؤد طائی کے پاس آئے داؤد نے ان سے کہا دنیا سے میری مثل کوئی خوش نہیں ہوا حتیٰ کہ آخرت سے غافل ہو کر دنیا کو مقصود بالذات بنانے والا بھی اس چیز میں میرے مساوی نہیں ہوسکتا۔

۸۷۹۶ ابی، احمد بن محمد، عبداللہ بن محمد، حسن محمد بن یحییٰ کثیر، ابومحمد خزیمہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے محمد بن واسع سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا زہد اختیار کرو اس سے دنیا و آخرت میں بادشاہی حاصل ہوگی۔

۸۷۹۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید حسن بن محمد بن یحییٰ بن کثیر، خزیمہ ابومحمد کہتے ہیں کہ ایک شخص ایک زاہد کے پاس گیا انہوں نے اس سے آنے کا مقصد پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ آپ کے زہد سے متاثر ہو کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں انہوں نے مجھ سے فرمایا آپ مجھ سے بڑے زاہد ہیں اس لئے کہ آپ جنت اور اس کی چیزوں کی طرف رغبت کی وجہ سے اور میں دنیا کے فانی و مذموم ہونے کی وجہ سے زاہد ہوں لہٰذا آپ تو مجھ سے بڑے زاہد بن گئے۔

۸۷۹۸ محمد بن احمد، ابی، ابوبکر، حسن بن یحییٰ، خزیمہ ابومحمد کہتے ہیں کہ بکر بن عبداللہ مزنی اپنے ملنے والوں کو فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا زہد عطا فرمائے کہ انسان معاصی پر قادر ہونے کے باوجود خوف الٰہی کی وجہ سے اس میں مبتلا نہ ہو۔

۸۷۹۹ ابومحمد بن حیان، جعفر بن محمد بن فارس، عبداللہ بن ابی زیاد، جعفر بن سلیمان، کہتے ہیں کہ میں نے خلیفہ عبدی کو کہتے سنا اگر عبادت کا معاملہ اللہ کی ذات کو دیکھنے کے بعد ہوتا تو کوئی بھی عبادت الٰہی میں مشغول نہ ہوتا لیکن شب و روز کی آمد و رفت آسمان و زمین کے درمیان بادلوں، ستاروں اور گرمی سردی میں غور و فکر کر کے مؤمنین کے قلوب میں اللہ کی ذات کا یقین بیٹھ گیا اب گویا وہ اللہ کو دیکھنے کے بعد اس کی عبادت کر رہے ہیں۔

۸۸۰۰ ابی، ابوالحسین بن ابان، عبداللہ بن محمد بن سفیان، محمد بن حسین، یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، سعدی، ہلال بن وارم بن قیس الداری کا قول ہے خلیفہ عبدی ہمارے ہمسایہ تھے لوگوں کے سونے کے بعد وہ اللہ کے حضور عرض کرتے اے باری تعالیٰ میں آپ سے خیر کا خواستگار ہوں اس کے بعد صبح تک مسلسل نماز میں مشغول رہتے ان کے ساتھ کمرے میں ایک ضعیف العمر خاتون کا کہنا ہے وہ سجدہ میں یہ دعا کرتے تھے اے اللہ مجھے اپنی انابت عطا فرما اپنی اطاعت سے مجھے مزین فرما متقین کی آپ کی بارگاہ میں حاضری کے وقت میرے ساتھ اکرام کا معاملہ فرما آپ ہی کی ذات بہترین مقصود ہے بہترین مشکور بہترین محمود اور مشکور ہے۔

۸۸۰۱ ابی، احمد بن محمد بن عمر، ابوبکر بن عبید، محمد بن حسین یحییٰ بن عیسیٰ بن ضرار، ہلال بن وارم کہتے ہیں کہ خلیفہ عبدی کے ساتھ رہنے والی

ضعیف العمر خاتون نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ خلیفہ عبدی آخری شب میں دعا میں فرمایا کرتے تھے نیک لوگوں کے ساتھ میں بھی بیدار ہو گیا ہوں اے باری تعالیٰ ہم آپ کی فیاضی کے صدقہ آپ سے معاصی پر مغفرت کے خواہاں ہیں کتنے بڑے بڑے مجرموں کو آپ نے معاف کر دیا کتنے مصیبت زدہ لوگوں سے آپ نے ان کی مصیبت دور کر دی اور کتنے حاجتمندوں کی حاجتیں آپ نے پوری فرمادیں معاصی میں مبتلا ہونے کے بعد ہم صرف آپ کے جود وسخاوت کی وجہ سے آپ سے بخشش کے طلب گار ہیں آپ ہی تمام خیروں کی امید گاہ ہیں۔

۳۷۲ ربیع بن صبیح[۱]

آپ ذی عقل وعمل انسان تھے۔

۸۸۰۲ ابوبکر بن محمد بن احمد المؤذن، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد بن عبید، حسن بن جمہور، اسماعیل بن یحییٰ قرشی، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ہم نے حسن سے نصیحت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا تم میں سے صحت مند انسانوں کو بیماری کے لاحق ہونے جوان کو فنا کرنے والے بوڑھاپے اور شیخ کو ہلاک کرنے والی موت سے ڈرنا چاہیے کیا لوگوں کے انجام تمہارے سامنے نہیں ہیں کیا کل موت آنے کے بعد اپنے اہل وعیال سے تم لوگوں کو جدا نہیں ہونا کیا تم کو کفن نہیں پہننا، کیا تم نے قبر میں نہیں جانا کیا کل تم اپنے دوستوں سے جدا نہیں ہو گے اے انسان موت کے بعد نہ تو قادم رہے گا نہ تو کسی کی زیارت کر سکے گا نہ تو قریبی سے بات کر سکے گا نہ تو کسی دوست کو پہچان سکے گا تو کسی کی پکار پر جواب دینے پر قادر نہیں ہو گا تیری عقل وسماعت زائل ہو جائیں گی گھر ویران ہو جائیں گے قبیلے ہلاک ہو جائیں گے اولاد یتیم ہو جائے گی تیری بصارت زائل ہو جائے گی، دانت ختم ہو جائیں گے تیرے گھٹنے کمزور ہو جائیں گے اور غیر کے پاس تیری اولاد اجنبی بن جائے گی۔

۸۸۰۳ محمد بن احمد، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین، روح بن اسلم، ربیع، حسن کا قول ہے اگر انسان کو موت کے بعد راحت کا ملنا یقینی طور پر معلوم ہو پھر بھی موت کی ہولنا کی اور اس کی سختی کی وجہ سے موت کا آنا اس پر شاق گزرے گا لیکن موت کے بعد راحت یا عذاب کے غیر معلوم ہونے کی صورت میں تو اس کے لئے موت کا آنا کس قدر شاق ہو گا اس کا اندازہ تم خود کر لو۔

۸۸۰۴ عثمان بن محمد عثمانی، احمد بن عبداللہ بن سلیمان قرشی، شیبان بن فروخ ایلی، مبارک بن فضالہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ میں نے حسن سے کہا کچھ لوگ آپ پر اعتراض کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کوئی بات نہیں اس لئے کہ میں نے نفس کو دائمی جنت اور رحمن کی مجاورت کا لالچ دیا تو وہ اس میں پھنس گیا لیکن میں نے اسے لوگوں سے صحیح وسلامت رہنے کی لالچ دی تو اس نے انکار کر دیا اس لئے کہ لوگ اللہ سے خوش نہیں تو اس کی مخلوق سے کب خوش ہوں گے۔

۸۸۰۵ ابوبکر بن مالک، عبداللہ بن احمد بن حنبل، صالح بن عبداللہ ترمذی، ابومحمد بن حیان، ابویحییٰ رازی، ہناد بن سری، ابواسامہ، ربیع بن صبیح کہتے ہیں کہ ایک دن حسن کے وعظ میں ایک شخص پر خوب گریہ طاری ہو گیا حسن نے اسے دیکھ کر فرمایا خدا کی قسم اللہ تعالیٰ تجھ سے ضرور سوال کرے گا کہ اس رونے سے تیرا کیا مقصد تھا۔

۸۸۰۶ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبیداللہ بن قاسم، عبداللہ بن غالب، حسن فرماتے ہیں کہ عزت اور غنی توکل کی تلاش میں پھرتے رہتے ہیں جس انسان میں توکل دیکھتے ہیں اسی کو اپنی منزل بنا لیتے ہیں اس کے بعد انہوں نے چند اشعار کہے۔

(۱) غنی اور عزت ہر جگہ پھرتے رہتے ہیں صاحب توکل انسان کے قلب میں اپنا ٹھکانہ بنا لیتے ہیں (۲) صاحب توکل

۱۔ طبقات ابن سعد ۲۷۷/۷، والتاریخ الکبیر ۳/ت ۹۵۲، والجرح ۳/ت ۲۰۸۴، والمیزان ۲/ت ۲۷۴۱، وتهذیب الکمال ۱۸۶۵۔

انسان کے لئے اللہ کافی ہے (۳) میرے نفس کا تقدیر الٰہی پر راضی ہونا اس کے لئے بلندی اور افضل الناس ہونے کا ذریعہ ہے۔

۸۸۰۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جوہری، خلف بن ولید، ربیع بن صبیح، وابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، احمد بن زہیر غسان بن مفضل غلابی کہتے ہیں کہ مجھے ایک شخص نے بتایا کہ ایک بار ربیع ایک ساتھی کے ساتھ اہواز میں تھے ایک خاتون ان پر فریفتہ ہو گئی اور اس نے انہیں برائی کی دعوت دی شیخ پر گریہ طاری ہو گیا ان کے ساتھی نے اس کی وجہ پوچھی فرمایا اس نے ہمیں اپنی مانند بدکار سمجھنے کے بعد ہمیں برائی کی دعوت دی۔

۸۸۰۸ حبیب بن حسن، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، رجاء بن جارود، سعید بن عمر اموی، عنبسہ، ربیع بن صبیح، حسن کہتے ہیں کہ ہم نے انس سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا آپ ﷺ رمضان کی آمد پر عبادت بھی کرتے تھے اور آرام بھی فرماتے تھے لیکن ۲۴ رمضان کے بعد ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول ہو جاتے تھے۔

۸۸۰۹ ابراہیم بن احمد بن ابی حصین، عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مرویہ بن نباد، ابی، ربیع بن صبیح، حسن، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں تیر لگنے کا ثواب غلام آزاد کرنے کے ثواب کے مساوی ہے اور غلام آزاد کرنا دوزخ سے خلاصی کا سبب ہے[1]۔

۸۸۱۰ محمد بن سلیمان احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، ابراہیم بن مردویہ، ابی، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے مضغ عقباً فی رمضان و رصف به وتر قوسه واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۱۱ ابوعلی محمد بن احمد، بن حسن، احمد بن ہارون بن روح، حسین بن علی فارسی، سمید بن صبیح، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جمعہ کے روز وضو کافی ہے لیکن غسل افضل ہے[2]۔

۸۸۱۲ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، عباس بن عبداللہ ترقفی، سعید بن دینار بن عبداللہ، ربیع بن صبیح، حسن، انس کہتے ہیں میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اقامت کہی جانے کے وقت اطمینان سے اس کا جواب دو، اگر صف میں جگہ مل جائے تو فبہا اپنے بھائی مسلمان کو پریشان مت کرو ہر نماز کو زندگی کی آخری نماز سمجھ کر ادا کرو قرأت کے وقت اتنی زور سے قرأت کرو جو تمہارے کانوں کو سن جائے پڑوسی کو ایذا مت پہنچاؤ[3]۔

۸۸۱۳ عبداللہ بن محمد بن جعفر، احمد بن عمرو بزار، اسحاق بن حاتم علاف، یحییٰ بن متوکل، ربیع بن صبیح، محمد، ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز کے جواز کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں۔

۸۸۱۴ ابوبکر بن خلاد، احمد بن علی خزاز، قاسم بن سعید بن مسیب، محمد بن جعفر، ربیع بن صبیح، محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فتح خیبر کے موقع پر ہم نے کچھ یہودیوں کو روٹی پکاتے دیکھا ہم نے ان سے روٹی چھین کر آپس میں تقسیم کر لیں میرے حصے میں آنے والی روٹی کا کچھ حصہ جلا ہوا تھا مجھ سے کسی نے بیان کیا کہ روٹی کھانے سے انسان فربہ ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اس روٹی کے کھانے کے بعد اپنے فربہ ہونے میں غور کرنا شروع کر دیا۔

۸۸۱۵ محمد بن جعفر المؤدب، احمد بن حمال، اسحاق بن سیار عون بن عمارۃ، ربیع ہشام، محمد بن سیرین، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے بیوی کے ساتھ اس کی پھوپھی یا خالہ کو نکاح میں جمع مت کرو عورت سے اس کی بہن کے طلاق کے بارے میں سوال مت کرو مسلمان بھائی کی بیع پر بیع اور اس کے خطبہ پر خطبہ مت دو[4]۔

۱۔ المستدرک ۹۵/۲، ۱۲۱. ومسند الامام أحمد ۱۱۳/۴. والمعجم الکبیر للطبرانی ۱۷۳/۱۸. ودلائل النبوۃ للبیهقی ۵۹/۵، والدر المنثور ۱۹۴/۳.

۲۔ سنن ابی داؤد ۳۵۴. وسنن الترمذی ۴۹۷. وسنن النسائی ۹۴/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۲۹۵/۱، ۲۹۶، ۱۹۰/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۴۰/۷، ۲۶۹. ومجمع الزوائد ۱۷۵/۲. والمصنف لعبد الرزاق ۵۳۱۱، ۵۳۱۲. وکشف الخفا ۱۰۲/۱، ۳۵

۳۔ مجمع الزوائد ۳۳۱/۱

۴۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴. وفتح الباری ۱۶۰/۹.

۸۸۱۶محمد بن احمد بن حسین، بشر بن موسیٰ، ابو عبدالرحمٰن مقری، ربیع بن صبیح یزید رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جس شخص کی نیت طلب آخرت ہو اللہ تعالیٰ اس کے قلب کو غنیٰ سے بھر دیتے ہیں اسے سکون عطا فرماتے ہیں دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے جس کی نیت طلب دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کی دو آنکھوں کے درمیان فقر بھر دیتے ہیں وہ بے سکون رہتا ہے اور مقدر کے مطابق ہی اسے دنیا ملتی ہے۔ ا

۸۸۱۷سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید الرقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ایک سال کمزور سواری پر حج کیا آپ ﷺ کے نیچے تین درہم کی چادر تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے باری تعالیٰ یہ حج ریاء و نمود سے پاک ہے۔ ۲

۸۸۱۸سلیمان بن احمد، حفص بن عمر رقی، قبیصہ بن عتبہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا کہ آخرت میں ان کا کیا حال ہوگا آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔

۸۸۱۹احمد بن قاسم بن زیان، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم، فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابی رقاشی، انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے پابند صلاۃ وصوم، پاکدامن اور شوہر کی اطاعت گزار خاتون جس دروازے سے چاہے گی جنت میں داخل ہو جائے۔ ۳

۸۸۲۰احمد بن قاسم محمد بن غالب بن حرب، قبیصہ، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید بن ابان رقاشی، انس کہتے ہیں کہ اذان کے بعد آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔ ۴

۸۸۲۱سلیمان بن احمد، حفص بن عمر قبیصہ، سلیمان بن احمد، عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابی مریم محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جھوٹ، ذکر الٰہی سے غفلت اور غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ ۵

۸۸۲۲عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد طیالسی، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو روزہ رکھو اور میری بلا اجازت افطار مت کرو چنانچہ بحکم نبوی لوگوں نے روزہ رکھا شام کو ایک شخص نے کسی عذر کی وجہ سے آپ سے افطار کی اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت مرحمت فرمادی پھر اسی طرح دوسرے شخص کے اجازت طلب کرنے آپؐ نے اسے اجازت دے دی حتیٰ کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ دونو جوان عورتیں روزہ کی وجہ سے ہلاکت کے قریب ہیں اس لئے آپ انہیں افطار کی اجازت دے دیں آپ نے ان سے اعراض فرمالیا پھر دوبارہ اس نے عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ان کا روزہ کیسے ہوا انہوں نے تو لوگوں کا کچا گوشت کھایا ہے تم جاکر انہیں قے کرنے کا حکم دو چنانچہ انہوں نے قے کی تو ہر ایک کے حلق سے کچے گوشت کے ٹکڑے نکلے جب اس نے آپ کو اس سے مطلع کیا تو آپ نے فرمایا اگر اسی حالت میں ان کی موت آجاتی تو ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوتا۔

۸۸۲۳عبداللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابوداؤد، ربیع، یزید بن انس کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ظلم کی تین قسمیں ہیں (۱) اللہ اس کا بدلہ ضرور دلوائے گا (۲) معاف کر دیا جائے گا (۳) معاف نہیں کیا جائے گا معاف نہ کیا جانے والا ظلم وہ شرک ہے جس کی اللہ کے ہاں

ا۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح باب ۴. وفتح الباری ۱۶۰/۹ .

۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۵۸/۵ . ومجمع الزوائد ۲۲۷/۱۰ . والمطالب العالیة ۳۲۷۰ . ومسند الامام احمد ۱۸۳/۵ . واتحاف السادة المتقین ۹/۱۰ . ومشکاة المصابیح ۵۳۲۰ . ۵۳۲۱ .

۳۔ مشکاة المصابیح ۳۲۵۴ .

۴۔ مجمع الزوائد ۳۳۴/۱ . وأمالی الشجری ۲۴۲/۱ وکنز العمال ۲۰۹۱۴ .

۵۔ مجمع الزوائد ۲۴۲/۲ ، ۹۶/۵ . وتاریخ أصبهان للمصنف ۲۰۴/۲ . واتحاف السادة المتقین ۱۸۵/۵ ، ۵۱۶/۷ .

معافی نہیں ہے معاف کیا جانے والا ظلم وہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ظلم ہے جس ظلم کا بدلہ دلوایا جائے گا وہ بندہ کا بندہ پر ظلم ہے چنانچہ اللہ مظلوم کو ظالم سے بدلہ دلوائے گا۔[1]

۸۸۲۴ عبداللہ بن یونس، ابو داؤد، ربیع، یزید، انس کا قول ہے اپنی صفوں کو سیدھا رکھو خدا کی قسم تمہاری صفوں کے درمیان پہاڑی بکری کے بچہ کی مانند ابلیس کو دیکھتا ہوں۔[2]

۸۸۲۵ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، علی بن الجعد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے انسان عجلت میں مبتلا ہونے سے بل خیر پر ہے آپ سے عجلت کی تشریح پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا انسان کہنا شروع کردے میں بہت دعا کرتا ہوں لیکن عند اللہ وہ قبول نہیں ہوتی۔[3]

۸۸۲۶ عبداللہ بن محمد، محمد بن علی، ابویعلی، اسحاق بن ابراہیم، حجاج بن محمد، ربیع بن صبیح، یزید رقاشی، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے قیامت کے روز انسان کو بکری کے بچہ کی مانند اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا اللہ فرمائے گا اے انسان میں بہترین قسیم ہوں اس لئے جو عمل خالص میرے لئے کیا اس کا عوض میرے ذمہ ہے اور جو عمل غیر کے لئے کیا ہے اس کا عوض اسی کے ذمے ہے۔[4]

۸۸۲۷ احمد بن جعفر بن حمدان، محمد بن یونس شامی، قتیبہ بن زکین باہلی، ربیع بن صبیح، ثابت، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کسی پر عیب بہتان نہیں لگاتے تھے اور نہ کسی کو تکلیف دیتے تھے۔

۳۸۳ علی بن علی رفاعی[5]

مالک بن دینار آپ کو راہب العرب کہکر پکارتے تھے۔ شعبہ آپ کو سیدنا (ہمارے سید) کہہ کر پکارتے تھے۔

۸۸۲۸ ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن عبید، ابن اجعد علی بن رفاعی، حسن فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے دو متقدی شخصوں میں سے ایک نے دوسرے سے کہا لوگوں کے مامون ہونے کے بعد کس چیز نے انہیں ہلاک کر دیا اس نے جواب دیا لوگوں، معاصی اور شیطان کے کمزور ہونے کے سبب ایسا ہوا اس نے اس طرح کچھ اور مہمل باتیں بھی کیں دوسرے نے کہا اس لئے کہ اللہ نے دنیا کو آنکھوں کے سامنے اور آخرت کو آنکھوں سے غیب رکھا جس کی وجہ سے لوگ حاضر میں مشغول ہو کر آخرت سے غافل ہو گئے خدا کی قسم اگر اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت کا اقتران کر دیتا تو لوگ عدل قائم کرنے سے عاجز آجاتے۔

۸۸۲۹ محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، علی بن جعد علی بن علی رفاعی کہتے ہیں کہ حسن نے قرآنی آیت ''لقد خلقنا الانسان فی کبد'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا میں نے انسان سے بڑی مشقت برداشت کرنے والی کوئی مخلوق نہیں دیکھی سعید کہتے ہیں کہ انسان دنیا کی تنگی اور آخرت کی شدائد برداشت کرنے والا ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۴۸. والمطالب العالیة ۴۶۵۳. وکنز العمال ۱۰۳۲۶.

۲۔ صحیح البخاری ۱/۱۸۴، ۱۸۵. وسنن النسائی ۲/۹۲، ۱۰۵. ومسند الامام أحمد ۳/۱۰۳، ۱۸۱، ۲۶۳. وفتح الباری ۲/۲۰۸، ۲۱۵. والترغیب والترهیب ۱/۳۲۰. ومشکاة المصابیح ۱۰۸۶.

۳۔ مسند الامام أحمد ۳/۱۹۳، ۲۰۱. ومجمع الزوائد ۱۰/۱۴۷. والترغیب والترهیب ۲/۴۹۰. والدر المنثور ۱/۱۹۶.

۴۔ سنن الترمذی ۲۴۲۷. وسنن الدارمی ۲/۱۱۷، ۳۵۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۲۲۱. والمطالب العالیة ۲۳۰۳. واتحاف السادة المتقین ۳/۳۰. ومشکاة المصابیح ۵۱۳۹.

۵۔ طبقات ابن سعد ۷/۲۷۵. والتاریخ الکبیر ۶/ت ۲۴۲۴. والجرح ۶/ت ۱۰۸۰. والمیزان ۳/ت ۵۸۹۵. وتهذیب الکمال ۱۱۰/۴.

۸۸۳۰عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابونعیم علی بن علی رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید خذری کہتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے اپنے سامنے ایک اور اپنے پہلو کے سامنے دولکڑیاں نصب کیں پھر آپ نے حاضرین سے ان کے بارے میں سوال کیا؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں آپ نے فرمایا یہ انسان ہے جو امیدوں کے حصول میں ہر وقت کوشاں رہتا ہے لیکن امیدوں کے حصول سے قبل ہی موت اسے گھیر لیتی ہے۔[1]

۸۸۳۱عبداللہ بن محمد بن عبداللہ ابوعمر ضبی، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بغوی، شیبان بن فروخ علی ابن علیٰ رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے قطع رحمی اور معاصی سے خالی کی جانے والی دعا کے عوض اللہ تین چیزیں عطا فرماتے ہیں (۱) اسی وقت اس کی دعا قبول کی جاتی ہے (۲) آخرت میں اس کا بدلہ دیا جائے گا (۳) دنیا میں نازل ہونے والی مصیبت دور کردی جاتی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ اگر انسان دعا کی کثرت شروع کردے تو پھر کیا ہوگا آپؐ نے فرمایا اللہ اس سے بھی زیادہ عطا کرنے والا ہے۔[2]

۸۸۳۲ابواحمد محمد بن محمد حافظ، ابوبکر بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن موسیٰ حرشی، جعفر بن سلیمان، علی بن علی رفاعی، ابومتوکل، ابوسعید نے آپؐ سے گزشتہ حدیث کی مانند روایت کیا۔

۸۸۳۳محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن علی بن شقیق، ابراہیم بن اشعث، فضیل بن عیاض، حسان بن عمران، حسن کہتے ہیں کہ ایک روز حضور ﷺ صحابہ کرام کے مجمع میں تشریف لائے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون تعلم ورہنمائی کے بغیر حصول علم و ہدایت کا طالب ہے؟ تم میں سے کون حقیقی بصارت کا متمنی ہے؟ آگاہ رہو دنیا کا راغب اور اس کے بارے میں لمبی لمبی امیدیں رکھنے والے شخص کا قلب مردہ ہوجاتا ہے، دنیا سے زہد اختیار کرنے والا شخص کو اللہ تعالیٰ تعلم وہدایت کے بغیر علم ورہنمائی عطاء کرتا ہے تمہارے بعد عنقریب ایک ایسی قوم آنے والی ہے جو قتل وجبر کے ذریعہ حکومت، بخل وفخر کے ذریعہ غنیٰ اور اتباع خواہش کے ذریعہ صحبت حاصل کرے گی، تم میں سے اس زمانہ کو پانے والا شخص اگر عزت پر قادر ہونے کے باوجود فقر پر محض رضائے الٰہی کی خاطر صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے پچاس صدیقوں کا ثواب عطا کرے گا۔[3]

۳۸۴ ابراہیم بن عبداللہ

۸۸۳۴محمد بن بدر، حماد بن مدرک، یعقوب بن سفیان، محمد بن یزید ادمی، معن بن عیسیٰ، ابراہیم بن عبداللہ بن ابی الاسود کہتے ہیں کہ حسن نے عمر بن عبدالعزیز کو خط لکھا جس کا حاصل یہ تھا امابعد دنیا دار اقامت کے بجائے دار کوچ ہے حضرت آدم کو دنیا میں سزا کے طور پر بھیجا گیا اس لئے اے امیر المؤمنین اس دنیا کے بارے میں ڈرتے رہیے، دنیا کا غنیٰ حقیقت میں فقر ہے اسے باعث عزت سمجھنے والا انسان ذلیل اور اسے جمع کرنے والا انسان فقیر بن جاتا ہے، دنیا زہر کی مانند ہے جسے ناواقف شخص کھا جاتا ہے لیکن وہی اس کی موت کا سبب بن جاتا ہے، اے امیر المؤمنین اس دنیا میں زخم کے علاج کرنے والے کی مانند رہو جو زخم کے بڑھ جانے کے خوف سے قلیل کا علاج کرتا ہے اور تکلیف میں اضافہ کے خوف سے کم تکلیف کی شدت پر صبر سے کام لیتا ہے اے امیر المؤمنین اس دنیا سے خوف کیجئے جسے دھوکہ سے مزین اور امیدوں سے اسے آراستہ کیا گیا ہے اور اس کے غرور کی وجہ سے اسے مزین کیا گیا ہے چنانچہ وہ اس میں حسین وجمیل دلہن کی

۱۔ الجامع الكبير للسيوطي ۲۵۳/۲.

۲۔ مسند الامام أحمد ۱۸/۳. و مجمع الزوائد ۱۴۸/۱۰. وفتح الباری ۹۶/۱۱. والترغيب والترهيب ۴۷۸/۲. ومشكاة المصابيح ۲۲۵۹.

۳۔ امالی الشجری ۱۶۸/۲. والدر المنثور ۲۷/۱.

طرح ہوگئی ہے جس کی طرف آنکھیں دیکھنے والی اور قلوب مائل ہونے والے اور نفوس اس پر عاشق ہوں دنیا اپنے تمام ازواج کو قتل کرنے والی ہے، لہٰذا اس کا باقی ماضی کے مقابلہ میں اور آخر اول کے مقابلہ میں غیر معتبر ہے، عارف باللہ کی نظر میں یہ دنیا بے حقیقت ہے، اس کا عاشق اس میں کامیابی کے بعد سرکش بن جاتا ہے اور آخرت کو بھول جاتا ہے اور اپنی عقل کو اس میں مشغول کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے قدم پھسل جاتے ہیں اور اس کی ندامت بڑھ جاتی ہے اور اس کی حسرتوں میں اضافہ ہو جاتا ہے اور تکالیف کے ساتھ موت کے سکرات اس پر جمع ہو جاتے ہیں لہٰذا وہ اپنے مطلوب میں ناکام رہتا ہے اور اس کے نفس کو راحت نہیں ملتی وہ دنیا سے گمراہ ہو کر بلا توشہ کوچ کرتا ہے اے امیر المؤمنین دنیا سے بے خوف مت ہوئیے، اس لئے کہ جب بھی انسان خوشی کے بعد اس سے مطمئن ہوتا ہے اس کے بعد ضرور تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے آج دنیا سے نفع حاصل کرنے والا کل اس سے نقصان اٹھانے والا ہے، اس کا سرور حزن سے متصرف ہے، اس کی امیدیں جھوٹی اور باطل ہیں اس کی تعریف مکر اور اس کی زندگی تنگ ہے اگر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو باخبر نہ کرتا اور اس کی مثال بیان نہیں کرتا تو یہ سوئے ہوئے انسان کو بیدار اور غافل کو فکرمند کر دیتی لیکن یہ محال ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس پر زجر وعظ ہوا ہے نیز عند اللہ یہ بے وقعت اور بے وزن ہے۔ اللہ نے اسے بنانے کے دن سے اب تک اس پر نظر شفقت نہیں فرمائی، اور حضور ﷺ پر اس کے خزانوں کی چابیاں پیش کی گئیں تو آپ ﷺ نے اس کی قبولیت سے انکار فرما دیا اللہ نے دنیا کو صالحین کے لئے باعث آزمائش اور دشمنوں کے لئے باعث اغترار بنایا ہے، صاحب دولت انسان دنیا کو اپنے لئے باعث عزت سمجھتا ہے، حالانکہ وہ اس چیز کو بھول گیا جو اللہ نے حضور ﷺ کے لئے پیٹ پر پتھر باندھنے کے دن تیار کی نیز اللہ نے حضرت موسیٰ سے فرمایا اے میرے کلیم غنی کے اپنی طرف آنے کے وقت سمجھو کہ کسی گناہ کی تمہیں دنیا ہی میں سزا مل گئی اور فقر کی آمد پر مرحبا کہو کیوں کہ وہ صالحین کا شعار ہے نیز حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اون، میرا چراغ قمر، میری سواری پاؤں، میرا کھانا زمین کے غلاف اور پھل ہیں، میرے شب و روز فقر میں گزرتے ہیں لیکن مجھ سے بڑا غنی کوئی نہیں ہے۔

۳۸۵ معاویہ بن عبدالکریم[1]

۸۸۳۵ ابی ، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد اموی، حسن بن علی، زید بن حباب، معاویہ بن عبدالکریم کہتے ہیں کہ حسن کے پاس زہد کے بابت گفتگو کے وقت بعض نے کہا ترک لباس اصل زہد ہے بعض نے کہا عدم اکل و شرب اصل زہد ہے اور بعض نے کچھ کہا لیکن حسن نے فرمایا اصل زاہد وہ ہے کہ دوسرے کو دیکھنے کے وقت اپنے سے اسکو افضل سمجھے۔

۸۸۳۶ ابو علی محمد بن احمد بن بالویہ نیساپوری المعدل، محمد بن صالح ضمیری، نضر بن سلمہ، محمد بن الحسن زبالہ، معاویہ بن عبدالکریم ضال، جلد بن ایوب، معاویہ بن قرہ انس کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوہ طور پر اللہ کے تجلی فرمانے کے وقت عظمت الٰہی کی وجہ سے وہاں سے اڑ کر مدینہ و مکہ میں واقع ہونے والے چھ پہاڑ ہیں (۱) احد (۲) ورقان (۳) رضوی (۴) ثور (۵) ثبیر (۶) حرا۔[2]

۸۸۳۷ محمد بن عبداللہ بن ابراہیم، منصور ابن احمد بن میہ، جعفر بن کزال، ابراہیم بن بشیر مکی، معاویہ بن عبدالکریم، ابو حمزہ ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے عارف باللہ وسعت کے وقت وسعت سے اور عسرت کے وقت عسرت سے کام لیتا ہے۔

تبع و تابعین کا ذکر

مؤلف کتاب فرماتے ہیں کہ صحابہ اور تابعین کے اقوال کے ذکر کے بعد تبع تابعین جیسے مالک بن انس، سفیان بن سعید

---

[1] طبقات ابن سعد ۷/۲۸۵. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۴۵۱. والجرح ۸/ت ۱۷۴۹. وتہذیب الکمال ۶۰۲۱.

[2] اللآلی المصنوعۃ للسیوطی ۱/۱۴۲.

شعبہ بن حجاج ،مسعر بن کدام ،لیث بن سعد ،سفیان بن عیینہ ،داؤد طائی ،حسن ،علی ،فضیل بن عیاض وغیرہ کے اقوال زریں بیان کیے جائیں گے۔

۳۸۶ مالک بن انس[1]

آپ امام الحرمین ،حجاز وعراق کی مشہور شخصیت تھے۔آپ کے مذہب کی مغرب ومشرق میں اشاعت ہوئی۔آپ اشرف واعقل انسان تھے۔

۸۸۳۸احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن محمد بن احمد بن راشد ،ابوداؤد کہتے ہیں کہ جعفر بن سلیمان نے مالک بن انس کو طلاق مکرہ کے بارے میں سزا دی اور کچھ لوگوں نے بحوالہ ابن وہب مجھ سے بیان کیا کہ جب امام مالک کو سزا کے بعد حلق کر کے اونٹ پر سوار کیا گیا اور کہا گیا کہ اپنے اوپر آواز لگایئے۔آپ رحمہ اللہ نے فرمایا جان لو جو مجھے جانتا ہے وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس بن ابی عامر اصبحی ہوں اور میں کہتا ہوں کہ جس کو طلاق پر مجبور کیا گیا اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی۔یہ بات خلیفہ جعفر کو پہنچی تو اس نے کہا کہ ان کو نیچے اتروادو۔

۸۸۳۹ابومحمد بن حیان ،محمد بن احمد بن عمر ،عبداللہ بن احمد بن کلیب ،فضل بن زیاد قطان کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے سوال کیا کہ مالک کو کس نے سزا دی انہوں نے فرمایا مالک کو طلاق مکرہ کے سلسلہ میں کسی حاکم نے سزا دی جس کا نام مجھے معلوم نہیں ہے۔

۸۸۴۰محمد بن علی بن عاصم ،مفضل بن محمد جندی ،ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا میرے متعلق ستر مشائخ کے فتویٰ کے اہل ہونے کی گواہی دینے کے بعد میں نے فتویٰ دینا شروع کیا۔

۸۸۴۱ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ثقفی ،حسن بن عبدالعزیز جروی ،عبداللہ بن یوسف ،خلف بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا میں نے اپنے سے بڑے عالم کی اجازت کے بعد فتویٰ دینا شروع کیا جیسا کہ ربیعہ اور یحییٰ بن سعید کی طرف سے مجھے اس کی اجازت حاصل ہے مالک سے پوچھا گیا اگر وہ اجازت نہ دیتے تو پھر کیا ہوتا؟ فرمایا پھر میں فتویٰ نہ دیتا کیونکہ متبحر عالم کی اجازت کے بغیر کسی کے لئے بھی فتویٰ دینا جائز نہیں ہے۔خلف کہتے ہیں کہ ایک بار میں امام مالک کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے اپنے مصلّٰی کے نیچے پڑی ہوئی چیز دیکھنے کا حکم دیا چنانچہ میں نے دیکھا تو اس کے نیچے ایک کتاب نکلی مالک نے مجھے اس کے پڑھنے کا حکم دیا جب میں نے اسے پڑھا تو اس میں مالک کے متعلق ایک خواب کا ذکر تھا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ مسجد نبوی میں حضور ﷺ ایک مجمع میں تشریف فرما ہیں آپ نے ان سے فرمایا میں نے تمہارے لئے منبر کے نیچے خوشبو چھپا کر رکھی ہے اور میں نے مالک کو لوگوں میں اس کی تقسیم کا حکم دیا ہے اس کے بعد امام مالک پر گریہ طاری ہو گیا اور میں ان کے پاس سے واپس ہوا۔

۸۸۴۲ابراہیم بن عبداللہ ،محمد بن اسحاق ،جوہری ،اسحاق بن موسیٰ انصاری ،اسماعیل بن مزاحم کہتے ہیں کہ ایک شب خواب میں مجھے رسالت مآب کی زیارت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ کے بعد کس سے مسئلہ پوچھوں تو آپ نے فرمایا مالک بن انس سے۔

۸۸۴۳عبداللہ بن محمد بن جعفر ،احمد بن محمد بن عمر ،عبداللہ بن محمد بن عبید ،محمد بن حسین ،مطرف ابوصعب ،ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ایک شب مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی کہ آپ مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں اور لوگ آپؐ کے اردگرد جمع ہیں اور امام مالک آپ کے

---

[1] طبقات ابن سعد ۹/ق ۲۵۰. والتاریخ الکبیر ۷/ت ۱۳۲۳. والجرح ۸/ت ۹۰۲. والکاشف ۳/ت ۵۳۲۹. وسیر النبلاء ۸/۴۳. والنجوم الزاهرة ۲/۹۶. والجمع ۲/۴۸۰. وتهذیب الکمال ۵۷۲۸.

سامنے کھڑے ہیں اور رسول اللہ کے سامنے مشک کی خوشبو رکھی ہے آپ ﷺ اس سے تھوڑا تھوڑا امام مالک کو دے رہے ہیں اور وہ اسے لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں مطرف کہتے ہیں کہ میں نے اس کی تعبیر علم اور اتباع سنت سے کی۔

۸۸۴۴عبداللہ بن محمد بن جعفر محمد بن احمد بن زبیری، محمد بن عاصم، عبدالعزیز بن ابان، مثنیٰ بن سعید قصیر کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا مجھے ہر شب آپ ﷺ کی زیارت ہوتی ہے۔

۸۸۴۵محمد بن ابراہیم بن علی محمد بن زبان بن حبیب، محمد بن رمح کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ کی زیارت ہوئی میں نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ مالک اور لیث میں سے افضل کون ہے آپ ﷺ نے فرمایا مالک میرے علم کے وارث ہیں۔

۸۸۴۶محمد بن احمد بن حسن، جعفر فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، ابراہیم بن عبداللہ قریم انصاری کہتے ہیں کہ ایک بار مالک بن انس ابن حازم کے درس حدیث سے بلا شرکت کئے گزر گئے ان سے عدم شرکت کی وجہ دریافت کی گئی مالک نے فرمایا مجھے بیٹھنے کے لئے کوئی جگہ نظر نہیں آئی اور قیام کی حالت میں حدیث کا حصول مجھے ناپسند ہے اس وجہ سے میں نے ابن حازم کے درس میں شرکت نہیں کی۔

۸۸۴۷ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، جوہری، ابن ابی اویس، مالک حدیث بیان کرنے سے قبل وضو فرماتے ڈاڑھی میں کنگھی کرتے اس کے بعد پورے وقار وسکون کے ساتھ مسند حدیث پر جلوہ افروز ہو کر درس حدیث دیتے ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی انہوں نے فرمایا میں حدیث رسول کی عظمت کی بنا پر ایسا کرتا ہوں، نیز میں ہمیشہ باوضو ہو کر مسند حدیث پر بیٹھ کر درس حدیث دیتا ہوں۔

۸۸۴۸محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابو مصعب کہتے ہیں کہ امام مالک حدیث رسول کی جلالت شان کی بنا پر ہمیشہ باوضو ہو کر حدیث کا درس دیتے تھے۔

۸۸۴۹محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، اسحاق بن موسیٰ انصاری، معین بن عیسیٰ امام مالک حدیث کے معاملہ میں بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے۔

۸۸۵۰ابو محمد بن حیان، محمد بن احمد بن ولید، یونس بن عبدالاعلیٰ کہتے ہیں کہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک اور سفیان آپس میں ہم عصر تھے۔

۸۸۵۱ابو محمد بن حیان، ابو یحییٰ محمد بن احمد، ابو بکر طرسوسی، نعیم بن حماد، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے مالک بن انس سب سے بڑے عامل بالحدیث تھے۔

۸۸۵۲ابو محمد بن حیان، زکریا الساجی، ابو یونس مزنی، کہتے ہیں کہ مجھے ایک مدنی نے مالک کے بارے میں دو شعر سنائے (۱) امام کا جواب ان کی ہیبت کی وجہ سے رد نہیں کیا جاسکتا سائل ان کے سامنے گردن جھکائے کھڑے رہتے ہیں (۲) حاکم نہ ہونے کے باوجود ان کی اطاعت کی جاتی ہے۔

۸۸۵۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمود بن غیلان، ابو داؤد طیالسی شعبہ کہتے ہیں کہ میں نافع کی وفات کے ایک سال بعد مدینہ آیا تو وہاں پر مالک بن انس کا حلقہ درس لگا ہوا تھا۔

۸۸۵۴ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق قتیبہ بن سعید کہتے ہیں کہ میں امام مالک کی حیات میں مدینہ آیا میں نے ایک سبزی فروش سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا اس نے کہا سبحان اللہ حرم رسول میں ایسی بات کرتے ہو پھر ایک بار میں امام مالک کی وفات کے بعد مدینہ آیا اور میں نے لوگوں سے شراب کے سرکہ کے بارے میں سوال کیا تو کسی نے مجھ پر نکیر نہیں کی۔

۸۸۵۵عبداللہ بن محمد بن جعفر، حسن بن علی طوسی، احمد بن یونس بن سیار، انماطی، خالد بن خداش کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس سے وصیت کی درخواست کی انہوں نے مجھے تقویٰ اختیار کرنے اور اہل حدیث سے طلب حدیث کی ہدایت کی۔

۸۸۵۶عبداللہ بن محمد بن ابراہیم بن محمد بن حسن، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ علم ایک نور ہے اللہ جسے چاہتا ہے عطا کرتا

۸۸۵۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، عبداللہ بن یوسف کہتے ہیں کہ مالک سے عاجز کن مرض کے بارے میں سوال کیا گیا انہوں نے فرمایا خبث فی الدین عاجز کن مرض ہے۔

۸۸۵۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن حسان ازرق، ابن مہدی، رجل، مالک بن انس کہتے ہیں کہ قیامت کے روز جس چیز کے بارے میں انبیاء سے سوال کیا جائے گا اس کے بارے میں علماء سے بھی سوال کیا جائے گا۔

۸۸۵۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے طلب علم کے بارے میں سوال کیا گیا فرمایا اس کا حصول قابل مبارک ہے لیکن اس کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے حاصل کرنے والے پر لازم ہے۔

۸۸۶۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابو یحییٰ، ابن قعنب کہتے ہیں کہ ایک شخص نے مالک سے کہا آپ دنیا کے بارے میں وقت ضائع کرنے والے نہیں تھے، لہٰذا دین کے بارے میں بھی وقت ضائع مت کیجئے۔

۸۸۶۱ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین، ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک سے پوچھا گیا کہ ایک شخص یاسیدی کہہ کر دعا کرتا ہے انہوں نے فرمایا میرے نزدیک انبیاء کی طرح یار بنا یار بنا کہنا بہتر ہے۔

۸۸۶۲ابو محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، احمد بن سعید، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا حضرت عیسیٰ کا قول ہے میرے پاس امت محمدیہ کے علماء حکماء آئے جو فقاہت کی وجہ سے انبیاء کے مشابہ تھے امام مالک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک وہ اس امت کے اولین مقتدیٰ تھے، امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے لئے وقار سکینت اور خشیت الٰہی لازم ہے، اور طالب علم خیر کا مورد ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز من جانب اللہ اسے عطا کی جاتی ہے اور نااہل سے علم کی بات کرنا علم کی اہانت اور تحقیر ہے، امام مالک فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا لوگ بہت سرعت سے آخرت کی طرف جانے والے ہیں اور پیدائش کے روز سے تم دنیا کو پس پشت ڈال کر آخرت کی طرف رواں دواں ہو اور تم دنیا کے مقابلہ میں آخرت کے زیادہ قریب ہو۔

۸۸۶۳عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن یحییٰ بن مندہ، عباس بن عبدالعظیم، قعنبی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شخص حصول علم کے سلسلہ میں تیس سال ایک عالم کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا۔

۸۸۶۴عبداللہ بن محمد، محمد بن حسین بن مکرم، مجاہد بن موسیٰ، نافع بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں چالیس یا پینتیس سال تک امام مالک کے درس حدیث میں شریک ہوتا رہا معن بن عیسیٰ کا قول ہے میں تیس یا اس سے بھی زیادہ بار امام مالک سے حدیث سن کر اسے بیان کرتا ہوں۔

۸۸۶۵عبداللہ بن محمد، ابو علی بن ابراہیم، اسماعیل بن اسحاق، فروی، مالک کا قول ہے جب انسان خود خیر سے خالی ہوتا ہے تو لوگوں کے قلوب میں بھی اس کے لئے خیر نہیں ہوتی۔

۸۸۶۶عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد زہری، محمد بن عیسیٰ الطرسوسی، ابراہیم حزامی، مطرف کہتے ہیں کہ مالک نے مجھ سے سوال کیا کہ لوگوں کی میرے بابت کیا رائے ہے میں نے کہا آپ کے دوست آپ کی تعریف اور دشمن آپ کی برائی کرتے ہیں امام مالک نے فرمایا ہر انسان کے کچھ دوست اور کچھ دشمن ہوتے ہیں لیکن لوگوں کی زبان درازی سے ہم اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔

۸۸۶۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن ابن عبدالعزیز جروی، حارث بن مسکین کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن قاسم فرمایا کرتے تھے میں دین کے بارے میں دو شخصوں کی پیروی کرتا ہوں مالک بن انس کی علم میں اور سلیمان بن قاسم کی تقویٰ میں۔

۸۸۶۸ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، فضل بن سہل، قواریری کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں حماد بن زید کے پاس امام مالک کی وفات کی خبر پہنچی انہوں نے فرمایا ابو عبداللہ پر اللہ کی رحمت ہو وہ دین کی وجہ سے ایک مقام رکھتے تھے۔

۸۸۶۹ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید، حسن بن عمر بن یزید، قعنبی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس سفیان بن عیینہ تشریف لائے اس وقت ان پر غم کے اثرات تھے اور اس کا سبب مالک کی وفات تھی فرمایا اس وقت روئے زمین مالک بن انس کی مثل سے خالی ہے۔

۸۸۷۰ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن یزید علی بن رستم، عبدالرحمٰن بن عمر، یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ امام مالک کی حیات میں میرے نزدیک ان سے افضل کوئی نہیں تھا۔

۸۸۷۱ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن عبداللہ بن معدان، احمد بن عبدالرحمٰن بن وہب، مالک کہتے ہیں کہ میرے پاس چند احادیث ایسی ہیں کہ میں نے ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا اور نہ ہی کسی نے مجھ سے ان کی سماعت کی اور میں وفات تک ان کو کسی کے سامنے بیان نہیں کروں گا۔

۸۸۷۲احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن خالد، امام شافعی فرماتے ہیں کہ امام مالک سے پوچھا گیا کہ آپ کے پاس ابن عیینۃ عن الزہری کے طریق سے کوئی حدیث نہیں ہے؟ انہوں نے جواب دیا میں لوگوں کو گمراہ کرنے کے ارادہ کے وقت اس طریق سے لوگوں کے سامنے حدیث بیان کروں گا۔

۸۸۷۳احمد بن جعفر، احمد بن علی، احمد بن ہاشم، ضمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کسی مفسر قرآن پر مجھے قدرت حاصل ہوئی تو میں اس کی گردن اڑا دوں گا۔

۸۸۷۴احمد بن جعفر، احمد بن علی، ابوعمارہ کہتے ہیں کہ میں نے احمد بن حنبل سے مالک کی کتاب کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا عمل کرنے والے کے لئے بہت عمدہ ہے۔

۸۸۷۵حسن بن سعید جعفر، بصیری، محمد بن ربیع بن سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو فرماتے سنا جب امام مالک کے طریق سے کوئی حدیث تم تک پہنچے تو اسے مضبوطی سے پکڑلو۔

۸۸۷۶حسن بن سعید، محمد بن ربیع، امام شافعی فرماتے ہیں کہ مالک وسفیان کے نہ ہونے کی صورت میں حجاز کا علم ختم ہو جاتا۔

۸۸۷۷محمد بن علی عاصم، احمد بن علی بن ابی الصغیر مصری، اسحاق بن ابراہیم کناس، حرملہ، ابن وہب، سفیان بن عیینۃ کہتے ہیں کہ امام مالک کا حدیث کا طریق جید تھا۔

۸۸۷۸محمد بن علی، احمد بن علی، محمد بن عمرو بن نافع، نعیم ابن مہدی کہتے ہیں کہ میرے نزدیک صحت حدیث کے اعتبار سے امام مالک سب سے فائق تھے۔

۸۸۷۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حاتم بن لیث جوہری، علی بن عبداللہ، سفیان کہتے ہیں کہ مالک رجال حدیث کے معاملہ میں بڑے محتاط تھے ہر ایک سے حدیث بیان نہیں کرتے تھے علی کہتے ہیں کہ امام مالک کے تمام رجال حدیث صحیح تھے، خود امام مالک فرماتے ہیں کہ علم کے معاملہ میں ہر شخص پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

۸۸۸۰ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویونس، اسحاق، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ابن شہاب کے واسطے سے میرے پاس کچھ احادیث ہیں جنہیں اب تک میں نے کسی کے سامنے بیان نہیں کیا میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا ان کے متروک العمل ہونے کی وجہ سے میں نے انہیں ترک کر دیا۔

۸۸۸۱عبداللہ بن محمد، اسحاق بن احمد، عبداللہ بن احمد بن شیرویہ، مطرف مدنی، مالک بن انس کہتے ہیں کہ کیا میں عطاف بن خلد کے طریق سے احادیث بیان کروں میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے کسی سے بھی میں نے حدیث روایت نہیں کی میں نے ہمیشہ حدیث ماہرین حدیث سے روایت کی ہے۔

۸۸۸۲عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن معدان، ابوعباس عبداللہ بن محمد غزی، حبیب بن زریق کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے تو امہ کے مولیٰ صالح، حزان بن عثمان، اور غفرہ کے مولیٰ عمر سے حدیث نہ روایت کرنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا میں نے اس مسجد میں ستر مشائخ کی زیارت کی ہے لیکن ان میں سے صرف مؤمنین ثقات سے احادیث روایت کی ہیں۔

۸۸۸۳ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز جروی، ابوحفص تنیسی، ابن وہب کا قول ہے کہ اگر میں اپنے دستاویزات کو امام مالکؒ کے اقوال سے بھرنا چاہوں تو میں نہیں جانتا کہ میں کرسکوں۔

۸۸۸۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابویحییٰ علی بن عبداللہ، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی مسئلہ دریافت کیا امام مالک نے کچھ روز گزرنے کے باوجود اس کا کوئی جواب نہیں دیا، سائل نے امام مالک کو ان کے خلاف خروج کی دھمکی دیدی، امام مالک نے کچھ دیر توقف کے بعد فرمایا میں ہمیشہ خیر کی بات کرتا ہوں لیکن تمہارا سوال اس قسم کا نہیں ہے۔

۸۸۸۵ابومحمد بن حیان، محمد بن احمد بن عمر، عبداللہ بن احمد بن کلیب ابوطالب، ابوعبداللہ، ابن مہدی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے ایک مسئلہ پوچھا امام مالک نے جواب دیا کہ مکمل طور پر اس کے جواب سے عاجز ہوں اس نے کہا میں تو ایک طویل سفر طے کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور وہاں کے باشندے آپ کے جواب کے منتظر ہیں امام مالک نے جواب دیا کہ جب تم اس شہر میں پہنچو تو ان سے میرا جواب کہہ دینا۔

۸۸۸۶ابومحمد بن حیان، موسیٰ بن ہارون، نصر بن داؤد بن طوق، سعید بن سلیمان کہتے ہیں کہ امام مالک اکثر قرآن کی اس آیت "ان نظن الاظنا و ما نحن مستیقنین" کی تلاوت کرنے کے بعد فتاویٰ کے جواب دیتے تھے۔

۸۸۸۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، حارث بن مسکین، عمرو بن یزید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے کہا لوگ دور دراز کا سفر طے کرکے دینی مسائل کے جواب کے لئے آپ کے پاس آتے ہیں لیکن آپ فرماتے ہیں کہ لاادری۔ امام مالک نے جواب دیا میرے پاس مختلف شہروں کے لوگ دینی مسائل کے سلسلہ میں آتے ہیں اگر اسی وقت میں ان کے سوالات کا جواب دیدوں بعد میں ہوسکتا ہے کہ ان کے سوالوں کے سلسلہ میں میرے ذہن میں دوسری بات آجائے تو پھر ان کے واپس چلے جانے کے بعد میں ان کو کیسے مطلع کروں گا، حضرت عمرو کہتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد کو امام مالک کے اس جواب سے آگاہ کیا۔

۸۸۸۸محمد بن احمد بن حسن، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، مطرف بن عبداللہ کہتے ہیں کہ زائغین فی الدین کے تذکرہ کے وقت امام مالک کو میں نے کہتے سنا کہ عمر بن عبدالعزیز کا قول ہے آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے بعد امیروں نے کچھ سنن بیان فرمائیں ہیں کہ ان پر عمل کرنا کتاب اللہ کی اتباع اور اطاعت الٰہی کے مترادف ہے، کسی کو ان میں تغیر وتبدل کی اجازت نہیں ہے ان کے ذریعہ ہدایت اور مدد کے طالب کو ہدایت و مدد ملتی ہے ان کا تارک دین سے دور اور ضال ہے۔

۸۸۸۹محمد بن احمد، جعفر بن محمد فریابی، حسن بن علی حلوانی، اسحاق بن عیسیٰ، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جب بھی ہمارے پاس کوئی جھگڑالو شخص آیا تو اس کے نزاع کی وجہ سے ہم نے دین بیان کرنا چھوڑ دیا۔

۸۸۹۰محمد بن ابراہیم، محمد بن علی بن ابی الصغیر، یونس بن عبدالاعلیٰ، ابن وہب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو فرماتے سنا طالب علم کے لئے وقار، سکینت، خشیت الٰہی اور سلف کی اتباع لازمی ہے۔

۸۸۹۱حسن بن سعید بن جعفر، زکریا بن یحییٰ ساجی، ابوداؤد، ابوثور کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی سے سنا مالک بن انس بعض اہل بدعت کے آنے پر ان سے فرماتے الحمدللہ میں خدا کی طرف سے برہان اور دین پر ہوں اور تم شاکی ہو لہٰذا تم کسی شاکی سے جاکر مخاصمہ کرو نیز فرمایا کرتے تھے میرے نزدیک اصحاب رسول کو گالی دینے والے کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۸۹۲سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، منصور بن ابی مزاحم کہتے ہیں کہ مالک بن انس نے امام ابوحنیفہ کے تذکرہ کے وقت ان پر

کچھ اعتراضات کئے کہ اس نے تو دین کو برباد کیا اور ایسا شخص دین کامل کا اہل نہیں۔

۸۸۹۳سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، اسماعیل بن ابی ابراہیم ابومعمرہ، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھ سے مالک بن انس نے سوال کیا کہ ابوحنیفہ تمہارے محلہ میں رہتے تھے میں نے اثبات میں جواب دیا۔ تو فرمایا تمہیں تو وہاں رہنا مناسب ہی نہیں۔

۸۸۹۴سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، یحییٰ بن خلف بن ربیع طرسوسی کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں امام مالک سے ایک شخص نے قرآن کے مخلوق ہونے کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا اس شخص کو زندیق ہونے کی وجہ سے قتل کردو اس نے کہا کہ میں نے تو آپ کے سامنے کسی کا قول نقل کیا ہے امام مالک نے فرمایا میں نے تو تجھ سے سنا ہے۔

۸۸۹۵محمد بن سلیمان بن ابراہیم ہاشمی، ابوہمام بکراوی ابومصعب کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک کو کہتے سنا کہ قرآن اللہ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے۔

۸۸۹۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن ابی بکر بن سالم عبداللہ بن عمر، ابن ابی اویس کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا قرآن کلام الٰہی ہے جو براہ راست ذات باری تعالیٰ سے متعلق ہے اور اللہ کی کوئی چیز بھی مخلوق نہیں ہے۔

۸۸۹۷احمد بن جعفر بن مسلم، یحییٰ بن عبدالباقی، نضر بن سلمہ بن شاذان، عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا اگر کوئی شخص شرک سے اجتناب کے ساتھ کبائر اور اہل ہواء وبدع سے بچتا ہے تو وہ جنتی ہے۔

۸۸۹۸محمد بن علی بن مسلم عقیلی، قاضی ابوامیہ غلابی، سلمہ بن شبیب، مہدی بن جعفر، جعفر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ ہماری موجودگی میں ایک شخص امام مالک کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے ''الرحمٰن علی العرش استوی'' کا مطلب پوچھا امام مالک نے سکوت اختیار کر کے ایک لکڑی سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا حتی کہ آپ کو پسینہ آگیا اس کے بعد امام مالک نے لکڑی پھینک دی اور نظر اٹھا کر فرمایا اس کی کیفیت غیر معقول اور استواء غیر مجہول ہے اس پر ایمان لانا واجب اور اس کے بارے میں سوال کرنا بدعت ہے اور میرے نزدیک تو بدعتی ہے اس کے بعد امام مالک نے اس کے خروج کا حکم دے دیا۔

۸۸۹۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، حسن بن عبدالعزیز، ابوحفص کہتے ہیں کہ میں نے مالک بن انس کو کہتے سنا کہ ایک قوم قرآنی آیت'' وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ '' کی تشریح ثواب سے کرتی ہے حالانکہ انہیں قرآن کی یہ آیت ''کلا انہم عن ربہم یومئذ لمحجوبون'' معلوم نہیں ہے۔

۸۹۰۰ابومحمد بن حیان، ابن ابی داؤد، احمد بن صالح، عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ مالک بن انس کا قول ہے قیامت کے روز لوگ اللہ کی آنکھوں سے زیارت کریں گے۔

۸۹۰۱عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس، ابن وہب کہتے ہیں کہ میرے سامنے امام مالک نے ایک شخص سے کہا کل تم نے مجھ سے تقدیر کے بارے میں سوال کیا تھا اس نے کہا کہ ہاں امام مالک نے فرمایا اس سوال کا جواب قرآن میں موجود ہے لہٰذا تم قرآن کا مطالعہ کرو۔ ولو شئنا لآتینا کل نفس ھداھا ولکن حق القول منی لأملأن جھنم من الجنۃ والناس اجمعین (السجدہ ۱۳)

۸۹۰۲عبداللہ بن محمد، ابوبکر بن ابی عاصم، سعید بن عبدالجبار کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا قدریہ اگر توبہ کرلیں تو فبہا ورنہ انہیں قتل کردیا جائے۔

۸۹۰۳حسن بن سعید بن جعفر، زکریا ساجی، سلمہ بن شبیب، مروان بن محمد کہتے ہیں کہ امام مالک سے قدری سے شادی کرنے کے بابت سوال کیا گیا امام مالک نے جواب میں اسے قرآنی آیت "ولعبد مؤمن خیر من مشرک ولو اعجب کم" پڑھ کر سنائی۔

۸۹۰۴ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، عثمان بن صالح، احمد بن سعید دارمی، عثمان، عثمان کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک سے کوئی

مسئلہ پوچھا امام مالک نے فرمایا کہ اللہ کے رسول نے اس کا یہ جواب دیا ہے اس نے کہا پھر آپ کی کیا رائے ہے امام مالک نے فرمایا آپ ﷺ کی مخالفت سے ڈرنا چاہیے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے "فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة اويصيبهم عذاب اليم"۔

۸۹۰۵عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، حسن بن عبداللہ بن منصور حنینی، امام مالک کا قول ہے اے لوگو اصحاب رائے سے اجتناب کرو کیونکہ وہ اہل سنت کے دشمن ہیں۔

۸۹۰۶ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، جعفر بن محمد الصائغ، سریج بن نعمان، عبداللہ بن نافع کہتے ہیں کہ امام مالک کا قول ہے ایمان قول وعمل کے مجموعہ کا نام ہے جس میں کمی زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

۸۹۰۷ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، سوار بن عبداللہ عنبری، ابی، مالک کہتے ہیں کہ اصحاب رسول کو گالی دینے والے یا ان سے بغض رکھنے والے کا مسلمانوں کے مال میں کوئی حصہ نہیں ہے، اس کے بعد انہوں نے قول باری تعالیٰ کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (جو مال خدا نے اپنے پیغمبر کو دیہات والوں سے دلوایا ہے وہ خدا کے اور پیغمبر کے اور (پیغمبر کے) قرابت والوں کے اور یتیموں کے اور حاجتمندوں کے اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ جو لوگ تم میں دولتمند ہیں انہی کے ہاتھوں میں نہ پھرتا رہے سو جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا سخت عذاب دینے والا ہے اور ان مفلسان تارک الوطن کے لئے بھی جو اپنے گھروں اور مالوں سے خارج اور جدا کر دئیے گئے ہیں اور خدا کے فضل اور اس کی خوشنودی کے طلبگار اور خدا اور اس کے پیغمبر کے مددگار ہیں یہی لوگ سچے ایمان دار ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جو مہاجرین سے پہلے ہجرت کے گھر یعنی مدینے میں مقیم اور ایمان میں (مستقل) رہے اور جو لوگ ہجرت کر کے ان کے پاس آتے ہیں ان سے محبت کرتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملا اس سے اپنے دل میں کچھ خواہش (اور خلش) نہیں پاتے اور ان کو اپنی جانوں سے مقدم رکھتے ہیں خواہ ان کو احتیاج ہی ہو اور جو شخص حرص نفس سے بچایا گیا تو ایسے ہی لوگ مراد پانے والے ہیں (از حشر ۷تا۹) لہٰذا ان آیات سے معلوم ہوا کہ صحابہ کے دشمن کے لئے مال غنیمت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

۸۹۰۸ابو محمد بن حیان، اسحاق بن احمد، رستہ ابو عروہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے امام مالک سے ایک دشمن صحابہ کا ذکر کیا گیا اس پر امام مالک نے اس آیت کی تلاوت فرمائی (ترجمہ) (محمد خدا کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے (خدا کے آگے جھکے ہوئے) سربسجود ہیں اور خدا کا فضل اور اثر ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف توراۃ میں مرقوم ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے پہلے زمین سے اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے خدا نے گناہوں کی بخشش اور اجر عظیم کا وعدہ کیا ہے (از فتح ۲۹) امام مالک فرماتے ہیں کہ اصحاب رسول سے بغض وعداوت کی حالت میں صبح کرنے والا اس آیت کا مصداق ہے۔

۸۹۰۹ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، وکیع کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو فرماتے سنا مجھے لوگوں کے جعفر کے متعلق سوال کرنے پر تعجب ہوتا ہے حالانکہ جعفر کا ابوبکر وعمر سے تعلق تھا۔

۸۹۱۰ابوبکر اجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، یحییٰ بن بکیر، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ایک شامی پادری نے متقدمین صحابہ کو دیکھ کر کہا خدا کی قسم حضرت عیسیٰ کے حواری اصحاب رسول کے مساوی نہیں ہو سکتے۔

۸۹۱۱ابوبکر آجری، عبداللہ بن محمد بن عبدالحمید، ابراہیم بن جنید، حارث بن مسکین، عبداللہ بن وہب کہتے ہیں کہ میں نے مالک کو کہتے سنا صالح بن علی نے شام آمد کے موقع پر لوگوں سے عمر بن عبدالعزیز کی قبر کے بارے میں پوچھا لیکن کسی سے معلوم نہیں ہو سکی کہ پھر انہیں ایک راہب کے پاس لے جایا گیا اس نے بتایا کہ ان کی قبر فلاں کھیت میں ہے۔

۸۹۱۲ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ فرمایا کرتے تھے ذکر الٰہی کے علاوہ دنیاوی باتیں کم کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے اور سخت دل اللہ سے دور ہو جاتا ہے اور لوگوں کی معاصی کی طرف عبد ہونے کی حیثیت سے توجہ کرو اس لئے کہ لوگوں کی دو قسمیں ہیں (۱) مصائب میں گرفتار شدگان (۲) عافیت سے زندگی بسر کرنے والے اے لوگو اہل بلاء پر رحم کھاؤ اور عافیت پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

۸۹۱۳ابوبکر بن خلاد، محمد بن خالد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا ارشاد ہے اے بنی اسرائیل خالص پانی، تازہ سبزی اور جو کی روٹی استعمال کرو گندم کی روٹی استعمال مت کرو کیونکہ تم اس کا شکر ادا نہیں کر سکتے ہو۔

۸۹۱۴ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ لقمان حکیم سے پوچھا گیا کہ آپ اس مقام تک کیسے پہنچے انہوں نے فرمایا سچائی، امانت کی ادائیگی اور فضول باتوں سے اجتناب کی وجہ سے میں اس مقام تک پہنچا ہوں۔

۸۹۱۵ابوبکر، محمد، قعنبی، مالک کہتے ہیں کہ عمر فاروق کا قول ہے مجھے سفید پوش قاری بہت پسند ہے۔

۸۹۱۶حسن بن محمد بن کیسان، اسماعیل قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ حضرت فارق اعظم نے فرمایا اے لوگو ناامیدی حقیقت میں غنیٰ ہے کیونکہ انسان کسی چیز سے ناامید ہونے کے بعد اس سے مستغنی ہو جاتا ہے۔

۸۹۱۷حسن بن محمد، اسماعیل، قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک کہتے ہیں کہ حضرت عمر نے ایک شخص کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا لایعنی کے پیچھے مت پڑ دشمن سے اجتناب اور دوست سے احتیاط کر خشیت الٰہی کی حامل قوم کا امیر بن جس قوم کے ساتھ تو عدل کر سکتا ہے اس کا امین بن بُروں کی صحبت مت اختیار کر ورنہ تجھ پر بھی صحبت کا اثر ہو گا برے ساتھی پر اپنا راز فاش مت کر معاملات میں عابدین سے مشورہ کر۔

۸۹۱۸حسین بن محمد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ ایک بار عائشہ کے پاس کچھ خواتین جمع تھیں ان میں سے ایک نے کہا خدا کی قسم میں جنت میں ضرور جاؤں گی اس لئے کہ میں اسلام لانے کے بعد زنا اور چوری سے پاک ہوں رات کو اس عورت کو خواب میں کہا گیا کہ تو نے دخول جنت پر کیسے قسم اٹھالی جبکہ تو بخل اور فضول کاموں میں ملوث ہے، صبح ہونے پر اس خاتون نے گزشتہ شب کے خواب سے حضرت عائشہ کو آگاہ کیا حضرت عائشہ نے فرمایا ان تمام خواتین کو جمع کر کے انہیں بھی اس خواب سے آگاہ کرو۔

۸۹۱۹ابوزرعہ محمد بن ابراہیم بن عبداللہ استراباذی، محمد بن قارون، ابوحاتم، عبدالعزیز بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مالک بن انس کی انگوٹھی کا نقش (حسبنا اللہ و نعم الوکیل) تھا ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے اس کے جواب میں یہ آیت پیش کی (وقالو حسبنا اللہ و نعم الوکیل فانقلبو ابنعمة من اللہ وفضل لم یمسسهم سوء) از عمران ۱۷۴،۱۷۳

۸۹۲۰محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کہتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو فرماتے سنا کہ محمد بن حسن نے مجھ سے پوچھا ہمارے صاحب اور تمہارے صاحب میں سے بڑا عالم کون ہے میں نے ان سے پوچھا کہ تم انصاف چاہتے ہو یا نہیں انہوں نے فرمایا انصاف میں نے ان سے دلیل کا مطالبہ کیا انہوں نے دلیل میں قرآن، سنت اجماع اور قیاس پیش فرمائے میں نے ان کو خدا کی قسم دے کر پوچھا تمہارے اور ہمارے صاحب میں سے کتاب اللہ سے زیادہ کون واقف ہے انہوں نے جواب دیا کہ تمہارے صاحب اس کے بعد میں نے ان سے پوچھا تمہارے اور ہمارے اصحاب میں سے اصحاب رسول کے اقوال کو کون زیادہ جانتا ہے انہوں نے فرمایا تمہارے صاحب میں نے کہا اب صرف قیاس باقی رہ گیا ہے انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے کہا کہ ہم تم سے زیادہ قیاس سے واقف ہیں اور قیاس کی شناخت اصول کے ذریعہ کی جاتی ہے راوی کہتے ہیں کہ صاحب سے امام شافعی کی مراد امام مالک تھے۔

۸۹۲۱محمد بن ابراہیم، محمد بن عبدالرحمٰن، محمد بن زبان بن حبیب، ربیع بن سلیمان، کہتے ہیں کہ میں نے شافعی کو کہتے سنا کتاب اللہ کے بعد

سب سے زیادہ درست کتاب مؤطا امام مالک ہے۔

۸۹۲۲ابوعبداللہ محمد بن مخلد، ابوبکر بن آدم جوہری، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، شافعی، محمد بن حسن کہتے ہیں کہ میں امام مالکؒ کی خدمت میں تین سال سے زیادہ عرصہ رہا اور میں نے ان سے سات سو سے زائد احادیث کا لفظاً سماع کیا ہے اور حدیث کے بیان کے وقت حضرت امام مالک کی مجلس لوگوں کے ازدہام کی وجہ سے تنگ پڑ جاتی تھی اور خود میرے پاس صرف امام مالک کے حوالہ سے حدیث بیان کرنے کے وقت لوگوں کا ازدہام ہوجاتا ہے۔

۸۹۲۳عبداللہ بن محمد بن مخلد، موسیٰ بن ہارون بن مخلد، عبداللہ بن محمد بن محمد بن یزدی، ابویعقوب بن سہل سیوطی، ابن ابی دکین، محمد بن ادریس شافعی کہتے ہیں کہ ایک شب مکہ میں میرے چچا نے مجھ سے کہا آج رات میں نے دیکھا کہ ایک اعلان کرنے والا اعلان کر رہا ہے کہ آج شب روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کی وفات ہوگئی، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ہم نے حساب لگایا تو وہ امام مالک کی وفات والی شب تھی۔

۸۹۲۴محمد بن عبدالرحمٰن بن سہل، محمد بن یحییٰ بن آدم، محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم، امام شافعی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے امام مالک کے سامنے ایک حدیث بیان کی امام مالک نے اس سے اس کی سند معلوم کی تو وہ منقطع تھی امام مالک نے اس سے فرمایا عبدالرحمٰن بن زید کے پاس جاؤ وہ اپنے والد عن نوح کے حوالہ سے تمہیں احادیث سنائیں گے۔

۸۹۲۵محمد بن ابراہیم، طلحہ بن احمد بن سلیمان، ابن ابی مریم، خالد، مالک بن انس نے ایک قریشی جوان سے فرمایا حصول علم سے قبل ادب کی تعلیم حاصل کرو۔

۸۹۲۶محمد بن احمد بن حسن، ابواسماعیل ترمذی، نعیم بن حماد، ابن لمبارک کہتے ہیں کہ میں نے امام مالک جیسا انسان نہیں دیکھا وہ کثرت صلوٰۃ وصوم کے عادی نہیں تھے لیکن نیت کے صاف تھے۔

۸۹۲۷احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے امام مالک سے ہر سنی ہوئی بات مجھے یاد ہو جاتی تھی، ایک روز میں نے امام مالک سے کہا میں کہیں چلا گیا تھا مجھے معلوم نہیں کہ میرے بعد میرے ساتھیوں کے سامنے کون سی حدیث بیان کی گئی امام مالک میری بات سن کر مسکرا دیئے۔

۸۹۲۸احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، سعید بن عبدالحمید، مالک بن انس کہتے ہیں کہ جنت کے پھل بڑے بے نظیر اور دائمی ہوں گے۔

۸۹۲۹ابوعلی حسین بن محمد بن عباس فقیہ ایلی، ابونعیم بن عبدی، عباس بن ولید بیروتی، ابوخلید کہتے ہیں کہ میں نے امام مالکؒ کو مؤطا امام مالک چار روز میں سنائی امام مالک نے فرمایا شیخ نے اسے دو سال میں جمع کیا اور تم نے چار روز میں اسے حاصل کرلیا تمہیں کبھی بھی اس کی حقیقت نصیب نہیں ہوگی۔

۸۹۳۰حسین بن محمد بن عباس، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، یونس بن عبدالاعلیٰ ابن وہب، مالک کہتے ہیں کہ جبتک انسان پر اس علم کے حصول کے سلسلہ میں مفلسی نہ آجائے اور انسان اسے عام چیزوں پر فوقیت نہ دے اس وقت تک انسان کے لئے اس کا حصول ناممکن ہے۔

۸۹۳۱احمد بن عبداللہ بن محمود، ابوولید عبید اللہ بن محمد بن الفقیر، عبداللہ بن محمد بن علی قاضی، ابوزرعہ دمشقی، ابومسہر کہتے ہیں کہ مامون نے امام مالک سے گھر کے بارے میں سوال کیا امام مالک نے فرمایا کہ میرا ذاتی گھر نہیں ہے مامون نے اس کے لئے امام مالک کو تین ہزار دینار دیئے اور کہا کہ ان کے ذریعے تم کوئی گھر خریدلو اس کے بعد مامون نے امام مالک سے کہا ہم مجتمع ہوکر ایک ملکی دورہ کرتے ہیں جس میں ہم لوگوں کو مؤطاء امام مالک کے بارے میں دعوت دیں گے جیسا کہ حضرت عثمان نے لوگوں کو قرآن کی دعوت دی تھی امام مالک نے

اسکی تردید کرتے ہوئے فرمایا آپ کی وفات کے بعد تبلیغ دین کے سلسلہ میں صحابہ دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیل گئے تھے اور ان کے پاس علم تھا اس وجہ سے حضرت عثمان نے قرآن کی دعوت دی تھی لیکن ہماری صورتحال اس سے مختلف ہے اس لئے کہ آپ نے فرمایا کاش لوگوں کو معلوم ہوتا کہ مدینہ ان کے لئے بہتر ہے نیز فرمان رسول ہے بھٹی کے لوہے سے زنگ دور کرنے کی مانند مدینہ قلوب سے زنگ کو دور کرتا ہے باقی رہا رقم کا معاملہ تو وہ تمہارے سامنے حاضر ہے چاہے تو رکھ لو اگر چاہو تو واپس کر دو۔[۱]

۸۹۳۲ احمد بن عبید اللہ، ابو محمد قاضی، ابو حاتم رازی، احمد بن سنان واسطی، عبد الرحمٰن بن مہدی فرماتے ہیں کہ سفیان صرف امام فی الحدیث، اوزاعی صرف امام فی السنتہ اور امام مالک دونوں کے جامع تھے۔

۸۹۳۳ سلیمان بن احمد، مقدام بن داؤد، عبد اللہ بن عبد الحکم، مالک بن انس کہتے ہیں کہ ہارون رشید نے مجھ سے تین چیزوں میں مشورہ کیا (۱) موطا امام مالک کو لوگوں میں ترغیب دینے کے لئے خانہ کعبہ میں لٹکایا جائے (۲) آپ کے منبر کو توڑ کر سونے چاندی کا بنا دیا جائے (۳) نافع بن ابی نعیم کو مسجد نبوی کا امام بنا دیا جائے اول چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا اصحاب رسول کا فروع کے بارے میں اختلاف تھا اور ہر ایک اپنی رائے میں مصیب تھا دوسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا آپ لوگوں کو آپؐ کے تبرکات سے محروم مت کیجئے تیسری چیز کے بارے میں میں نے ان سے کہا نافع صرف امام فی القرآن ہیں، ہارون نے کہا بہت بہتر

۸۹۳۴ سلیمان بن احمد، عبد الرحمٰن بن معدان بن جمعہ لازقی، اسحاق بن محمد فروری مالک بن انس، زہری، انس فرماتے ہیں کہ آپ نے کدو اور مزفت کے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔

۸۹۳۵ عمر بن احمد بن عمر القاضی، محمد بن حمید، احمد بن زکریا بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن اسحاق بکری، یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے زہری عن انس کے واسطہ سے امام مالک کو حدیث سنائی کہ حضور ﷺ لہسن، بدبودار ترکاری اور پیاز استعمال نہیں فرماتے تھے کیونکہ فرشتے آپ کے پاس آتے رہتے تھے نیز حضرت جبرائیل سے بھی آپ کی گفتگو ہوتی رہتی تھی۔

۸۹۳۶ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ، ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق، احمد بن محمد ازہری محمد بن سلیمان بن ہشام، وکیع، مالک، انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے راہ خدا میں میری جتنی تکلیف کسی کو نہیں دی گئی۔[۲]

۸۹۳۷ عبد اللہ بن حسین صوفی نیساپوری، احمد بن ابی عمران فرائضی، محمد بن عیسیٰ، مالک، ابن شہاب انس بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضور ﷺ سے قلیل عمل کے ذریعہ کثرت معاصی کے بارے میں سوال کیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ انسان خطا کا پتلا ہے لیکن صاحب عقل اور سمجھدار شخص کے لئے معاصی کی کثرت نقصان دہ نہیں ہے میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ کیسے؟ آپ نے فرمایا کہ صاحب عقل ہر گناہ پر ایسی توبہ کر لیتا ہے کہ اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں مزید یہ کہ توبہ اس کے لئے دخول جنت کا سبب ہوگی پس عقل اطاعت الٰہی کا سبب اور اہل معصیت کے خلاف حجت ہے۔[۳]

۸۹۳۸ محمد بن اسحاق قاضی اہواز محمد بن نعیم، ابراہیم بن حمید الطویل، شعبہ، مالک بن انس، زہری، سعید بن مسیب ام سلمہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے عید الضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے والا شخص قربانی سے قبل بال ناخن نہ کاٹے۔

۱۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۲۴۷. واتحاف السادة المتقين ۴/ ۲۰۶. وتخريج الاحياء ۱/ ۲۸.

۲۔ الكامل لابن عدی ۷/ ۲۶۱۳. وفتح الباری ۷/ ۱۶۶. وكشف الخفا ۲/ ۲۵۳. وميزان الاعتدال ۷۶۲۴. ۹۸۸۴. وكنز العمال ۳۲۶۱. ۵۸۱۷. ۵۸۱۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۹۸۱. والمصنف لابن أبي شيبة ۳/ ۱۸۷. واتحاف السادة المتقين ۳/ ۲۴۳. واللآلئ المصنوعة ۱/ ۲۶.

۸۹۳۹سلیمان بن احمد، عبید اللہ بن محمد عمری، بکر بن عبدالوہاب، محمد بن عمر واقدی، مالک، ابن شہاب، سعید بن مسیب، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے، عمر بن خطاب اہل جنت کے سردار ہیں۔[1]

۸۹۴۰محمد بن علی بن حبیش، احمد بن حماد بن سفیان قاضی، یزید بن عمرو بن بزاز، یزید بن مروان، مالک بن انس، زہری، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے گوشت کی حیوان کے بدلے بیع سے منع فرمایا ہے۔[2]

۸۹۴۱سلیمان بن احمد، حسن بن اسحاق تستری، محمد بن فرج بن میسرہ، حبیب، مالک ابن شہاب اعرج، ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ فیاض اور بخیل کو جمع نہیں فرماتے۔

۸۹۴۲محمد بن مظفر محمد بن حسین بن حفص، ابوسیرہ المدنی، مطرف، مالک، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے وصیت کی درخواست کی آپ ﷺ نے فرمایا غصہ سے اجتناب کر۔

۸۹۴۳عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی محمد بن احمد بن سہل البرکاتی القاضی، عبداللہ بن شبیب محمد بن شبیب، محمد بن سلمہ، مغیرہ بن عبدالرحمٰن، مالک، ابن شہاب، سالم انس فرماتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لوگ ایسے سواونٹوں کی طرح ہیں جن میں ایک بھی سواری کے قابل نہیں۔[3]

۸۹۴۴ابو احمد محمد بن احمد جرجانی، یحییٰ بن محمد، احمد بن عبدالرحمٰن بن یونس سراج، عبداللہ بن محمد بن ربیعہ مصیصی، مالک بن انس، محمد بن منکدر، جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اس میں ایک سونے کا محل دیکھا میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی شخص کا ہے مجھے اپنے متعلق خیال آیا میں نے پوچھا اس کا نام کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ عمر بن خطاب پھر میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا لیکن اے ابوحفص تیری غیرت نے مجھے اس سے منع کر دیا حضرت عمر رو کر فرمانے لگے یارسول اللہ کیا میری وجہ سے آپ کو غیرت آ گئی۔[4]

۸۹۴۵محمد بن عبدالحمید، محمد بن محمد بن سلیمان، احمد بن عبدالرحمٰن بن یونس، عبداللہ بن ربیعہ، مالک بن انس، محمد بن منکدر، عروۃ، عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک شخص اپنی طرف آتے دیکھ کر فرمایا یہ اپنے خاندان میں سب سے برا شخص ہے لیکن اس کی آمد پر آپ نے صحابہ کرام کو اس کے لئے تکیہ لگانے کا حکم دیا اس کے جانے کے بعد میں نے اس کی وجہ پوچھی آپ ﷺ نے فرمایا بعض لوگوں کے شر سے بچنے کے لئے ان کا اکرام کیا جاتا ہے۔ یہ حدیث عروہ عن عائشہ کی سند سے بالاتفاق صحیح ہے اور مالک عن محمد کی سند سے غریب اور محمد سے روایت کرنے میں عبداللہ بن محمد متفرد ہیں

۸۹۴۶ابوبکر بن خلاد محمد بن غالب، مالک، محمد بن حمید، عبداللہ بن ابی داؤد، عبدالملک بن شعیب بن لیث بن سعد، ابی، جدی، یحییٰ بن ایوب، مالک، ابوزبیر، جابر کہتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ مقام پر آپ ﷺ کے ساتھ سات افراد کی طرف سے اونٹ کی قربانی کی۔

۸۹۴۷سلیمان بن احمد، احمد بن داؤد مکی، علی بن قتیبہ رفاعی، مالک بن انس، ابوزبیر جابر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو اپنے آباؤ اجداد کا اکرام کرو اس سے تمہاری اولاد تمہارا اکرام کرے گی اور اپنی عورتوں کو معاف کرو۔[5]

۸۹۴۸سلیمان بن احمد، احمد بن یحییٰ بن خالد بن حیان، محمد بن سلام، یحییٰ بن بکیر، مالک، محمد بن عمرو، ابی سلمہ، ابی ہریرہ فرماتے ہیں کہ

---

[1] مجمع الزوائد ۹/۴۷. والکامل لابن عدی ۴/۱۵۰۷. وتذکرۃ الموضوعات ۹۴.

[2] سنن الدارقطنی ۳/۷۱. ومجمع الزوائد ۴/۱۰۵. والتمهيد لابن عبد البر ۴/۳۲۲.

[3] صحيح البخاری ۸/۱۳۰. وفتح الباری ۱۱/۳۳۳. ومسند الامام أحمد ۲/۷. والسنن الكبرى للبيهقی ۹/۱۹. وأمالی الشجری ۲/۱۴۵. وسنن الترمذی ۲۸۷۲. ۲۸۷۳.

[4] صحيح البخاری ۷/۴۶. وفتح الباری ۷/۴۴.

[5] مجمع الزوائد ۸/۳۸، ۸۱، ۱۳۹. والترغيب والترهيب ۳/۴۹۳، ۴۹۳. وتاريخ بغداد ۲/۳۱۱. وتاريخ أصبهان للمصنف ۲/۳۸. والفوائد المجموعة ۲۰۲. ۲۵۸. والموضوعات لابن الجوزی ۳/۸۵، ۱۰۷. والمستدرک ۴/۱۵۴.

فرمان نبوی ہے بعض گناہ ایسے ہیں کہ جن کا کفارہ نماز روزہ اور حج اور عمرہ بھی نہیں ہو سکتے، صحابہ نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آخر ان کا کفارہ کون سی چیز بنتی ہے؟ آپ نے فرمایا طلب معیشت کے سلسلہ میں پریشان رہنا ان کا کفارہ بن جاتا ہے۔

۸۹۴۹ علی بن احمد بن علی مصیصی، احمد بن خلید حلبی، یوسف بن یونس افطس، مالک بن انس، محمد بن عمرو بن طلحہ، معبد بن کعب، ابوقتادہ بن ربعی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ نے اس کے بارے میں فرمایا یہ خود تکالیف سے آرام پانے والا ہے یا اس کی تکالیف سے لوگ آرام پانے والے ہیں صحابہ کرام نے اس کا مطلب پوچھا آپ ﷺ نے فرمایا مؤمن بندہ موت کے بعد دنیا کی مشقتوں سے آرام پا کر اللہ کے جوار رحمت میں پہنچ جاتا ہے اور کافر و فاجر کی موت کے بعد لوگ، شہر اور شجر و دواب اس سے آرام پاتے ہیں۔[1]

۸۹۵۰ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن زکریا، محرز بن سلمہ، محمد بن عمرو بن حلحلہ، محمد بن عمران انصاری، ابن عمرو کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے منیٰ کی مشرقی جانب ایک وادی کے نیچے ستر انبیاء مدفون ہیں۔[2]

۸۹۵۱ عبداللہ بن جعفر بن احمد، اسحاق بن احمد، اسحاق بن اسماعیل، اسحاق بن سلیمان رازی، مالک بن انس، محمد بن ابی بکر ثقفی کہتے ہیں کہ ایک بار میں انس بن مالک کے ساتھ عرفہ جا رہا تھا میں نے ان سے سوال کیا تم حضور ﷺ کے ساتھ اس دن کیا کرتے تھے انہوں نے فرمایا ہم حضور ﷺ کے زمانہ میں اس دن تہلیل و تکبیر میں مشغول ہوتے تھے۔

۸۹۵۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل واسطی، علی بن حسن بن سلیمان واسطی کہتے ہیں کہ اسحاق بن سلیمان نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۵۳ محمد بن بدر، بکر بن سہل دمیاطی، عبداللہ بن یوسف تنیسی، مالک بن انس، محمد بن یحیٰی بن حبان، اعرج، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نماز فجر کے بعد طلوع شمس سے قبل نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

۸۹۵۴ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، محمد بن عمر واقدی، مالک بن انس، ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن، عروہ، عائشہ، اسدیہ کہتی ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میں نے حمل کی حالت میں عورتوں کو دودھ پلانے سے منع کا ارادہ کیا لیکن میں نے دیکھا کہ ایرانی اور رومی عورتیں اس میں مشغول ہیں اور ان کی صحت کے لئے یہ مضر نہیں ہے اس وجہ سے میں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

۸۹۵۵ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، واقدی، مالک بن ابی الرجال، عمرہ، عائشہ بیان کرتی ہیں کہ بعض مرتبہ حضور ﷺ فجر کی دو رکعتوں کو اتنا مختصر کرتے کہ مجھے آپ کے فاتحہ پڑھنے کے بارے میں شک ہونے لگتا۔

۸۹۵۶ عبداللہ بن محمد، محمد بن احمد بن سلیمان الہروی، موسیٰ بن سہل، اسحاق بن حیینی، مالک، محمد بن عجلان، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس گھر میں یتیم کا اکرام کیا جاتا ہو وہ بہترین گھر ہے۔[3]

۸۹۵۷ ابوبکر بن خلاد، ابراہیم بن اسحاق حربی، عمار بن نصر، محمد بن ابی عثمان قرشی، مالک بن انس، محمد بن عبداللہ بن ابی صعصعہ، ابی سعید قتادہ بن نعمان کہتے ہیں کہ بدر کے روز درد کی وجہ سے میری آنکھیں باہر آ گئی تھیں میں اسی حالت میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا آپ نے اپنا لعاب مبارک لگا کر انہیں اپنی جگہ رکھ دیا اس کے بعد وہ بالکل صحیح ہو گئی تھیں۔

۸۹۵۸ احمد بن اسحاق، عمر بن مرداس، عبداللہ بن نافع، مالک، محمد بن ابی امامہ بن سہل بن حنیف اپنے والد کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں

---

[1] تاريخ أصبهان للمصنف ١/٢٨٧. ومجمع الزوائد ٣/٢٣. واتحاف السادة المتقين ٥/٣١٥. والأحاديث الضعيفة ٩٢٥. والاحاديث الضعيفة ٩٢٣، ٩٢٥.

[2] صحيح البخاري ٨/١٣٣، ١٣٤. وصحيح مسلم، كتاب الجنائز ٦١. وفتح الباري ١١/٣٦٢، ٣٦٥.

[3] سنن ابن ماجة ٣٦٧٩. والأدب المفرد ١٣٧. والزهد لابن المبارك ٢٣٠. ومشكاة المصابيح ٤٩٧٣. واتحاف السادة المتقين ٦/٢٩١. وشرح السنة ١٣/٤٣. والكامل لابن عدى ٧/٢١٨٦.

کہ سہل بن حنیف نے برہنہ ہو کر خراز مقام پر غسل کیا اور سہل وحسین جمیل تھے، عامر بن ربیعہ نے اس حالت میں غور سے انہیں دیکھا جس کی وجہ سے سہل کو نظر لگ گئی اور وہ شدید بخار میں مبتلا ہو گئے آپ ﷺ کو اطلاع کی گئی آپ سہل کے پاس تشریف لے گئے اور بخار کی وجہ دریافت کی تو آپ کو بتایا گیا کہ ان کو عامر کی نظر لگ گئی ہے اس موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا تم کیوں اپنے بھائی کو قتل کرتے ہو خبردار نظر برحق ہے پھر آپ نے سہل کو وضو کرانے کا حکم دیا چنانچہ انہیں وضو کرایا گیا جس کی وجہ سے نظر کا اثر جاتا رہا اور وہ بالکل صحت یاب ہو کر آپ کے ساتھ چلے گئے۔[1]

۸۹۵۹ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، محمد بن عمارہ، محمد بن ابراہیم، کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عبدالرحمن بن عوف کی ام ولد نے آپ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ سے پوچھا میرا دامن طویل ہونے کی وجہ سے ناپاک زمین پر لگتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟ ام سلمہ نے آپ کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ زمین کا بعد والا حصہ اسے پاک کر دیتا ہے۔[2]

۸۹۶۰ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب قعنبی، عبداللہ بن محمد، فضل بن عباس، یحییٰ بن بکیر، ابواحمد محمد بن احمد، ہیثم بن خلف، اسحاق بن موسیٰ معن، مالک بن انس اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ مدینہ میں انصار میں ابوطلحہ کے سب سے زیادہ کھجور کے باغات تھے، اور ابوطلحہ کو اپنے اموال میں سب سے زیادہ بیرحا محبوب تھا جو مسجد کے سامنے تھا آپ ﷺ بھی اس میں داخل ہو کر اس کا شیریں پانی نوش فرماتے قرآن کی اس آیت ترجمہ یہ ہے (مؤمنوں) جب تک تم ان چیزوں میں سے جو تمہیں عزیز ہیں (راہ خدا میں صرف نہ کرو گے کبھی بھی نیکی حاصل نہ کر سکو گے) (از آل عمران ۹۲) کے نزول کے بعد ابوطلحہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اموال میں بیرحا مجھے سب سے زیادہ پسند ہے اس وجہ سے میں نے اسے راہ خدا میں صدقہ کرنے کی نیت کر لی ہے آپ اپنی مرضی سے آپ ﷺ کہیں صرف فرما دیں انشاء اللہ یہ میرے لئے ذخیرہ آخرت ہوگا آپ نے فرمایا اے ابوطلحہ میری رائے یہ ہے کہ آپ اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو ابوطلحہ نے عرض کیا کہ میں آپ کی رضا پر راضی ہوں چنانچہ آپ نے اسے ان کے اقرباء میں تقسیم فرما دیا۔[3]

۸۹۶۱ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، ابومحمد بن حیان، احمد بن علی خزاعی، قعنبی، مالک، اسحاق بن عبداللہ، انس بن مالک کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آپ سے وقوع قیامت کے وقت کے بارے میں سوال کیا؟ آپ نے اس سے سوال کیا کہ تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا کہ تمہارا حشر آخرت میں ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن سے تم محبت کرتے ہو۔[4]

۸۹۶۲ علی بن حمید واسطی، اسلم بن سہل، محمد بن صالح بن مہران، عبداللہ بن محمد بن عمارہ قدامی، مالک بن انس، اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، انس کہتے ہیں کہ ایک بار ام سلیم نے میرے ذریعہ ایک بھنا ہوا پرندہ اور کچھ جو کی روٹیاں آپ کی خدمت میں بھیجی چنانچہ میں نے

---

[1] المستدرک ۴۱۱/۳. والسنن الکبری للبیهقی ۳۵۱/۹. وصحیح ابن حبان ۱۴۲۴. ۱۴۲۵.

[2] سنن أبی داؤد ۳۸۳. وسنن الترمذی ۱۴۳. وسنن ابن ماجة ۵۳۱. ومسند الامام احمد ۲۹۰/۶. والسنن الکبری للبیهقی ۴۰۶/۲. وسنن الدارمی ۱۸۹/۱. والمصنف لابن أبی شیبة ۵۶/۱. ومشکاة المصابیح ۵۰۴.

[3] صحیح البخاری ۱۳/۴. ۴۶/۶. ۱۴۲/۷. وصحیح مسلم، کتاب الزکاة ۴۲. وفتح الباری ۴۹۳/۴. ۳۹۶. ۷۴/۱۰.

[4] صحیح البخاری ۱۴/۵. ۴۹/۸. ۸۱/۹. وصحیح مسلم، کتاب البر والصلة ۱۶۱. ۱۶۲. ۱۶۳، ۱۶۴. وفتح الباری ۴۲/۷. ۵۵۷/۱۰. ۵۲۰. ۱۳۱/۱۳.

لے جا کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا اے انس باہر سے کسی کو بلا لاؤ تا کہ وہ ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو نیز آپ نے یہ دعا فرمائی کہ اے اللہ اپنی مخلوق میں سے بہترین شخص کو میرے پاس بھیج دے انس کہتے ہیں کہ میں تین بار باہر گیا تو تینوں بار باہر حضرت علی کے علاوہ کوئی نہیں تھا میں نے آپ کو اس سے مطلع فرما دیا آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ چنانچہ حضرت علی اندر آ گئے۔[۱]

۸۹۶۳ ابو حامد بن جبلہ، محمد بن ہارون بن عبد اللہ، احمد بن محمد بن انس، عبد الواجب بن نافع، مالک بن انس، اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے گناہ کا ارادہ کرنے والے شخص کی امید پوری نہیں ہوتی۔[۲]

۸۹۶۴ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن سری، یوسف بن موسیٰ مروزی، اسماعیل بن محمد، حبیب، مالک، اسحاق بن عبد اللہ انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اے لوگو سحری کرو کیوں کہ اس میں برکت ہے۔

۸۹۶۵ ابو بکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، سلیمان بن احمد، مطلب بن شعیب، عبد اللہ بن صالح، لیث بن سعد، یحییٰ بن ایوب، مالک، ایوب سختیانی، ابن سیرین، ام عطیہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کی صاحبزادی کی وفات کے موقع پر آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ہمیں اپنی صاحبزادی کو تین یا پانچ بار یا اس سے بھی زیادہ غسل کا حکم دیا، اور فرمایا کہ فراغت پر مجھے مطلع کر دینا چنانچہ فراغت پر ہم نے آپ ﷺ کو مطلع کر دیا۔[۳]

۸۹۶۶ قاضی ابو احمد محمد بن ابراہیم، عبد اللہ بن محمد بن عمری، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، حماد الطویل، انس بن مالک، کہتے ہیں کہ آپ نے پھل پکنے سے قبل کی خرید و فروخت سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھل نہ آنے کی صورت میں تم اپنے بھائی کے مال کو کس کے عوض لو گے۔[۵]

۸۹۶۷ سلیمان بن احمد بن ایوب، یحییٰ بن ایوب علاف، محمد بن روح قشیری، یونس بن ہارون ازدی، ابی، مالک بن انس، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے تین چیزیں بدن کے لئے صحت و اضافہ کا سبب ہیں (۱) خوشبو (۲) نرم کپڑا (۳) شہد کا استعمال۔[۴]

۸۹۶۸ محمد بن حسن بن علی یقطینی، حسن بن احمد بن قنبل انطاکی، صالح بن زیاد السوسی، احمد بن یعقوب، خالد بن اسماعیل انصاری، مالک بن انس، حمید، انس کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک انصاری مرد و عورت کی املاک پر تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ تمہارا شاہد کون ہے انہوں نے آپ سے اس کا مطلب دریافت کیا آپ نے فرمایا دف چنانچہ دف لایا گیا آپ نے فرمایا اسے اپنے ساتھی پر بجاؤ اس کے بعد طشتریاں لائیں گئیں لوگوں نے خوف کی وجہ سے ان میں سے کچھ بھی تناول نہیں کیا آپ نے ان سے اس کی وجہ پوچھی انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا صرف لشکروں میں میں نے اس سے منع کیا ہے۔

۸۹۶۹ ابو حسن احمد بن محمد بن مقسم، عبد اللہ بن محمد بن اسحاق، احمد بن محمد بن غالب، محمد بن سلیمان تیمی، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، ابو العشر اعداری کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے ذبح کے بارے میں سوال کیا کہ اس کا مقام صرف لبہ یا خاصرۃ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ران پر نیزہ مار دو یا تو ذبح کے لئے یہ کافی ہے۔

۸۹۷۰ نافع بن محمد بن ابی عوانہ ابو النضر، ابو عوانہ اسفرائنی، علی بن زید بن منیح، عمر بن ایوب، ضمرہ، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمن

۱۔ العلل المتناهية لابن الجوزي ۱/۲۲۶.

۲۔ كشف الخفا ۲/۳۲۵. وكنز العمال ۹۲۹۲۰.

۳۔ صحيح البخاري ۲/۹۳، ۹۴، ۹۵.

۴۔ العلل المتناهية ۲/۱۹۳. والاحاديث الضعيفة ۱۳۸. وتذكرة الموضوعات ۳۹۸.

۵۔ صحيح البخاري ۳/۱۰۱، ۱۰۳. وسنن النسائي ۷/۲۶۴.

انس بن مالک کہتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادہ ابراہیم کی وفات کے موقع پر آپ کی آنکھیں پرنم تھیں، عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ نے تو ہمیں اس سے منع فرمایا دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو اس سے منع نہیں کیا، یہ رحمت ہے جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

۸۹۷۱ عبداللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبداللہ، ابوبکر بن خلاد، محمد بن یونس الشامی، محمد بن سلیمان قرشی، مالک بن انس، ربیعہ بن ابی عبد الرحمٰن، سعید بن مسیب، ابن عمر، حضرت عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے میرے گھر اور منبر کے درمیان والی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔[1]

۸۹۷۲ ابوبکر محمد بن حسن بن کوثر، محمد بن سلیمان بن حارث، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابومسلم کشی، ابوعاصم نبیل، مالک بن انس زید بن اسلم، عطار بن یسار، ابن عباس کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بکری کا گوشت تناول فرمایا اور وضو کئے بغیر نماز شروع فرمادی۔

۸۹۷۳ ابوبکر طلحی، عبداللہ بن یحییٰ بن معاویہ، عبداللہ بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن البارودی، نوح بن حبیب قومسی، عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی داؤد، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خذری کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے اعمال کا مدار نیت پر ہے اور انسان کے لئے وہی کچھ ہوگا جس کی اس نے نیت کی ہے اگر اس کی ہجرت حصول دنیا کے لئے ہے یا کسی عورت سے نکاح کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔[2]

۸۹۷۴ ابوالحسن علی بن ہارون، جعفر فریابی، ابراہیم بن عثمان مصیصی، عبداللہ بن مبارک، بشر بن محمد بن یاسین قاضی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ، عبداللہ بن وہب، مالک بن انس، زید بن اسلم، عطاء بن یسار، ابوسعید خدری کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ اہل جنت کو خطاب کر کے کہے گا اے اہل جنت تم راضی ہو گئے وہ عرض کریں گے یاباری تعالیٰ اب بھی ہم خوش نہیں ہوں گے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے اہل جنت میں خاص طور پر تمہارے لئے اعلان کر رہا ہوں کہ میں آج کے بعد کبھی بھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا۔[3]

۸۹۷۵ محمد بن مظفر، ایوب بن یوسف بن ایوب، حبوش بن رزق اللہ، عبدالمنعم بن بشیر، مالک، عبدالرحمٰن بن زید، زید بن اسلم، عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے علم حاصل کرو اور علم کے لئے وقار حاصل کرو۔[4]

۸۹۷۶ ابواحمد حسین بن علی تمیمی، محمد بن مسیب ارغیانی، اسد بن محمد بن عبدالرحمٰن خشاب، ابوحاجب حاجبی، مالک، زید بن اسلم، انس بن مالک کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تدبیر کے برابر کوئی عقل، محارم سے اجتناب کی مثل تقویٰ اور حسن خلق کی مانند کوئی حسب نہیں ہے۔[5]

۸۹۷۷ سلیمان بن احمد، بشیر بن علی بن بشر انطاکی، عبداللہ بن نصر انطاکی، اسحاق بن عیسیٰ بن طباع، مالک بن انس، زیاد بن مخراق معاویہ بن قرۃ اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ بکری ذبح کرتے وقت مجھے

---

[1] صحیح البخاری ۲/۷۷، ۳/۲۹، ۸/۱۵۱، ۹/۱۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الحج باب ۹۲، وفتح الباری ۴/۹۹، ۱۰۰، ۱۱/۲۶۵، ۱۴/۳۰۹.

[2] صحیح البخاری ۱/۲، ۸/۱۷۵، ۹/۲۹. وصحیح مسلم، کتاب الامارۃ باب ۱۵۵. وفتح الباری ۱/۹، ۱۱/۵۷۲.

[3] صحیح البخاری ۸/۱۴۲، ۹/۱۸۴. وصحیح مسلم، کتاب الجنۃ ۹. وفتح الباری ۱۱/۴۱۵.

[4] مجمع الزوائد ۱/۱۲۹. وامالی الشجری ۱/۴۶، ۷۹. والکامل لابن عدی ۴/۱۶۲۴. والترغیب والترھیب ۱/۱۱۴. واتحاف السادۃ المتقین ۱/۴۲۰، ۸/۴۷، ۳۲.

[5] صحیح ابن حبان ۴۹. والکامل لابن عدی ۴/۱۴۱۳. واتحاف السادۃ المتقین ۷/۳۲۳، ۸/۱۲۵ وتاریخ ابن عساکر ۴/۲۲۱، ۶/۳۵۸، ۷/۳۱۳.

اس پر رحم آجاتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم بکری پر رحم کھاؤ گے اللہ تم پر رحم کھائے گا۔[۱]

۸۹۷۸ قاضی ابو احمد محمد بن احمد بن ابراہیم، بکر بن سہل، محمد بن مخلد عیسیٰ، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد، کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے دو وقت آسمان کے دروازہ کھل جاتے ہیں اور ان میں ہر دعا قبول ہوتی ہے (۱) نماز کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت۔[۲]

۸۹۷۹ محمد بن مظفر، احمد بن عمرو بن جابر، عبید ابن احمد صنعانی، ابو مطر، مالک بن انس، ابی، حازم، سہل بن سعد کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے تین اوقات کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے (۱) اذان کے وقت (۲) راہ خدا میں صف بندی کے وقت (۳) نزول بارش کے وقت۔[۳]

۸۹۸۰ محمد بن مظفر، محمد بن علی، حسین بن محمد ابن حماد، محمد بن حارث، محمد بن سلمہ، ابو عبد الرحیم، زید بن ابی انیسہ، مالک، سعید بن ابی سعید ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے ناحق کسی کے مال یا زمین پر ڈاکہ ڈالنے والا دنیا ہی میں اس کے مالک کو بدلہ دیدے یا اس سے معاف کرالے ورنہ آخرت میں دراہم و دنانیر نہ ہونے کی وجہ سے ظالم کی حسنات میں سے ظلم کے بقدر مظلوم کو دلوائی جائیں گی یا مظلوم کے اتنے گناہ اس ظالم کے اعمال نامہ میں ڈال دیئے جائیں گے۔[۴]

۸۹۸۱ ابو بکر بن خلاد، اسماعیل بن اسحاق قاضی، اسحاق فروی کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ روایت کی مانند بیان کیا۔

۸۹۸۲ ابو علی محمد بن احمد بن حسن، عبد اللہ بن عباس، احمد بن حفص، ابی، ابراہیم بن طہمان، سعید بن ابی سعید، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اعلان کرے گا کہ آج کے روز مجھ سے محبت کرنے والے میرے سایہ تلے ہوں گے۔

۸۹۸۳ عبد اللہ بن جعفر، اسماعیل بن عبد اللہ، عبد الاعلیٰ بن مسہر، عبد اللہ بن یوسف و قاضی ابو احمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، اسحاق فروری، مالک، سالم ابن النضر، عامر بن سعد کہتے ہین کہ میں نے آپ ﷺ سے صرف عبد اللہ بن سلام کے بارے میں سنا دنیا میں ہی آپ نے ان کے بارے میں جنت کی گواہی دی انہی کی بابت قرآنی آیت وشهد شاهد من بني اسرائيل على مثله نازل ہوئی۔

۸۹۸۴ سلیمان بن احمد، حسن بن احمد بن جریر صوری، عتیق بن یعقوب، مالک بن انس، ابی النضر، ابی صالح، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا قول ہے سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے کیوں کہ اس میں انسان کے آرام اور اکل و شرب کی ترتیب بدل جاتی ہے لہذا حاجت پوری ہوتے ہی تم اپنے گھروں کو واپس آجاؤ۔[۵]

۸۹۸۵ ابو بکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ۔ اسحاق بن عیسیٰ طباع، مالک بن انس، سہیل بن ابی صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ لوگ ہلاک ہوگئے، اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے اس کا مطلب پوچھا تو انہوں نے فرمایا ایک شخص نے لوگوں کی ناشکری کرتے ہوئے اپنے کو ان سے بہتر سمجھا اور ان کی تحقیر کی تو اس نے یہ بات کہہ دی لیکن ایک شخص کو لوگوں کی تکلیف پر غم ہوا اور اس نے غم کی حالت میں یہ بات کہہ دی تو اس وقت یہ بات صحیح ہے۔

۸۹۸۶ محمد بن احمد بن علی بن مخلد، عبد اللہ بن احمد بن ابراہیم دورقی، اسحاق فروی، مالک، سہیل، ابی ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے

۱۔ مسند الامام احمد ۳/۴۳۶، ۵/۳۴۔ والمعجم الكبير للطبراني ۱۹/۲۳، ۲۴. والصغير ۱/۱۰۹. والاحاديث الصحيحة ۲۶. والترغيب والترهيب ۳/۲۰۴.

۲۔ صحيح ابن حبان ۲۹۸. وأمالي الشجري ۱/۲۳۵. والترغيب والترهيب ۲/۲۹۵. وتلخيص الحبير ۴/۹۹.
ص: ۳۷۷.

۳۔: كنز العمال ۳۳۵۰.

۴۔ تاريخ جرجان للسهمي ۱۰۶

۵۔ صحيح البخاري ۳/۱۰، ۴/۷۱، ۷/۱۰۰. وصحيح مسلم، كتاب الامارة ۱۷۹. وفتح الباري ۹/۵۵۵.

جس نے کسی مسلمان سے درگزر کیا اللہ روز محشر اس سے درگزر کرے گا۔[۱]

۸۹۸۷ محمد بن مظفر، احمد بن محمد بن ہلال، حسن بن ابی الربیع، اصرم بن حوشب، مالک، سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے کوئی لڑکا اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں دے سکتا الا یہ کہ وہ اس کے غلام ہونے کی صورت میں اسے خرید کر آزاد کردے۔[۲]

۸۹۸۸ علی بن احمد بن علی مصیصی، ابوبکر بن ایوب بن سلیمان عطار، علی بن زیاد متوثی، عبدالعزیز بن ابی رجاء، مالک سہیل، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے امام کے سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے وقت اللھم ربنا لک الحمد کہو کیونکہ جس کا جواب فرشتوں کے ساتھ مل گیا تو اس کے گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۸۹۹۰ سلیمان بن احمد، محمد بن فضل سقطی، اسحاق بن بشر کاہلی، مالک، ابو صالح، ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے ہر دین کے لئے ایک خلق ہے اور اسلام کے لئے خلق حیاء ہے۔[۳]

۸۹۹۱ محمد بن بدر، بکر بن سہیل، عبداللہ بن یوسف، ابو بکر محمد بن حسن، ابوعقیل ابراہیم بن علی نصیصی، عبدالملک بن زیاد مالک بن انس صالح بن کیسان عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضر وسفر میں دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی لیکن حضر کی نماز میں دو رکعت کا اضافہ کردیا گیا۔

۸۹۹۲ محمد بن علی بن حبیش، حسین بن محمد بن عبید عجلی زہری، مالک بن انس، صالح بن کیسان، عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے، مرغ کو گالی مت دو کیونکہ وہ لوگوں کو نماز کی طرف دعوت دیتا ہے۔[۴]

۸۹۹۳ محمد بن حسن، حبیب بن حسن، فاروق الخطابی، ابو مسلم کشی، ابو عاصم نبیل، مالک، طلحہ بن عبدالملک، قاسم بن محمد عائشہ کہتی ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ کی اطاعت کی نذر ماننے والے پر اطاعت الٰہی لازم ہے۔[۵]

۸۹۹۴ محمد بن بدر، بکر بن سہل، عبداللہ بن یوسف، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عباد بن تمیم، عبداللہ بن زید مازنی نے آپ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے کہ میرے گھر و منبر کے درمیانی جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

۸۹۹۵ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، سلیمان ابو یزید قراطیسی، عبداللہ بن عبدالحکم، مالک، عبداللہ بن ابی بکر، عبداللہ بن عمرو بن عثمان ابو عمرہ انصاری، زید بن خالد جہنی کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اے لوگو کیا تم کو بہترین گواہ جس کی گواہی قبل از سوال قبول کی جائے گی یا اس کی گواہی کی خبر دی جائے گی کے بارے میں مطلع کروں۔[۶]

۸۹۹۶ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، روح بن عبادہ مالک، عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کبھی مہینہ

۱۔ المستدرک ۴۵/۲. ومسند الامام أحمد ۲۵۲/۲. وسنن أبی داؤد، کتاب البیوع باب ۵۴: وسنن ابن ماجة ۲۱۹۹. والسنن الکبری للبیهقی ۲۲۸/۴، ۲۷/۶. وکشف الخفا ۳۱۲/۲. وقضاء الحوائج لابن أبی الدنیا ۹۵. وأمالی الشجری ۱۸۰/۲، ۲۱۶.

۲۔ صحیح مسلم، کتاب العتق باب ۶. وسنن أبی داؤد ۵۱۳۷. وسنن الترمذی ۱۹۰۶. وسنن ابن ماجة ۳۶۵۹. والمسند للامام أحمد ۳۲۰/۲.

۳۔ تاریخ بغداد ۳۰۸/۳. وتاریخ ابن عساکر ۲۸۷/۴. والمطالب العالیه ۲۵۹۹ وموطامالک ۹۰۵

۴۔ مسند الامام أحمد ۱۹۳/۵. وصحیح ابن حبان ۱۹۹۰. وسنن أبی داؤد ۵۱۰۱. والترغیب والترهیب ۴۷۴/۳. ومشکاة المصابیح ۴۱۳۶.

۵۔ صحیح البخاری ۱۷۷/۸. وموطأ مالک ۴۷۶. وفتح الباری ۱۱/ ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۵، ۶۱۷.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الاقضیة ۱۹. وسنن أبی داؤد. کتاب الأقضیة باب ۱۳. وسنن الترمذی ۲۲۹۵. والسنن الکبری للبیهقی ۱۵۶/۱۰. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۶۵/۵.

انتیس کا ہوتا ہے لہٰذا تم چاند دیکھنے سے قبل روزہ مت رکھو اور انتیس رمضان کو چاند دیکھنے سے قبل روزہ افطار مت کرو اگر آسمان ابر آلود ہو تو اندازہ کرلو نیز فرمایا شب قدر آخری سات روز میں تلاش کرو۔[1]

۸۹۹۷ محمد بن عیسیٰ ادیب، عمر بن مرداس، عبداللہ بن نافع، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے مؤمن ایک آنت اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔[2]

۸۹۹۸ سلیمان بن احمد، ابوزنباع، عمرو بن ابی طاہر السرج، عبدالعزیز بن یحییٰ، نافع، عبداللہ بن دینار ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآنی آیت یوم یقوم الناس لرب العالمین کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا قیامت کے روز لوگ کھڑے ہوں گے حتیٰ کہ ایک شخص نصف کانوں تک پسینہ میں شرابور ہو کر کھڑا ہوگا۔[3]

۸۹۹۹ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب، قعنبی، مالک، محمد بن حمید، محمد بن سلیمان، سلیمان بن الفضل، محمد بن غزیہ حکمی، ابی، اوزاعی، مالک عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مشرق کی طرف ہاتھ بلند کر کے فرمایا خبردار فتنہ اس جگہ سے رونما ہوگا خبردار فتنہ اس جگہ سے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلنے کا ظہور پذیر ہوگا۔[4]

۹۰۰۰ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن فضل ابن عبداللہ، مفضل بن عبداللہ، مالک بن سلیمان ہروی، مالک بن انس عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے نماز مغرب دن کے وتر ہیں۔[5]

۹۰۰۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، علی بن رستم، ہیثم بن خالد، موسیٰ بن محمد موقری، مالک بن عبداللہ بن دینار، ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ سے عنداللہ افضل العباد کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نفع پہنچانے والا شخص عنداللہ سب سے افضل ہے اس کے بعد آپ ﷺ سے افضل العمل کے بابت سوال کیا گیا فرمایا مؤمن کے قلب کو راحت پہنچانا آپ سے اس کا مطلب پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا مؤمن کو شکم سیر کرنا اس کی تکلیف دور کرنا اس کا دین ادا کرنا اور مسلمان بھائی کی حاجت کی خاطر چلنے والے کے لئے ایک ماہ کے روزوں اور اعتکاف کا ثواب ہے نیز مظلوم کی مدد کے لئے چلنے والے کو اللہ تعالیٰ روز محشر ثابت قدمی عطا فرمائے گا غصہ پر قابو پانے والے کی اللہ تعالیٰ ستر پوشی فرمائے گا اور سرکہ کے شہد کو خراب کرنے کی مانند گناہ انسان کے اعمال کو خراب کر دیتے ہیں۔

۹۰۰۲ عبداللہ بن جعفر، ابومسعود بن فرات، قعنبی، مالک، ابی الزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے دوغلا شخص سب انسانوں سے بدتر۔[6]

۹۰۰۳ سلیمان بن احمد، عبیداللہ بن محمد عمری، ابومصعب مالک، ابوزناد، اعرج، ابوہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں اور اللہ کے فرشتے مشرق اور مغرب میں مجھ پر سلام بھیجنے والے کا جواب دیتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اہل مدینہ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا کریم پڑوسی کے بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے، باوجودیکہ اللہ نے بھی ہمسایہ

۱۔ صحیح مسلم ۸۲۳. وسنن ابی داؤد ۱۳۸۵. ومسند الامام أحمد ۲/ ۱۱۳. وموطا مالک ۳۲۰. والسنن الکبری للبیهقی ۴/ ۳۱۱.

۲۔ صحیح البخاری ۷/ ۹۲. وصحیح مسلم، کتاب الأشربة ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۵. وفتح الباری ۹/ ۵۳۶، ۵۳۸.

۳۔ مسند الامام أحمد ۲/ ۷۰. وتاریخ ابن عساکر ۳/ ۳۸. وسنن الترمذی ۲۴۲۲. وتاریخ اصبهان ۱/ ۳۲۸.

۴۔ صحیح البخاری ۴/ ۱۲۰. ۹/ ۶۷. وصحیح مسلم، کتاب الفتن ۴۵. وفتح الباری ۱۳/ ۴۵.

۵۔ المصنف لعبد الرزاق ۴۶۷۵، ۴۶۷۶. وزاد المسیر ۹/ ۱۹۹.

۶۔ کنز العمال ۳/ ۷۹۳۶.

کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔[1]

۹۰۰۴علی بن احمد بن ابی غسان، جعفر بن محمد بن موسیٰ نیشاپوری، عبداللہ بن حامد اصبہانی، مکی عبدان، سہل بن عمار، ابوبکر بن عبدالرحمٰن عمری، عمری، مالک بن انس، ابی الزناد، اعرج ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے ذی احتلام شخص پر جمعہ کے روز غسل واجب ہے۔[2]

۹۰۰۵علی بن احمد مصیصی، احمد بن خلید حلبی، مطرف، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے حج افراد ادا فرمایا۔

۹۰۰۶ابونصر، شافع بن محمد بن ابی عوانہ، محمد بن عبداللہ فرغنی علی بن حرب، عبدالرحمٰن بن یحییٰ، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، عائشہ فرماتی ہیں کہ فرمان رسول ہے اعراب کے لحاظ سے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اگر وہ دنیا میں اس کا بدل چاہتا ہے تو دنیا میں اس کا بدل عطا فرماتا ہے ورنہ وہ اس کے لئے ذخیرہ آخرت بن جاتا ہے۔[3]

۹۰۰۷ابی، عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم، عبدالرحمٰن بن محمد بن سلام، اسحاق حنینی، مالک، عبدالرحمٰن بن قاسم، ابی امامہ کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے میں اور یتیم کی کفایت کرنے والا بالکل قریب قریب ہیں۔[4]

۹۰۰۸سلیمان بن احمد، حبوش بن رزق اللہ مصری، عبداللہ بن یوسف، سلمہ بن عیار، مالک، اوزاعی زہری عروہ عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کو تمام امور میں نرمی پسند ہے۔[5]

۹۰۰۹عبداللہ بن حسین صوفی، محمد بن محمد، حسین بن احمد بن کامل بردعی، حسین بن عبداللہ بن خصیب، ابراہیم بن سعید کہتے ہیں کہ ایک روز مامون نے اپنے دربان سے کہا تمام امور میں نرمی اختیار کرو۔

۹۰۱۰محمد بن عمر بن سلم، محمد بن جعفر الناقد، ابوتوبہ صالح بن دراج، عبداللہ بن نافع زبیری، مالک، ابن جریج، عطا کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو زرد خضاب لگاتے دیکھا۔

۹۰۱۱محمد بن احمد بن حسن، بشر بن موسیٰ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، علاء بن عبدالرحمٰن، ابوہریرہ نے ارشاد رسول ﷺ نقل فرمایا ہے کہ دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔[6]

۹۰۱۲سلیمان بن احمد، عباس بن فضل اسقاطی، اسماعیل بن ابی اویس، مالک بن انس، عمرو بن یحییٰ مازنی، ابوسعید خذری کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جنتیوں کے جنت اور دوزخیوں کے دوزخ میں داخل ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ اس شخص کو جس کے قلب میں زرہ بھر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکالے گا وہ جل جل کر سیاہ ہو چکا ہوگا اسے نہر حیات میں ڈالا جائے گا پھر وہ کوڑے کرکٹ میں دانہ کے اگنے کی مانند اگے گا۔[7]

۹۰۱۳بشر بن محمد بن یاسین، ابوبکر بن خزیمہ، ابراہیم بن عیسیٰ بن عبداللہ ابن وہب کہتے ہیں کہ مالک نے ہم سے گزشتہ حدیث کی مانند

۱۔ الاحادیث الضعیفة ۲۰۵.

۲۔ سنن أبی داؤد، کتاب الطهارة باب ۱۲۸. وسنن النسائی، کتاب الجمعة باب ۸. وسنن ابن ماجة ۱۰۸۹. ومسند الامام أحمد ۶۰/۳. وکشف الخفا ۱۰۲/۲.

۳۔ عمل الیوم واللیلة لابن السنی ۵۶۵/۱. والکامل لابن عدی ۲۵۰۶/۷.

۴۔ صحیح البخاری ۶۸/۷، ۱۰/۸. وسنن أبی داؤد ۵۱۵۰. والسنن الکبری للبیهقی ۲۸۳/۶. وفتح الباری ۴۳۹/۹، ۴۳۶/۱۰.

۵۔ صحیح البخاری ۱۴/۸، ۲۱، ۱۰۴. وصحیح مسلم، کتاب السلام ۱۰. وفتح الباری ۴۴۹/۱۰، ۴۱/۱۱، ۱۹۴.

۶۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد ۱. وسنن الترمذی ۲۳۲۴. وسنن ابن ماجة ۴۱۱۳. ومسند الامام أحمد ۱۹۷/۲. والمستدرک ۶۰۴/۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۲۸۹/۶.

۷۔ صحیح البخاری ۱۲/۱. وصحیح مسلم ۲۱۸۹. وفتح الباری ۴۰۶/۱۱.

روایت کیا ہے۔

۹۰۱۴ابو احمد بن محمد بن اسحاق انماطی ،احمد بن سہل بن ایوب ،اسماعیل بن ابی اویس ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔[1]

۹۰۱۵سلیمان بن احمد ،عمرو بن ابی طاہر مصری ،عبدالمنعم بن بشیر انصاری ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اذان کا جواب دینے والے کے لئے جواب کے کلمات کے برابر گناہ معاف کردئے جاتے ہیں۔[2]

۹۰۱۶عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی ،عبداللہ بن وصیف جندی ،ابوحمنہ ،ابی قرۃ موسیٰ بن طارق ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جمعہ کے روز اللہ تعالیٰ فرشتوں کو نور کے صحیفے اور قلمیں دے کر بھیجتا ہے وہ مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر جمعہ کے لئے آنے والوں کے نام لکھتے رہتے ہیں حتیٰ کہ نماز کے کھڑے ہونے کے وقت وہ نام لکھنا بند کردیتے ہیں۔[3]

۹۰۱۷ابو بکر محمد بن حسن ،ابوعقیل ابراہیم بن علی ،عبدالملک بن زیاد مصیصی ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ظہر ،عصر مغرب ،اور عشاء منیٰ میں ادا فرمائی اس کے بعد صبح صبح آپ عرفہ چلے گئے۔

۹۰۱۸ابو بکر محمد بن حسن ،شاذان جوہری ،معلیٰ بن منصور ،مالک ،نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے شغار سے منع فرمایا۔[4]

۹۰۱۹حبیب بن حسن ،ابومسلم کشی ،ابوعاصم نبیل ، جعفر بن محمد ،ابوحصین ،یحییٰ حمانی ،عبداللہ بن مبارک ،مالک ،نافع ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے حبل الحبلہ کی بیع سے منع فرمایا۔[5]

۹۰۲۰ابو بکر بن خلاد ،احمد بن یوسف ،موسیٰ بن ہارون ،حباب بن جبلہ ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نجاشی کے جنازہ میں چار تکبیریں کہیں۔

۹۰۲۱عبدالملک بن حسن معدان ،یوسف قاضی ،عمرو بن مرزوق ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ صاحب دولت شخص کے پاس مال کے بارے میں لکھی ہوئی وصیت پوری کرنا ضروری ہے۔[6]

۹۰۲۲سلیمان بن احمد ،علی بن سعید رازی ،ابراہیم بن المستمر عروقی ،عثمان بن عمر ،مالک ،نافع ،ابن عمر کہتے ہیں کہ آپ ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کررہا تھا آپ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیاء تو ایمان کا ایک شعبہ ہے۔[7]

---

۱ ۔صحیح مسلم ، کتاب المساجد ۲۴۹۰ ، وصحیح البخاری ۱۶۶۱ ، وفتح الباری ۲۳۱/۲.

۲ ۔کنز العمال ۲۱۰۱۷

۳ ۔فتح الباری ۳۶۷/۲. واتحاف السادۃ المتقین ۲۵۹/۳.

۴ :سنن الترمذی ۱۱۲۳. وسنن النسائی ۱۱۲/۶ ، ۱۱۰. وسنن أبی داؤد ۲۰۷۴. وسنن ابن ماجۃ ۱۸۸۳ ، ۱۸۸۴. ومسند الامام احمد ۱۷/۲. ۱۹. ۶۲ ، ۲۸۶ ، ۳۳۹ ، ۴۹۶ ، ۳/ ۳۲۱ ، ۳۳۹. والسنن الکبریٰ للبیھقی ۲۰۰/۷. والمعجم الکبیر للطبرانی ۳۴۶/۱۹.

۵ :سنن الترمذی ۱۲۲۹. وسنن ابن ماجۃ ۲۱۹۷. ومسند الامام أحمد ۵۶/۱. ۵/۲. ۱۱/ ۶۳. ۱۰۸ ومسند الحمیدی ۶۸۹. وشرح السنۃ ۱۷۶/۸.

۶ :صحیح البخاری ۲/۴. وصحیح مسلم ، کتاب الوصیۃ ۴٫۱. وفتح الباری ۳۵۷/۷.

۷ :صحیح البخاری ۱۲/۱ ، ۳۵/۸. وسنن أبی داؤد ۴۷۹۵. وسنن النسائی ۱۲۱/۸. ومسند الامام أحمد ۵۶/۲ ، ۱۴۷. والترغیب والترھیب ۳۹۷/۳. وفتح الباری ۷۴/۱. ۵۲۱/۱۰.

۹۰۲۳حسن بن احمد بن صالح سبیعی، عبداللہ بن صقر سکری، محمد بن مصفی، ولید بن مسلم، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے اللہ تعالیٰ نے میری امت کے خطا اور نسیان کو معاف کر دیا ہے۔[1]

۹۰۲۴ابوبکر محمد بن احمد بن عبدالوہاب مقری، ابوبکر بن راشد، عبداللہ بن ابی رومان، ابن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشکوک چیزوں کو غیر مشکوک چیزوں کی طرف چھوڑ دو۔[2]

۹۰۲۵ قاضی ابواحمد بن احمد بن عمر کشی، ابراہیم بن یوسف بلخی، مالک، نافع، ابن عمر کہتے کہ فرمان رسول ہے ہر نشہ آور شئے حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے۔[3]

۹۰۲۶سلیمان بن احمد، محمد بن نوح بن حرب عسکری، مہاجر بن ابراہیم، عبدالوہاب بن نافع، مالک ابن عمر کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے ابو ذر سے فرمایا: اے ابوذر دنیا مؤمن کے لئے قید خانہ قبر اس کے لئے جائے امن اور جنت اس کا مستقر ہے۔ اے ابوذر دنیا کافر کے لئے جنت، قبر اس کے لئے عذاب اور دوزخ اس کا مستقر ہے اے ابوذر مؤمن دنیا کی ذلت پر جزع فزع نہیں کرتا اور اس کی عزت پر خوش نہیں ہوتا۔[4]

۹۰۲۷عبداللہ بن محمد بن عثمان واسطی علی بن ابراہیم بن ہیثم علی بن حسین بن خواص، عبداللہ بن ابراہیم بن ہیثم غفاری، مالک بن انس نافع، ابن عمر فرماتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے والے کے میزان کے پاس میں کھڑا ہوں گا اگر اس کی نیکیوں کا ترازو غالب ہوگا تو فبہا ورنہ میں اس کی سفارش کروں گا۔[5]

۹۰۲۸ابونصر محمد بن احمد نیساپوری، محمد بن مسیّب ارغیانی، اسحاق بن وہب، عبداللہ بن وہب، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا کیا میں تمہیں اپنی امت کے اشرف شخص کے بارے میں باخبر کروں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ضرور کیجئے آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر میں برکت کی گئی اس نے اعمال صالحہ کئے اور لوگوں کو نقصان کے بجائے اس سے فائدہ پہنچا ہو وہ شخص میری امت کا اشرف انسان ہے اور جس نے طویل عمر پائی لیکن اس میں اس نے گناہ کئے اور لوگوں کو فائدہ کے بجائے اس سے نقصان پہنچا تو وہ میری امت کا بدترین انسان ہے۔

۹۰۲۹محمد بن عمر بن سلام حافظ محمد بن علی بن اسماعیل مروزی، محمد بن اسلم، صخر بن محمد، مالک، نافع، ابن عمر کہتے ہیں کہ فرمان نبوی ہے جس نے کسی شئے پر قسم کھائی اس کے بعد اس سے بہتر بات معلوم ہوئی تو اسے کرلے اور اس پر اللہ سے استغفار کرے۔[6]

۹۰۳۰ابوالحسن علی بن احمد بن علی بن احمد بن عبداللہ مقدسی، محمد بن عبداللہ بن عامر، قتیبہ بن سعید، مالک، نافع، سالم، ابن عمر کہتے ہیں کہ ارشاد نبوی ہے جب تم جنت کے باغوں کے نزدیک سے گزرو تو ان میں چرو صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جنت کے باغات

۱۔ سنن ابن ماجة ۲۰۴۵. ونصب الراية ۲/ ۶۴. ۶۵. وكشف الخفا ۱/ ۵۲۲.

۲۔ كتاب الأشربة باب ۴۸. والمستدرك ۲/ ۱۳. ۴/ ۹۹. ومسند الامام أحمد ۱/ ۲۰۰، ۳/ ۱۱۲. ۱۵۳. والسنن الكبرى للبيهقي ۵/ ۳۳۵. وصحيح ابن حبان ۵۱۲. والمعجم الكبير للطبراني ۳/ ۷۵. والصغير ۱/ ۱۰۲. وكشف الخفا ۱/ ۴۸۹. والدر المنتثرة للسيوطي ۸۴.

۳۔ صحيح البخاري ۵/ ۲۰۵. ۸/ ۳۶. وصحيح مسلم، كتاب الأشربة باب ۷. وفتح الباري ۸/ ۶۲. ۱۰/ ۳۴. ۴۲. ۴۵. ۴۴. ۱۳/ ۱۶۲.

۴۔ اتحاف السادة المتقين ۸/ ۸۰. ۱۰/ ۲۳۰.

۵۔ لاحاديث الضعيفة ۷۵۱. والدر المنثور ۳/ ۷.

۶۔ صحيح مسلم، كتاب الايمان ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴. وفتح الباري ۱۱/ ۶۲۱، ۶۲۲.

سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد ذکر کے حلقے ہیں۔

۹۰۳۱ احمد بن عبید اللہ بن محمود، محمد بن عمران بن جنید، ابو احمد شعیب بن محمد ہمدانی، سلیمان بن عیسٰی، مالک، ابو سہیل بن مالک ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: تم اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو کیونکہ برے ہمسایہ سے میت کو تکلیف پہنچتی ہے جس طرح زندگی میں برے ہمسایہ سے تکلیف پہنچتی ہے۔[1]

۹۰۳۲ ابوبکر بن خلاد، حارث بن ابی اسامہ، اسحاق بن عیسٰی بن طباع، مصور بن سلمہ خزاعی، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں عمامہ اور قمیص نہیں تھے۔

۹۰۳۳ ابوبکر محمد بن اسحاق قاضی اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، اسماعیل بن ابی اویس، مالک، ہشام بن عروہ، عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سے افضل غلام کے بارے میں سوال کیا گیا آپ ﷺ نے فرمایا قیمت کے اعتبار سے گراں اور آقا کے نزدیک شریف شمار ہونے والا غلام افضل ہے۔[2]

۹۰۳۴ محمد بن اسحاق اہوازی، احمد بن ابی صلایہ، سلیمان بن احمد، علی بن سعید رازی، عبد العزیز بن یحیٰی، مالک، یحیٰی بن سعید انصاری، انس بن مالک کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں بہترین انصاری گھروں کے بارے میں مطلع کروں؟ بنو نجار، بنو عبد الاشہل، بنو الحارث بن خزرج بنو ساعدہ کے گھر انصار کے بہترین گھر ہیں۔[3]

۹۰۳۵ ابو زید محمد بن جعفر بن علی منقری، علی بن عباس بجلی، جعفر بن محمد بن حسین زہری، عبد الملک بن یزید، مالک بن انس، یحیٰی بن سعید، سعید بن میتب، عمر بن خطاب کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے لذت کو توڑنے والی چیز یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔[4]

۹۰۳۶ محمد بن مظفر، جعفر بن صقر بن صلت، محمد بن کامل ابو عبد اللہ، یحیٰی بن بکیر، مالک، یحیٰی بن سعید، سعید بن میتب، عبد اللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ ہمارے اسلام اور معاتبہ کے درمیان چار ماہ کی مدت حد فاصل تھی حتیٰ کہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) کیا ابھی تک مؤمنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور قرآن جو خدائے برحق کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں (از حدید ۱۶)۔

۹۰۳۷ عبد اللہ بن جعفر، یونس بن حبیب، ابو داؤد و سلیمان بن احمد، اسحاق بن ابراہیم، عبد الرزاق، مالک، یزید بن عبد اللہ بن قسیط محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان، عائشہ کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۹۰۳۸ شافع بن محمد بن ابی عوانہ، احمد بن محمد بن یزید الزعفرانی، روح بن فرج، عبد الرحمٰن بن ہانی، مالک، یعلی، عطاء، عمرو بن الرشید کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مجزوم قوم کو دیکھ کر فرمایا ان لوگوں کو اللہ سے عافیت طلب کرنی چاہیے۔[5]

۱۔ کشف الخفا ۱/۴۷. والاحادیث الضعیفة ۵۶۳. ۲۱۳. وکنز العمال ۴۲۳۴۱.

۲۔ صحیح البخاری ۳/۱۸۸. ومسند الامام احمد ۵/۱۷۱. ۲۶۵. والسنن الکبری للبیهقی ۲/۲۷۳. ۹/۲۷۲. ۱۰/۲۷۳. والمعجم الکبیر للطبرانی ۸/۲۵۹. وصحیح ابن خزیمة ۲۹۱۰. وفتح الباری ۵/۱۴۸.

۳۔ صحیح البخاری ۲/۱۵۵. ۷/۲۸. وسنن الترمذی ۳۹۱۰. ومسند الامام احمد ۲/۲۶۷، ۳/۱۰۵، ۲۰۲، ۵/۴۲۵. وفتح الباری ۷/۱۱۶. ۹/۴۳۹.

۴۔ الزهد للامام احمد ۱۷. ومجمع الزوائد ۱۰/۳۸۰. وکشف الخفا ۱/۱۸۸. وتلخیص الحبیر ۲/۱۰۱.

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۴۷.

۳۸۷ سفیان ثوری[۱]

آپ متقی اور اپنے زمانہ کے امام تھے۔ آپ کے ملفوظات اور نکات سے استفادہ کیا۔

۹۰۳۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق السراج، ابوقدامہ عبید اللہ بن سعید، عبد الرحمٰن بن مہدی کا قول ہے تمام لوگوں میں میرے نزدیک امام کا درجہ چار افراد کو حاصل ہے (۱) مالک بن انس (۲) حماد بن زید (۳) سفیان بن سعید (۴) ابن المبارک۔

۹۰۴۰ سلیمان بن احمد، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عمرو بن محمد الناقد، ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ ابوبکر بن خلف، یعقوب بن اسحاق حضرمی، شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الحدیث تھے۔

۹۰۴۱ عبد اللہ بن یحییٰ، عبد اللہ بن یحییٰ طلحی، حسن بن حناش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا سفیان ثوری کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ گزشتہ شب مجھے خواب میں ایک شخص نے امیر المؤمنین کی وفات کی خبر دی۔

۹۰۴۲ محمد بن علی، عبد اللہ بن بغوی، محمد بن عبد الملک بن زنجویہ، عبد الرزاق، سفیان بن عیینہ کا قول ہے اصحاب رسول کے تین افراد اپنے اپنے زمانہ میں لوگوں کے امام تھے (۱) ابن عباس (۲) شعبی (۳) سفیان ثوری۔

۹۰۴۳ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن عبید آدم، ابوعمیر رملی ضمرہ، سلیمان، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ مثنیٰ بن صباح نے سفیان ثوری کا تذکرہ کر کے فرمایا وہ اس امت کے عالم و عابد تھے۔

۹۰۴۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، سلیمان بن احمد، محمد بن احمد، محمد بن عبید اللہ حضرمی، حسن بن علی حلوانی، محمد بن عبید طنافسی، فرماتے ہیں کہ سفیان ثوری مفتی اور لوگوں کے تمام مسائل کا حل تھے۔

۹۰۴۵ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، یحییٰ بن احمد ایلی، احمد بن ابراہیم، بشر بن حارث کہتے ہیں کہ سفیان ثوری امام الناس تھے۔

۹۰۴۶ ابراہیم بن عبد اللہ محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، مبارک بن سعید، کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے عاصم بن ابتہ النجود حل مسائل کے لئے سفیان کے پاس آتے تو ان سے فرماتے! اے سفیان آپ ہمارے پاس صغر کی حالت میں آتے تھے اور ہم آپ کے پاس کبر کی حالت میں آتے ہیں۔

۹۰۴۷ قاضی ابواحمد، ابومحمد بن سفیان، ابراہیم بن عبد اللہ بن محمد بن حسین، حسن بن منصور علی طنافسی، سہل یوسف بن اسباط کا قول ہے کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد برے لوگوں کو از راہ طعن کہا جائے گا کیا تم میں سفیان ثوری جیسا اللہ کا ولی نہیں گزرا۔

۹۰۴۸ سلیمان بن احمد، ابوزرعہ دمشقی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے زائدہ کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری سب سے بڑے فقیہ تھے۔

۹۰۴۹ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، ابوہمام سکونی، محمد بن عبد العزیز بن ابی رزمہ، علی بن حسن بن شقیق کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا میرے علم میں روئے زمین پر سفیان ثوری سے بڑا عالم کوئی نہیں ہے۔

۹۰۵۰ ابراہیم بن عبد اللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی کو کہتے سنا اگر مجھ سے سوال کیا جائے کہ اس وقت سب سے بڑا قرآن و سنت کا متبع کون ہے تو میں اس کے جواب میں سفیان ثوری کا نام پیش کروں گا۔

۹۰۵۱ سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، محمد بن زنبور، فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے عالم تھے۔

۱۔ طبقات ابن سعد ۶/ ۳۷۱. والتاریخ الکبیر ۴/ت ۲۰۷۷. الجرح ۴/ت ۹۷۲. وتاریخ بغداد ۹/ ۱۵۱. وتهذيب الكمال ۲۴۰۷.

۹۰۵۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، محمد بن عبداللہ مخزومی، ابوداؤد، شعبہ، سعید بن مسروق کہتے ہیں کہ ان سے کسی نے سفیان ثوری کی شخصیت کے بابت سوال کیا تو انہوں نے جواب میں فرمایا سفیان ثوری اپنے وقت کے فقیہ تھے۔

۹۰۵۳ محمد بن علی، مفضل بن محمد جندی، ابراہیم بن محمد الشافعی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سوال کیا کہ آپ کی نظر میں سفیان ثوری کا کوئی ہمسر ہے فرمایا کہ نہیں۔

۹۰۵۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، عباس بن صالح، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کا قول ہے جب کوئی سفیان ثوری کے واسطہ سے حدیث بیان کرتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا میری آنکھ میں تیر آ کر لگا ہے۔

۹۰۵۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، اسود بن سالم، ابوبکر بن عیاش کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی صحبت اختیار کرنے سے انسان بڑا باعظمت بن جاتا ہے۔

۹۰۵۶ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد دورقی، بشر بن حارث، عبدالرحمٰن بن مہدی، یحییٰ قطان کہتے ہیں کہ مجھ سے عبداللہ بن مبارک نے فرمایا سفیان ثوری سے ملاقات کے وقت مسائل کے بارے میں ان سے خوب سوال کرو۔

۹۰۵۷ احمد بن اسحاق، ابوالعباس حمال، حسن بن ہارون نیشاپوری کہتے ہیں کہ میں نے ابن المبارک کو کہتے سنا کہ سفیان ثوری کی مجالس مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں نے بیک وقت انہیں تقویٰ نماز اور فقہ کے ساتھ متصف پایا لیکن سفیان کے علاوہ دیگر مجالس کا یہ حال نہیں تھا۔

۹۰۵۸ محمد بن علی، ابوالطیب احمد بن عبداللہ انطاکی، عمرو بن اسحاق بن ابراہیم بن علاء ولید بن عتبہ مؤمل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم باعمل نہیں دیکھا۔

۹۰۵۹ احمد بن اسحاق، ابوعمیر، ایوب بن سوید کہتے ہیں کہ ہم نے سفیان ثوری کے پاس ہر مسئلہ کو مدلل پایا۔

۹۰۶۰ سلیمان بن احمد، حسین بن اسحاق تستری محمود بن غیلان، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں ایک روز ابوحنیفہ کے ساتھ خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا ایک شخص نے امام ابوحنیفہ سے کہا کیا سفیان کا صفا پر تلبیہ کہنا قابل تعجب نہیں؟ امام ابوحنیفہ نے فرمایا تو بھی جا کر ان کی اقتدا کر کیوں کہ ان کے پاس ضرور اس کی دلیل ہوگی۔

۹۰۶۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، یوسف صفار کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ کو کہتے سنا سفیان ثوری دلیل کا درجہ رکھتے تھے۔

۹۰۶۲ سلیمان بن احمد، محمد بن صالح بن ولید سوسی، محمد بن یحییٰ ازدی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن داؤد خریبی کو کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے افضل محدث نہیں دیکھا۔

۹۰۶۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ احمد بن یونس کو میں نے کہتے سنا میں نے سفیان ثوری سے بڑا عالم متقی فقیہ اور زاہد نہیں دیکھا۔

۹۰۶۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، ابوقدامہ، یحییٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان عن الاعمش کا طریق سب سے زیادہ پسند ہے۔

۹۰۶۵ ابراہیم، محمد، ابن ابی رزمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابواسامہ کو کہتے سنا جو شخص تجھ سے کہے کہ اس نے سفیان کی مانند کسی کو دیکھا ہے تو اس کی تصدیق مت کر۔

۹۰۶۶ ابراہیم، محمد، حسن بن صباح بزاز، عبدالرحمٰن بن ابی نعیم، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے مالک سے بڑا عاقل اور سفیان سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

۹۰۶۷ ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبیداللہ، محمد بن یحییٰ، سہل بن عاصم کہتے ہیں کہ ثابت نے ثوری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اے ابوعبداللہ! اے زین الفقہا! اے سید العلماء! اے قریر العیون آپ کی وفات پر لوگوں کی آنکھیں پرنم ہیں نیز فرمایا عمر بن خطاب کی

موت ان کے قرن کے لوگوں کے لئے ایک بہت بڑا حادثہ تھا اور آپ کی وفات ہمارے لئے بہت بڑا حادثہ ہے۔

۹۰۶۸ سہل بن عاصم، عبدالکبیر بن معافی بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو کہتے سنا اللہ نے سفیان ثوری کے ذریعہ اہل اسلام پر ایک بہت بڑا احسان فرمایا۔

۹۰۶۹ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوبکر بن خلاد کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سے سفیان وشعبہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا صرف محبت کا مسئلہ نہیں ہے، اگر صرف محبت کا مسئلہ ہوتا تو ہم شعبہ کو سفیان پر ترجیح دیتے اصل بات یہ ہے کہ سفیان کا رجوع کتاب اللہ کی طرف تھا نہ کہ شعبہ کا نیز حافظ کے اعتبار سے سفیان شعبہ پر مقدم تھے، ہم نے بارہا دیکھا کہ دونوں کے درمیان کسی مسئلہ میں نزاع کی صورت میں سفیان کا قول اقرب الصواب ہوتا تھا۔

۹۰۷۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید سفیان ثوری پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے۔

۹۰۷۱ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابونشیط، ہیثم بن جمیل، شریک کا قول ہے زمین پر ہر وقت اولیاء اللہ میں سے کوئی نہ کوئی ولی ضرور موجود ہوتا ہے اور سفیان ثوری بھی انہی میں سے ہیں۔

۹۰۷۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، یحییٰ بن ایوب، ابوالمثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے مرو میں لوگوں سے سفیان ثوری کی آمد کے بارے میں سنا میں بھی ان کی زیارت کے لئے حاضر ہوا اس وقت وہ بالکل نوجوان تھے۔

۹۰۷۳ سلیمان بن احمد، یحییٰ بن عبدالباقی، ابوعمیر، ضمرہ، ابن شوذب کہتے ہیں کہ میں نے ایوب سختیانی کو کہتے سنا ہمارے پاس کوفہ سے سفیان ثوری سے افضل کوئی نہیں آیا۔

۹۰۷۴ سلیمان، عبدان بن محمد مروزی، اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے سفیان، شعبہ، مالک اور ابن المبارک کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا ان میں سے سفیان سب سے بڑے عالم تھے نیز یحییٰ بن سعید کا قول ہے سفیان اسماء الرجال کی شناخت کے بارے میں بہت ماہر تھے۔

۹۰۷۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، عبداللہ بن محمد بن زکریا، سلمہ بن شبیب، سہل بن عاصم، سلیمان الخواص، عثمان بن زائدہ کا قول ہے میں نے سفیان کا ہمسر نہیں دیکھا وہ میرے مقتدیٰ تھے ان کی وفات پر ہماری آنکھیں اشکبار ہیں۔

۹۰۷۶ ابی، احمد بن محمد بن حسن، سلیمان بن عبدالجبار، ابوعاصم ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں لوگ عابد بننے کے بعد طلب حدیث کے لئے جایا کرتے تھے۔

۹۰۷۷ احمد بن عبیداللہ، عبداللہ بن وہب، ابوامیہ محمد بن ابراہیم، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے قرن کے لوگ عبادت وادب کی مشق کرنے کے بعد حدیث حاصل کرتے تھے۔

۹۰۷۸ ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابوعاصم، سفیان ثوری کا قول ہے ہمارے زمانہ میں خوب عبادت الٰہی کرنے کے بعد حصول حدیث کا رواج تھا۔

۹۰۷۹ عبداللہ بن محمد، احمد بن خطاب، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن عاصم، ہدیہ بن عبدالوہاب، محمد بن عبید طنافسی، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو علم کو اپنے سے مزین کرنے کے بجائے اپنے کو علم سے مزین کرو۔

۹۰۸۰ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، ابی، یحییٰ بن یمان، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ اعمال سیئہ مرض کے مانند ہیں اور علماء اس کے معالج کے مانند ہیں جب علماء غلط ہوں گے تو پھر مرض کیسے دور ہوگا۔

۹۰۸۱ عبداللہ بن محمد بن جعفر، محمد بن عباس بن ایوب، حسن بن عبدالرحمٰن بن ابی عباد، سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن راشد

بجلی، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے علم دین کا طبیب ہے اور درہم دین کی بیماری ہے جب طبیب خود بیمار ہو جائے گا تو وہ دوسروں کا علاج کیسے کرے گا۔

۹۰۸۲ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن جعفر، محمد بن سہل بن عامر بجلی، عبداللہ بن مبارک، سفیان ثوری کا قول ہے انسان عبادت میں خوف الٰہی کے بقدر ہی ترقی کرسکتا ہے۔

۹۰۸۳ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن ایوب، نصر بن علی، عبداللہ بن داؤد، سفیان کا قول ہے حصول علم کا مقصد تقویٰ حاصل کرنا ہے اسی وجہ سے یہ تمام اشیاء سے افضل ہے۔

۹۰۸۴ ابومحمد بن حیان، حسن بن عبدالجبار، محمد بن قدامہ، بشر بن حارث، عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم کے ذریعہ خوف الٰہی کے پیدا ہونے کی وجہ سے تمام اشیاء پر اسے فضیلت حاصل ہے۔

۹۰۸۵ احمد بن عبید اللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب ابوصالح عمرو بن خلف خثعمی، ضمرہ بن ربیعہ، سفیان ثوری کا قول ہے مشہور کہاوت ہے کہ حسنِ ادب اللہ کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کا سبب بنتا ہے۔

۹۰۸۶ ابوبکر طلحی، عبید بن صبیح، محمد بن عثمان، عبدالرحمٰن ابومسلم، مستملی، سفیان ابونصر احمد بن حسین مروانی، محمد بن محمد بن شاذان، محمد بن یزید، قبیصہ، سفیان ثوری کا قول ہے اے لوگو اس علم کو حاصل کرو اسی پر اکتفا کرو اور اسے ہنسنے سے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۰۸۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، مزاحم بن زفر، ابوبکر بن عیاش، سفیان کا قول ہے اول علم حاصل کرو اس کے بعد اسے یاد کرو پھر اس پر عمل کرو آخر میں اس کی اشاعت کرو ابوبکر فرمایا کرتے تھے سفیان نے کتنے خوبصورت جملے ارشاد فرمائے۔

۹۰۸۸ ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نیساپوری، محمد بن مسیب عباد بن ولید عنبری مہدی ابوعبداللہ، سفیان کا قول ہے اولاً علم کے لئے خاموشی اختیار کرو، ثانیاً اس کا سماع کرو ثالثاً اسے یاد کرو رابعاً اس کی نشر و اشاعت کرو۔

۹۰۸۹ ابواحمد غطریفی، قاسم بن یحییٰ بن نصر، غراب، ابوعاصم کہتے ہیں کہ میں نے ثوری کو کہتے سنا بلاضرورت حدیث بیان کرنے والا ذلیل ہوتا ہے۔

۹۰۹۰ سلیمان بن احمد، علی بن احمد بن نصر، عثمان بن ابی شیبہ وکیع بن جراح، سفیان ثوری کا قول ہے فرائض کے بعد طلب علم سے افضل کوئی شئے نہیں ہے۔

۹۰۹۱ سلیمان بن احمد، بہلول بن اسحاق بن بہلول، ابی، اسحاق بن عیسیٰ طباع، مسکین بن بکیر حرانی، سفیان ثوری کا قول ہے میں ہمیشہ طالب علم بن کر رہا ہوں۔

۹۰۹۲ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل، عبداللہ بن سعید کندی، یحییٰ بن یمان، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے حدیث سونے چاندی سے زیادہ قیمتی شئے ہے اس کی حقیقت کا ادراک غیر ممکن ہے اور حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۳ ابوالحسن احمد بن محمد بن مقسم، محمد بن اسماعیل بن بندار، ابوسعید اشج، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا حدیث کا فتنہ سونے چاندی کے فتنہ سے زیادہ سخت ہے۔

۹۰۹۴ سلیمان بن احمد علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب، اپنے والد کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ علم کی زیادتی سے انسان کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

۹۰۹۵ قاضی ابواحمد، محمد بن احمد بن نصر، سلیمان بن احمد علی بن احمد بن نصر، یزید بن عبدالرحمٰن بن مصعب اپنے والد کے حوالہ سے سفیان

ثوری کا قول نقل کرتے ہیں کہ علام نہ ہونے کی صورت میں میری ذمہ داری بہت کم ہوتی۔

۹۰۹۶ قاضی ابواحمد، محمد بن اسحاق، محمد ابن علی، حسن بن احمد بن قیل، محمد بن سلیمان لوین، ابوالاحوص کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا اگر اس علم کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے تو یہی میرے لئے کافی ہے مجھے اس کے علاوہ کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

۹۰۹۷ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، ضمرہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے کہتے سنا کاش اس علم حدیث کی وجہ سے آخرت میں میری نجات ہو جائے۔

۹۰۹۸ قاضی ابواحمد عبدالرحمٰن بن حسن، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے ہم سے احادیث بیان کرتے ہوئے فرمایا دن میں بھی کچھ اعمال صالحہ کئے جاتے ہیں۔

۹۰۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن محمد بغوی، شریح بن یونس، محمد بن حمید، سفیان کا قول ہے جس کا چہرہ اچھا نہیں اس کا عمل بھی اچھا نہیں۔

۹۱۰۰ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، شریح بن یونس، یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کی زبان سے کبھی بھی علم اور اہل علم کی برائی نہیں سنی۔

۹۱۰۲ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی بن ابار، علی بن خشرم، عیسیٰ بن یونس کا قول ہے، سفیان وفات سے ہلکے ہو گئے کیونکہ ان کی قمیض ایک بیگ کی مانند تھی جو کتب سے ہر وقت بھری ہوتی تھی۔

۹۱۰۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن سعید، ابواسامہ، کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے علم حدیث موت کی تیاری نہیں ہے۔

۹۱۰۴ ابوبکر احمد بن محمد بن یحییٰ ضریر مقری، عبداللہ بن عباس طیالسی، ابوبکر بن ابی نضر، ابوامامہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا طلب حدیث موت کی تیاری نہیں ہے یہ تو صرف انسان کی مشغولیت کا سامان ہے۔

۹۱۰۵ محمد بن علی، سلامہ بن محمود عسقلانی، محمد بن حفص، یحییٰ بن سلام، کہتے ہیں کہ سفیان نے ہم سے فرمایا اگر علم میں شیطان کا حصہ نہ ہوتا تو تم کبھی بھی اس پر ازدہام نہ کرتے۔

۹۱۰۶ محمد بن علی، مکحول بیروتی، احمد بن فرج، بقیہ، خالد بن عبدالرحمٰن، سفیان کا قول ہے علم حدیث خوب حاصل کرو کیونکہ یہ مسلمانوں کے لئے ہتھیار ہے۔

۹۱۰۷ محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن حسن لواق، ابراہیم بن ابی داؤد، سعید بن اسد، حماد بن دلیل کہتے ہیں کہ ہم بوسیدہ لباس میں سفیان کے درس حدیث میں شریک ہوتے تھے۔

۹۱۰۸ محمد بن ابراہیم، محمد بن برکہ، یوسف بن سعید بن مسلم، قبیصہ کا قول ہے سفیان ثوری کے درس میں اغنیاء سب سے زیادہ ذلیل اور فقراء سب سے زیادہ عزت مند ہوتے تھے۔

۹۱۰۹ محمد بن حسن بن قتیبہ، احمد بن زید خزاز، زید بن ورقاء کہتے ہیں کہ سفیان ثوری اصحاب حدیث سے فرمایا کرتے تھے اے ضعفاء کی جماعت آگے بڑھو۔

۹۱۱۰ محمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر رملی، خطاب بن ایوب، سفیان کا قول ہے اے اصحاب حدیث آگے بڑھو۔

۹۱۱۱ احمد بن عبیداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، محمد بن علی، ابوعروبہ، ابراہیم بن سعید جوہری، زید بن حباب کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سے ایک شیخ نے حدیث کے بابت سوال کیا سفیان نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا شیخ نے ناراض ہو کر رونا شروع کر دیا سفیان نے کھڑے ہو

کر فرمایا اے شیخ جو علم میں نے چالیس سال میں حاصل کیا ہے اسے آپ ایک دن میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔
۹۱۱۲ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، خلف بن تمیم، کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مکہ میں ایک بڑے اجتماع میں فرمایا لوگ میری طرف محتاج ہونے کے وقت سے ہلاک ہو گئے۔
۹۱۱۳ احمد بن اسحاق، علی بن محمد بن ابان، ابراہیم بن ایوب واسطی جعفر بن یحییٰ، ابومنصور کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا تم علم حاصل کرنے کے بعد کیا کرو گے میری تمنا ہے کہ تم اس کے آغاز کی طرح اس کی انتہا کرو۔
۹۱۱۴ ابوحسین محمد بن محمد بن زید جرجانی، احمد بن محمد بن عیسیٰ، حیدرۃ بن عبید، سفیان کا قول ہے جب تم کسی شیخ کو علم سے عاری پاؤ تو اسے کہو "لاجزاک اللہ عن الاسلام خیراً"۔
۹۱۱۵ محمد بن عمر بن سلم، عبداللہ بن بشر بن صالح بن زید بن اخرم، عبداللہ بن داؤد، سفیان ثوری کا قول ہے والدین پر لازم ہے کہ وہ اپنی اولاد کو طلب علم حدیث پر مجبور کریں کیونکہ آخرت میں ان سے اس کا سوال کیا جائے گا۔
۹۱۱۶ محمد بن عمر، عبداللہ بن بشر، ثوری کا قول ہے علم حدیث حصول عزت کا ذریعہ ہے جس کی نیت اس سے حصول دنیا ہوا سے دنیا حاصل ہو جائیگی اور جس کی نیت اس سے حصول آخرت ہے اسے آخرت حاصل ہو جائے گی۔
۹۱۱۷ ابومحمد بن حیان، علی بن سعید، زید بن اخرم، عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں کے لئے علم حدیث سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔
۹۱۱۸ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ حرانی، احمد بن سلیمان، ابوداؤد سفیان کا قول ہے مجھے علم حدیث کے بارے میں اپنے دخول دوزخ کے سبب بننے کا سب سے زیادہ خطرہ ہے۔
۹۱۱۹ محمد بن ابراہیم، بکر بن محمد بن زید صوفی، ابراہیم بن سعید، توبہ، ابوخالد احمد، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ قاری قرآن کے پاس کھڑے ہو کر صرف اس کی تلاوت سنتا رہوں۔
۹۱۲۰ ابراہیم بن احمد، بزوری مقری، جعفر بن ماہویہ، سعید بن سندی، حرانی، یعقوب بن کعب، یحییٰ بن یمان، سفیان کا قول ہے اگر اصحاب حدیث میرے پاس نہ آتے تو میں خود ان کے گھروں میں جاتا۔
۹۱۲۱ سلیمان بن احمد، ہیثم بن خلف، قاضی ابواحمد بن علی بن جارود، ہارون بن اسحاق محمد بن عبدالوہاب سفیان کا قول ہے اگر مجھے کسی کے بارے میں خالصۃً لوجہ اللہ تعالیٰ حصول حدیث کا علم ہوتا تو میں خود حدیث بیان کرنے کے لئے اس کے گھر جاتا۔
۹۱۲۲ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، زید بن حباب کہتے ہیں کہ میں نے متعدد بار سفیان ثوری سے گزشتہ قول کی مانند سنا۔
۹۱۲۳ ابومحمد بن حیان، ابراہیم بن جعفر اشعری، موسیٰ بن عبدالرحمن بن مہدی اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ مجھے سفیان ثوری کی خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان سے سوال کیا کہ کس شئے کو آپ نے افضل پایا انہوں نے جواب دیا کہ میں نے حدیث کو افضل پایا۔
۹۱۲۴ علی بن سعید موصلی، ابومحمد بن حیان، جعفر فریابی، احمد بن ابی الحواری، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا اگر نیت صحیح ہو تو میرے نزدیک طلب حدیث سب سے افضل ہے۔ احمد کہتے ہیں کہ میں نے فریابی سے نیت کی تعریف پوچھی تو انہوں نے فرمایا حصول علم حدیث سے رضائے الٰہی اور دار آخرت کا قصد صحیح نیت ہے۔
۹۱۲۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیرہ، ولید بن کثیر، سلیمان بن حیان، کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کی خدمت میں رہ کر ان سے تفسیر حدیث کے سلسلہ میں خوب استفادہ کیا ہے۔
۹۱۲۶ سلیمان بن احمد، محمد بن عبدوس بن کامل، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حجاج بن یوسف شاعر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ

میں نے حج کے موقع پر سفیان ثوری سے کسی شئے کے بابت سوال کیا تو انہوں نے فرمایا ٹھہر جاؤ تم خود اصحاب علم میں سے ہو۔

۹۱۲۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، ابو اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے حصول علم سے ہمارا مقصد ثقات سے رخصت حاصل کرنا ہے ورنہ عزیمت تو ہر ایک کے نزدیک پسندیدہ ہے۔

۹۱۲۸ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، حسن بن علی، یحییٰ بن ایوب، ابوعیسیٰ حواری کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی بیت المقدس آمد کے موقع پر ابراہیم بن ادہم نے انہیں اپنے ہاں علم حدیث بیان کرنے کی دعوت دی ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا اس سے میرا مقصد باعزت طریقہ پر ان کی میزبانی کرنا ہے چنانچہ سفیان ثوری حدیث بیان کرنے کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔

۹۱۲۹ ابراہیم بن اسحاق، حسین بن علی محاضر، ثوری کا قول ہے علم حدیث کے مشغلہ سے دو رکعت نفل ادا کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے۔

۹۱۳۰ احمد ابوبکر، حسن بن علی عیسیٰ ابن محمد، عبد السلام بن محمد، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں سفیان ثوری کی زیارت ہوئی میں نے ان سے افضل الاعمال کے بابت سوال کیا انہوں نے جواب میں فرمایا قرآن میں نے حدیث کا ذکر کیا تو اس پر انہوں نے سکوت فرمایا۔

۹۱۳۱ سلیمان بن احمد، معاذ بن مثنیٰ، معاذ بن اسد، فضل بن موسیٰ شیبانی، ثوری کا قول ہے اے لوگو رائے کے بجائے علم کو آثار کے ذریعہ حاصل کرو رائے کے ذریعہ بات کرنے والے سے کہو میری اور تمہاری رائے یکساں ہے۔

۹۱۳۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن عبدالعزیز بن ابی رزمہ، ابن مبارک سفیان ثوری کا قول ہے علم آثار سلف کا نام ہے

۹۱۳۳ سلیمان بن احمد، عبداللہ بن احمد بن حنبل محمد بن حاتم رومی علی بن ثابت جزری، سفیان ثوری کا قول ہے میں نے بلا نیت علم حاصل کیا لیکن بعد میں توفیق الٰہی کے ذریعہ مجھے نیت بھی حاصل ہوگئی۔

۹۱۳۴ سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوعبید ابن ابی السفر عبداللہ بن محمد بن سالم قزاز، یحییٰ ابن یمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ میں دس میں سے ایک حدیث بھی نہیں لکھوا تا تھی کہتے ہیں اس کے باوجود ہم نے آپ سے ۲۰۰۰۰ بیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں اور مجھے اشجعی نے بتایا ہے کہ انہوں نے آپ سے تیس ہزار حدیثیں لکھی ہیں۔ (سفیان رحمہ اللہ حدیث میں نقد و جرح اور احتیاط کی وجہ سے دس میں سے ایک حدیث بمشکل لکھواتے تھے اس کے باوجود ان سے کسی نے بیس ہزار اور کسی نے تیس ہزار حدیثیں نقل کی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے پاس کس قدر احادیث کا عظیم ذخیرہ تھا)۔

۹۱۳۵ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش و سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، حفص بن غیاث، سفیان ثوری کا قول ہے جب تم کسی شخص کو مختلف فیہ مسئلہ میں عمل کرتے دیکھو تو اسے مت روکو۔

۹۱۳۶ ابوبکر طلحی، حسن ابن حباش، ابوہشام رفاعی، یحییٰ بن یمان سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ہر مسموع بات یاد ہو جاتی تھی حتی کہ ایک روز میں نے غلط بات سنی تو اس کے یاد ہونے کے خوف سے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۷ سلیمان بن احمد، احمد بن علی، ابار، ابوہشام رفاعی، سفیان کہتے ہیں کہ ایک روز نائی کے پاس سے گزرتے ہوئے میں نے اپنے کان بند کر لئے۔

۹۱۳۸ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن یحییٰ، محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا کبھی بھی میرے قلب نے مجھ سے خیانت نہیں کی۔

۹۱۳۹ ابوبکر طلحی، ابویعلی محمد بن احمد بن عبداللہ مطلبی محمد بن سہل بن عسکر، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک عرب سے کہا علم ضرور حاصل کرو ورنہ وہ تم سے نکل کر غیر کے پاس چلا جائے گا ہائے افسوس تم نے کیوں اس کو چھوڑ دیا حالانکہ وہ تو دنیا و آخرت میں عزت د

شرف کا باعث ہے۔

۹۱۴۰ ابوبکر، عبید بن محمد بن صبیح الزیات، محمد بن عثمان بن خالد واسطی، عبدالرحمن ابومسلم مستملی، سفیان کا قول ہے اے لوگو علم حدیث حاصل کرو اسی پر اکتفاء کرو لہو لعب سے اسے خلط ملط مت کرو ورنہ تمہارے قلوب سخت ہو جائیں گے۔

۹۱۴۱ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن مسلم بن مسلم بن وارۃ علی بن غنام، سفیان کا قول ہے علم کی مثال اس طبیب کی مانند ہے جو صرف مرض کی جگہ پر دوائی رکھتا ہے۔

۹۱۴۲ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، احمد بن سعید دارمی، ابو عاصم نبیل، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ مجھے ایوب کے بارے میں حدیث کے علاوہ کسی اور چیز سے خطرہ نہیں ہے، نیز ابو عاصم کا قول ہے مجھے سفیان ثوری کے بارے میں سب سے زیادہ حدیث کا خطرہ ہے۔

۹۱۴۳ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن سہل بن عسکر، فریابی، سفیان کا قول ہے اللہ تعالیٰ اصحاب حدیث کی حفاظت فرمائے کیونکہ آفات اور لوگوں کی زبانیں ان کی طرف جلد سرایت کرنے والی ہیں۔

۹۱۴۴ ابراہیم بن عبداللہ، محمد، محمد بن سہل ابن عسکر، محمد بن یوسف فریابی کہتے ہیں کہ سفیان ثوری عجمی اور ادنیٰ طبقہ لوگوں کے سامنے علم حدیث بیان کرنے سے اجتناب کرتے تھے جب ان سے اس کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا ان کے علم میں خلط ملط کے خطرہ کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

۹۱۴۵ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن مسعود، محمد بن رافع، عبدالرزاق، سفیان ثوری کا قول ہے ہم آج بھی علم حدیث کو فضیلت کا ذریعہ سمجھتے ہیں کیونکہ روز اشیاء میں کمی کے باوجود اس میں اضافہ ہو رہا ہے کاش علم حدیث آخرت میں میری نجات کا ذریعہ بن جائے۔

۹۱۴۶ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، قتیبہ بن سعید، کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا اگر آپ علم کی اشاعت کرتے تو لوگوں کو نفع ہوتا اور آپ کو اس پر اجر ملتا سفیان نے فرمایا خدا کی قسم اگر مجھے کسی کے بارے میں صحیح نیت کے ساتھ حصول علم کا علم ہو جائے تو میں خود اس کے گھر جا کر حدیث بیان کروں۔

۹۱۴۷ ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق، محمد بن رافع، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان ثوری نے فرمایا مجھے خطرہ ہے کہ طلب حدیث اعمال بر سے نہ ہو کیونکہ تمام اعمال بر میں مجھے کمی نظر آ رہی ہے اور طلب حدیث میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔

۹۱۴۸ احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن ہاشم، ضمرۃ بن ربیعہ کہتے ہیں کہ سفیان کبھی عسقلان میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے انفجرت العین انفجرت العین اور بعض مرتبہ حدیث بیان کرتے ہوئے کسی سے فرماتے علم حدیث تیرے لئے عسقلان کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۴۹ ابوبکر طلحی، حسن بن عباس، ابو ہشام وکیع کہتے ہیں کہ سفیان نے ایک شخص سے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا یہ تیرے حق میں ری کی ولایت سے بہتر ہے۔

۹۱۵۰ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن محمد بن عباس، سلمہ بن شبیب، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ میں نے صنعاء یمن میں سفیان ثوری کو ایک بچہ کو حدیث کا املاء کراتے دیکھا۔

۹۱۵۱ ابومحمد بن حیان، ولی بن سعید یوسف بن یعقوب سدوسی، احمد بن یونس، سفیان کا قول ہے طلب علم فلاں عن فلاں کے بجائے خشیت الٰہی کا نام ہے۔

۹۱۵۲ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، اسماعیل بن ابی الحارث، عبدالعزیز کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے مشہور کہاوت ہے دنیا کی عدم حرص کی وجہ سے تم حافظ الحدیث بن جاؤ گے۔

۹۱۵۳ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، مثنیٰ بن یحیٰ، عبدالرزاق کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان سے کہا جیسے تم نے حدیث سنی ہے ویسے ہی من وعن ہمارے سامنے بیان کرو سفیان نے کہا خدا کی قسم یہ ناممکن ہے کیونکہ علم حدیث تو صرف معانی کا نام ہے۔

۹۱۵۴ابراہیم، محمد، محمد بن صباح، زید بن حباب، سفیان کا قول ہے اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں نے من وعن تمہارے سامنے اسی طرح حدیث بیان کی ہے جس طرح میں نے سماع کیا تو تم میری تصدیق مت کرنا۔

۹۱۵۵ابراہیم، محمد، ابوہمام، اشجعی، سفیان کا قول ہے کاذب انسان کی اس کے چہرہ سے ہی شناخت ہو جاتی ہے۔

۹۱۵۶عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابوعبدالرحمٰن بن درفش، احمد بن ابی الحواری، ابوسعید عبدالکریم موصلی، زید بن ابی الزرقاء کہتے ہیں کہ ایک روز ہم سفیان کے دروازہ پر نسخ حدیث میں مشغول تھے کہ سفیان نے ہمارے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا اے لوگو جلد از جلد اس علم کی برکت حاصل کرو کیونکہ اس دنیا میں تمہاری امید پوری نہیں ہوسکتیں۔

۹۱۵۷عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن اسماعیل صائغ، حلوانی، یحیٰ بن ایوب، ثوری کا قول ہے طلب علم کے وقت میں نے اللہ تعالیٰ سے معیشت کا سوال کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں طلب علم کے لئے اپنے کو فارغ کرتا ہوں۔

۹۱۵۸عبدالمنعم احمد بن محمد، ابوبکر محمد بن عیسیٰ واسطی، ابوولید کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا میں نے یہ علم غیر اللہ کے لئے حاصل کیا تو مجھے میرا مقصود مل گیا۔

۹۱۵۹عبدالمنعم، احمد، حضرمی، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ ایک بار ہمارے سامنے سفیان ثوری اس طرح کھڑے ہوئے گویا ان سے حساب لیا جارہا ہے اس ہیبت کی وجہ سے ہم ان سے بات کرنے کی جرأت نہ کر سکے کچھ دیر کے بعد ہم نے ان کے سامنے حدیث کا تذکرہ کیا تو ان پر طاری حالت ختم ہوگئی اور انہوں نے حدیث بیان کرنا شروع کر دی۔

۹۱۶۰سلیمان بن احمد، عبداللہ بن وہب غزی، محمد بن ابی السری، ضمرہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید نے سفیان ثوری کی وفات پر فرمایا تھا اے سفیان آج کے روز ہم کثرت حدیث کے بجائے کثرۃ عمل صالح کی وجہ سے آپ پر رشک کرتے ہیں۔

۹۱۶۱محمد بن ابراہیم، عبدان بن احمد، عمرو بن عباس، عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں حاکم وقت کے خوف کی وجہ سے ہم نے سفیان ثوری کا جنازہ شب میں اٹھایا سفیان ثوری وفات سے قبل پیٹ کے درد میں مبتلا تھے اور بار بار فرماتے میرا کشف ستر ہو گیا میرا کشف ستر ہو گیا۔

۹۱۶۲محمد بن علی، محمد بن احمد صباحی، ابومحمد بن حیان، احمد بن حسن بغدادی حفص بن عمرو رومانی، یحیٰ بن سعید کہتے ہیں کہ سفیان کی وفات کے بعد خواب میں مجھے ان کی زیارت ہوئی ان کے سینے پر دو جگہ قرآنی آیت **فسیکفیکھم اللّٰہ** لکھی ہوئی میں نے دیکھی۔

۹۱۶۳ابوعبداللہ محمد بن عبیداللہ بن ابراہیم الشیبانی، محمد بن احمد بن عمر، عبدالرحمٰن بن عمر رستہ عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں کہ جب میں نے سفیان ثوری کو غسل دیا تو ان کے جسم پر قرآنی آیت **فسیکفیکھم اللّٰہ** لکھی ہوئی تھی۔

۹۱۶۴احمد بن جعفر بن سلم، احمد بن علی ابار، احمد بن سنان، عبدالرحمٰن بن مہدی کا قول ہے سفیان کی وفات کے بعد دوسرے روز جریر بن حازم اور حماد بن سلمہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھ سے ساتھ چلنے کو کہا تو میں ان کے ساتھ چل دیا راستہ میں جریر بن حازم نے یہ شعر کہے سفیان کی وفات پر رونے کی مانند کسی کی وفات پر نہیں رویا گیا اس کے بعد خاموش ہو گئے پھر عبدالرحمٰن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگرچہ اس دنیا سے چلے گئے لیکن ان کے فضائل روشن انار کی ٹہنی کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۵احمد بن جعفر سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق احمد بن رباطی، ابوداؤد کہتے ہیں کہ سفیان کی بصرہ میں وفات ہوئی انہیں رات کے وقت دفن کیا گیا ہم ان کی نماز میں شریک نہیں ہو سکے صبح کو ضریر بن حازم اور سلام بن مسکین کے ساتھ ہم ان کی قبر پر حاضر ہوئے جریر نے آگے بڑھ کر ان کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی پھر روتے ہوئے فرمایا اگر تم کسی میت پر شرافت کی وجہ سے رو

تو آج سفیان پر رؤاس کے بعد عبداللہ بن صباح نے ایک شعر کہا سفیان اگر چہ اس دار فانی سے کوچ کر گئے لیکن ان کے فضائل اثار کی نہنی کے روشن ہونے کی طرح روشن ہیں۔

۹۱۶۶ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، احمد بن حسن، عبدالملک، یعقوب بن ابراہیم، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات پر ایک پورا جہاں سوگوار تھا۔

۹۱۶۷ ابوبکر طلحی، ابن ابی قماش، ابی نعیم، ہیثم خلف بن تمیم، محمد بن حمزہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے بعد عالم ایک محدث کبیر کے وجود سے خالی ہوگیا۔

۹۱۶۸ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، عبداللہ بن زیاد بن بشر کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا (۱) جب تو دنیا سے تقویٰ سے خالی جائے گا اور مرنے کے بعد متقین سے نہیں ملے گا تو اس وقت تجھے بڑی ندامت کا سامنا ہوگا لیکن اس وقت کی ندامت بے سود ہوگی۔

۹۱۶۹ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابواحمد محمد بن ابراہیم، ابوصالح اعرج عباس بن محمد حاتم محمد بن عبید طنافسی سفیان کا قول ہے متقی نوجوان کے لئے خوشخبری ہے کیونکہ اس نے اپنے بیماری کو پہچان لیا۔

۹۱۷۰ ابواحمد محمد بن احمد بن ابراہیم، اسحاق بن ابراہیم بن یعیش، حاتم رازی، عبدالرحمٰن بن ہانی، سفیان ثوری نے چند اشعار کہے۔ (۱) تیرے لئے قلیل دنیا ہی کافی ہے جس میں لوگ روٹی اور نمک کے اعتبار سے بھی بخل کرنے والے ہیں (۲) تو ماء فرات سے پانی نوش کرتا ہے اور تو اصحاب ثرید سے نزاع کرتا ہے (۳) مختلف قسم کے حلوے تناول کرنے کے بعد تو بھی ان کی طرح ڈکار لیتا ہے۔

۹۱۷۱ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابورفاع عدوی، ابراہیم بن شارف، سفیان بن عیینہ کہتے ہیں کہ ایک بار سفیان ثوری نے تین روز تک کچھ تناول نہیں فرمایا اسی حالت میں ان کا ایک گھر سے گزر ہوا جس میں شادی ہو رہی تھی ان کے نفس نے ان کو گھر میں جانے کی دعوت دی لیکن اللہ نے ان کی حفاظت فرمائی اور اپنی صاحبزادی کے گھر چلے گئے ان کی صاحبزادی نے روٹی کا ٹکڑا ان کی خدمت میں پیش کیا سفیان نے اسے تناول فرما کر پانی نوش کر کے ڈکار لی اور اس پر اللہ کا شکر ادا کیا

۹۱۷۲ ابوبکر طلحی، ابوطیب بن حمید، محمد بن حمید، محمد بن خلف تیمی، محمد بن صدقہ بن ابی زید تیمی کہتے ہیں کہ سفیان نے دو شعر کہے (۱) اگر تو اللہ سے امید کا خواہاں ہے تو اس پر قناعت کر فضل کثیر اسی کے پاس ہے (۲) کون ہے جو فاقہ برداشت کر کے اسے اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔

۹۱۷۳ عثمان بن محمد، عبدالرحمٰن بجلی، یزید بن عبدالصمد، ابومسہر، مزاحم بن زفر کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے مندرجہ ذیل اشعار کہے

میں اشقیاء کو دیکھتا ہوں کہ وہ برہنہ اور بھوکے ہونے کے باوجود دنیا سے سے نہیں اکتاتے قلیل دنیا بھی ان کی نظر میں برسنے والے بادل کی مانند ہے۔

۹۱۷۴ عثمان بن محمد بن عثمان، عبداللہ بن جعفر، احمد بن محمد بن رشد بن سعید بن خالد بن یزید مروزی، سالم الخواص کہتے ہیں کہ ایک شخص نے سفیان ثوری سے کہا مجھے آپ پر تعجب ہے سفیان نے ان سے سوال کیا اے میرے بھائی میری کون سی شئے آپ کو عجیب لگی اس نے کہا میں دیکھتا ہوں لوگوں کا حتیٰ کہ درندوں کا بھی کوئی ٹھکانہ ضرور ہوتا ہے لیکن آپ کا کوئی مستقل مستقر نہیں ہے مجھے اس پر تعجب ہے سفیان نے کہا تم مغیرہ بن مقسم ضبی کی شخصیت سے واقف ہو اس نے کہا وہ رجل صالح تھے پھر سفیان نے ان سے سوال کیا ابراہیم نخعی کون تھا اس نے کہا رک جاؤ سفیان نے کہا علقمہ کون تھا اس نے کہا کہ اس کے بارے میں سوال مت کرو سفیان نے کہا عبداللہ بن مسعود کی شخصیت سے تم واقف ہو اس نے کہا کہ وہ ثقہ وصادق تھے اس کے بعد سفیان نے مغیرہ بن مقسم عن ابراہیم عن علقمہ کے حوالہ سے بیان کیا کہ اہل جنت کا نور اس قدر ہوگا کہ قریب ہوگا کہ وہ لوگوں کی نظروں کو اچک لے اور جنت کی حوروں کے چہرے بڑے چمکدار ہوں گے لہذا میں تمہاری اس بات کی وجہ سے اس خیر کثیر کو نہیں چھوڑ سکتا۔

۹۱۷۵ ابوبکر بن خلاد، محمد بن غالب بن حرب، قاضی ابواحمد، احمد بن سلیمان بن ایوب طلحی، احمد بن محمد بن حسین عباسی، ابومحمد بن حیان، محمد بن موسیٰ حلوانی عیسیٰ بن یوسف بن طباع حلبس بن محمد کلابی، سفیان ثوری، مغیرہ، ابراہیم، علقمہ، عبداللہ کہتے ہیں کہ فرمان رسول ہے جنت کی چھت پر ایک نور ظاہر ہوگا جنتی نظریں اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھیں گے تو انہیں سوراخ میں ایک حور نظر آئے گی جس کے چہرہ پر مسکراہٹ ظاہر ہوگی۔

۹۱۷۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ سفیان بن عیینہ نے، سری کو چند اشعار سنائے (۱) دنیا نے صالحین کچھ کو مار دیا تو تیرے لئے فضیل یوسف اور ان کے صاحبزادہ کی اقتدا کافی ہے (۲) ابن سعید نیکی اور نواہی کے مقتدیٰ ہیں اور فاروق سچائی میں بے مثل ہیں (۴) یہ ہی لوگ میرے، اصحاب اور میرے، پسندیدہ ہیں ان پر اللہ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

۹۱۷۷ عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید ابن الاعرابی محمد بن علی الصائغ، ابراہیم بن محمد شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سری بن حیان کو کہتے سنا کہ سفیان کو گزشتہ اشعار بہت پسند آئے اور انہوں نے ان میں درج ذیل اشعار کا اضافہ کیا (۱) اہل تقویٰ کے لئے نسبت کی حقارت نقصان دہ نہیں ہے اہل تقویٰ ہمیشہ معزز و مکرم رہے ہیں (۲) ہمیشہ تقویٰ غنیٰ کی زیادتی کا سبب بنا ہے۔

۹۱۷۸ ابراہیم بن عبداللہ محمد بن اسحاق، احمد بن سعید رباطی، غیاث بن واقد، کہتے ہیں کہ ایک شب سفیان نے بہت طواف کئے بعد ازاں طویل نماز پڑھی اس کے بعد لیٹ گئے پھر پہاڑ پر اپنے مستقر کی طرف چلے راستہ میں کسی چیز نے ان کو ڈس لیا جس کی وجہ سے انہیں بخار ہوگیا اور وہ بخار کی حالت میں بستر پر لیٹ گئے۔ اف کتنا اس کا درد ہے۔ تعجب ہے جو اس سے محبت نہ رکھے۔

۹۱۷۹ - عبدالمنعم بن عمر، ابوسعید بن زیاد، ابوداؤد، الرباطی، غیاث بن داؤد جو اصطخر کے باشندے اور سفیان کے تلمیذ تھے کہتے ہیں حضرت سفیانؒ کی وفات پر ایک شخص نے یہ مرثیہ کہا ہے: سفیان مر گئے اس حال میں کہ وہ قابل تعریف اور نیکوکار تھے۔ ایسے قاری سے کنارہ کش تھے جس کو خواہشات دنیا نے پچھاڑ لیا ہو۔ تم سب اس شخص پر فداء ہو جس نے اپنے دین کو محفوظ رکھا حتیٰ کہ وہ دائمی نیند سو گیا۔

۹۱۸۰ - ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ بن محمد، ذکریا بن عدی کہتے ہیں: حضرت سفیانؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: میں لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ تھوڑے دین پر قانع ہوجاتے ہیں لیکن دنیا گھٹنے پر راضی نہیں ہوتے۔ پس تو اپنے دین کو لے کر بادشاہوں سے مستغنی ہو جا جو کہ اپنی دنیا کو لے کر دین سے بے نیاز ہوگئے ہیں۔

۹۱۸۱ - ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحٰق، عبداللہ ابن محمد، محمد بن اسحٰق الباہلی، اسحاق الباہلی کہتے ہیں میں نے حضرت سفیانؒ کو یہ اشعار پڑھتے سنا: میں نے حقیقت پالی پس تم کچھ اور گمان نہ کرو بے شک دین کی سلامتی بھی اس درہم کے ساتھ ہے۔

۹۱۸۲ - ابی، احمد بن محمد بن عمر، عبداللہ بن محمد، عبدالرحمٰن بن صالح۔ یحییٰ بن آدم کے ہم نشیں ابوبکر کہتے ہیں: حضرت سفیان ثوریؒ یہ اشعار پڑھا کرتے تھے: اکثر لوگوں کو تو پائے گا کہ جب تو ان کے ساتھ بھائی چارگی کرے گا اور ان کے حالات کی کھود کرید کرے گا تو تو (ان کے نزدیک) صاحب امانت اور صاحب تقویٰ اس شخص کو پائے گا جو کھلے ہاتھوں اور ٹھنڈی آنکھوں والا ہوگا پس تو اس سے عاجزی اور مسکنت کو لات مار کیونکہ تو جس قدر اس کے قریب ہوگا اسی قدر وہ تجھ سے کنارہ کرے گا۔

۹۱۸۳ - قاضی ابواحمد وابومحمد بن حیان، محمد بن یحییٰ، محمد بن مہران، سعید بن ابی سعید، حفص بن عمرو ابن اخ سفیان الثوری کہتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوریؒ نے عباد بن عباد کو خط لکھا:

امابعد!

تم ایسے زمانے میں جی رہے ہو کہ صحابہ کرامؓ اس زمانے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ ان کے پاس جو علم تھا وہ ہماری وسعت سے باہر ہے۔ ان کا جو مرتبہ تھا اس کو پانے سے ہم عاجز ہیں۔ پس ہمارا کیا حال ہے جبکہ ہم

نے اس زمانہ کو قلیل علم ،قلیل صبر اور نیکی پر مدد کرنے والے تھوڑے ساتھیوں کے ساتھ اس کو پایا ہے جبکہ لوگوں میں شر وفساد بڑھ گیا ہے اور دنیا کا گدلا پن خوب نکھر کر آ گیا ہے۔پس تم پر پہلے زمانہ کی موافقت لازم ہے۔تم اس کو مضبوطی سے تھام لو۔یہ عاجزی اور گوشہ نشینی کا زمانہ ہے۔لوگوں سے میل جول بالکل کم کر دو۔کیونکہ پہلے جب لوگ ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے تو ایک دوسرے سے دین میں فائدہ حاصل کرتے تھے لیکن آج یہ بات ختم ہو چکی ہے۔پس موجودہ حالات میں نجات اسی میں ہے کہ ہم لوگوں سے کنارہ کر لیں۔خبردار! امراء و حکام سے بچنا کسی کام کیلئے بھی ان سے مت ملنا جلنا خواہ تجھے کسی مظلوم کی سفارش وغیرہ کیلئے کہا جائے کیونکہ حقیقت میں وہ شیطان کی طرف سے دھوکہ ہوگا۔اے بھائی عابد جاہل اور عالم فاجر کے فتنہ سے بھی اپنی حفاظت کرنا،کیونکہ یہ ہر مفتون کے لئے فتنہ ہے۔اے بھائی اس بات کی خواہش مت کرو کہ لوگ تمہارے اقوال پر عمل کریں یا ان کی نشر و اشاعت کی جائے۔اے بھائی حکومت کی تمنا مت کرو! کیونکہ ایسے لوگ بھی ہوں گے جنہیں سونے چاندی سے زیادہ حکومت پسند ہوگی۔ریاست ایک ایسا باب ہے جسے صاحب بصیرت عالم ہی جانتا ہے۔اے میرے بھائی ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے جس میں انسان سلامتی کے ساتھ موت کی خواہش کرے گا والسلام۔

۹۱۸۴ ابوبکر طلحی ،حسن بن حباش ،محمد بن یزید رفاعی ،داؤد بن یمان اپنے والد کا قول نقل کرتے ہیں کہ سفیان نے مہدی سے سوال کیا امسال تمہارے حج کے اخراجات کی مقدار کیا تھی میں نے لاعلمی کا اظہار کیا،سفیان نے فرمایا لیکن عمر بن خطاب کے حج کا کل خرچہ سولہ دینار تھا' لیکن اس کو بھی زیادہ سمجھا۔

۹۱۸۵ احمد بن جعفر بن مسلم ،سلیمان بن احمد بن احمد ،احمد بن علی ابار ،حسن بن شجاع ،ابونعیم کہتے ہیں کہ مہدی کی مکہ آمد کے وقت سفیان بھی مکہ میں تھے ،سفیان نے مہدی کو بلا کر ان سے فرمایا خوف خدا کرو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا تھا۔

۹۱۸۶ سلیمان بن احمد ،عبداللہ بن احمد بن حنبل ،ابی ،سفیان بن عینیہ ،سفیان ثوری کا قول ہے میں مہدی کے پاس گیا اس وقت وہ حج کی تیاری میں مصروف تھے میں نے ان سے کہا یہ کیا ہے حالانکہ حضرت عمر نے سولہ دینار میں حج کیا ہے۔

۹۱۸۷ احمد بن اسحاق ،ابوبکر بن ابی عاصم ،ابوعمیر ،فریابی ،سفیان کہتے ہیں کہ میں مہدی کے پاس گیا میں نے ان سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت عمر نے بارہ دینار میں حج کیا ہے لیکن تمہارا معاملہ ان سے مختلف ہے مہدی نے ناراضگی کی حالت میں فرمایا کیا تم چاہتے ہو میں تم جیسا بن جاؤں میں نے کہا کہ آپ کوشش تو کیجئے انہوں نے کہا کہ آپ کا خط ہمیں مل چکا ہے ہم نے اسے نافذ کر دیا ہے میں نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کوئی چیز نہیں لکھی۔

۹۱۸۸ خضر بن سری ،عبداللہ بن محمد بن عبدالکریم ،فضل بن محمد بیہقی ،ابوہشام رفاعی ،داؤد بن یحییٰ بن یمان کہتے ہیں کہ میرے والد نے سفیان ثوری کو کہتے سنا ایک بار مہدی نے میری صحبت میں رہنے کے لئے مجھ سے فرمائش کی میں نے ان سے کہا کہ آپ کے ساتھی اس بارے میں آپ کی پیروی نہ کر سکیں گے ،اس کے بعد مہدی نے مجھ سے کہا آپ نے خط کے ذریعے ہم سے کچھ مطالبات کئے تھے جنہیں ہم نے پورا کر دیا ہے سفیان نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تمہاری طرف کچھ نہیں لکھا پھر میں نے ان سے کہا کہ اگر آپ روٹی اور سبزی پر اکتفا کر لیں تو یہ آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

۹۱۸۹ احمد بن اسحاق ،ابوعبداللہ محمد بن یوسف ،ابوحسن بن ابراہیم بیاضی کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ ایک بار ہارون الرشید نے زبیدہ سے دوسری شادی کی اجازت طلب کی زبیدہ نے کہا کہ یہ ناجائز ہے ہارون نے پوچھا کہ کیسے ناجائز ہے زبیدہ نے کہا اگر ہمارا فیصلہ سفیان فرما ئیں تو کیسا ہے' ہارون نے کہا کہ بہت بہتر' ہارون نے سفیان سے کہا میری اہلیہ کا کہنا ہے کہ دوسری شادی میرے لئے ناجائز ہے

حالانکہ قرآن سے اس کا جواز معلوم ہوتا ہے سفیان نے کہا کہ قرآن سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تم دونوں کے درمیان عدل قائم نہ کرسکو تو پھر یہ تمہارے لئے صحیح نہیں ہے، راوی کہتا ہے کہ ہارون نے سفیان کا جواب سن کر ان کے لئے دس ہزار درہم کا اعلان کیا لیکن سفیان نے وہ رقم قبول نہیں کی۔

۹۱۹۰ عبداللہ بن محمد بن عثمان واسط، جبیر بن احمد واسطی زکریا بن یحییٰ کوفی، قبیصہ بن عقبہ، عباد، سماک، سفیان ثوری کا قول ہے ائمہ عدل صرف پانچ ہیں (۱) ابوبکر (۲) عمر (۳) عثمان (۴) علی (۵) عمر بن عبدالعزیز، ان پانچ کے علاوہ کے بارے میں عدل کا قول کرنے والا حد سے تجاوز کرنے والا ہے۔

۹۱۹۱ سلیمان بن احمد، محمد بن نصر بن حمید، محمد بن علی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز، یحییٰ بن ایوب مقابری، علی بن ثابت کا قول ہے میں نے سفیان کو مکہ کے راستے میں دیکھا اس وقت ان کی موجودہ تمام اشیاء کی قیمت ایک درہم اور چار دانق سے زیادہ نہیں تھی۔

۹۱۹۲ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن علی ابار، ابراہیم بن ایوب حوارانی، حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے یہود و نصاریٰ سے مصافحہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا پاؤں سے انہیں مصافحہ کرو۔

۹۱۹۳ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابوبکر، ابراہیم ضمرۃ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سوال کیا کہ ناقوس کی آواز سننے کے وقت میں کیا کروں انہوں نے فرمایا گدھے کے ہنہنانے کے وقت جو تم کہتے ہو وہی کہو۔

۹۱۹۴ احمد بن جعفر، احمد بن علی ابار، ہارون بن زید، ولید بن مسلم، سفیان ثوری کا قول ہے، حاکم وقت کو نرم انداز میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والا صاحب بصیرت عادل عالم ہی دعوت دے۔

۹۱۹۵ محمد بن ابراہیم، ابوعروبہ، مسیب بن واضح، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ سفیان سے پوچھا گیا اے ابوعبداللہ لوگ چلے گئے اور ہم ایک سرخ و شکست خوردہ گھوڑے پر رہ گئے ثوری نے کہا اگر وہ راستہ پر چلنے والا ہو تو بہت عمدہ ہے۔

۹۱۹۶ قاضی ابواحمد، ابراہیم بن محمد بن حسن، عبدالجبار بن علاء، سفیان بن عیینہ، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ ایک صاحب عقل نے کہا لوگ اور ہمارے سردار چلے گئے لیکن ہم پیچھے رہ جانے والے گدھوں پر باقی رہ گئے ہیں۔ سفیان رحمہ اللہ نے اس شخص کو کہا اگر تو راستے پر ہے تو تیری حالت درست ہے۔ (خواہ تو آگے ہے یا پیچھے رہ گیا ہے)۔

۹۱۹۷ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، محمد بن توبہ عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا کیا بندے کے دل میں جو برائی کا خیال آتا ہے اس پر بھی خدا پکڑ فرمائیں گے؟ فرمایا: اگر وہ اس خیال پر پختہ عمل کرنے کا ارادہ کرلے تو اس کی پکڑ ہوگی۔

۹۱۹۸ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، ابن ابی الحواری کہتے ہیں میں نے وکیع رحمہ اللہ کو مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سفیان رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ لوگوں نے کعبۃ اللہ کے اردگرد جو عمارات بنائی ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: ان کی طرف مت دیکھو وہ لوگوں نے اس لئے بنائی ہیں کہ کعبہ کو چھوڑ کر ان کی طرف دیکھا جائے۔

۹۱۹۹ قاضی ابواحمد، محمد بن حیان، الحسن ابن ابراہیم بن بشار، سلیمان بن داؤد، یحییٰ بن المتوکل کہتے ہیں میں حضرت سفیان رحمہ اللہ کے ساتھ تھا کہ آپ رحمہ اللہ کا ایسے شخص پر گزار ہوا جو مضبوط عمارت تعمیر کررہا تھا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا اس کی طرف مت دیکھو۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ اے ابوعبداللہ اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا: اس نے یہ عمارت اس لئے تعمیر کی ہے کہ لوگ اس کی شان و شوکت کو دیکھیں اگر اس کو معلوم ہو کہ کوئی گزرتا ہوا شخص اس کی طرف نظر بھی نہیں اٹھائے گا تو وہ یوں بلند عمارت نہ کھڑی کرتا۔

۹۲۰۰ اسحٰق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری وکیع رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے سفیان رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر

کسی کی دعوت مت قبول کرو صرف ان لوگوں کی دعوت قبول کرو کہ جن کے کھانے کو تمہارا دل خوشی سے کھائے (اور یہ شبہ نہ ہو کہ اس کے مال میں کسی قسم کا شائبہ ہے)۔

۹۲۰۱ اسحٰق بن احمد، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، اخی محمد کہتے ہیں ایک شیخ جو حضرت سفیان رحمہ اللہ کے کاتب تھے سفیان رحمہ اللہ کے پاس آئے۔ سفیان رحمہ اللہ نے ان کو فرمایا اے شیخ تو فلاں گورنر کا منشی رہا پھر وہ معزول ہوا اور دوسرا شخص گورنر بنا تو اس کا منشی بنا پھر وہ بھی معزول ہوا اور تیسرا شخص گورنر بنا تو اس کا بھی منشی بنا۔ قیامت کے دن ان سب میں تیرا برا حال ہوگا۔ قیامت کے دن پہلے شخص کو بلایا جائے گا اور اس سے باز پرس کیا جائے گی اس کے ساتھ مجھے بلایا جائے گا اور تجھ سے بھی سوال جواب ہوگا۔ ان کاموں کے بارے میں جو تو نے اس کے لئے کئے۔ پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا لیکن تجھے روک لیا جائے گا۔ پھر دوسرے شخص کو بلایا جائے گا اس کے ساتھ بھی تجھ سے سوال جواب ہوگا پھر اس کو چھوڑ دیا جائے گا اور تجھے روک لیا جائے گا۔ اور پھر تیسرے شخص کے ساتھ بھی تیرا یہی حال ہوگا یوں تو ان سب میں بدترین حالت والا ہوگا۔ شیخ نے کہا اے ابوعبداللہ پھر میں اپنے اہل وعیال کا کیا کروں؟ حضرت سفیان رحمہ اللہ نے فرمایا لو سنو اس شخص کی بات جب یہ اللہ کی نافرمانی کرے گا تو اس کے اہل وعیال کو رزق ملے گا لیکن جب اللہ کی فرمانبرداری کرے گا تو اس کے اہل وعیال بھوکے مر جائیں گے۔ پھر لوگوں کو مخاطب ہو کر فرمایا صاحب عیال کی اقتداء مت کرو کیوں کہ جب بھی اس سے کوئی برائی سرزد ہوتی ہے وہ اہل وعیال کا عذر لیکر رونے بیٹھ جاتا ہے۔

۹۲۰۲ اسحٰق بن ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری بشیر بن ابی سری کہتے ہیں میں سفیان اور یحیٰی بن سلیم حطیم کعبہ میں جمع ہوئے۔ یحیٰی سفیان کو ابن منکدر سے روایت کرتے ہوئے بیان کرنے لگے کہ اگر کوئی شخص قیامت کے دن اللہ وعزجل کی بارگاہ میں آئے جس نے تمام فرائض کو ادا کیا ہو لیکن وہ دنیا کی محبت میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ ایک منادی کو حکم فرمائیں گے کہ وہ تمام مخلوقات کے سامنے کھڑا ہو کر یہ ندا دے سنو اس فلاں ابن فلاں شخص نے اس چیز کو محبوب رکھا ہے جس سے اللہ نے نفرت فرمائی ہے۔

۹۲۰۳ محمد بن احمد بن علی، ابوعروبۃ، المسیب بن واضح، یوسف بن اسباط کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ان داخل ہونے والے لوگوں میں سے اکثر لوگوں کو اہل وعیال اور ان کی حاجت لے کر آئی ہے اور اس زمانے میں جو مال اللہ کی راہ میں تیار کرلیا جائے وہ سب سے زیادہ نفع بخش ہے۔

۹۲۰۴ محمد بن علی، ابویعلی محمد بن سعید الحرانی، محمد بن علی المری، عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں میں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے ملا آپ رحمہ اللہ نے مجھے فرمایا صاحب عیال کے ساتھ دھوکہ مت کھانا، ہر صاحب عیال کا معاملہ خلط ملط ہوگا۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبداللہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کی ملکیت میں بھی دو سو دینار ہیں جنھیں آپ نے تجارت میں لگا رکھا ہے۔ عیسیٰ کہتے ہیں میں جہاد سے واپس لوٹا اور آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک مرگئی تو مجھے سکون مل گیا۔ آپ رحمہ اللہ کا ایک سعید نامی بیٹا تھا جو فوت ہوگیا تھا۔

۹۲۰۵ محمد بن علی، حامد بن شعیب، عبداللہ بن محمد البغوی، عبداللہ بن عمر القواریری، الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا کہ صاحب عیال کی پرواہ نہ کر نہ اس کے ساتھ دھوکہ کھا۔

۹۲۰۶ القاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن محمد بن الحسین، محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن محمد العسقلانی، عبداللہ بن خبیق، موسیٰ بن عبدالرحمٰن کی سند سے مروی ہے حذیفہ بن قتادہ مرعشی کہتے ہیں مجھے سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں دس ہزار درہم ایسے چھوڑ کر مروں جن کے بارے میں مجھ سے سوال کیا جائے اس سے زیادہ مجھے پسند ہے کہ میں فقیر رہوں۔

۹۲۰۷ محمد بن ابراہیم، محمد بن خالد بن یزید، محمد بن خلف، داؤد بن الجراح کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا گزشتہ

زمانے میں مال ایک ناپسندیدہ چیز تھی اور آج مومن کی ڈھال ہے۔

۹۲۰۸ محمد بن ابراہیم، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ، عبداللہ بن خبیق، عبداللہ بن محمد الباھلی کہتے ہیں ایک شخص ثوری رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا اے ابوعبداللہ کیا آپ بھی یہ دنانیر رکھتے ہیں؟ فرمایا چپ رہ، اگر یہ دنانیر نہ ہوتے تو یہ بادشاہ لوگ ہمیں اپنے ہاتھوں کا رومال بنا لیتے۔ نیز سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس شخص کے ہاتھ میں کچھ مال ہو وہ اس کو بڑھائے کیوں کہ آج وہ زمانہ ہے انسان حاجت کے وقت سب سے پہلے اپنے دین پر چھری پھیرتا ہے۔ ایک شخص آپ رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اے ابوعبداللہ میں حج کا ارادہ رکھتا ہوں فرمایا اس شخص کے ساتھ مت ہونا جو تجھ پر احسانات کرے کیوں کہ اگر تو خرچ میں اس کی برابری کرے گا تو تجھے نقصان پہنچے گا اور اگر وہ تجھ سے بڑھ گیا تو تجھے حقیر خیال کرے گا۔

۹۲۰۹۔ سلیمان بن احمد، محمد بن الحسین الانماطی، یحیٰی بن یوسف الزمی، ابوالاحوص سلام بن سلیم کہتے ہیں مجھے سفیان نے کہا بہادروں والا کام کر حلال کما اور اہل وعیال پر خرچ کر۔ آپ رحمہ اللہ جب کسی شخص کو تجارت میں کامیاب دیکھتے تو فرماتے اچھا نوجوان ہے اگر اس کو جلد صلہ ملا۔

۹۲۱۰۔ قاضی، احمد بن محمد بن مصقلہ، احمد بن محمد بن یحیٰی بن سعید، ابواحمد الزبیری کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے سنا اہل وعیال والے کے ساتھ دھوکہ مت کھا۔

۹۲۱۱ سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ بن رزین الحلبی، عبید بن جناد الحلبی، عطاء بن مسلم خفاف، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں بصرہ گیا اور یوسف بن عبید کے پاس بیٹھا تھا۔ کہ دیکھا ان کے پاس کچھ نوجوان ہیں وہ یوں خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔ میں نے کہا اے قاریوں کی جماعت اپنے سروں کو اٹھاؤ راہ عمل تو واضح ہے۔ عمل کرو اور لوگوں پر بوجھ نہ بنو۔ یونس رحمہ اللہ نے ان نوجوانوں کی طرف سر اٹھایا اور کہا کھڑے ہو جاؤ آئندہ میں کسی کو اپنے پاس بیٹھا ہوا نہ دیکھوں جب تک کہ وہ اپنی روزی نہ کما لے چنانچہ وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ سفیان کہتے ہیں اللہ کی قسم اس کے بعد میں نے ان لوگوں کو یونس رحمہ اللہ کے پاس بیٹھا ہوا نہیں دیکھا۔

میں نے کسی کو بھی یوسف کی مجلس میں نہیں دیکھا۔

۹۲۱۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوحسان احمد بن خلیل واسطی، ابن عبید طنافسی کہتے ہیں کہ سفیان نے قراء کی جماعت کو مخاطب کر کے کہا نظریں اٹھا کر دیکھو راستہ واضح ہے اللہ سے ڈرو اسی سے سوال کرو لوگوں پر وزن مت بنو۔

۹۲۱۳ ابوبکر طلحی، حبیب بن نصر مہلبی عمر بن عبدالحکیم، عبدالسلام بن عبداللہ کوفی، شعیب بن حرب کہتے ہیں کہ ثوری نے مجھ سے کہا اے ابو صالح میری تین باتیں پلے سے باندھ لے (۱) بھوک کے وقت کسی سے سوال مت کرنا (۲) نمک کے بارے میں کسی سے سوال مت کرنا (۳) پیاس کے وقت برتن کی جگہ ہاتھ استعمال کرنا۔

۹۲۱۴ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، عبداللہ بن حبیق، عبداللہ بن عبدالرحمٰن، ثوری کا قول ہے حلال مال میں انسان فضول خرچی سے محفوظ رہتا ہے۔

۹۲۱۵ ابوبکر طلحی، حسن بن عیاش، ابوسعید اشج، ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی وفات کے وقت بصرہ میں تھا، سفیان کی وفات والی شب کی صبح یزید بن ابراہیم صبیحہ سے میری ملاقات ہوئی انہوں نے فرمایا گزشتہ شب مجھے خواب کے ذریعے اطلاع دی گئی کہ آج شب امیر المؤمنین سفیان ثوری کی وفات ہوگئی ہے۔

۹۲۱۶ ابوبکر طلحی، محمد بن محمد بن فورک اصبہانی، عبیداللہ بن فورک، علی بن بشر کہتے ہیں کہ ابراہیم بن عیسیٰ زاہد اصبہانی نے مجھے بتایا کہ انہیں خواب میں حضور ﷺ نے فرمایا سفیان کی مجلس میں جایا کرو۔

۹۲۱۷ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابو درداء عبدالعزیز بن منیب مروزی، احمد بن سعید، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ ﷺ سے سفیان کے بارے میں سوال کیا آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے ان سے عرض کیا کہ یارسول اللہ سفیان کہتے ہیں کہ معراج کے موقع پر آسمان پر حضرت یوسف کو دیکھا ہے آپ نے فرمایا ان کی بات درست ہے۔

۹۲۱۸ محمد بن ابراہیم بن علی، مفضل بن محمد جندی، یونس بن صفار، یزید بن ابی حکیم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت ہوئی میں نے آپ سے سفیان کے بابت سوال کیا تو آپ نے ان کی تعریف فرمائی پھر میں نے عرض کیا کہ وہ ہم سے ابو ہارون عن ابی سعید کے واسطہ سے حدیث معراج بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ثوری، ابو ہارون اور ابوسعید نے سچ کہا۔

۹۲۱۹ ابومحمد بن حیان، عبدالرحمٰن بن ابی حاتم، احمد بن عمیر طبری محمد بن مہران، ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی تو میں نے آپؐ سے لوگوں کے بابت سوال کیا آپ نے فرمایا سفیان کی صحبت اختیار کرو۔

۹۲۲۰ محمد بن علی، ابوبشر دولابی، ابن المقری، سفیان کا قول ہے میں نے سفیان سے خواب میں وصیت کی درخواست کی انہوں نے فرمایا لوگوں سے اختلاط کم رکھو۔

۹۲۲۱ محمد بن ابراہیم، عبداللہ بن فرج دمشقی، قاسم بن عثمان جرعی، ابراہیم بن ایوب، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں سفیان ثوری سے وصیت کی درخواست کی تو انہوں نے لوگوں سے کم اختلاط کا حکم دیا۔

۹۲۲۲ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، سلیمان بن احمد قاسم بن زکریا مطرز، ابراہیم بن عبداللہ، محمد بن اسحاق سراج، ابوسعید اشج، ابراہیم بن اعین بجلی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھے خواب میں سفیان کی سرخ ریش ہونے کی حالت میں زیارت ہوئی میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو فرمایا میں سفرۃ کے ساتھ ہوں میں نے پوچھا سفرۃ کیا ہوتا ہے انہوں نے فرمایا شریف نیک لوگوں کے ساتھ ہوں۔

۹۲۲۳ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، محمد بن یوسف بغدادی، عبداللہ بن عمر زائدہ بن ابی رقاد کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے دریافت کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے فرمایا اللہ نے مجھے جنت میں داخل فرما کر فراوانی سے اس کی نعمتوں سے مالا مال فرمایا اور اپنی آستین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا میں نے صرف اس قدر دنیا حاصل کی۔

۹۲۲۴ ابوبکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم دورقی، اباح بن جراح، بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی مجھے خواب میں زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی تو انہوں نے فرمایا اللہ نے میری مغفرت فرمادی۔

۹۲۲۵ محمد بن احمد بن ابان، ابی، عبداللہ بن محمد ابن عبید، رباح بن جراح علی بن بدیل کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کو میں نے خواب میں دیکھا تو گزشتہ روایت کی گفتگو کے مطابق میری ان سے گفتگو ہوئی۔

۹۲۲۶ قاضی ابواحمد، احمد بن محمد بن حسن، احمد بن ابراہیم دورقی، مؤمل بن اسماعیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شب خواب میں مجھے سفیان ثوری کی زیارت ہوئی تو میں نے ان کی خیریت دریافت کی انہوں نے جواب دیا اللہ نے میری مغفرت فرمادی میں نے ان سے پوچھا اے ابوعبداللہ حضور ﷺ اور ان کی جماعت سے آپ کی ملاقات ہوئی ہے فرمایا ہاں۔

۹۲۲۷ محمد بن احمد بن ابان، ابی، ابوبکر بن عبید، رجاء سندی، مؤمل عبداللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی خواب میں مجھے زیارت ہوئی میں نے ان سے حال و احوال لئے انہوں نے فرمایا آپؐ اور صحابہ کرام سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

۹۲۲۸ قاضی ابواحمد محمد بن حیان، ابراہیم بن محمد بن حسن، حسن بن منصور محمد بن عثمان، مہران بن زائدہ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں ہوں اور سفیان ایک درخت سے اڑ کر دوسرے درخت پر جارہے ہیں (ترجمہ) وہ جو آخرت کا گھر ہے ہم نے اسے ان لوگوں کے لئے تیار کر رکھا ہے جو ملک میں ظلم اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام نیک تو پرہیزگاروں ہی کا ہے۔ (از قصص ۸۳)

۹۲۲۹ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر سفیان، محمد بن حسین، ابو ولید کلبی، حفص بن نفیل مذہبی، کہتے ہیں کہ میں نے داؤد طائی کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے سفیان بن سعید جو خیر اور اہل خیر کو پسند کرنے والے تھے کے بارے میں پوچھا انہوں نے مسکرا کر فرمایا خیر نے ان کو اہل خیر کے درجات تک پہنچا دیا ہے۔

۹۲۳۰ محمد بن احمد بن عمر، ابی، ابوبکر بن سفیان، محمد بن حسین، علی بن اسحاق، صخر بن راشد کہتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک کی وفات کے بعد مجھے خواب میں ان کی زیارت ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا کہ آپ دنیا سے نہیں گئے انہوں نے اثبات میں جواب دیا پھر میں نے ان سے سوال کیا کہ اللہ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا انہوں نے فرمایا اللہ نے میرے تمام گناہ معاف فرما دیئے، پھر میں نے ان سے سفیان کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے قرآن کی آیت تلاوت فرمائی (ترجمہ) . ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر خدا نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہید اور نیک لوگ اور ان لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے (از النساء ۶۹)

۹۲۳۱ ابو محمد بن حیان، ابوبکر بن معدان، محمد بن عبداللہ، ابولقمان، محمد بن فرات کوفی، ابواسامہ، سیف بن ہارون برجمی کہتے ہیں کہ ایک روز میں نے خواب دیکھا کہ میں ایسی جگہ پڑ ہوں جو دنیا میں نہیں ہیں، اسی اثناء میں میرے نزدیک سے ایک حسین و جمیل شخص گزرا میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں اللہ آپ پر رحم فرمائے انہوں نے فرمایا کہ میں یوسف بن یعقوب ہوں میں نے ان سے عرض کیا کہ بہت روز سے میری ایک خواہش تھی کہ آپ سے میری ملاقات ہو جائے تو میں آپ سے ایک سوال کروں انہوں نے مجھے سوال کی اجازت دے دی میں نے ان سے رافضہ اور اباضیہ کے بارے میں سوال کیا انہوں نے فرمایا دونوں کا تعلق یہود سے ہے پھر میں نے ان سے کہا ہم سفیان ثوری اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ رہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ وہ اللہ کے محبوب بندے ہیں۔

۹۲۳۲ سلیمان بن احمد، علانؒ بن عبدالصمد طیالسی، قاسم بن دینار مصعب بن مقدام کہتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ آپ ﷺ سفیان ثوری کا ہاتھ پکڑے ہوئے فرما رہے ہیں یہ اچھا طریقہ ہے۔

۹۲۳۳ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن زیاد، ابو عباس فضل بن اشج فضل بن ولید غنوی، حسن بن سماک کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ سفیان ثوری آسمان و زمین کے درمیان معلق عرش پر ہیں میں نے ان سے خیریت دریافت کی تو فرمایا اللہ نے میری بخشش فرمادی پھر میں نے ان سے سوال کیا آپ کو کون سی شئے ناپسند ہے فرمایا انگلیوں سے اشارہ کرنا۔

۹۲۳۴ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد، محمد بن عیسیٰ بن ابی قماش مثنیٰ بن معاذ، بشر بن مفضل کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو خواب میں دیکھا میں نے ان سے کہا کیا آپ قدریہ کے درمیان مدفون ہیں راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد سفیان کی قبر میں نے تلاش کی تو وہ قدری قوم بنی حنیفہ کی مسجد کے پاس تھی۔

۹۲۳۵ احمد بن جعفر بن مسلم، احمد بن ابار، ابوامیہ عمرو بن ہشام، عثمان سفیان کہتے ہیں کہ مال کو مال اس لئے کہتے ہیں کہ وہ قلوب کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔

۹۲۳۶ عبدالمنعم بن عمر، احمد بن محمد بن سعید، محمد بن اسماعیل صوفی اصبہانی، سلیمان شاذکونی، عبداللہ بن وہب، سفیان ثوری کہتے ہیں کہ لوگوں کی رضا اور دنیا کی طلب کی کوئی انتہا نہیں ہے۔

۹۲۳۷ سلیمان بن احمد، محمد بن عبید بن آدم عسقلانی، ابو عمیر بن نحاس، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کا قول ہے زہد جبہ زیب تن کرنے اور سخت روٹی کھانے کے بجائے امیدوں کو توڑنے کا نام ہے۔

۹۲۳۸ ابو محمد بن حیان، محمد، یحییٰ عباس بن اسماعیل، وکیع کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے سخت روٹی کھانے اور موٹا لباس پہننے کے بجائے امیدوں کے کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۳۹ سلیمان بن احمد، احوص بن فضل بن غسان، غلابی، ابراہیم بن سعید جوہری، حسن بن عبدالملک، سفیان ثوری کا قول ہے سخت لباس و طعام کے بجائے امیدوں کو کم کرنا زہد ہے۔

۹۲۴۰ ابوبکر طلحی، حسین بن جعفر قتات، اسماعیل طلحی، وکیع کا قول ہے سفیان کہتے ہیں کہ دنیا میں امیدیں کم کرنے کا نام زہد ہے۔

۹۲۴۱ ابومحمد بن حیان، عبداللہ بن سندہ، ابوبکر مستملی، شہاب بن عباد، بکر العابد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا دنیا میں زہد اختیار کر کے سو جاؤ۔

۹۲۴۲ ابواحمد محمد بن احمد، حسن بن سفیان، حرملہ بن یحییٰ، ابن وہب، یحییٰ بن جابر ابوزکریا کہتے ہیں کہ سفیان نے اپنے بھائی کو خط کے ذریعے عمارت کی محبت سے منع کرتے ہوئے کہا اس کی محبت مال کی محبت سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۹۲۴۳ ابومحمد بن حیان، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوسعید، ابونعیم کہتے ہیں کہ سفیان کے سامنے جب موت کا ذکر کیا جاتا تو کچھ روز تک وہ بے حال رہتے۔

۹۲۴۴ احمد بن عبداللہ بن محمود، محمد بن ابراہیم کرابیسی، ابوصالح، یوسف بن اسباط، سفیان ثوری کا قول ہے قاری کو بادشاہ کے دروازہ پر کھڑا دیکھ کر اسے چور اور اغنیاء کے دروازہ پر دیکھ کر اسے غیر مخلص سمجھو۔

۹۲۴۵ عبداللہ بن محمد بن جعفر، جعفر بن احمد بن فارس، علی بن محمد بن عمار، محمد بن حاتم، احمد بن یونس کا قول ہے اللہ اپنے نافرمان بندوں کو اغنیاء کے دروازہ کی طرف پھینک دیتے ہیں۔

۹۲۴۶۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمۃ، عن احمد بن یونس، ابوشہاب عبدربہ کہتے ہیں میں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ کو کہتے ہوئے سنا جب تجھے وہ بلائیں کہ تو ان کو سورۂ اخلاص پڑھ کر سنائے تو ان کے پاس مت جا ابوشہاب کہتے ہیں میں نے پوچھا یعنی سلاطین بلائیں تو فرمایا ہاں۔

۹۲۴۷۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمہ، سہل بن عاصم، کردم بن عنبسہ المصیصی کہتے ہیں سفیان رحمہ اللہ کا قول ہے اگر مجھے اختیار دیا جائے کہ یا تم نابینا ہو جاؤ گے ورنہ ایک مرتبہ نگاہیں بھر کر بادشاہوں کو دیکھ لو تو میں اندھا ہونا پسند کروں گا۔

۹۲۴۸۔ عبداللہ بن محمد، عبداللہ بن محمد بن العباس، سلمۃ بن شبیب، محمد بن ابراہیم اللیثی الکوفی، وہب بن اسماعیل کہتے ہیں: ہم ایک دن سفیان رحمہ اللہ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص گزر رہا جو بادشاہ کے لشکر میں ملازم تھا۔ سفیان رحمہ اللہ تعجب کے ساتھ کبھی اس کو دیکھتے اور کبھی ہمیں۔ پھر فرمایا: تمہارے پاس سے مصیبت زدہ، بے کس اور لولے لنگڑے لوگ گزرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مصیبتوں پر اجر بھی دیا جاتا ہے اور تم ان کے لئے عافیت اور تندرستی کا اللہ سے سوال کرتے ہو جب کہ اس قسم کے معصیت زدہ لوگ تمہارے پاس سے گزرتے ہیں تو تم ان کے لئے اللہ سے عافیت کیوں نہیں مانگتے؟

۹۲۴۹۔ ابومحمد بن حیان، احمد بن روح الشعرانی، عبداللہ بن خبیق، بشر بن حارث کہتے ہیں سفیان ثوری رحمہ اللہ سے پوچھا گیا: کیا کوئی شخص

مال کے ہوتے ہوئے بھی زاہد بن سکتا ہے فرمایا جی ہاں اگر وہ مصیبت میں مبتلا ہو تو صبر کرے اور اگر اس کو کچھ عطا کیا جائے تو وہ شکر کرے۔ ایسا شخص زاہد ہے۔

۹۲۵۰ ابومحمد بن حیان، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمن بن عبداللہ، سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کیا ہی اچھی چیز ہے مال داروں کا فقراء کے سامنے عاجزی اور مسکنت اختیار کرنا اور کیا ہی قبیح اور بری شئے ہے فقرا کا اغنیاء کے سامنے عاجزی کرنا۔

۹۲۵۱ ابومحمد بن حیان، محمود بن احمد بن الفرج، اسماعیل بن عمر البجلی، سفیان ثوری، عیسی ابن مریم علیہ السلام کہتے ہیں دنیا کی محبت ہر برائی

کی جڑ ہے، مال میں بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ پوچھا گیا اے روح اللہ! مال کی کیا برائی ہے فرمایا: اس کا حق ادا نہ کیا جائے۔ لوگوں نے کہا اگر مال کا حق ادا کر دیا جائے تو؟ فرمایا: پھر بھی فخر اور بڑائی سے محفوظ نہیں رہ سکتا۔ لوگوں نے کہا: اگر فخر اور بڑائی سے بھی وہ محفوظ رہے تو؟ فرمایا: پھر اس کو مال میں مشغولیت اللہ کے ذکر سے روکے رکھے گی۔

۹۲۵۲ احمد بن اسحٰق، ابراہیم بن محمد بن الحسن، عصام بن رواد، عیسیٰ بن حازم کہتے ہیں ابراہیم بن ادھم، ابراہیم بن تہمان، اور سفیان ثوری طائف کی طرف نکلے ان کے ساتھ ان کا خوان بھی تھا جس میں کھانا پانی تھا۔ ایک جگہ انہوں نے دستر خوان بچھایا تا کہ کھانا کھائیں۔ دیکھا کئی دیہاتی ان کے قریب آئے ہیں۔

ابراہیم بن تہمان نے کھانے کے لئے ان کو بلایا سفیان نے ابراہیم سے کہا ہم بخوشی اس کھانے میں سے کچھ کھانا ان کے پاس بھیج دیتے ہیں اور ان کو یہاں نہیں بلاتے اگر وہ شکم سیر ہو گئے تو فبہا ورنہ نقصان کی بات نہیں لیکن اگر ہم یہاں ان کو مدعو کریں تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارا حصہ بھی کھالیں جس کی وجہ سے ہماری نیت میں فتور آجائے اور ہمارا اجر ضائع ہو جائے۔

۹۲۵۳ محمد بن اسحاق، احمد بن روح، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد حرام میں تھا انہوں نے فرمایا کہ خدا کی قسم گوشہ نشینی جائز ہے۔

۹۲۵۴ عبدالرحمٰن بن محمد بن جعفر، احمد بن حسن بن عبدالملک صالح بن زیاسوسی، محمد بن عبید طنافسی، سفیان کا قول ہے صاحب عیال انسان کے لئے عبادت بہت مشکل ہے۔

۹۲۵۵ قاضی ابواحمد محمد بن احمد، محمد بن یحییٰ بن مندۃ، ابراہیم بن محمد تیمی، مؤمل بن اسماعیل، سفیان ثوری کا قول ہے مجھے گمنام مقام پر رہنا بہت پسند ہے۔

۹۲۵۶ احمد بن عبداللہ بن محمود، عبداللہ بن وہب، حفص بن عمر ابن مہدی، سفیان کا قول ہے میری خواہش ہے کہ میں کسی گمنام جگہ میں جا کر بیٹھ جاؤں جہاں میں ذلیل نہ سمجھا جاؤں۔

۹۲۵۷ ابوحسن محمد بن محمد بن عبیداللہ، محمد بن مسیب ارغیانی، عبداللہ بن خبیق، خلف بن تمیم کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا لوگوں سے اختلاط کم کر اس سے تیرے عیوب کم ظاہر ہوں گے۔

۹۲۵۸ محمد بن محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن ابی قرصافہ عسقلانی، عبداللہ بن خبیق، یوسف بن اسباط کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا تین باتوں پر عمل کرنا صبر کے مترادف ہے (۱) اپنی تکلیف کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرنا (۲) اپنا دکھ درد کسی کو نہ سنانا (۳) اپنے نفس کا تزکیہ نہ کرنا۔

۹۲۵۹ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف بن خالد، احمد بن ابی الحواری، یحییٰ بن ابی ثابت کہتے ہیں کہ مسجد حرام میں سفیان ثوری کے پاس ایک مدکی ستو جس میں ثلث ستو اور ایک ثلث شکر تھی آیا راوی کہتا ہے کہ سفیان نے اسے نوش کیا حتیٰ کہ آپ کا ازار کھل گیا پھر اسے باندھ کر دوبارہ آپ نے اسے اچھی طرح نوش کیا اور ایک مکی مد چار نبوی مد کے برابر تھا۔

۹۲۶۰ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، ابوعبدالرحمٰن بن سیبویہ، ابی عبدالرزاق کہتے ہیں کہ سفیان نے کھانا منگوایا اس سے فارغ ہو کر کھجور اور مکھن منگوائے اسے تناول کرنے کے بعد عصر تک نماز میں مشغول رہے۔

۹۲۶۱ اسحاق بن احمد بن علی، ابراہیم بن یوسف، احمد بن ابی الحواری، ابو منصور واسطی کہتے ہیں کہ سفیان واسط میں میرے پاس تشریف لائے میں نے ان کی خدمت میں ثرید پیش کیا جسے انہوں نے تناول فرمایا اس کے بعد میں نے انہیں روٹیاں پیش کیں تو وہ بھی انہوں نے کھالیں پھر میں نے کھجور، انگور اور انار ان کے سامنے رکھے تو وہ بھی انہوں نے تناول فرمائے پھر انہوں نے مجھے حیران دیکھ کر فرمایا ابھی

تو میں نے ایک لقمہ کھایا ہے جب میں سارا کھانا کھالوں گا تو اس وقت شکم سیر ہوں گا۔

۹۲۶۲ ابوبکر طلحی، عبید بن محمد الزیات، محمد بن عثمان بن خالد ابو مسلم مستملی، سفیان ثوری کا قول ہے جب انسان دنیا سے زہد اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلب میں حکیمانہ باتیں ڈال دیتا ہے وہی حکیمانہ باتیں اس کی زبان سے نکلواتے ہیں اور دنیا کے عیوب اس پر منکشف فرما دیتے ہیں۔

۹۲۶۳ ابوبکر طلحی، حسن بن حباش، حسن بن علی حلوانی، ابونصر، مزاحم بن داؤد، یزید بن توبہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سفیان نے فرمایا شب کی آمد پر مجھے خوشی ہوتی ہے کیونکہ اس وقت لوگوں کے نظر نہ آنے کی وجہ سے مجھے راحت حاصل ہوتی ہے۔

۹۲۶۴ ابوبکر، حسن بن حباش، احمد بن ابراہیم علی بن حسن بن شقیق، ابن المبارک کا قول ہے سفیان ثوری فرمایا کرتے تھے اپنے نفس کی معرفت کے بعد لوگوں کی کہی ہوئی باتیں تجھے نقصان نہیں دیں گی۔

۹۲۶۵ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبداللہ بن خبیق، عبدالرحمٰن بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو کہتے سنا کہ ہم نے ہر دشمنی کی جڑ کمینوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں پائی ہے۔

۹۲۶۶ محمد بن علی، عبدالرحمٰن بن سانجور، ابوسعید اشج، ابو خالد، سفیان کا قول ہے نماز کی حالت میں ایک مسکین میرے سامنے سے گزرا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

۹۲۶۷ محمد بن علی، عبداللہ بن جابر طرسوسی، عبیداللہ بن خبیق، شعیب بن حرب، سفیان ثوری کا قول ہے ہم تکلیف دہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں۔

۹۲۶۸ محمد بن علی، محمد بن بدر، عبدالرحمٰن بن یونس، عبدالرحمٰن بن یونس، مطرف بن مازن کہتے ہیں کہ سفیان کا قول ہے بھوک کی وجہ سے سوال کئے بغیر مرنے والا انسان دوزخی ہے۔

۹۲۶۹ قاضی ابو احمد، حسن بن علی، سعید بن منصور، ابوشہاب کہتے ہیں کہ میں سفیان ثوری کے ساتھ مسجد میں تھا اسی اثناء میں میں نے کھڑے ہوکر نماز پڑھی سفیان نے مجھ سے فرمایا تم ریاء کے طور پر نماز پڑھتے ہو۔

۹۲۷۰ ابواحمد، جعفر بن عبداللہ بن صباح، ابن ابی رزمہ، ابو وہب، محمد بن مزاحم کہتے ہیں کہ سفیان ثوری نے تین چیزیں اپنے پر لازم کی ہوئی تھیں (۱) کسی سے خدمت نہیں لیتے تھے (۲) کپڑا ہدیہ میں قبول نہیں کرتے تھے (۳) عمارت کے لئے دراہم قبول نہیں کرتے تھے۔

۹۲۷۱ قاضی ابواحمد، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، مسیّب بن واضح، مصعب بن ماہان، سفیان ثوری کا قول ہے یہ زمانہ خاص زمانہ ہے کیونکہ اس زمانہ میں انسان خاص اپنا خیال رکھتا ہے۔

۹۲۷۲ قاضی علی بن رستم، عبداللہ بن عمر عبدالرحمٰن بن مہدی، سفیان ثوری کا قول ہے جو روح بھی کسی جسم سے نکلتی ہے وہ مجھے اپنی روح سے زیادہ عزیز ہوتی ہے اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اس کو چھوڑ دیتا۔

۹۲۷۳ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عطاء، ابی محمد بن مسلم، سلمہ بن شبیب، مبارک ابوحماد کہتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے سنا کہ علی بن حسین کو بنی سلیم کے ایک شخص نے سفیان بن سعید کا خط سنایا جو انہوں نے اپنے بھائی کو لکھا تھا اور خط مواعظ اور دینی احکام پر مشتمل تھا جس کا مضمون یہ تھا اما بعد اللہ تعالیٰ ہم سب کو نار دوزخ سے محفوظ رکھنے میں تمہیں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں اور علم کے بعد جہالت اختیار کرنے دیکھنے کے باوجود ہلاک ہونے، صراط مستقیم پر مطلع ہونے کے بعد غلط راستہ اختیار کرنے اور اہل دنیا سے دھوکہ کھانے سے تمہارے بارے میں ڈرتا ہوں، کیونکہ معاملہ بڑا سخت ہے اس لئے آخرت کی تیاری ضروری ہے میں انہی چیزوں کی تمہیں نصیحت کرتا ہوں جن کی اپنے کو نصیحت کرتا ہوں اور اللہ سے توفیق کا طلب گار ہوں اور توفیق کی کنجی دعا، تضرع اور گزشتہ معاصی پر ندامت کا ہونا ہے

ان شب وروز کو ضائع مت کرو میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ہمارے نفسوں کے حوالہ کرنے کے بجائے ہمیں ان چیزوں کا والی بنائے جن کا اس نے اپنے اولیاء کو بنایا ہے اے بھائی اپنے اعمال کو فاسد کرنے والے اسباب سے احتراز کرو جیسے ریا تمہارے اعمال کے لئے مفسد ہے حتیٰ کہ اس کی وجہ سے تم اپنے کو دوسرے مسلمان بھائی سے افضل سمجھتے ہو حالانکہ ہوسکتا ہے کہ وہ اعمال کی وجہ سے تم سے افضل ہو اور تم سے بڑا متقی ہو یا نفس کے غالب آنے کی وجہ سے تم لوگوں کی تعریف کو اپنے لئے پسند کرؤ اے بھائی تم عمل کے ذریعہ دنیا کے بجائے آخرت کا ارادہ کرو کثرت سے موت کو یاد کرنے کی وجہ سے تم زاہد بن جاؤ گے اور طول امل کی وجہ سے تم کثرت سے معاصی میں مبتلا ہو جاؤ گے' بے عمل عالم قیامت کے روز نادم و پشیمان ہوگا۔

۹۲۷۴ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، عبداللہ بن عمر ابواسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری سب سے بڑے خداترس انسان تھے۔

۹۲۷۵ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم یوسف صفار، ابن اسامہ کہتے ہیں کہ سفیان ثوری زمین پر حجت الٰہی تھے۔

۹۲۷۶ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، محمد بن مثنیٰ، عبداللہ بن داؤد، سفیان کہتے ہیں کہ میں نے آج تک تعمیرات کے سلسلہ میں ایک درہم بھی نہیں خرچ کیا۔

۹۲۷۷ احمد بن اسحاق، ابوبکر بن ابی عاصم، ابوعمیر، ضمرۃ، سفیان کا قول ہے اے حاملین قرآن منفعت قرآن کو جلدی ختم نہ کرو۔

۹۲۷۸ ابوبکر طلحی، ابوحصین وداعی، قاضی ابواحمد، محمد بن ایوب، حسن بن علی بن زیاد، احمد بن عبداللہ بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کی زبان پر اکثر یہ کلمات جاری رہتے تھے اے اللہ ہمیں سلامتی عطافرما یا الٰہی ہمیں خیر عطا فرما اے رب دنیا و آخرت میں ہمیں عافیت عطافرما۔

۹۲۷۹ ابوبکر طلحی، ابوحصین، قاضی ابواحمد، حسن بن علی بن زیاد' احمد بن عبداللہ بن یونس، سفیان ثوری کا قول ہے ایک شخص نے عمر بن عبد العزیز سے کہا اللہ آپ کو باقی رکھے انہوں نے فرمایا کہ اس کے بجائے میرے لئے اللہ سے اصلاح کی دعا کرو۔

۹۲۸۰ قاضی محمد بن ایوب، عبدالرحمٰن بن مسلم، یحییٰ بن ضریس، سفیان ثوری کا قول ہے اگر بہائم تمہاری طرح موت سے واقف ہوتے وہ کھانا پینا ترک کردیتے۔

۹۲۸۱ - قاضی محمد بن ایوب، محمد بن عصام ابن یزید ابوعصام بن یزید کا قول ہے بعض مرتبہ تفکر کی وجہ سے لوگ سفیان ثوری کو مجنون کہتے تھے۔

۹۲۸۲ - قاضی، محمد بن ایوب، سلمہ بن شبیب ابونصر اشجعی، کہتے ہیں کہ ابوجعفر کے دور خلافت میں سفیان سے دعا کی درخواست کی گئی انہوں نے فرمایا ترک معاصی ہی حقیقتاً دعا ہے۔

۹۲۸۳ - سلیمان بن احمد، زکریا ساجی، بندار، عبداللہ بن داؤد حرشی کہتے ہیں کہ میں نے سفیان کو کہتے سنا مؤمن کی قبر میں بھی حفاظت کی جاتی ہے۔

۹۲۸۴ - سلیمان بن احمد، احمد بن علی ابار، ابوہشام رفاعی، وکیع، سفیان کا قول ہے جس دعوت میں تجھے اپنے دین کے اعتبار سے نقصان نظر آئے تو اسے مت قبول کر۔

۹۲۸۵ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، احمد بن یونس کہتے ہیں کہ سفیان ثوری کھانے سے فراغت پر "الحمد للہ الذی کفانا المؤونۃ واوسع علینا فی الرزق" پڑھتے تھے۔

۹۲۸۶ - سلیمان بن احمد، محمد بن عبداللہ حضرمی، حسین بن حسن مروزی، ہیثم بن جمیل، فضیل بن عیاض، سفیان ثوری کا قول ہے بعض مرتبہ پانی نوش کرنے میں کوئی شخص آگے بڑھ کر مجھ سے سبقت کر جاتا ہے تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس نے میری کوئی پسلی توڑ دی جس کی وجہ سے اس سے انتقام لینے میں مجھ میں سکت باقی نہیں رہی۔

چھٹا حصہ مکمل ہوا

عربی زبان میں مشہور کلاسیکل کتاب ''حِلیۃ الاولیاء'' جس میں صحابۂ کرام، اصحاب صفہ، اہل بیت، تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام اور چوتھی صدی ہجری تک کے تقریباً ۸۰۰ مشہور اور غیر مشہور بزرگ ہستیوں کا ذکر خیر ہے۔

قدیم بزرگوں کے حالات پر جتنی بھی کتابیں لکھی گئی ہیں ان کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ ''حِلیۃ الاولیاء'' ہے۔ یہ بزرگوں کے احوال، کرامات، نادر اقوال اور ان سے مروی احادیث کا بے مثال خزانہ ہے۔ اویس قرنیؒ ، مالک بن دینارؒ، جنید بغدادیؒ، سری سقطیؒ، عبداللہ بن مبارکؒ، بایزید بسطامیؒ، بشر حافیؒ، ذوالنون مصریؒ جیسے سینکڑوں باخدا اولیاء کے آخرت کی یاد دلانے والے عبرت انگیز واقعات نیز ان بزرگوں سے مروی احادیث رسول ﷺ کا خزانہ اور ان کے پُر اثر وعظ و نصائح اور نادر اقوال کا بے مثال مجموعہ ہے۔ اولیاء اللہ کی مستند سوانح حیات کا انسائیکلوپیڈیا جو اولیاء اللہ کے واقعات پر مشتمل بے شمار کتابوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ ایک ہزار سال سے عربی زبان میں بار بار چھپنے والی کتاب، جس سے اردو زبان اب تک محرومی کا شکار تھی۔

بڑی محنت اور عرق ریزی کے بعد اب پہلی بار ''دارالاشاعت کراچی'' سے سلیس اردو زبان میں ترجمہ ہو کر یہ کتاب منظر عام پر آئی ہے۔ جس میں مذکور تمام احادیث کی تخریج اور ان کے حوالہ جات نقل کر کے کتاب کو مزید مستند کر دیا گیا ہے۔ عمدہ کاغذ و طباعت، حسین پائیدار جلد سے اس کی شان میں اضافہ ہو گیا۔

علماء، اساتذہ و طلباء جو اپنی زبان میں اس کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اس ایڈیشن کی دستیابی نے الحمدللہ ان کی بڑی ضرورت کو پورا کیا ہے۔

www.darulishaat.com.pk

E-mail : sales@darulishaat.com.pk
ishaat@cyber.net.pk
ishaat@pk.netsolir.com